سُنن دارقطنی
۲
احادیثِ مُبارکہ کا عظیم مجمُوعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزیّن سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں
www.KitaboSunnat.com
تالیف امام ابوالحسن علی بن عُمر الدّارقطنی (م ۳۸۵ھ)
تخریج الشیخ شعیب الارنؤوط حفظہ اللہ
ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

سُنن دارقطنی
احادیثِ مُبارکہ کا عظیم مجمُوعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں
جلد دوم

جلد دوم

احادیثِ مُبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

تألیف امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی (م ۳۸۵ھ)

تخریج الشیخ شعیب الارنووط حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

سُنن دارقطنی

جلد دوم

اشاعت اول

ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ — ستمبر ۲۰۱۵ء

اِدارہ اِسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۵۳۲۵۵ فیکس ۳۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان ....فون ۳۷۲۲۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان.....فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

ادارۃ القرآن والعلوم، اردو بازار، کراچی

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم نابھہ روڈ، لاہور

- اس شخص کا بیان جس پر جمعہ واجب ہے 11
- جمعے کے مسئلے میں تعداد کا بیان 12
- اذان سننے والے ہر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم ہے 15
- بستی میں رہنے والوں پر جمعے کے وجوب کا بیان 15
- اس شخص کا بیان جسے جمعے کی باجماعت ایک رکعت مل جائے یا ایک بھی نہ ملے 16
- جب آدمی دورانِ خطبہ مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم 20
- نصف النہار سے قبل نمازِ جمعہ کا بیان 24

- وتر کا طریقہ اور اس کے فرض نہ ہونے کا بیان اور نبی ﷺ اونٹ پر بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے 26
- جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے 27
- وتر کی رکعات کی تعداد پانچ، تین، ایک یا پانچ سے زائد بھی ہو سکتی ہے 28
- وتر کو نمازِ مغرب کے مشابہ مت بناؤ 31
- وتر کی تین رکعات مغرب کی تین رکعات کے مثل پڑھنا 32
- وتر کی فضیلت 33

❀ وتر کی رکعات میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟ اور نمازِ وتر میں قنوت کا بیان 34

❀ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 40

❀ قنوت کا طریقہ اور اس کے مقام کا بیان 41

❀ مریض کی نماز اور جس شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ پڑے وہ اپنی جگہ کیسے کھڑا کرے؟ 47

عیدین کے مسائل

❀ عیدین سے متعلقہ احکام کا بیان 49

❀ کعبے کے اندر نبی ﷺ کی نماز اور اس بارے میں روایات کا اختلاف 58

❀ نماز چھوڑنے کی سخت ممانعت، اس کے تارک پر کفر کا حکم اور نمازی شخص کے قتل کی ممانعت 59

❀ جس امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور جس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے 61

❀ نمازِ خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام 65

❀ نمازِ خسوف وکسوف کا طریقہ اور اس کی صورت 71

بارش طلب کرنے کے مسائل

❀ نمازِ استسقاء کا بیان 76

جنازے کے مسائل

❀ جنازے کے آگے چلنے کا بیان 81

❀ اس بات کا بیان کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا 81

❀ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کی جگہ اور ان کی نمازِ جنازہ 82

❀ جنازے میں ایک مرتبہ سلام پھیرنے، چار اور پانچ تکبیروں اور سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان 83

❀ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور تکبیر کہتے وقت رفع یدین کرنا 86

- میت (کو دفن کرنے کے بعد اس) پر مٹی کے لپ ڈالنے کا بیان 88
- قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان 89
- چاشت کی نماز با جماعت ادا کرنے کا بیان 93
- دورانِ نماز تھوڑا سا کوئی کام کر لینے کا جواز، بے ہوش شخص پر جو قضاء لازم آتی ہے اور نفل نماز کے وقت کا بیان 93
- جب آدمی پر بے ہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو کیا وہ قضاء کر سکتا ہے یا نہیں؟ 95
- کسی عذر کے باعث نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا بیان 97
- نماز میں اشارہ کرنے کا بیان 97
- جس شخص نے طلوعِ آفتاب سے قبل نمازِ فجر کی ایک بھی رکعت پڑھ لی اس نے گویا نمازِ فجر کو پالیا 98
- متعدد مساجد کے پائے جانے کا بیان 99
- اس شخص کے لیے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جو کسی آدمی کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھے اور اسے قبلہ رُو دیکھ رہا ہو 99
- ضرورت کے پیشِ نظر قراءت مختصر کرنے کا بیان 100
- نبی ﷺ کا اس بات سے منع فرمانا کہ امام کسی چیز پر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں 102

زکاۃ کے مسائل

- زکاۃ کا وجوب ایک سال گزرنے پر ہوتا ہے 105
- سونے، چاندی، مویشی، پھلوں اور اناج میں زکاۃ کا وجوب 107
- ٹکڑے میں کچھ بھی زکاۃ فرض نہیں ہوتی 110
- اناج کتنا ہو تو اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے؟ 111
- سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی 111
- کاشت وغیرہ میں کام آنے والے جانوروں میں زکاۃ نہیں پڑتی 120
- دو چیزوں کو ملانے کا مفہوم اور ان پر جو زکاۃ واجب ہوتی ہے 121
- جس مال کی زکاۃ ادا کر دی جاتی ہے وہ ''کنز'' نہیں رہتا 124
- زیورات کی زکاۃ کا بیان 124
- مکاتب غلام کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اسے آزاد نہ کر دیا جائے 126

❀ بچے اور یتیم کے مال میں زکاۃ کا وجوب 129
❀ وصی کا یتیم بچے کے مال سے بطورِ قرض کچھ لینا 130
❀ اُونٹ اور بکریوں کی زکاۃ کا بیان 132
❀ کسی مالدار اور طاقتور صحت مند شخص کو زکاۃ دینا جائز نہیں 141
❀ کس شخص کے لیے زکاۃ لینا جائز ہے؟ 143
❀ اس مالدار شخص کا بیان جس کے لیے مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے 145
❀ سال مکمل ہونے سے پہلے ہی زکاۃ لینے کا بیان 148
❀ تجارت کے مال کی زکاۃ اور گھوڑے اور غلام پر زکاۃ نہ ہونے کا بیان 152
❀ زمین کی پیداوار کی زکاۃ کی مقدار اور پھلوں کا اندازہ لگانے کا بیان 155
❀ زکاۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی تقسیم 164

فطرانے کے مسائل

❀ فطرانے کا بیان 169
❀ نبی ﷺ کے احکام کا بیان 189
❀ مجوسیوں کے جزیہ کا بیان اور ان کے احکام کے بارے میں روایات 189

روزوں کے مسائل

❀ سحری کے وقت کا بیان 202
❀ رؤیتِ ہلال پر شہادت کا بیان 205
❀ باب 213
❀ روزے دار کے لیے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کا بیان 226
❀ اعتکاف کا بیان 253
❀ روزے دار کے لیے مسواک کا حکم 257

❀ بڑھاپے، بچے کو دودھ پلانے یا کسی عذر وغیرہ کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنا 259
❀ غروبِ آفتاب سے پہلے ہی روزہ افطار کر لینے کا بیان 260

حج کے مسائل

❀ حج کے احکام کا بیان 273
❀ مواقیت کا بیان 294

خرید وفروخت کے مسائل

❀ خرید وفروخت کے احکام کا بیان 377

بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ
اس شخص کا بیان جس پر جمعہ واجب ہے

[۱۵۷۶]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، ثنا يَحْيَى بْنُ نَافِعِ بْنِ خَالِدٍ بِمِصْرَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ، فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ)). [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے یا غلام کے۔ سو جو شخص کسی فضول کام یا کاروبار میں (مشغول رہ کر جمعہ پڑھنے سے) لاپروائی برتے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی چنداں پروا نہیں کرے گا، اور اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز، لائق ستائش ہے۔

[۱۵۷۷]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْعَنْبَسِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا هُرَيْمٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعٍ: عَبْدٍ مَمْلُوكٍ، أَوْ صَبِيٍّ، أَوْ مَرِيضٍ، أَوِ امْرَأَةٍ)). [2]

طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ باجماعت ادا کرنا واجب ہے، سوائے چار افراد کے: غلام، بچہ، مریض یا عورت۔

[۱۵۷۸]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو كَامِلٍ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم بعد میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ۳/ ۱۸۴

[2] سنن أبي داود: ۱۰۶۷ ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۸۸

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)). ❶

پہلے ہوں گے، صرف اتنی سی بات ہے کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی ہے، یہی (جمعہ کا) دِن اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی فرض کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت عطا فرما دی (جبکہ وہ اختلاف کا شکار ہو گئے تھے)۔ اس بناء پر سب لوگ ہمارے پیچھے ہو گئے، یہود کل (ہفتہ) کے دِن اور عیسائی پرسوں (اتوار) کے دِن (عبادت کرتے ہیں)۔

ذِكْرُ الْعَدَدِ فِي الْجُمُعَةِ
جمعے کے مسئلے میں تعداد کا بیان

[١٥٧٩]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي عِيسَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُونَ الْأَنْبَارِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بِبَالِسَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا خُصَيْفٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ فِي كُلِّ ثَلَاثَةٍ إِمَامًا، أَوْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ فَمَا فَوْقَ ذَالِكَ جُمُعَةً وَأَضْحًى وَفِطْرًا، وَذَالِكَ أَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ. ❷

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو طریقہ رائج ہے وہ یہی ہے کہ ہر تین آدمیوں میں ایک امام ہوگا (یعنی جب تین آدمی ہوں تو انہیں جماعت کرانی چاہیے) یا ہر چالیس، یا اس سے زائد افراد میں جمعہ، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کا حکم لاگو ہوتا ہے، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اتنے لوگ جماعت ہوتے ہیں۔

[١٥٨٠]..... قَالَ: وَكَذَالِكَ ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَا: ثنا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةٌ لَيْسَ فِيمَا دُونَ ذَالِكَ)). جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پچاس لوگوں کی موجودگی میں جمعہ واجب ہو جاتا ہے، البتہ اس سے کم پر واجب نہیں ہوتا۔
جعفر بن زبیر متروک راوی ہے۔

[١٥٨١]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پچاس

❶ صحيح البخاري: ٢٣٨، ٨٧٦، ٢٩٥٦، ٦٨٨٧، ٧٤٩٥۔ صحيح مسلم: ٨٥٦ (٢٢)۔ مسند احمد: ٧٣١٠، ٧٣٩٩، ٧٤٠١، ٧٧٠٧، ١٠٥٣٠۔ صحيح ابن حبان: ٢٧٨٤

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ١٧٧

أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَامِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةٌ)).

لوگوں کی موجودگی پر جمعہ واجب ہو جاتا ہے۔

[۱۵۸۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

[۱۵۸۳]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ الطَّعَامَ حَتّٰى نَزَلُوا بِالْبَقِيعِ، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا وَانْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا أَنَا مِنْهُمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (الجمعة:١١). لَمْ يَقُلْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ: إِلَّا أَرْبَعِينَ رَجُلًا غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ حُصَيْنٍ، فَقَالُوا: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے روز ہمیں خطبہ دے رہے تھے تو اونٹوں کا ایک قافلہ آیا جس پر اناج لادا ہوا تھا اور اس نے آ کر بقیع میں پڑاؤ ڈال دیا۔ لوگوں کی جب اس طرف توجہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر سب اسی کی طرف بھاگ اُٹھے اور آپ ﷺ کے ساتھ صرف چالیس لوگ رہ گئے، ان میں سے ایک میں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر (یہ آیت) نازل فرما دی: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ ''اور جب انہوں نے تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا۔''

علی بن عاصم کے علاوہ کسی نے بھی إِلَّا أَرْبَعِينَ رَجُلًا کے الفاظ ذکر نہیں کیے، انہوں نے حصین سے روایت کیا، جبکہ ان کے بعد حصین کے اصحاب نے یہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ صرف بارہ افراد ہی رہ گئے تھے۔

[۱۵۸٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا هُشَيْمٌ، أنا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ فَذَكَرَهُ. وَقَالَ: لَمْ يَبْقَ إِلَّا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو اسی وقت اونٹوں کا ایک قافلہ آیا۔۔۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور کہا: صرف بارہ لوگ باقی رہ گئے تھے، جن میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، الْحَدِيثَ. ❶

[١٥٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَإِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ صَلَّى عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَمَكَثَ كَذَالِكَ حِينًا لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ إِلَّا فَعَلَ ذَالِكَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَهْ أَرَأَيْتَ اسْتِغْفَارَكَ لِأَبِي أُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ مَا هُوَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ: نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ رَجُلًا. ❷

عبدالرحمان بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد کی بینائی چلی گئی تو میں انہیں لے کر مسجد میں آتا تھا، چنانچہ جب میں انہیں لے کر جمعے کے لیے آتا اور وہ اذان سنتے تو سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دعا دیتے اور ان کے لیے استغفار کرتے۔ ان کی یہی عادت تھی کہ جب بھی وہ جمعے کی اذان سنتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابا جان! آپ جب بھی جمعے کی اذان سنتے ہیں تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے حرۂ بنی بیاضہ کی "نقیع الخضمات" نامی ہموار اور نشیبی زمین میں جمعہ پڑھایا۔ میں نے پوچھا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چالیس لوگ تھے۔

[١٥٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهٰذَا.

گزشتہ حدیث ہی ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے۔

[١٥٨٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِإِسْنَادِهِ. وَقَالَ: فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ، يُقَالُ لَهُ: نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٣٥٦، ١٤٩٧٨ـ صحيح ابن حبان: ٦٨٧٦، ٦٨٧٧

❷ سنن أبي داود: ١٠٦٩ـ سنن ابن ماجه: ١٠٨٢ـ صحيح ابن حبان: ٧٠١٣ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٨١ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٧٦ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٧٣٣

بَابُ الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

اذان سننے والے ہر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم ہے

[۱۵۸۸]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ بِمَدَى الصَّوْتِ)). قَالَ دَاوُدُ: يَعْنِي حَيْثُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر اس شخص پر جمعہ لازم ہے جہاں تک (جمعے کی اذان کی) آواز جائے۔
داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں سے بھی (جمعے کی اذان کی) آواز سنائی دے۔

[۱۵۸۹]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، نا الْوَلِيدُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو اذان سنے۔

[۱۵۹۰]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا قَبِيصَةُ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ، وَهٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الطَّائِفِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر جمعہ واجب ہے جو اذان سنے۔
ابن ابی داؤد نے ہم سے کہا: یہ جو محمد بن سعید ہیں یہ طائفی ہیں، جو کہ ثقہ راوی ہیں، اور اس سنت کو اکیلے اہل طائف نے روایت کیا ہے۔

[۱۵۹۱]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا قَبِيصَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ: ((التَّأْذِينَ)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ پچھلی حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ (اس میں النِّدَاءَ کی جگہ) التَّأْذِينَ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

بَابُ الْجُمُعَةِ عَلٰى أَهْلِ الْقَرْيَةِ

بستی میں رہنے والوں پر جمعے کے وجوب کا بیان

[۱۵۹۲]..... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى، ثنا

سیدہ اُم عبداللہ الدوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ ہر بستی پر واجب ہے، خواہ وہاں صرف چار افراد ہی رہتے ہوں۔

❶ سنن أبي داود: ١٠٥٦

مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التُّجِيبِيُّ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا إِلَّا أَرْبَعَةٌ)). يَعْنِي بِالْقُرَى: الْمَدَائِنَ، لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ. ❶

بستیوں سے مراد شہر ہیں اور یہ امام زہری رحمہ اللہ سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

[۱۵۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ الْكَلَاعِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ فِيهَا إِمَامٌ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا أَرْبَعَةً)). الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ مَتْرُوكٌ، وَلَا يَصِحُّ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ مَتْرُوكٌ.

سیدہ اُمِ عبداللہ الدوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اس بستی پر جمعہ واجب ہے جس میں ایک امام موجود ہو، اگر چہ وہ صرف چار افراد ہی ہوں۔
ولید بن محمد الموقری متروک راوی ہے اور یہ حدیث امام زہریؒ سے صحیح ثابت نہیں ہے (کیونکہ) جس نے بھی ان سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ متروک ہے۔

[۱۵۹٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأُبُلِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثنا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى أَهْلِ كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا ثَلَاثَةً وَرَابِعُهُمْ إِمَامُهُمْ)). الزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ، وَالْحَكَمُ هٰذَا مَتْرُوكٌ.

سیدہ اُمِ عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہر بستی کے رہنے والوں پر جمعہ واجب ہے، اگر چہ وہ صرف چار افراد ہی ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو۔
امام زہریؒ کا دوسیہ سے سماع صحیح ثابت نہیں ہے اور یہ حکم راوی متروک ہے۔

بَابٌ: فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَوْ لَمْ يُدْرِكْهَا
اس شخص کا بیان جسے جمعے کی باجماعت ایک رکعت مل جائے یا ایک بھی نہ ملے

[۱۵۹۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عُمَرَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری ملا لے۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۳/ ۱۷۹.

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرٰى)). ❶

[١٥٩٦]۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، ثنا جَدِّي، ثنا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرٍ، ثنا الْحَجَّاجُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے۔

[١٥٩٧]۔۔۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعَدَةَ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرٰى، فَإِنْ أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعے کی ایک رکعت پا لی وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے، لیکن اگر وہ لوگوں کو بیٹھے ہوئے پائے (یعنی وہ جمعہ کی نماز پڑھ چکے ہوں) تو پھر وہ ظہر کی چار رکعات نماز پڑھ لے۔

[١٥٩٨]۔۔۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے جمعے کی ایک رکعت مل جائے؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے۔

[١٥٩٩]۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پا لے؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے۔

❶ سنن النسائي: ٣/ ١١٢۔سنن ابن ماجه: ١١٢١۔صحيح ابن خزيمة: ١٨٥٠

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩١

[١٦٠٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى، فَإِنْ أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے جمعے کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے، لیکن اگر وہ لوگوں کو بیٹھے ہوئے پائے تو وہ چار رکعات نماز پڑھے۔

[١٦٠١]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى، وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا))، أَوْ قَالَ: ((الظُّهْرَ))، أَوْ قَالَ: ((الْأُولَى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے، اور جس کی دونوں رکعتیں ہی رہ جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ (ظہر کی) چار رکعات نماز پڑھے۔ یا فرمایا کہ ظہر کی نماز پڑھے۔ یا فرمایا کہ پہلی نماز (یعنی نمازِ ظہر) پڑھ لے۔

[١٦٠٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَّارُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ. وَإِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً فَلْيَرْكَعْ إِلَيْهَا أُخْرَى، وَإِنْ لَمْ يُدْرِكْ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ)). قَالَ الشَّيْخُ: يَاسِينُ ضَعِيفٌ، لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعے کی دو رکعتیں مل جائیں تو اس نے جمعہ پا لیا، اور جب اسے ایک رکعت ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے اور اگر اسے ایک بھی رکعت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ چار رکعات نماز پڑھے۔

[١٦٠٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الْبُزُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْخَصَّافُ الرَّقِّيُّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جمعہ کے روز آخری رکعت کا رکوع مل گیا؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے اور

وَاسْمُهُ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ الرُّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرٰى ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعًا)) .

جسے دوسری رکعت کا رکوع نہ ملے تو اسے ظہر کی چار رکعات ہی پڑھنی چاہئیں۔

[١٦٠٤]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ إِلَيْهَا رَكْعَةً ، وَإِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ الْآخِرَةُ فَصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ)) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم نمازِ جمعہ کی دوسری رکعت پالو تو اس کے ساتھ ایک اور رکعت پڑھ لو اور اگر تم سے دوسری رکعت بھی رہ جائے تو پھر ظہر کی چار رکعات نماز پڑھو۔

[١٦٠٥]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ ، ثنا شَدَّادُ بْنُ حَكِيمٍ ، نا نُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ جَالِسًا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)) . لَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ نُوحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے امام کو سلام پھیرنے سے قبل بیٹھنے کی حالت میں پالیا؛ اس نے یقیناً نماز کو پالیا۔

نوح بن ابی مریم کے علاوہ کسی نے اسے اس طرح روایت نہیں کیا اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف اور متروک راوی ہے۔

[١٦٠٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَا: نا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرٰى فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ)) . وَقَالَ عَمْرٌو: ((وَقَدْ أَدْرَكَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو جمعے یا اس کے علاوہ کسی اور نماز کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری کو بھی ملا لے، اور یقیناً اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ عمرو نے (''یقیناً اس کی نماز مکمل ہوگئی'' کی جگہ) یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس نے نماز کو پالیا۔

ابوبکر بن ابی داؤد نے ہم سے بیان کیا کہ اس روایت کو یونس

الصَّلَاةَ)) . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ يُونُسَ إِلَّا بَقِيَّةُ . ❶

سے بقیہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

[١٦٠٧]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْبَرَّاءُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى)) . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کو جمعے کی ایک رکعت مل گئی؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے۔

[١٦٠٨]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، ثنا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى)) . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے روز ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے اس کو حاصل کر لیا اور اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ملا لے۔

ابن نمیر نے نبی ﷺ سے یوں روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی، اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

[١٦٠٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ تَمَّامٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعے کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

بَابٌ: فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

جب آدمی دورانِ خطبہ مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم

[١٦١٠]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ ، ثنا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے روز خطبہ دے رہے تھے تو اسی دوران سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ

❶ سيأتي برقم ١٦٠٨

❷ سلف برقم: ١٥٩٧

ثنا سعيد بن أبي عروبة، عن الوليد أبي بشر، عن طلحة بن نافع يعني أبا سفيان، أنه سمع جابر بن عبد الله، يقول: جاء سليك الغطفاني ورسول الله ﷺ يخطب يوم الجمعة فجلس قبل أن يصلي، فأمره رسول الله ﷺ أن يصلي ركعتين ثم أقبل على الناس بوجهه فقال: ((إذا جاء أحدكم إلى الجمعة والإمام يخطب فليصل ركعتين يتجوز فيهما)). ❶

آئے اور نماز پڑھنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ اپنے رُخِ انور کے ساتھ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھنے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ مختصر سی دو رکعت نماز پڑھے۔

[١٦١١]...... حدثنا أبو بكر النيسابوري، ثنا علي بن حرب، ثنا أبو معاوية، ثنا الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، قال: جاء سليك الغطفاني والنبي ﷺ يخطب الناس فجلس، فقال النبي ﷺ: ((إذا جاء أحدكم يوم الجمعة والإمام يخطب فليصل ركعتين خفيفتين ثم ليجلس)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے تو سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور بیٹھ گئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے روز آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کو دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لینی چاہئیں، پھر وہ بیٹھ جائے۔

[١٦١٢]...... حدثنا أبو محمد بن صاعد، ثنا محمد بن عبد الملك بن زنجويه، ح وحدثنا أبو بكر النيسابوري، ثنا عبد الله بن محمد بن عمرو الغزي، وأحمد بن يوسف السلمي، وعباس الترقفي، قالوا: نا محمد بن يوسف الفريابي، ح وحدثنا أبو بكر النيسابوري، ثنا أحمد بن يوسف السلمي، والحسن بن يحيى، قالا: نا عبد الرزاق، أنا سفيان، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، عن سليك الغطفاني، قال: قال رسول الله ﷺ: ((إذا جاء أحدكم والإمام يخطب فليصل ركعتين خفيفتين وليتجوز فيهما)). ❷

سیدنا سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو خفیف سی رکعات پڑھ لینی چاہئیں اور ان میں اختصار کو ملحوظ رکھے۔

[١٦١٣]...... حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول

❶ سنن أبي داؤد: ١١١٧۔ مسند أحمد: ١٤٤٠٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٥٠٠، ٢٥٠١، ٢٥٠٢

❷ مسند أحمد: ١٥١٨٠

الْعَزِيزِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) . ❶

اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو، یا وہ (خطبے کے لیے) نکل پڑا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے۔

[١٦١٤] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَا: نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، ثنا عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھ لینی چاہیے۔ (شعبہ کہتے ہیں کہ) میں نے عمرو سے پوچھا: کیا یہ حدیث آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[١٦١٥] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ ، ثنا أَبُو زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یا (کہا کہ) رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔

[١٦١٦] ..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے۔

[١٦١٧] ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا ،

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے، اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٣٠٩، ١٤٩٥٩، ١٤٩٦٦، ١٥٠٦٧

يَقُولُ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

[١٦١٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَأَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ)). أَسْنَدَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلٌ، كَذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ مُعْتَمِرٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیس قبیلے کا ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا، جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اُٹھو اور دو رکعتیں پڑھو۔ آپ ﷺ نے خطبہ روک دیا، یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا۔

الشیخ عبید بن محمد العبدی نے اسے معتمر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے قتادہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے، جبکہ درست بات یہ ہے کہ انہوں نے معتمر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ نے معتمر سے روایت کیا ہے۔

[١٦١٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ أَصَلَّيْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصَلِّ))، ثُمَّ انْتَظَرَهُ حَتَّى صَلَّى.

معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی (مسجد میں) آیا، جبکہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھو۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا انتظار کیا، یہاں تک کہ اس نے نماز پڑھ لی۔

[١٦٢٠]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبُو الْحَجَّاجِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا تَعُدْ لِمِثْلِ هٰذَا))، قَالَ: فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ. [1]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: دو رکعت ادا کرو اور اس طرح دوبارہ مت کرنا (یعنی نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے دو رکعت ادا کیں، پھر بیٹھ گئے۔

[١٦٢١]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ،

محمد بن قیس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جس وقت انہیں

[1] صحيح ابن حبان: ٢٥٠٤

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ أَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ ثُمَّ عَادَ إِلَى خُطْبَتِهِ. هَذَا مُرْسَلٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ، وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيحٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(یعنی سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو) حکم فرمایا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھیں، تو آپ ﷺ نے خطبہ روک دیا، یہاں تک کہ وہ دو رکعات پڑھ کر فارغ ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔

یہ روایت مرسل ہے، اس سے دلیل نہیں قائم ہوتی، اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

[١٦٢٢]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ أَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ. هَذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ وَأَبُو مَعْشَرٍ ضَعِيفٌ، وَاسْمُهُ نَجِيحٌ.

محمد بن قیس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب انہیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو آپ خطبے سے رُک گئے، یہاں تک کہ وہ (نماز سے) فارغ ہو گئے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے۔ ابو معشر ضعیف راوی ہے اور اس کا نام نجیح ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ

نصف النہار سے قبل نمازِ جمعہ کا بیان

[١٦٢٣]..... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ أَبُو الطَّيِّبِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ، ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ: انْتَصَفَ النَّهَارُ، ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَابَ ذَالِكَ وَلَا أَنْكَرَهُ.

عبداللہ بن سیدان السلمی بیان کرتے ہیں کہ میں جمعے کے روز سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھا تو ان کی نماز اور خطبہ نصف النہار سے قبل ہی (ختم ہو گیا) تھا۔ پھر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعے میں شریک ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ بھی اس وقت ختم ہوا کہ جب میں کہہ رہا تھا کہ نصف دِن ہو گیا ہے۔ پھر میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعے میں شریک ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ اس وقت ختم ہوا کہ جب میں کہہ رہا تھا کہ دِن ڈھل گیا ہے۔ میں نے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا کہ اس نے اس کو معیوب سمجھا ہو یا اس کا انکار کیا ہو۔

[١٦٢٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعے کے روز نماز پڑھا کرتے تھے، پھر ہم واپس جاتے تو ہمیں کوئی سایہ نہیں دِکھائی دیتا تھا کہ جس سے ہم سایہ حاصل کر سکیں۔

وَلَا نَجِدُ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ . ❶

[١٦٢٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ . ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعے کے بعد ہی قیلولہ (دوپہر کا آرام) کیا کرتے تھے اور کھانا بھی جمعے کے بعد ہی کھایا کرتے تھے۔

[١٦٢٦]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، ثنا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: كُنَّا نَتَغَدَّى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعے کے بعد ہی کیا کرتے تھے۔

[١٦٢٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ ، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، مِثْلَهُ سَوَاءً .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٦٢٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا الرَّمَادِيُّ ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، ثنا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ بَعْدُ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعے کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اس کے بعد قیلولہ ہوتا تھا۔

[١٦٢٩]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا مُبَشِّرُ بْنُ مُكَسِّرٍ ، ثنا أَبُو حَازِمٍ ، حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدَّى وَنَقِيلُ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ اوّل وقت میں جمعہ پڑھنے آ جاتے تھے، پھر ہم (جمعہ پڑھ کر) واپس جاتے تو کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے۔

[١٦٣٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر دو خطبے دیا کرتے تھے، پھر آپ ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فرق کیا کرتے تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ١٦٤٩٦، ١٦٥٤٦۔صحيح ابن حبان: ١٥١١، ١٥١٢ ❷ مسند أحمد: ١٥٥٦١

❸ صحيح البخاري: ٩٢٠، ٩٢٨۔صحيح مسلم: ٨٦١۔سنن أبي داود: ١٠٩٢۔جامع الترمذي: ٥٠٦۔ سنن النسائي: ١٠٩٣۔سنن ابن ماجه: ١١٠٣۔مسند أحمد: ٤٩١٩، ٥٦٥٧، ٥٧٢٦

بَابُ صِفَةِ الْوِتْرِ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَأَنَّهُ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ

وتر کا طریقہ اور اس کے فرض نہ ہونے کا بیان اور نبی ﷺ اونٹ پر بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے

[١٦٣١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا أَبُو جَنَابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرَائِضُ وَهُنَّ لَكُمْ تَطَوُّعٌ: النَّحْرُ، وَالْوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو مجھ پر تو فرض ہیں لیکن تمہارے لیے نفل ہیں: قربانی، وِتر اور فجر کی دو سنتیں۔

[١٦٣٢]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي: وَحَدَّثَنِي بِهِ أَبِي، عَنْ جَدِّي، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِالْوِتْرِ وَالْأَضْحَى وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے وِتر اور قربانی کا حکم دِیا گیا ہے، البتہ (اس معاملے میں) مجھ پر سختی نہیں کی گئی۔

[١٦٣٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، قَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟، قُلْتُ:

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے پر سفر پہ گامزن تھا، تو جب مجھے صبح ہونے کا خدشہ ہوا تو میں (سواری سے نیچے) اُترا اور وِتر پڑھا، پھر میں ان کے ساتھ جا ملا۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں تھے؟ میں نے کہا: مجھے فجر (کے طلوع) ہونے کا خدشہ ہوا تو میں نے (سواری سے) اُتر کر وِتر پڑھ لیا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں اُسوہ حسنہ نہیں

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٠۔ مسند أحمد: ٢٠٥٠، ٢٠٦٥، ٢٠٨١، ٢٩١٦، ٢٩١٧

خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ، قَالَ: أَوَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟، فَقُلْتُ: بَلٰى ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ . ❶

ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ اونٹ پر ہی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

[١٦٣٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَمُوسَى يَعْنِي ابْنَ عُقْبَةَ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، وَيُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَيْهَا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِءُ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اور نفل نماز بھی اسی پر پڑھ لیتے تھے، سواری آپ کا رُخ جدھر بھی کر دیتی آپ اپنے سر مبارک سے اسی طرف اشارہ کرتے رہتے۔

[١٦٣٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، ثنا نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا ، وَذَكَرَ ذَالِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . ❸

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور اسی پر وتر پڑھ لیتے تھے۔ انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔

[١٦٣٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ ، قَالَ: وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَرُبَّمَا نَزَلَ .

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تھے تو (سواری سے نیچے) اُترتے اور زمین پر وتر پڑھتے اور نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بسا اوقات اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لیتے تھے اور کبھی کبھار (سواری سے نیچے) اُتر جاتے تھے۔

بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ

جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

[١٦٣٧]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وتر پڑھنے کے وقت سو جائے یا اسے بھول جائے تو اسے

---

❶ صحيح البخاري: ٩٩٩، ١٠٠٠۔صحيح مسلم: ٧٠٠ (٣٦)۔سنن أبي داود: ١٢٢٤۔جامع الترمذي: ٤٧٢۔سنن النسائي: ٢/ ٢٣٢، ٢٤٤۔سنن ابن ماجه: ١٢٠٠۔مسند أحمد: ٤٥١٩، ٤٥٣٠، ٥٢٠٨، ٥٢٠٩۔صحيح ابن حبان: ٢٤١٣

❷ مسند أحمد: ٤٤٧٠، ٤٦٢٠، ٤٩٥٦، ٥٤٤٧، ٦٠٧١، ٦٢٨٧۔صحيح ابن حبان: ٢٤١٢

❸ مسند أحمد: ٤٦٢٠

بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، نا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ)). ❶

چاہیے کہ جب صبح ہو یا جب اسے یاد آئے تب پڑھ لے۔

[١٦٣٨]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ نُبَيْرَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: إِنَّ أَحَدَنَا يُصْبِحُ وَلَمْ يُوتِرْ، قَالَ: ((فَلْيُوتِرْ إِذَا أَصْبَحَ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کہا گیا: ہم میں سے کوئی شخص صبح کو اُٹھے اور اس نے (رات کو) وتر نہ پڑھا ہو (تو وہ کیا کرے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ جب وہ صبح کو اُٹھے تب پڑھ لے۔

[١٦٣٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو عِصَامٍ رَوَّادٌ، حَدَّثَنَا نَهْشَلٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَاتَهُ الْوِتْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْضِهِ مِنَ الْغَدِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص سے رات کو وتر پڑھنا رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اگلے روز اس کی قضاء دے لے۔

الْوِتْرُ بِخَمْسٍ أَوْ بِثَلَاثٍ أَوْ بِوَاحِدَةٍ أَوْ بِأَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ
وتر کی رکعات کی تعداد پانچ، تین، ایک یا پانچ سے زائد بھی ہوسکتی ہے

[١٦٤٠]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ)). قَوْلُهُ: ((وَاجِبٌ)) لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَا أَعْلَمُ تَابَعَ ابْنَ حَسَّانَ عَلَيْهِ أَحَدٌ. ❷

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وتر (اللہ تعالیٰ کا) حق اور (مسلمان پر) واجب ہے، سو جو شخص تین وتر پڑھنا چاہے تو اسے (تین) پڑھ لینے چاہئیں اور جو شخص ایک وتر پڑھنا چاہے تو اسے ایک وتر پڑھ لینا چاہیے۔
راوی کا لفظ ''واجب'' بیان کرنا محفوظ نہیں ہے اور میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی نے اس پر ابن حسان کی موافقت کی ہو۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٤٣١ ـ مسند أحمد: ١١٢٦٤، ١١٣٩٥

❷ سنن أبي داود: ١٤٢٢ ـ سنن النسائي: ٣/ ٢٣٨ ـ سنن ابن ماجه: ١١٩٠ ـ مسند أحمد: ٢٣٥٤٥ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٠٧، ٢٤١٠، ٢٤١١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٢

[١٦٤١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِتر حق ہے، سو جو چاہے پانچ وِتر پڑھ لے، جو چاہے تین وِتر پڑھ لے اور جو چاہے ایک وِتر پڑھ لے۔

[١٦٤٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسٍ الْحَدَّادُ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوِتْرُ خَمْسٌ أَوْ ثَلَاثٌ أَوْ وَاحِدَةٌ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِتر (کی رکعات) پانچ، تین یا ایک ہے۔

[١٦٤٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، ثنا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا بَقِيَّةُ، أَخْبَرَنِي ضُبَارَةُ بْنُ أَبِي السُّلَيْكِ، ثنا دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِتر حق ہے، لہٰذا جو چاہے وہ سات (رکعات) وِتر پڑھ لے، جو چاہے وہ پانچ پڑھ لے، جو چاہے تین پڑھ لے اور جو چاہے وہ ایک وِتر پڑھ لے۔

[١٦٤٤]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْتِرْ بِخَمْسٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَوَاحِدَةٍ، فَإِنْ

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ (رکعات) وِتر پڑھو، لیکن اگر تم استطاعت نہ رکھو تو تین پڑھ لو، اور اگر تم اس کی بھی استطاعت نہ رکھو تو ایک ہی پڑھ لو، لیکن اگر تم (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) چاہو تو اشارے سے بھی پڑھ سکتے ہو۔

شِئْتَ فَأَوْمِءْ إِيمَاءً)).

[١٦٤٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا بِنَحْوِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[١٦٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ، ثنا أَبِي، ثنا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِرَكْعَةٍ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ يُومِءَ فَلْيُومِءْ)) هٰكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مَعْمَرٍ مُسْنَدًا، وَوَقَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَوَقَفَهُ أَيْضًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ هُوَ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر حق ہے، لہٰذا جو شخص چاہے وہ پانچ وتر پڑھ لے، جو چاہے وہ تین پڑھ لے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لے، اور جو (کھڑے ہو کر پڑھنے کی) استطاعت نہ رکھے تو وہ اشارے سے ہی پڑھ لے۔
عدی بن فضل نے اس کو معمر سے سنداً بیان کیا اور عبدالرزاق نے اسے معمر سے موقوف روایت کیا۔ سفیان بن عیینہ نے بھی اس کو موقوف روایت کیا ہے اور ان کے اور ان سے اختلاف نقل کیا گیا ہے، انہوں نے اور محمد بن اسحاق نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

[١٦٤٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا مَوْقُوفًا، وَأَسْنَدَهُ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی موقوفاً مروی ہے۔

[١٦٤٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مِنْجَابٍ الطِّيبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِهْرَانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ تَمِيمٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِكَمْ أُوتِرُ؟ قَالَ: ((بِوَاحِدَةٍ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ، قَالَ: ((فَبِثَلَاثٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((بِخَمْسٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((بِسَبْعٍ))، قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں وتر کی کتنی رکعات پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تین پڑھ لیا کرو۔ پھر فرمایا کہ پانچ پڑھ لو۔ پھر فرمایا: سات پڑھ لو۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت کو ہی قبول کر لیتا۔

[١٦٤٩]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جن دو

الْـآدَمِـيُّ ، ثـنـا أَحْـمَـدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَـعِـيـدٍ ، عَـنْ عَـمْـرَةَ بِـنْـتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَيَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ . ❶

رکعات کے بعد وتر پڑھا کرتے تھے، ان میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی قرأت کیا کرتے تھے اور وتر میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرتے تھے۔

لَا تُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ

وتر کو نماز مغرب کے مشابہ مت بناؤ

[١٦٥٠]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَنْبَأَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ ، أَوْتِرُوا بِخَمْسٍ ، أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ)). وَاللَّفْظُ لِمَوْهِبِ بْنِ يَزِيدَ ، كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تین رکعات وتر مت پڑھو، بلکہ پانچ یا سات رکعات پڑھا کرو، اور تم (وتر کی نماز کو) مغرب کی نماز کے مشابہ مت بناؤ (یعنی دو رکعات پڑھنے کے بعد تشہد میں مت بیٹھو بلکہ تیسری رکعت کے آخر میں ہی بیٹھو)۔

یہ الفاظ موہب بن یزید کے ہیں اور یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٦٥١]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ ، وَأَوْتِرُوا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تین رکعات وتر مت پڑھا کرو، بلکہ پانچ یا سات رکعات پڑھا کرو، اور تم (وتر کی نماز کو) مغرب کی نماز کے مشابہ مت بناؤ۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٤٢٤ـجامع الترمذي: ٤٦٣ـسنن ابن ماجه: ١١٧٣ـصحيح ابن حبان: ٢٤٣٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٥

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٤ـصحيح ابن حبان: ٢٤٢٩

بِخَمْسٍ، أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ))

[١٦٥٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. ❶

قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت ماز پڑھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ
وتر کی تین رکعات مغرب کی تین رکعات کے مثل پڑھنا

[١٦٥٣]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رُشَيْقٍ بِمِصْرَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ الدُّولَابِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا الْكُوفِيُّ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ)). يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا هٰذَا يُقَالُ لَهُ: ابْنُ أَبِي الْحَوَاجِبِ ضَعِيفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا غَيْرُهُ. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وتر تین رکعات ہیں، جس طرح کہ دن کی طاق نماز (یعنی) نماز مغرب ہے۔

اس سند میں مذکور راوی یحییٰ بن زکریا کو ابن ابی الحواجب بھی کہا جاتا ہے اور یہ ضعیف ہے اور اعمش سے اس حدیث کو اس کے علاوہ کسی نے مرفوع روایت نہیں کیا۔

[١٦٥٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

[١٦٥٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يُونُسُ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: نَزَلْتُ، فَأَوْتَرْتُ، فَقَالَ لِي

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں (سواری سے) اُترا اور میں نے نماز وتر پڑھی۔ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں اُسوہ حسنہ نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً

❶ الموطأ: ٣٠٧

❷ المعرفة للبيهقي: ٤/ ٧١

❸ سلف برقم: ١٦٣٤

ابْنُ عُمَرَ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ ، قُلْتُ: بَلٰى ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ. ❶

رسول اللہ ﷺ اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

فَضِيلَةُ الْوِتْرِ
وتر کی فضیلت

[١٦٥٦]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ، الْوِتْرُ ، جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ)). ❷

سیدنا خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ساتھ تمہاری مدد فرمائی ہے اور وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے (وہ نماز) وتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نمازِ عشاء سے لے کر فجر طلوع ہو جانے تک کے درمیانی وقت میں (ادا کرنا) مقرر کیا ہے۔

[١٦٥٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ ، ثنا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ ، نا النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ تُرَى الْبُشْرَى وَالسُّرُورُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ الْوِتْرُ)). النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ ضَعِيفٌ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس) تشریف لائے، آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی و مسرت کے آثار دِکھائی دے رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد کی ہے اور وہ وتر (کی نماز) ہے۔

نضر ابو عمر الخزار ضعیف راوی ہے۔

[١٦٥٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، ثنا عَبْدَانُ ، ثنا أَبُو حَمْزَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: مَكَثْنَا زَمَانًا لَا نَزِيدُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک عرصے تک پانچ نمازوں سے زیادہ کچھ نہیں پڑھتے رہے، پھر (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (جمع ہونے کا) حکم فرمایا تو ہم اکٹھے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے

❶ صحيح البخاري: ١٠٠٠ ، ١٠٩٥ ـ صحيح مسلم: ٧٠٠ ـ سنن أبي داود: ١٢٢٦ ـ جامع الترمذي: ٤٧٢ ـ سنن النسائي: ١/ ٢٤٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٠

❷ سنن أبي داود: ١٤١٨ ـ جامع الترمذي: ٤٥٢ ـ سنن ابن ماجه: ١١٦٨ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٦ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٠٩ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤١٣٦

❸ المعجم الكبير للطبراني: ١١٦٥٢

اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَمَعْنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً))، فَأَمَرَنَا بِالْوِتْرِ.
مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

تمہیں ایک نماز مزید عطا فرمائی ہے، پھر آپ ﷺ نے ہمیں وِتر کا حکم فرمایا۔
محمد بن عبید اللہ العرزمی ضعیف راوی ہے۔

مَا يَقْرَأُ فِي رَكَعَاتِ الْوِتْرِ وَالْقُنُوتُ فِيهِ

وتر کی رکعات میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟ اور نمازِ وتر میں قنوت کا بیان

[۱۶۵۹]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رُبَّمَا قَالَ الْمُسَيَّبُ عَنْ عُرْوَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهَا بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَكَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))، مَرَّتَيْنِ يُسِرُّهُمَا وَالثَّالِثَةَ يَجْهَرُ بِهَا وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ. ❷

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وِتر پڑھا کرتے تھے (اور) آپ ﷺ ان میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی قرأت کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ رکوع سے قبل قنوت کرتے تھے اور جب سلام پھیرتے تھے تو دو مرتبہ آہستہ آواز میں سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھا کرتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں اور آواز کو کھینچتے ہوئے یہی کلمات پڑھتے تھے۔

[۱۶۶۰]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ، فِي الْأَخِيرَةِ يَقُولُ: ((رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)).

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کے ساتھ تین رکعات وِتر پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ رکوع سے پہلے قنوت کرتے اور جب سلام پھیرتے تو آواز کو لمبا کر کے تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے اور آخر میں رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتے تھے۔

[۱۶۶۱]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٦٦٩٣، ٦٩١٩، ٦٩٤١

❷ سنن النسائی: ٣/ ٢٣٥، ٢٤٤۔مسند أحمد: ٢١١٤١، ١٥٣٥٤۔صحیح ابن حبان: ٢٤٣٦، ٢٤٥٠

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، وَطَلْحَةَ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾)) . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، وَطَلْحَةَ ، وَرَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مَعْنٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ وَحْدَهُ .

سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔

اسی طرح اس کو ابوحفص ابار، یحییٰ بن ابی زائدہ اور محمد بن انس نے اعمش سے روایت کیا، انہوں نے زُبید اور طلحہ سے روایت کیا۔ اور ابوعبیدہ بن معن نے اعمش سے اور انہوں نے اکیلے طلحہ سے اس کو روایت کیا۔

[١٦٦٢]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أنا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: بِتُّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ ، فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ ثُمَّ بَعَثْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدٍ ، فَقُلْتُ: تَبِيتِي مَعَ نِسَائِهِ وَانْظُرِي كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ فَأَتَتْنِي فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ . أَبَانُ مَتْرُوكٌ . ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک رات بسر کی، تاکہ میں دیکھ سکوں کہ آپ اپنے وتر میں قنوت کیسے کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے رکوع سے پہلے قنوت کی۔ پھر میں نے اپنی والدہ اُم عبد کو بھیجا اور کہا: آپ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ رات بسر کریں اور دیکھیں کہ آپ ﷺ اپنے وتر میں کس طرح قنوت کرتے ہیں؟ تو وہ میرے پاس آئیں اور مجھے تلایا کہ آپ ﷺ نے رکوع سے پہلے قنوت کی۔

اس روایت کی سند میں ابان راوی متروک ہے۔

[١٦٦٣]..... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، ثنا قَبِيصَةُ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ ، قَالَ: فَأَرْسَلْتُ أُمِّي إِلَيْهِ الْقَابِلَةَ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ فَعَلَ ذَالِكَ . أَبَانُ مَتْرُوكٌ .

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت کی۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اپنی والدہ کو آپ ﷺ کی جانب بھیجا تو انہوں نے آکر مجھے بتلایا کہ آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔

ابان متروک راوی ہے۔

[١٦٦٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا يُونُسُ بْنُ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٤١

بُكَيْرٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ سَلَامٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، يَقُولُونَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آخِرِ الْوِتْرِ وَكَانُوا يَفْعَلُونَ ذَالِكَ.

نے وِتر کی آخری رکعت میں قنوت کی، اور یہ اصحاب بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[١٦٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ثنا قَتَادَةُ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

[١٦٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ. ❷

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت کی۔

[١٦٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قُلْتُ لِأَنَسٍ: هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَعْدَ الرُّكُوعِ، قَالَ: ثُمَّ سُئِلَ بَعْدَ ذَالِكَ: هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، رکوع کے بعد کی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، رکوع کے بعد کچھ دیر۔

[١٦٦٨]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا الْعَوَّامُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَازِنٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَنَتَا

ابوعثمان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت کی۔

---

❶ سنن النسائي: ٣/ ٢٣٥ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٤ـ مسند أحمد: ٢٥٢٢٣

❷ مسند أحمد: ١٢١١٧، ١٢٦٩٨، ١٣١٨٥

فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ. ❶

[۱٦٦٩]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. ❷

قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت نماز پڑھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رکعت وِتر پڑھتے دیکھا۔

[۱٦٧٠]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى، ثنا هِقْلٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَلَمْ أَرَكَ أَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: يَا أَعْوَرُ وَأَنْتَ تُعَلِّمُنِي دِينِي. ❸

محمد بن عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر ایک وِتر پڑھا، تو ایک آدمی نے ان سے کہا: اے ابواسحاق! کیا میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے ایک وِتر پڑھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے کانے! تم مجھے میرا دِین سکھا رہے ہو؟

[۱٦٧١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ، وَقَالَ: أَنْتَ تُعَلِّمُنِي صَلَاتِي.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث جیسی ہی مروی ہے، البتہ (اس میں یہ الفاظ بیان کیے کہ) انہوں نے فرمایا: تم مجھے میری نماز سکھا رہے ہو؟

[۱٦٧٢]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا حَنْظَلَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک رکعت وِتر پڑھا۔

[۱٦٧٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عبدالرحمان بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: آج رات کوئی بھی مقامِ ابراہیم پر مجھ پہ غلبہ نہیں پا سکے گا (یعنی مجھے یہاں نماز پڑھنے سے ہٹا نہیں سکے گا) پھر ایک آدمی آیا، یہاں

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٢/ ٢٠٨

❷ مسند أحمد: ١٤٦١

❸ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٣/ ٢٥

❹ صحيح ابن حبان: ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٢٤٢٧

عُثْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ: لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ أَحَدٌ، فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ، فَتَنَحَّيْتُ فَافْتَتَحَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَهُ فِي رَكْعَةٍ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً؟ فَقَالَ: هِيَ وِتْرِي. ❶

تک کہ اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے، چنانچہ میں ایک طرف کو ہو گیا، تو انہوں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور ایک ہی رکعت میں اس کی قرأت کی۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے تو صرف ایک ہی رکعت پڑھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ میرا وتر تھا۔

[١٦٧٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَلَا تَعْجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ؟ قَالَ: أَحْسَنَ إِنَّهُ فَقِيهٌ. ❷

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر تعجب نہیں ہوتا کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے اچھا عمل کیا ہے، یقیناً وہ فقیہ ہیں۔

[١٦٧٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَيَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جن دو رکعات کے بعد وتر پڑھا کرتے تھے، ان میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی قرأت کیا کرتے تھے اور وتر میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٧٦]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ، يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَفِي الثَّالِثَةِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ پڑھتے، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

❶ المعرفة للبيهقي: ٤/ ٦٠

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٢٦

❸ سنن أبي داود: ١٤٢٤ ـ جامع الترمذي: ٤٦٣ ـ سنن ابن ماجه: ١١٧٣ ـ مسند أحمد: ٢٥٩٠٦

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾. ❶

[١٦٧٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: ((افْصِلْ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کے ذریعے ایک رکعت کو دو سے جدا کر دیا کرو۔

[١٦٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ صَدَقَةَ، ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِيهِ: ((الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ افْصِلْ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے، اور اس میں (یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: وتر ایک ہی ہے، دو اور ایک رکعت کے درمیان فاصلہ کر لیا کرو۔

[١٦٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيْنَ تَتَوَجَّهُ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْفَرِيضَةَ. ❸

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سواری پر ہی نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے، سواری کا جدھر بھی منہ ہو جاتا (آپ اسی طرف نماز پڑھتے رہتے) اور آپ ﷺ وتر بھی اس پر پڑھ لیا کرتے تھے، البتہ آپ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٨٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. ❹

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح ابن حبان: ٢٤٣٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٥

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢٧٨

❸ مسند أحمد: ٤٥١٨، ٦١٥٥ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٢١، ٢٥٢٢

❹ صحيح البخاري: ١١٠٥ـ صحيح مسلم: ٧٠٠ (٣٩)ـ سنن أبي داود: ١٢٢٤ـ جامع الترمذي: ١٣٠٤ـ سنن النسائي: ١/ ٢٤٣ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٠ـ مسند أحمد: ٥٠٦٢، ٥١٨٩، ٥٣٣٤، ٥٤٠٦، ٥٤١٣، ٥٥٢٩ـ صحيح ابن حبان: ٢٥١٧

فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

[١٦٨١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثُقْلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ)). ❶

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سفر؛ مشقت والا اور بوجھل کام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر وہ بیدار ہو جائے (تو تہجد پڑھ لے) اور اگر بیدار نہ ہو سکے تو وہی دو رکعتیں اس کی تہجد بن جائیں گی۔

[١٦٨٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ح وَثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: ثنا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مُوسَى الْمَرَائِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ. زَادَ الْمَحَامِلِيُّ: وَهُوَ جَالِسٌ. ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر کے بعد دو ہلکی سی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ محاملی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ آپ ﷺ بیٹھے بیٹھے ہی پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٨٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثُقْلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ)). ❸

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سفر؛ مشقت والا اور بوجھل کام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر وہ بیدار ہو جائے (تو تہجد پڑھ لے) اور اگر بیدار نہ ہو سکے تو وہی دو رکعتیں اس کی تہجد بن جائیں گی۔

---

❶ سنن الدارمی: ١٦٣٥

❷ جامع الترمذی: ٤٧١ ـ سنن ابن ماجه: ١١٩٥ ـ مسند أحمد: ٢٦٥٥٣

❸ سلف برقم: ١٦٨١

بَابُ صِفَةِ الْقُنُوتِ وَبَيَانِ مَوْضِعِهِ
قنوت کا طریقہ اور اس کے مقام کا بیان

[١٦٨٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ فِيهِ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا بَقِيَّةُ .

سیدنا براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت کی۔

[١٦٨٥]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ . ❶

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب (کی نماز) میں قنوت کیا کرتے تھے۔

[١٦٨٦]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ الْهَيْصَمِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، أَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً . ❷

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ان صاحب نے بیان کیا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت سے سر اُٹھایا تو (قنوت کے لیے) تھوڑی دیر کھڑے رہے۔

[١٦٨٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا قَنَتَ فِيهَا . ❸

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرض نماز پڑھتے تھے اس میں قنوت کرتے تھے۔

[١٦٨٨]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر میں

---

❶ صحيح مسلم: ٦٧٨ ـ سنن أبي داود: ١٤٤١ ـ جامع الترمذي: ٤٠١ ـ سنن النسائي: ٢/ ٢٠٢ ـ مسند أحمد: ١٨٤٧٠ ـ صحيح ابن حبان: ١٩٨٠

❷ سنن أبي داود: ١٤٤٦ ـ المجتبٰى للنسائي: ٢/ ٢٠٠ ـ السنن الكبرٰى للنسائي: ٦٥٩

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٩٤٤٦

بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ صُبْحٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُنْبُورٌ، ثنا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ.

مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، وَعَنْبَسَةُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ، وَلَا يَصِحُّ لِنَافِعٍ سَمَاعٌ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ. وَقَالَ هَيَّاجٌ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. ❶

قنوت کرنے سے منع فرمایا۔

محمد بن یعلیٰ، عنبسہ اور عبداللہ بن نافع، یہ تمام رُواۃ ضعیف ہیں اور نافع کا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع بھی صحیح ثابت نہیں ہے۔ ھیّاج کہتے ہیں کہ انہوں نے عنبسہ سے، انہوں نے ابن نافع سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفیہ بنت ابی عبید سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اس کو روایت کیا۔

[١٦٨٩]...... حَدَّثَنَا النَّقَّاشُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ، عَنْ أَبِيهِ، بِذَالِكَ، وَصَفِيَّةُ لَمْ تُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے اور صفیہ نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا۔

[١٦٩٠]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَكَعَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِينَ يُوسُفَ))، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا. ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع کیا، پھر اپنا سر اُٹھایا اور (قنوت کرتے ہوئے) فرمایا: اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ---الخ ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ! کمزور مومنوں کو نجات عطا فرما، اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی سزا سخت کر دے، اے اللہ! ان پر ایسا قحط مسلط کر دے جیسا یوسف علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا۔'' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے۔

❶ سنن ابن ماجه: ١٢٤٢ ❷ صحيح البخاري: ٧٩٧۔ صحيح مسلم: ٦٧٦

❸ صحيح بخاري: ٨٠٤۔ صحيح مسلم: ٦٧٥۔ سنن أبي داؤد: ١٤٤٢۔ سنن ابن ماجه: ١٢٤٤۔ مسند أحمد: ٧٤٦٤، ٨٤٤٥، ١٠٠٧٣، ١٠٧٥٤۔ صحيح ابن حبان: ١٩٨١

[١٦٩١]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: نا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَمَا يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سی نماز پڑھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد قنوت کیا کرتے تھے، آپ مومنوں کے لیے دعا فرماتے اور کفار پر لعنت برساتے۔

[١٦٩٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر (کی نماز) میں ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔

[١٦٩٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ تَرَكَهُ، وَأَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مہینہ قنوت کی، آپ ان کے (یعنی کفار کے) خلاف بددعا کرتے تھے، پھر آپ نے قنوت کرنا چھوڑ دیا۔ البتہ جہاں تک صبح کی نماز کی بات ہے تو آپ اس میں ہمیشہ قنوت کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔
یہ الفاظ نیشاپوری کے ہیں۔

[١٦٩٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالَا: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا، فَقَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

ربیع بن انس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ قنوت کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٧٩٧۔صحيح مسلم: ٦٧٦۔سنن أبي داود: ١٤٤٠۔مسند أحمد: ٧٤٦٤

❷ مسند أحمد: ١٢٦٥٧

[١٦٩٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ، قَالَ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ. ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا، اور میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ بھی صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٦]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ، ثنا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَنَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قنوت کی، یہاں تک کہ میں ان دونوں سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَأَحْسَبُهُ وَرَابِعٌ حَتَّى فَارَقْتُهُمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے، اور میرا خیال ہے کہ چوتھے خلیفہ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے بھی قنوت کی، یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٨]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، وَعَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ لِي أَنَسٌ: قَنَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَ عُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قنوت کی، یہاں تک کہ میں ان دونوں سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٩]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الرَّسْعَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَنَتَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

سیدنا علی اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، تو آپ نے صبح کی نماز میں قنوت کی۔

❶ شرح معانی الآثار للطحاوی: ١/ ٢٤٣

[١٧٠٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں کہ جو صبح کی نماز میں قنوت کرنا بھول جائے ،فرماتے ہیں کہ اس پر سہو کے دو سجدے لازم آتے ہیں۔

[١٧٠١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں، جو صبح کی نماز میں قنوت کرنا بھول جائے ،فرماتے ہیں کہ وہ سہو کے دو سجدے کرے۔

[١٧٠٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَإِذَا زُلْزِلَتْ، وَفِي الْأُخْرَى بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَحَفِظَهَا أَهْلُ الشَّامِ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد بیٹھے بیٹھے ہی دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الزلزال پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھتے تھے۔ ابوبکر رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ یہ ایسی سنت ہے جسے اکیلے اہل بصرہ ہی نے روایت کیا ہے اور اہل شام نے اس کی حفاظت کی ہے۔

[١٧٠٣]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَزْهَرِ بْنِ مُنْجَايَا السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبِّحِ بْنِ هِلْقَامٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا قَيْسٌ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْنُتُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ابراہیم بن ابی حرہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے سعید سے روایت کیا۔

[١٧٠٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو لَيْلَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِنَّ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: یقیناً صبح کی نماز میں قنوت کرنا بدعت ہے۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٣/ ٣٣

الصُّبْحِ بِدْعَةٌ. ❶

[١٧٠٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْكَافِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، فَلَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ تَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا هٰذَا الْأَمْرُ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ فَيَقُولُونَ: نَبِيٌّ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ وَأَنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيْهِ كَذَا وَكَذَا، فَجَعَلْتُ أَتَلَقَّى ذَالِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرِي فِي صَدْرِي بِغِرَاءٍ، يَقُولُ: أَحْفَظُهُ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهَا الْفَتْحَ، وَيَقُولُونَ: أَبْصِرُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا جَاءَ نَا وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ، فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَائِنَا ذَالِكَ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقَامَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا أَقْبَلَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَلَقَّيْنَاهُ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا فَإِنَّهُ يَأْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا، وَقَالَ: صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَنَظَرُوا فِي أَهْلِ حِوَائِنَا ذَالِكَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا مِمَّا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ سِتِّ سِنِينَ، فَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فِيهَا صِغَرٌ فَإِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ، فَكَسَوْنِي قَمِيصًا مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ كَفَرَحِي بِذَالِكَ

عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پانی کے ایک چشمے پر موجود تھے جو کہ لوگوں کی عام گزرگاہ تھا۔ ہمارے پاس سے جو بھی سوار گزرتے؛ ہم ان سے پوچھتے کہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ تو وہ جواب دیتے کہ ایک نبی ہے جس کا خیال ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فلاں فلاں وحی کی ہے۔ چنانچہ میں اس کلام کو خوب یاد کرنے لگ گیا، تو گویا وہ ایسے ہو گیا کہ جیسے کوئی اسے میرے سینے میں جما دیتا ہے۔ اہل عرب مسلمان ہونے کے لیے فتح مکہ کے منتظر تھے اور وہ کہتے تھے: اس نبی کو اور اس کی قوم کو دیکھتے رہو، اگر تو یہ ان پر غالب آ گیا تو یہ سچا نبی ہوگا۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے چاہا کہ پہلے وہ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ میرے والد بھی اسلام قبول کرنے کے لیے ہماری قوم کے لوگوں کی طرف سے گئے، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ کے ہاں (کچھ روز) قیام کیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے (واپس) آئے تو ہم انہیں ملے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بولے: اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس رسولِ برحق ﷺ کے ہاں سے آیا ہوں، یقیناً وہ تمہیں فلاں فلاں حکم دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: فلاں وقت میں یہ نماز پڑھو اور فلاں وقت میں وہ نماز پڑھو۔ پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص کو تمہارے لیے اذان کہنی چاہیے اور تم میں سے جسے قرآن زیادہ آتا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔ چنانچہ لوگوں نے ہماری قوم کے لوگوں میں یہ دیکھا تو انہیں مجھ سے زیادہ قرآن کو جاننے والا کوئی دکھائی نہ دیا، کیونکہ میں سواروں سے سیکھتا رہا تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے آگے کھڑا کر لیا، حالانکہ اس وقت میری عمر سات یا چھ سال تھی۔ میرے تن پر ایک ہی چادر ہوتی تھی، وہ بھی چھوٹی سی، تو جب میں سجدہ کرتا تھا تو سکڑ جاتی تھی۔ قبیلے کی ایک

❶ السنن الکبرٰی للبیہقی: ۲/ ۲۱۳

الْقَمِيصِ. ❶

عورت نے یہ منظر دیکھ کر کہا: کیا تم ہم سے اپنے قاری کا سرین نہیں چھپا سکتے؟ چنانچہ انہوں نے مجھے بحرین کی لنگی کا ایک قمیض سلا کر دیا، تو مجھے اس قمیض کی جتنی خوشی ہوئی اتنی خوشی کسی چیز سے نہیں ہوئی تھی۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَمَنْ رَعَفَ فِي صَلَاتِهِ كَيْفَ يَسْتَخْلِفُ

مریض کی نماز اور جس شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ پڑے وہ اپنی جگہ کسے کھڑا کرے؟

[١٧٠٦]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بُطْحَا، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْحَكَمِ الْجَبْرِيُّ، ثنا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ صَلَّى قَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَسْجُدَ أَوْمَأَ وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ صَلَّى مُسْتَلْقِيًا وَرِجْلَاهُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ)). ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مریض اگر استطاعت رکھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے، لیکن اگر استطاعت نہ رکھے تو بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر وہ سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھے تو اشارہ کر لے، اور اپنے سجدوں کو اپنے رکوع سے جھکا کر کرے۔ لیکن اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی استطاعت نہ رکھے تو قبلے کی طرف رُخ کر کے اپنے دائیں پہلو پر (لیٹ کر) نماز پڑھ لے، لیکن اگر وہ اپنے دائیں پہلو کے بل (لیٹ کر) نماز پڑھنے کی بھی استطاعت نہ رکھے تو سیدھا لیٹ کر نماز پڑھ لے اور اس کے پاؤں قبلہ کی جانب ہونے چاہئیں۔

[١٧٠٧]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يُصَلِّي الْمَرِيضُ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مریض اپنی گدی کے بل سیدھا لیٹ کر نماز پڑھے (اور) اس کے پاؤں قبلہ کی جانب ہوں۔

[١٧٠٨]...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الْقَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا أَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدِّبُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَطَّامِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے، پھر اس کی نکسیر پھوٹ پڑے یا قے آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور لوگوں میں سے کسی ایسے آدمی کو دیکھے کہ جس سے کسی

---

❶ صحيح البخاري: ٤٣٠٢ ـ مسند أحمد: ١٥٩٠٢، ٢٠٣٣٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٠٧ ـ المعرفة للبيهقي: ٣/ ٢٢٥ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٠٠٩

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَرَعَفَ أَوْ قَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَيَنْظُرْ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُسْبَقْ بِشَيْءٍ فَيُقَدِّمُهُ، وَيَذْهَبُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَبْنِي عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ)).

معاملے میں کوئی آگے نہ ہو، اور اسے آگے کر دے اور خود جا کر وضوء کرے، پھر (واپس) آئے اور وہیں سے نماز پڑھے، جب کہ اس نے (اس دوران) کوئی بات چیت نہ کی ہو، لیکن اگر اس نے بات کی ہو تو پھر وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

بَابُ أَحكَامِ الْعِيدَينِ

عیدین سے متعلقہ احکام کا بیان

[۱۷۰۹] ..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسنون عمل یہ ہے کہ آدمی تب تک (نمازِ عید کے لیے) نہ نکلے جب تک کہ کچھ کھا نہ لے اور صدقہ فطرنہ ادا کردے۔

[۱۷۱۰] ..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، ثنا الدَّقِيقِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عیدالفطر کے روز آدمی تب تک (نمازِ عید کے لیے) نہ نکلے جب تک کہ کچھ کھا نہ لے اور صدقہ فطرنہ ادا کردے۔

[۱۷۱۱] ..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ أَضْحَى لَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتَّى أَتَى الْجَبَّانَةَ.

حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو عیدالاضحیٰ کے دن دیکھا کہ آپ مسلسل تکبیریں کہہ رہے تھے، یہاں تک کہ آپ صحرا میں آ گئے (جہاں نمازِ عید پڑھانا تھی)۔

[۱۷۱۲] ..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ لِلْعِيدَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما عیدین کے لیے مسجد سے نکلا کرتے تھے تو تکبیر کہتے رہتے، یہاں تک کہ نماز کی جگہ پر آ جاتے، اور آپ تب تک تکبیریں کہتے رہتے جب تک کہ امام نہ آ جاتا۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۲۹٦ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٥٤

حَتّٰی یَأْتِیَ الْمُصَلّٰی وَیُکَبِّرُ حَتّٰی یَأْتِیَ الْإِمَامَ .

[۱۷۱۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا قَبِیصَةُ، ثنا سُفْیَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، قَالَ: کَانُوا فِی التَّکْبِیرِ فِی الْفِطْرِ أَشَدَّ مِنْهُمْ فِی الْأَضْحٰی .

ابوعبدالرحمان السلمی بیان کرتے ہیں کہ اسلاف رحمہم اللہ عیدالفطر میں عیدالاضحیٰ کی بہ نسبت زیادہ شدت سے تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[۱۷۱٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأُبُلِّیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ إِسْمَاعِیلَ، ثنا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَیْسٍ، ثنا مُوسَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ، ثنا الْوَلِیدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الزُّهْرِیُّ، أَخْبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُکَبِّرُ یَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِینِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ حَتّٰی یَأْتِیَ الْمُصَلّٰی . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے روز اس وقت سے تکبیریں کہنا شروع کر دیتے تھے جب آپ اپنے گھر سے نکلتے، یہاں تک کہ عیدگاہ میں آ جاتے۔

[۱۷۱۵]...... حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَأَبُو عَاصِمٍ، قَالَا: نا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ، ثنا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ، وَکَانَ لَا یَأْکُلُ یَوْمَ النَّحْرِ شَیْئًا حَتّٰی یَرْجِعَ فَیَأْکُلُ مِنْ أُضْحِیَّتِهٖ . وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: حَتّٰی یَذْبَحَ . ❷

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے روز تب تک نہیں نکلا کرتے تھے جب تک کہ (کچھ) کھا نہ لیتے اور آپ قربانی کے روز (یعنی عیدالاضحیٰ کے روز) تب تک کچھ نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کہ (نمازِ عید پڑھ کر) واپس نہ آ جاتے، پھر آپ اپنی قربانی کا گوشت کھاتے۔ عبدالصمد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (آپ ﷺ کچھ نہیں کھایا کرتے تھے) یہاں تک کہ (قربانی کا جانور) ذبح کر لیتے۔

[۱۷۱٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَکَرِیَّا، ثنا أَبُو کُرَیْبٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ کَانَ إِذَا

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے روز (گھر سے) چلتے تو بلند آواز سے تکبیریں کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ عیدگاہ میں آ جاتے، پھر تب تک

❶ المستدرك للحاکم: ۱/ ۲۹۷۔السنن الکبریٰ للبیهقی: ۳/ ۲۷۹

❷ جامع الترمذی: ٥٤٢۔سنن ابن ماجه: ١٧٥٦۔مسند أحمد: ٢٢٩٨٣۔صحیح ابن حبان: ٢٨١٢۔ المستدرك للحاکم: ۱/ ۲۹٤۔ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۳/ ۲۸۳

غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامُ. ❶

تکبیریں کہتے رہتے جب تک کہ امام نہ آ جاتا۔

[۱۷۱۷]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، ثنا مَرْجَا بْنُ رَجَاءٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے روز تب تک (نماز کے لیے) نہیں نکلا کرتے تھے جب تک کہ کھجوریں نہ کھا لیتے اور آپ طاق تعداد میں کھجوریں کھاتے تھے۔

[۱۷۱۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ تَمَرَاتٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے روز تب تک (نماز کے لیے) نہیں نکلا کرتے تھے جب تک کہ کھجوریں نہ کھا لیتے۔

[۱۷۱۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾، وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾. ❸

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نماز) میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سورت ''ق'' اور سورۃ القمر پڑھا کرتے تھے۔

[۱۷۲۰]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سِوَى تَكْبِيرَةِ الِاسْتِفْتَاحِ، يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾، وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں شروع والی تکبیر کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ سورت ''ق'' اور سورۃ القمر کی قرأت کرتے تھے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٧٩ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٧، ٢٩٨

❷ مسند أحمد: ١٢٢٦٨، ١٣٤٢٦ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨١٣، ٢٨١٤

❸ صحيح مسلم: ٨٩١ ـ مسند أحمد: ٢١٨٩٦ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٢٠

❹ سنن أبي داود: ١١٤٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٨٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٨

[۱۷۲۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ بِخَمْسٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ عیدین (کی نماز) میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[۱۷۲۲]...... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، وَيُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۱۷۲۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما عیدین میں خطبے سے پہلے نماز پڑھایا کرتے تھے۔

[۱۷۲٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، قَالَا: نا بُنْدَارٌ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے روز نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا تو آپ نے بغیر اذان واقامت کے خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کی۔

[۱۷۲۵]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، يَعْنِي:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد، یعنی عید کے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٤٣٦٢

❷ صحيح البخاري: ٩٥٧، ٩٦٣۔ صحيح مسلم: ٨٨٨۔ مسند أحمد: ٤٦٠٢، ٤٩٦٣، ٥٦٦٣۔ صحيح ابن حبان: ٢٨٢٦

❸ مسند أحمد: ١٤١٦٣، ١٤٣٢٩، ١٤٣٦٩، ١٤٤٢٠، ١٤٤٢١، ١٥٠٥٥، ١٥٠٨٥، ١٥١٠١

الْعِيدَ.

[١٧٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ، وَقُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ. لَفْظُ أَبِي الطَّاهِرِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں (پہلی رکعت میں) سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہیں، سوائے رکوع کی دو تکبیروں کے۔ یہ الفاظ ابوالطاہر کے ہیں۔

[١٧٢٧]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَذِّنُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ❷

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں تکبیریں کہا کرتے تھے تو پہلی رکعت میں سات اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے، اور آپ ﷺ خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

[١٧٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جَوَّانَ، ح وَثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، قَالَا: نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں عیدوں (یعنی) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں بارہ تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں، سوائے تکبیر تحریمہ کے۔

❶ صحيح مسلم: ٨٨٥ ـ سنن أبي داود: ١١٤١ ـ مسند أحمد: ١٤١٦٣

❷ سنن ابن ماجه: ١٢٧٧ ـ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٢١٧

❸ مسند أحمد: ٦٦٨٨

[١٧٢٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ بِإِسْنَادِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((التَّكْبِيرُ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ، وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا)). ❶

عبداللہ بن عبدالرحمان الطائفی اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں، اور قرأت ان دونوں کے بعد ہوتی ہے۔

[١٧٣٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدِ يَوْمَ الْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر کے دن عید (کی نماز) کی پہلی رکعت میں سات اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں، سوائے تکبیر تحریمہ کے۔

[١٧٣١]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكَرَابِيسِيُّ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا. زَادَ الْبُخَارِيُّ: قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. ❷

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[١٧٣٢]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، ثنا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْأَخِيرَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیدین میں تکبیر (کا مسئلہ یوں ہے کہ) پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔

[١٧٣٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ فرض نمازوں میں سورت الفاتحہ (کے

❶ سنن أبي داود: ١١٥٢۔سنن ابن ماجه: ١٢٧٨۔

❷ جامع الترمذي: ٥٣٦۔سنن ابن ماجه: ١٢٧٩

❸ الموطأ: ٥٩٠۔نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٢١٨

الْوَاحِدِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ فِي فَاتِحَةِ الْقُرْآنِ، وَيَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْوِتْرِ، وَيُكَبِّرُ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَوْمَ دَفْعَةِ النَّاسِ الْعُظْمٰى. ❶

شروع) میں ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھتے تھے، فجر اور وتر کی نماز میں قنوت کرتے تھے اور عرفہ کی صبح نمازِ فجر سے پہلے سے لے کر ایامِ تشریق کے آخری دن، کہ جب لوگ بڑی تعداد میں واپس لوٹتے ہیں، کی نمازِ عصر تک تمام فرض نمازوں کے بعد تکبیر کہتے تھے۔

[١٧٣٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾، وَكَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

سیدنا علی اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرض نمازوں میں اونچی آواز سے ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھا کرتے تھے، فجر میں قنوت کیا کرتے تھے اور عرفہ کے روز صبح کی نماز سے تکبیریں کہنے لگتے اور ایامِ تشریق کے آخر میں نمازِ عصر کے وقت تکبیریں کہنا ختم کرتے تھے۔

[١٧٣٥]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ حِينَ يُسَلِّمُ مِنَ الْمَكْتُوبَاتِ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روز نماز فجر سے تکبیریں کہنے لگتے اور ایامِ تشریق کے آخری روز کی نمازِ عصر تک کہتے رہتے، جس وقت آپ فرض نمازوں سے سلام پھیرتے تھے (تب تکبیریں کہا کرتے تھے)۔

[١٧٣٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عرفہ کے روز تکبیریں کہنا شروع کیں اور ایامِ تشریق کے آخر میں ختم کیں۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٩

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣١٥

جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَقَطَعَ فِي آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

[١٧٣٧]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ، ثنا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقْبِلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ: ((عَلَى مَكَانِكُمْ))، وَيَقُولُ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ))، فَيُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عرفہ کے دن صبح کی نماز پڑھائی تو اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے: اپنی اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہو۔ اور آپ ﷺ (یوں تکبیریں) کہنے لگے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ آپ ﷺ عرفہ کی صبح سے تکبیریں کہنے لگے اور ایامِ تشریق کے آخری دن کی نمازِ عصر تک تکبیریں کہتے رہے۔

[١٧٣٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ - يَعْنِي لِلْخُطْبَةِ - فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا يُرْوَى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [1]

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید (کی نماز) میں شرکت کی، جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ہم خطبہ دینے لگے ہیں، لہٰذا جو شخص خطبہ (سننے) کے لیے بیٹھنا پسند کرے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔
ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عطاء کے حوالے سے نبی ﷺ سے مرسل بھی روایت کی گئی ہے۔

[١٧٣٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ، آخِرُهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایامِ تشریق میں قربانی کے دن نمازِ ظہر کے بعد تکبیر کہنا شروع کیا جائے اور ایامِ تشریق کے آخری روز صبح کی نماز میں ختم کی جائے۔

[1] سنن أبي داود: ١١٥٥

[١٧٤٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: وَثنا مُوسَى، ثنا مُوسَى بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ.

دو مختلف سندوں سے گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[١٧٤١]...... قَالَ: وَثنا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[١٧٤٢]...... قَالَ: وَثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُكَبِّرُونَ فِي الصُّبْحِ وَلَا يُكَبِّرُونَ فِي الظُّهْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم قربانی کے دِن ظہر کی نماز سے تکبیریں کہنا شروع کرتے تھے اور ایامِ تشریق کے آخری دِن ظہر کی نماز تک کہا کرتے تھے (یعنی آخری روز) صبح کی نماز میں تکبیریں کہتے تھے لیکن ظہر کی نماز میں نہیں کہتے تھے۔

[١٧٤٣]...... قَالَ: وَثنا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ اللَّهَبِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سِنَانَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فُلَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَبَّرَ بِنَا عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَكَبَّرَ فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يُكَبِّرْ فِي الظُّهْرِ.

عبداللہ بن فلاں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا ہوا تھا تو انہوں نے ہم سے قربانی کے روز ظہر کی نماز سے لے کر ایامِ تشریق کے آخری روز کی نمازِ ظہر پڑھ لینے تک تکبیریں کہلوائیں، انہوں نے صبح کی نماز میں تکبیریں کہیں لیکن ظہر میں نہیں کہیں۔

[١٧٤٤]...... وَقَالَ: وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ يَوْمَ الصَّدْرِ بِالْمُحَصَّبِ وَلَا يُكَبِّرَانِ.

عبداللہ بن واقد سے مروی ہے کہ سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما واپسی کے روز وادئ محصب میں ظہر کی نماز پڑھا کرتے تھے لیکن تکبیریں نہیں کہا کرتے تھے۔

[١٧٤٥]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، سَمِعَهُ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَوَاتِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ

سعید بن ابی ہند بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایامِ تشریق کی نمازوں میں تین مرتبہ تکبیر (یعنی) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے سنا۔

أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا .

[١٧٤٦]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ

کعبے کے اندر نبی ﷺ کی نماز اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[١٧٤٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ، فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلَّى؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا: هَلْ صَلَّى؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ اسْتَقْبَلَ الْجَزْعَةَ وَجَعَلَ السَّارِيَةَ الثَّانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، پھر باہر نکلے، اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے، میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر اگلے روز بھی آپ ﷺ (بیت اللہ کے اندر) داخل ہوئے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ نے نماز پڑھی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے درخت کے تنے کی طرف رُخ کیا اور دوسرے ستون کو اپنی دائیں جانب کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔

[١٧٤٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، قَالَ: فَسَأَلْنَا بِلَالًا فَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبے میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے، تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔

[١٧٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَصَلَّى

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ (باہر) نکلے تو آپ نے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر فرمایا: یہ قبلہ ہے۔ پھر ایک مرتبہ اور آپ ﷺ داخل ہوئے تو اس میں کھڑے ہو کر دعا

❶ مسند أحمد: ٤٤٦٤، ٤٨٩١، ٥١٧٦، ٥٩٢٧، ٦٢٣١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٠٢، ٣٢٠٣، ٣٢٠٤

❷ سلف قبله من طريق يحيى بن جعدة

بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ))، ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَامَ فِيهِ يَدْعُو ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ. ❶

کرنے لگے، پھر باہر نکل آئے اور نماز نہیں پڑھی۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَكُفْرِ مَنْ تَرَكَهَا وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ فَاعِلِهَا

نماز چھوڑنے کی سخت ممانعت، اس کے تارک پر کفر کا حکم اور نمازی شخص کے قتل کی ممانعت

[۱۷۵۰]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ طُعِنَ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ: ((إِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِأَحَدٍ أَضَاعَ الصَّلَاةَ))، فَصَلَّى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا. ❷

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، جس وقت وہ زخمی تھے، تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ایسے کسی شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں رہتا جو نماز کو ضائع کردے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

[۱۷۵۱]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)). ❸

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، لہٰذا جس نے اسے چھوڑا اس نے یقیناً کفر کیا۔

[۱۷۵۲]..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْإِسْكَافُ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَتَكِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۸۰۸۔ مسند أحمد: ۲۱۲۶، ۲۸۳۳

❷ الموطأ: ۱۰۱

❸ جامع الترمذي: ۲۶۲۱۔ سنن النسائي: ۱/ ۲۳۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۷۹۔ مسند أحمد: ۲۲۹۳۷۔ صحيح ابن حبان: ۱۴۵۴۔ المستدرك للحاكم: ۱/ ۷

[١٧٥٣]...... وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔

[١٧٥٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، أنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْكُفْرِ أَوِ الشِّرْكِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر (یا فرمایا کہ) شرک اور ایمان کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔

[١٧٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الصُّورِيُّ، ثنا مُؤَمَّلٌ، ثنا سُفْيَانُ بِهٰذَا، وَقَالَ: ((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ)).

ایک اور سند کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے کہ (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کو چھوڑنا ہے۔

[١٧٥٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، أنا هُودُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاسْمِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ كَذَالِكَ إِذَا طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا: هُوَ هٰذَا، فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَ عَنْ رَجُلٍ عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ))، فَأَقْبَلَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَشَدْتُكَ اللّٰهَ هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي؟))، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَقْتُلُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت خیرہ کرتی تھی۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا نام لے کر ذکر کیا تو آپ نے اسے نہ پہچانا، پھر ہم نے اس کی شکل وصورت بیان کی تو آپ پھر بھی نہ پہچان پائے۔ اسی دوران وہ شخص آ گیا جس کا ہم تذکرہ کر رہے تھے، تو ہم نے کہا: یہی ہے وہ شخص۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تم ایسے آدمی کے بارے میں خبر دے رہے تھے جس کے چہرے پر شیطانی سیاہ دھبہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ آدمی آیا اور آ کر ان کے پاس کھڑا ہو گیا، لیکن سلام نہیں کہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جب تم جب اس مجلس کے پاس آ کر ٹھہرے ہو تو کیا تم نے ایسا کہا کہ ان لوگوں میں مجھ سے افضل اور مجھ سے بہتر کوئی نہیں ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں کہا۔ پھر وہ نماز پڑھنے لگ گیا، تو رسول

❶ صحيح مسلم: ٨٢۔سنن أبي داود: ٤٦٧٨۔سنن النسائي: ١/ ٢٣٢۔جامع الترمذي: ٢٦١٨۔سنن ابن ماجه: ١٠٧٨۔مسند أحمد: ١٥١٨٣۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣١٧٥، ٣١٧٦، ٣١٧٧، ٣١٧٨۔المعجم الأوسط للطبراني: ٣٣٧٢

الرَّجُلَ؟))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. ❶

اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو کون قتل کرے گا؟ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے، تو انہوں نے کہا: سبحان اللہ! میں ایسے آدمی کو قتل کر دوں جو نماز پڑھ رہا ہے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نکل آئے۔

[۱۷۵۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع فرمایا۔

[۱۷۵۸]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ مَخْضُوبِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُحِّيَ عَنِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: النَّقِيعُ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: ((لَا إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ)). وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس کے ہاتھوں اور پاؤں پر خضاب لگا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! یہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ کے حکم پر اس شخص کو مدینہ سے شہر بدر کر کے نقیع نامی جگہ پر منتقل کر دیا گیا۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! یقیناً مجھے نماز پڑھنے والوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔
حمید بن ربیع نے یوں بیان کیا ہے کہ ایک ہیجڑے کو لایا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں پر خضاب لگایا ہوا تھا۔

بَابُ صِفَةِ مَنْ تَجُوزُ الصَّلَاةُ مَعَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِ

جس امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور جس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے

[۱۷۵۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ مسند أبي يعلى الموصلي: ۹۰، ۴۱۴۳
❷ سنن أبي داود: ۴۹۲۸

عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الصَّالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَلِيكُمْ بَعْدِي وُلَاةٌ، فَيَلِيكُمُ الْبَرُّ بِبِرِّهِ وَالْفَاجِرُ بِفُجُورِهِ، فَاسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا فِيمَا وَافَقَ الْحَقَّ، وَصَلُّوا وَرَاءَهُمْ فَإِنْ أَحْسَنُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَائُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ)).

میرے بعد تم پر حکمران مقرر ہوں گے، لہٰذا جو نیک حکمران ہوگا وہ تمہارے ساتھ اپنا نیک رویہ اپنائے گا اور جو فاجر ہوگا وہ تمہارے ساتھ اپنے برے رویے سے پیش آئے گا، سو تم ان کی بات سنو اور جو بات حق کے موافق ہو وہ مان لو اور ان کے پیچھے نماز پڑھو۔ سو اگر انہوں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا تو تمہیں بھی اجر ملے گا اور انہیں بھی، لیکن اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تمہیں تو اجر مل جائے گا لیکن انہیں گناہ ہی ملے گا۔

[۱۷۶۰]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مَيْمُونٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ مُكْرَمِ بْنِ حَكِيمٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ سَيْفِ بْنِ مُنِيرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: أَرْبَعُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أُحَدِّثْكُمْ بِهِنَّ فَالْيَوْمَ أُحَدِّثُكُمْ بِهِنَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُكَفِّرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ قِبْلَتِي بِذَنْبٍ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ، وَصَلُّوا خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ، وَجَاهِدُوا)) أَوْ قَالَ: ((قَاتِلُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ))، وَالرَّابِعَةُ: ((لَا تَقُولُوا فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا فِي عُمَرَ وَلَا فِي عُثْمَانَ وَلَا فِي عَلِيٍّ إِلَّا خَيْرًا))، قُولُوا: ﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ﴾ (البقرة:۱۳٤) . وَلَا يُثْبَتُ إِسْنَادُهُ، مَنْ بَيْنَ عَبَّادٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ضُعَفَاءُ.

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چار خصلتیں ایسی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، میں نے وہ تم سے بیان نہیں کی تھیں لیکن آج وہ تمہیں بتلاتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میرے اہل قبلہ (یعنی مسلمانوں) میں سے کسی کے ایک گناہ کی وجہ سے اس کو کافر مت کہو، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کریں۔ ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو اور جہاد کرلیا کرو۔ یا فرمایا کہ ہر امیر کی قیادت میں قتال کرلیا کرو۔ اور چوتھی یہ ہے کہ تم ابوبکر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے بارے میں صرف اچھی بات ہی کہا کرو۔ کہو: ﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ﴾ ''یہ جماعت تو گزر چکی ہے، جو انہوں نے کیا وہ انہی کے لیے ہے اور جو تم نے کیا وہ تمہارے لیے ہے۔''

اس کی اسناد ثابت نہیں ہے۔ عباد اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان جتنے راوی ہیں سب ضعیف ہیں۔

[۱۷٦۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ بِحَلَبَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَصَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھا ہو اس کا جنازہ پڑھ لیا کرو اور جس نے لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھا ہو اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لیا کرو۔

❶ سنن أبي داود: ٥٩٤، ٢٥٣٣ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٩ ـ الكامل لابن عدي: ٣/ ٩١٣

[١٧٦٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا: نَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَصَلُّوا وَرَاءَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی کلمہ پڑھا ہو اس کا جنازہ پڑھ لیا کرو اور جس نے بھی کلمہ پڑھا ہو اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لیا کرو۔

[١٧٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَآخَرُونَ، قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا سَالِمُ بْنُ الْأَفْطَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً. ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٧٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الْأَشْعَثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ كَانَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ، وَالْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ، وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر ہر مسلمان کے ساتھ (یعنی اس کی امامت میں) نماز پڑھنا واجب ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر ہو، اگر چہ اس نے کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کیا ہو۔ اور تم پر ہر امیر کی معیت میں جہاد کرنا واجب ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر ہو، اگر چہ اس نے کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کیا ہو۔ اور ہر مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھنا واجب ہے، خواہ وہ نیک فوت ہوا ہو یا فاجر، اگر چہ اس نے کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کیا ہو۔

[١٧٦٥]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْقِنَّسْرِينِيُّ، ثنا فُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُلْوَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ أَصْلِ الدِّينِ الصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَلَكَ أَجْرُكَ، وَالصَّلَاةُ عَلَى كُلِّ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ)). وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ يَثْبُتُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصولِ دین میں سے یہ امور ہیں کہ ہر نیک و بد شخص کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے، ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا جائے؛ اس کا اجر تمہیں مل جائے گا، اور اہل قبلہ میں سے جو بھی شخص فوت ہو جائے اس کا جنازہ پڑھ لیا جائے۔
اس روایت میں کوئی بھی چیز پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

[١٧٦٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم

❶ الحلية لأبي نعيم: ١٠/ ٣٢٠

❷ سيأتي برقم: ١٧٦٨

الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ الدِّبَاغُ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَان، ثنا عُتْبَةُ بْنُ الْيَقْظَان، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكَفِّرُوا أَهْلَ قِبْلَتِكُمْ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ، وَصَلُّوا مَعَ كُلِّ إِمَامٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ)). أَبُو سَعِيدٍ مَجْهُولٌ. ❶

اپنے قبلہ (کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے) والوں کی تکفیر مت کرو (یعنی انہیں کافر مت کہو) اگرچہ انہوں نے کبیرہ گناہ ہی کیے ہوں، ہر امام کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو، ہر امیر کے ساتھ جہاد کر لیا کرو اور ہر میت کی نمازِ جنازہ پڑھا کرو۔

[١٧٦٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سَابِقٍ أَبُو سُلَيْمَانَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَان، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ)).

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے، اور (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اہل قبلہ میں سے ہر میت کی نمازِ جنازہ پڑھ لیا کرو۔

[١٧٦٨]..... وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ)). مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُونَهُ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو، ہر نیک و بد کا جنازہ پڑھ لیا کرو اور ہر نیک و بد کی معیت میں جہاد کر لیا کرو۔
مکحول نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا اور ان کے علاوہ باقی رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٧٦٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ،

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین کام سنت کا حصہ ہیں: (۱) ہر امام کے پیچھے صف بنانا (یعنی نماز پڑھنا) تمہیں تمہاری نماز (کا ثواب مل جائے گا) اور (اگر وہ فاجر ہے تو) اس کا گناہ اسی پر ہوگا (۲) ہر امیر کی قیادت میں جہاد کرنا، تمہیں تمہارے جہاد کا ثواب مل جائے گا اور اس کا شر

❶ سنن ابن ماجہ: ١٥٢٥

❷ سنن أبي داود: ٢٥٣٣ـ المعرفة للبيهقي: ٤/ ٢١٤ـ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٢٦

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَّةِ: الصَّفُّ خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ لَكَ صَلَاتُكَ وَعَلَيْهِ إِثْمُهُ، وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ لَكَ جِهَادُكَ وَعَلَيْهِ شَرُّهُ، وَالصَّلَاةُ عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَإِنْ كَانَ قَاتِلَ نَفْسِهِ)). عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوكٌ.

اسی پر ہوگا (۳) اہل توحید میں سے ہر میت کی نمازِ جنازہ ادا کرنا، خواہ اس نے خودکشی ہی کی ہو۔
عمر بن صبح راوی متروک ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَأَقْسَامِهَا

نمازِ خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام

[۱۷۷۰]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ثنا بَقِيَّةُ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ الْغَنَوِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْحَمِيدِ السَّرِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازِ خوف میں سہو نہیں ہوتا۔
اس روایت کو اکیلے عبدالحمید السری نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[۱۷۷۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ أُنَاسٌ مِنْهُمْ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ يُكَبِّرُونَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے ''اللہ اکبر'' کہا تو لوگوں نے بھی ''اللہ اکبر'' کہا، پھر آپ نے رکوع کیا تو لوگوں میں سے کچھ نے آپ کے ساتھ رکوع کر دیا، پھر آپ نے سجدہ کیا تو وہ بھی سجدے میں چلے گئے، پھر آپ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے چلے گئے اور اپنے بھائیوں کا پہرہ دینے لگے، اور دوسری جماعت (آگے) آ گئی اور انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا، اور تمام لوگ نماز میں تکبیریں کہہ رہے تھے، لیکن (ساتھ ساتھ) وہ ایک دوسرے کا پہرہ بھی دے رہے تھے۔

[۱۷۷۲]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا مُحَمَّدُ

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۱۰/ ۷۲۔ الکامل لابن عدی: ۵/ ۱۹۶۰

❷ مسند أحمد: ۲۰۶۳، ۳۳۶۴

بْـنُ وَهْـبِ الـدِّمَشْقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

[۱۷۷۳]...... حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ صَـاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَـوْفٍ، ثـنـا حَيْـوَةُ بْـنُ شُـرَيْـحٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❶

ایک اور سند سے وہی حدیث مروی ہے۔

[۱۷۷٤]...... حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ صَـاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ، وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، ح وَحَـدَّثَـنَـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِيُّ، قَالُوا: ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، ثنا وُهَيْبُ بْـنُ خَالِدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَـنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِصَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقُـمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، وَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا جَـمِيعًـا الـصَّـفَّانِ كِلَاهُمَا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ خَرَّ سَـاجِدًا وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَـامًـا يَحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ وَقَـامَ خَـرَّ الـصَّفُّ الْـمُـؤَخَّـرُ سُـجُودًا فَسَجَدُوا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا فَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِي يَلِيهِ وَتَـقَـدَّمَ الـصَّفُّ الْـمُؤَخَّرُ فَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا، وَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالـصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَـرُونَ قِيَـامًـا يَـحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ، فَلَمَّا قَعَدَ رَسُـولُ اللّٰـهِ ﷺ خَـرَّ الـصَّفُّ الْـمُـؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ خوف پڑھنے کا حکم فرمایا، تو رسول اللہ ﷺ (آگے) کھڑے ہو گئے اور ہم آپ کے پیچھے دو صفوں میں کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع کیا تو ہم دونوں صف والوں نے بھی رکوع کر دیا، پھر آپ نے (رکوع سے) سر اُٹھایا، پھر سجدے میں چلے گئے تو جو صف آپ کے ساتھ تھی وہ سجدے میں چلے گئے جبکہ دوسرے کھڑے ہی رہے اور اپنے بھائیوں کا پہرہ دیتے رہے۔ جب آپ ﷺ سجدوں سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی، چنانچہ انہوں نے دو سجدے کیے، پھر وہ کھڑے ہوئے تو جو صف آپ ﷺ کے ساتھ تھی وہ پیچھے چلی گئی اور پیچھے والی صف آ گئی، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے اور جو صف آپ کے ساتھ تھی انہوں نے سجدہ کیا، جبکہ دوسرے کھڑے ہی رہے اور اپنے بھائیوں کا پہرہ دیتے رہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ (تشہد میں) بیٹھ گئے تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی اور سب نے سجدہ کیا، پھر نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

[۱۷۷٥]...... حَـدَّثَـنَـا الْـحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نـا عَبْدُ الـرَّزَّاقِ، أنـا مَـعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَـالِـمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْـخَـوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو جماعتوں میں سے ایک کو نمازِ خوف کی ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی، پھر وہ (جماعت جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی) واپس گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے جو دشمن کے

❶ سلف برقم: ۱۷۷۱

الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً . تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ ، وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ . ❶

مقابل تھے، اور وہ لوگ (نماز پڑھنے کے لیے) آ گئے، چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ پھر ان لوگوں نے ایک رکعت پڑھی اور ان لوگوں نے (بھی باقی رہ جانے والی) ایک رکعت پڑھی۔

عبداللہ بن ابی بکر، ابن جریج اور نعمان بن راشد وغیرہ نے اس کی موافقت کی، انہوں نے امام زہریؒ سے روایت کیا، انہوں نے سالم سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

[۱۷۷٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، ثنا قَبِيصَةُ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز نماز خوف پڑھائی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوگئی جبکہ دوسری جماعت آپ کے اور دشمن کے درمیان میں کھڑی ہوگئی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر یہ لوگ ان کی جگہ پر چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آ گئے، پھر آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا، پھر دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت پوری کی۔

[۱۷۷۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، ثنا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ ، فَقَالُوا: قَدْ كَانُوا عَلٰى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ ، ثُمَّ قَالُوا: تَأْتِي عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ، قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ (النساء :

ابوعیاش الزرقی بیان کرتے ہیں کہ ہم عسفان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، مشرکین کا منہ ہماری جانب ہی تھا اور ان کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) وہ ہمارے اور قبلے کے درمیان میں تھے۔ جب نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو انہوں نے کہا: یہ ایسی حالت میں تھے کہ اگر ہم دھوکے سے ان پر حملہ کر دیتے۔ پھر انہوں نے کہا: ابھی ان پر ایسی نماز آئے گی جو ان کے نزدیک ان کے بیٹوں اور ان کی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہے (یعنی عصر کی نماز)۔ تو جبرائیل علیہ السلام ظہر اور عصر کے درمیان یہ آیت لے کر نازل ہو گئے: ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ "اور جب آپ ان (دشمنوں) میں ہوں اور

❶ صحيح البخاري: ٤١٣٣ ـ صحيح مسلم: ٨٣٩ (٣٠٥) ـ مسند أحمد: ٦٣٥١ ، ٦٣٧٧ ، ٦٣٧٨ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٧٩

❷ مسند أحمد: ٦١٥٩ ، ٦٤٣١ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٨٧

۱۰۲)، قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذُوا السِّلَاحَ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا، قَالَ: ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا سَجَدُوا وَقَامُوا جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا فِي مَكَانِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا جَلَسَ الْآخَرُونَ سَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِعُسْفَانَ وَمَرَّةً فِي أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ. ❶

ان (مسلمانوں) کو نماز قائم کرائیں۔" (یعنی اللہ تعالیٰ نے نمازِ خوف کا حکم نازل کر دیا) پھر جب نماز کا وقت ہوا تو نبی ﷺ نے ان (صحابہ) کو حکم فرمایا تو انہوں نے اپنے ہتھیار پکڑ لیے، پھر ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنا لیں۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو ہم سب نے اکٹھے رکوع کر دیا اور جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو ہم سب بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر نبی ﷺ نے اس صف کو سجدہ کرایا جو آپ کے ساتھ تھی (یعنی آگے تھی) اور دوسرے لوگ کھڑے پہرہ دیتے رہے۔ پھر جب انہوں نے سجدہ کر لیا اور کھڑے ہو گئے تو دوسرے لوگ (جنہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا) وہ بیٹھ گئے اور ان کی جگہ میں سجدہ کیا۔ پھر یہ لوگ ان کی جگہ آگے آ گئے اور وہ ان کی جگہ پیچھے چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا اور جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو سب اکٹھے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر نبی ﷺ نے اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا جبکہ دوسرے کھڑے پہرہ دیتے رہے۔ پھر جب دوسرے بیٹھ گئے تو انہوں نے سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ یہ نماز پڑھائی، ایک مرتبہ عسفان میں اور ایک مرتبہ بنو سلیم کی زمین میں۔

[۱۷۷۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. صَحِيحٌ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۱۷۷۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نخل مقام پر بنو محارب کا محاصرہ کیے ہوئے تھے، پھر لوگوں میں آواز لگائی

❶ سنن أبي داود: ١٢٣٦۔ سنن النسائي: ٣/ ١٧٦۔ صحيح ابن حبان: ٢٨٧٥، ٢٨٧٦۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٣٧۔ مسند أحمد: ١٦٥٨٠، ١٦٥٨١

عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثنا عَنْبَسَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ مُحَاصِرًا بَنِي مُحَارِبٍ بِنَخْلٍ ثُمَّ نُودِيَ فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَجَعَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةٌ مُقْبِلَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ يَتَحَدَّثُونَ وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ إِخْوَانِهِمْ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❶

گئی کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے، سب اکٹھے ہو جاؤ)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو دو جماعتوں میں کر دیا، ایک جماعت دشمن کے مقابل کھڑے (باہم) باتیں کر رہے تھے اور ایک جماعت کو آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔ چنانچہ وہ واپس چلے گئے اور اپنے بھائیوں کی جگہ پر جا کھڑے ہوئے، اور دوسری جماعت (نماز پڑھنے کے لیے) آ گئی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعت نماز پڑھائی، تو نبی ﷺ کی چار رکعتیں ہو گئیں جبکہ ہر جماعت کی دو دو رکعتیں ہو گئیں۔

[۱۷۸۰]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، قَالَا: نا بُنْدَارٌ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا مَالِكٌ، ح وثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا: نا الشَّافِعِيُّ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ، أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً تُجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا تُجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: حَتَّى أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ، قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: بِهَذَا كَانَ يَأْخُذُ مَالِكٌ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ:

صالح بن خوات ان صاحب سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع کے روز نبی ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی (انہوں نے بیان کیا کہ) ایک جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے رہی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والی صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور لوگوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور جا کر دشمن کے سامنے صف بنا لی، اور دوسری جماعت (نماز پڑھنے کے لیے) آ گئی، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی نماز کی بقیہ ایک رکعت ان کو پڑھائی، پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی، پھر آپ ﷺ نے ان کو سلام پھیرا۔

ابن موہب نے یوں بیان کیا: یہاں تک کہ انہوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی، پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ ابن مہدیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ اسی کو لیا کرتے تھے۔ ابن وہبؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ نے مجھ سے فرمایا: میرے نزدیک یہ روایت زیادہ پسندیدہ ہے، پھر انہوں نے رجوع کر لیا اور فرمایا: سلام کے بعد ان کا نماز مکمل کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ صحیح ہے۔

❶ سياتي برقم: ۱۷۸۲

قَالَ لِي مَالِكٌ: أَحَبُّ إِلَيَّ هٰذَا ثُمَّ رَجَعَ، قَالَ: يَكُونُ قَضَاؤُهُمْ بَعْدَ السَّلَامِ أَحَبَّ إِلَيَّ. صَحِيحٌ. ❶

[١٧٨١]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِبَعْضِ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَتَأَخَّرُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِينَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ. ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نمازِ خوف پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ صحابہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے لوگ (آگے) آ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔ یوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہو گئیں اور مسلمانوں کی دو دو رکعات ہو گئیں۔

[١٧٨٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْآخَرِينَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف میں انہیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔

[١٧٨٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّجَّادُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مغرب کی نماز تین رکعات پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور دوسرے لوگ آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی تین رکعات نماز پڑھائی۔ یوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ رکعات ہو گئیں اور لوگوں کی تین تین رکعات ہوئیں۔

[١٧٨٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں

---

❶ صحيح البخاري: ٤١٢٩ـ صحيح مسلم: ٨٤٢ـ سنن أبي داود: ١٢٣٨ـ جامع الترمذي: ٥٦٧ـ سنن النسائي: ٣/ ١٧١ـ مسند أحمد: ١٥٧١٠، ٢٨٨٥، ٢٨٨٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٥٣

❷ سنن أبي داود: ١٢٤٨ـ سنن النسائي: ٣/ ١٧٨ـ مسند أحمد: ٢٠٤٠٨ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٨٠ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧٧

❸ سلف برقم: ١٧٧٩

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا خُصَيْفٌ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفَّيْنِ، صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ فَرَجَعَ أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِ هٰؤُلَاءِ فَصَلُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا. ❶

نمازِ خوف پڑھائی، تو لوگ دو صفوں میں کھڑے ہو گئے، ایک صف نبی ﷺ کے پیچھے تھی اور ایک صف دشمن کی طرف رُخ کیے ہوئے تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر دوسرے لوگ آ گئے اور یہ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور دشمن کی طرف منہ کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی نماز پڑھی، پھر سلام پھیر دیا، پھر یہ گئے اور ان (دوسرے) لوگوں کی جگہ دشمن کی طرف رُخ کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ واپس ان لوگوں کی جگہ آ گئے اور اپنی باقی ایک رکعت نماز پڑھی، پھر انہوں نے سلام پھیر دیا۔

[۱۷۸۵]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ؟ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا تُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ مَالِكٌ، وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَوْلَهَا، لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ. ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کیا عورت ایک قمیض اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے، جبکہ اس نے تہبند نہ باندھا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) جب قمیض پوری طرح ڈھانپنے والی ہو کہ اس کے پاؤں کی پُشت کو بھی ڈھک لے۔

ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کو مالک، بکر بن مضر، ابن ابی ذئب، حفص بن غیاث، اسماعیل بن جعفر اور محمد بن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا، انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے، ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَهَيْئَتِهِمَا

نمازِ خسوف وکسوف کا طریقہ اور اس کی صورت

[۱۷۸۶]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا

❶ سنن أبي داود: ۱۲۴٤ ـ مسند أحمد: ۳۵٦۱، ۳۷۷۲

❷ سنن أبي داود: ٦٤٠ ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۵۰

نَمِرٍ الْيَحْصَبِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى: ((إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ النِّدَاءُ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ قَالَ الشَّيْخُ: تَابَعَهُ الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

کہ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ (یعنی نماز کے لیے جمع ہو جاؤ)۔ ابن ابی داؤد نے ہم سے کہا: اس سنت کو اکیلے اہل مدینہ نے ہی روایت کیا ہے اور امام زہریؒ سے صرف عبدالرحمان بن نمر نے ہی یہ بات روایت کی ہے کہ نمازِ کسوف کی بھی اذان ہوتی ہے۔ الشیخ فرماتے ہیں کہ امام اوزاعیؒ نے امام زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[۱۷۸۷]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[۱۷۸۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسَ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ وَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَالِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ. [1]

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہی، اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنا لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لمبی قرأت کی، پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اُٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر کھڑے ہو گئے اور لمبی قرأت کی، لیکن یہ پہلی قرأت سے چھوٹی تھی۔ پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، اور (پھر) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی کے مثل کیا۔ آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے اور آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج صاف ہو چکا تھا۔

[1] صحیح البخاری: ۱۲۱۲۔ صحیح مسلم: ۹۰۱۔ سنن أبي داود: ۱۱۸۰، ۱۱۸۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۶۳۔ جامع الترمذی: ۵۶۱۔ سنن النسائی: ۳/ ۱۲۷۔ مسند أحمد: ۲۴۰۴۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶

[۱۷۸۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا عَنْبَسَةُ، ثنا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَكَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ، يُحَدِّثُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی۔ آگے عروہ کی حدیث کے ہی مثل ہے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور وہ نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

[۱۷۹۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً يَجْهَرُ بِهَا، يَعْنِي: فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ. قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْجَهْرُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اونچی آواز میں لمبی قرأت کی، یعنی نمازِ کسوف میں۔
ابن ابی داؤد کہتے ہیں کہ اس سنت کو، یعنی اونچی آواز والی بات کو اکیلے اہل مدینہ نے ہی روایت کیا ہے۔

[۱۷۹۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النِّيلِيُّ، ثنا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الزَّاهِدُ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج اور چاند گرہن کی نماز پڑھائی اور چار رکعات میں آٹھ رکوع کیے (اور) آپ ﷺ ہر رکعت میں قرأت کرتے تھے۔

[۱۷۹۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ خَالُ النُّفَيْلِيِّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِـ ﴿الْعَنْكَبُوتِ﴾، أَوِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج اور چاند گرہن کی نماز چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے اور آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ العنکبوت یا سورۃ الروم اور دوسری رکعت میں سورۃ یاسین پڑھتے تھے۔

❶ صحيح البخاري: ١٠٥٢ ـ صحيح مسلم: ٩٠٧

❷ صحيح البخاري: ١٠٦٥ ـ صحيح مسلم: ٩٠١

﴿الرُّومِ﴾، وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ﴿يَاسِينَ﴾. ❶

[١٧٩٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا بَكَّارُ بْنُ يُونُسَ أَبُو يُونُسَ الرَّامِيُّ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ)) الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: ((وَلَكِنَّ اللَّهَ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا كَسَفَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا)). ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں سورج گرہن لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند (اللہ تعالیٰ کی) دو نشانیاں ہیں۔ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ذکر کیا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر تجلی ڈالتا ہے تو وہ اس کے سامنے جھک جاتی ہے، لہٰذا جب ان دونوں میں سے (یعنی سورج یا چاند میں سے) کسی کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھو اور دعا کرو۔

[١٧٩٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْبُنَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ)). تَابَعَهُ نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر اپنی تجلی ڈالتا ہے تو وہ اس کے لیے خشوع اختیار کر لیتی ہے۔
نوح بن قیس نے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی۔

[١٧٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ، وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ.

محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں (اور) جب سے آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے تب سے یہ دونوں نشانیاں ظہور پذیر نہیں ہوئیں: (پہلی نشانی یہ ہے کہ) ماہِ رمضان کی پہلی رات میں چاند کو گرہن لگے گا، اور (دوسری یہ ہے کہ) نصف رمضان میں سورج کو گرہن لگے گا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے تب سے یہ دونوں نشانیاں نمودار نہیں ہوئیں۔

[١٧٩٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن زدہ ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے، لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ

❶ مسند أحمد ١٩٧٥ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٢٩ ـ سنن أبي داود: ١١٨٣

❷ صحيح البخاري: ١٠٤٠ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٢٤ ـ مسند أحمد: ٢٠٣٩٠ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٣٣، ٢٨٣٤، ٢٨٣٥

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا)). ❶

کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، سو جب تم انہیں (گرہن زدہ) دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

❋❋❋❋

❶ مسند أحمد: ٦٤٨٣، ٦٧٦٣۔ صحیح ابن حبان: ٢٨٢٨

بَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

[١٧٩٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلَى أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَقَدِ اسْتُجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ شَأْنِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک نبی لوگوں کو لے کر بارش کی دعاء کرنے کے لیے نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے ہے، تو انہوں نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: واپس لوٹ چلو، یقیناً اس چیونٹی کی دعاء کی وجہ سے ہی تمہاری دعاء کو قبولیت سے نواز دیا جائے گا۔

[١٧٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا جَدِّي، ثنا إِسْحَاقُ الطَّبَّاعُ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ. ❷

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نمازِ استسقاء پڑھی اور اپنی چادر کو پلٹایا، تاکہ قحط بھی پلٹ جائے۔

[١٧٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش (کی دعا) مانگنے کے لیے نماز گاہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٨٧٥

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٦۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٣٥١

اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ: جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ ❶

نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور اپنی چادر کو اُلٹایا، اور دو رکعت نماز پڑھی۔

سفیانؒ فرماتے ہیں کہ آپ نے (چادر کی) دائیں جانب بائیں طرف اور بائیں جانب دائیں طرف کر لی۔

[۱۸۰۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ، ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: أَرْسَلَنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الِاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: سُنَّةُ الِاسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلَاةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ وَيَسَارَهُ عَلَى يَمِينِهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَكَبَّرَ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَقَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَكَبَّرَ فِيهَا خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ. ❷

طلحہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مروان نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے استسقاء کے بارے میں پوچھ کر آؤں، تو انہوں نے فرمایا: استسقاء کا طریقہ وہی ہے جو عیدین کی نماز کا ہے، سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹایا تھا اور اس کی دائیں جانب کو بائیں طرف اور چادر کی بائیں جانب کو دائیں طرف کر لیا تھا اور دو رکعت نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور سورۃ الاعلیٰ کی قرأت کی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی قرأت کی اور پانچ تکبیریں کہیں۔

[۱۸۰۱]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو، فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر بارش (کی دعا) مانگنے نکلے تو آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور بلند آواز میں قرأت کی، آپ ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹایا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنے لگے، پھر آپ ﷺ نے دعا کی اور بارش طلب کی، اور قبلہ کی طرف رُخ کیا۔

[۱۸۰۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَهُ أَنَّ

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، جو کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھانے کے لیے انہیں لے کر نماز گاہ کی طرف نکلے، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی،

❶ صحيح البخاري: ۱۰۰۵۔ صحيح مسلم: ۸۹٤۔ سنن أبي داود: ۱۱٦۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۲٦۷۔ جامع الترمذي: ۵۵٦۔ سنن النسائي: ۳/ ۱۵۵۔ مسند أحمد: ۱٦٤۳۲۔ صحيح ابن حبان: ۲۸٦٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ۳/ ۳٤۸۔ المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۲٦

النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي بِهِمْ ، فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالَى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَسُقُوا .

پھر قبلے کی طرف چہرہ کر لیا اور اپنی چادر کو پلٹایا، تو لوگوں پر بارش برسا دی گئی۔

[١٨٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الِاسْتِسْقَاءِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور استسقاء (کی نماز) میں اونچی آواز سے قرأت کیا کرتے تھے۔

[١٨٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا جَرِيرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَسْقِي ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ . ❶

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، پھر جب آپ نے دعا کرنا چاہی تو آپ ﷺ نے قبلے کی جانب اپنا رخ کیا اور اپنی چادر کو پلٹایا۔

[١٨٠٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث جیسی ہی مروی ہے۔

[١٨٠٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِي الْأَنْطَاكِيُّ ، ثنا أَبُو الْحَارِثِ اللَّيْثُ بْنُ عَبْدَةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ إِسْحَاقَ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ

اسحاق بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ولید نے انہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب بھیجا اور کہا: اے بھتیجے! ان سے پوچھ کر آؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے جس روز لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھائی تھی، اس وقت کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آپ ﷺ خشوع وخضوع کے ساتھ اور عجز وانکساری کے ساتھ نکلے اور اسی طرح نمازِ استسقاء ادا کی جس طرح آپ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کرتے تھے۔
قاضیؒ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٦٤٦٦

عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ الْوَلِيدَ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي سَلْهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الِاسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى بِالنَّاسِ ، فَقَالَ: نَعَمْ ، خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا فَصَنَعَ فِيهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى . وَقَالَ الْقَاضِي فِي حَدِيثِهِ: مُتَبَذِّلًا وَلَمْ يَقُلْ: مُتَذَلِّلًا . ❶

سادہ لباس میں نکلے۔ اور انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ آپ عاجزی وانکساری کے ساتھ نکلے۔

[١٨٠٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ ، قَالُوا: ثنا وَكِيعٌ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الِاسْتِسْقَاءِ ، وَقَالَ هَارُونُ ، وَيُوسُفُ: عَنِ الصَّلَاةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَسِّلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ . ❷

اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک امیر نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب بھیجا تا کہ میں ان سے استسقاء کے بارے میں پوچھ کر آؤں۔ ہارون اور یوسف نے یہ الفاظ بیان کیے کہ نماز استسقاء کے بارے میں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھ سے سوال کرنے میں ان کو کیا بات مانع تھی؟ رسول اللہ ﷺ عاجزی کے ساتھ، سادہ لباس میں، خشوع و خضوع کے ساتھ، گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ رفتار کے ساتھ نکلے، پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی جس طرح کہ آپ عید کی نماز پڑھاتے تھے اور آپ ﷺ نے تمہارے اس خطبے جیسا خطبہ نہیں دیا۔

[١٨٠٨]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا صَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ ، وَالْقَوَارِيرِيُّ ، قَالَا: ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ، ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے، سوائے استسقاء کے وقت۔ اس میں آپ ﷺ اس قدر ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی تھی۔

یہ ابواسامہ کی حدیث ہے اور ابن منیع نے اپنی حدیث میں بیان کیا: ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، انہوں نے

❶ مسند أحمد: ٢٠٣٩ ، ٢٤٢٣ ، ٣٣٣١ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٦٢

❷ سنن أبي داود: ١١٦٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٦٦ ـ جامع الترمذي: ٥٥٩ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٦٣

الْحُسَيْنُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، قَالُوا: ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا عِنْدَ الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. هٰذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ، وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. ❶

قتادہ سے روایت کیا اور انہوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں اپنے ہاتھ نہیں اُٹھائے، اور اس میں آپ اس قدر ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی۔

❶ صحيح البخاري: ١٠٣١، ٣٥٦٥ـ صحيح مسلم: ٨٩٥ـ مسند أحمد: ١٢٨٦٧، ١٤٠٠٦ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٦٣

بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ
جنازے کے آگے چلنے کا بیان

[١٨٠٩]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَائِزِ. ❶

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ جنازوں کے آگے چلا کرتے تھے۔

[١٨١٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا سُفْيَانُ، مِثْلَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

بَابُ الْمُسْلِمِ لَيْسَ بِنَجَسٍ
اس بات کا بیان کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا

[١٨١١]..... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا عُبَيْدٌ الْعِجْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنَجِّسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدگان کو ناپاک مت کہو، کیونکہ مسلمان نہ تو زندہ ناپاک ہوتا ہے اور نہ ہی فوت ہو کر۔

---

❶ مسند أحمد: ٤٥٣٩۔سنن أبي داود: ٣١٧٩۔سنن ابن ماجه: ١٤٨٢۔جامع الترمذي: ١٠٠٧۔ سنن النسائي: ٤/ ٥٦۔صحيح ابن حبان: ٣٠٤٥۔السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٤

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٥۔مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ٢٦٧

بَابُ مَكَانِ قَبْرِ آدَمَ ﷺ وَالتَّكْبِيرِ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کی جگہ اور ان کی نمازِ جنازہ

[۱۸۱۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافُ ، ثنا صَبَاحُ بْنُ مَرْوَانَ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: صَلَّى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا صَلَّى جِبْرِيلُ بِالْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ ، وَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَأُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلُحِدَ لَهُ وَسُنِّمَ قَبْرُهُ . عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ مَتْرُوكٌ ، وَرَوَاهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ أَبِي حَزْرَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ قَوْلَهُ بَعْضَ هٰذَا الْكَلَامِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ جرائیل علیہ السلام نے اسی دن فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ آدمی علیہ السلام کو مسجد خیف میں قبلہ کی جانب دفن کیا گیا، ان کی لحد بنائی گئی اور ان کی قبر کو کوہان نُما بلند بنایا گیا۔
عبدالرحمان بن مالک بن مغول متروک راوی ہے۔ اس کو ابواسماعیل المؤدب نے ابن ھرمز سے روایت کیا، انہوں نے ابوحرزہ سے روایت کیا اور انہوں نے عروہ رحمہ اللہ سے اس کلام کا کچھ حصہ ان کے قول کے طور پر روایت کیا۔

[۱۸۱۳]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا الْفَضْلُ الْبَزَّازُ ، ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّتْ عَلٰى آدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ، وَقَالُوا: هٰذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِي آدَمَ)) . [1]

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ پڑھی اور ان پر چار تکبیریں کہیں، اور انہوں نے کہا: اے بنی آدم! یہ تمہاری سنت ہے۔

[۱۸۱٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ ، ثنا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيٍّ بِهٰذَا مَوْقُوفًا .

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت موقوفاً مروی ہے۔

[۱۸۱۵]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، وَآخَرُونَ ، قَالُوا: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ ، نا شَبَابَةُ ، ثنا خَارِجَةُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[1] المستدرك للحاكم: ١/ ٣٤٥

[۱۸۱٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَلَانِسِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، كَذَا قَالَ: قَالَ: كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ صُهَيْبٌ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا. مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَذَا ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں اور سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں۔

محمد بن ولید نامی یہ راوی ضعیف ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدًا وَالتَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَخَمْسًا وَقِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ

جنازے میں ایک مرتبہ سلام پھیرنے، چار اور پانچ تکبیروں اور سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

[۱۸۱۷]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا، وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔

[۱۸۱۸]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، وَيَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ، قَالَا: نا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، ثنا الْفُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَزَرِيُّ، كَذَا قَالَ الْفَحَّامُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جو آخری جنازہ پڑھایا؛ اس پر چار تکبیریں کہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، حسین رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٥

❷ صحيح البخاري: ١٣١٨ ـ صحيح مسلم: ٩٥١ ـ سنن أبي داود: ٣٢٠٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٥٣٤ ـ جامع الترمذي: ١٠٢٢ ـ سنن النسائي: ٤/ ٦٩ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٦٠ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٤٣

عَلِيٌّ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا. إِنَّمَا هُوَ فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

اس کی سند میں جو فرات نامی مذکور ہے یہ فرات بن سائب ہے جو متروک ہے۔

[١٨١٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ، أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ. ❷

طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو سورۃ الفاتحہ کی قرأت کی۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یقیناً یہ مسنون عمل ہے۔ یا فرمایا کہ سنت اس سے پوری ہوتی ہے۔

[١٨٢٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا وُهَيْبٌ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَمِنَّا مَنْ يَغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لَا يَغْتَسِلُ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میت کو غسل دیا کرتے تھے تو ہم میں سے کچھ لوگ غسل کر لیتے اور کچھ لوگ غسل نہیں کرتے تھے۔

[١٨٢١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا. وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

ایوب بن نعمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ راوی نے اس کو مرفوع روایت نہیں کیا۔

[١٨٢٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ نَدَعَهَا لِأَحَدٍ. ❹

ایوب بن سعید بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہی تھیں، لہٰذا ہم کسی کے لیے بھی انہیں نہیں چھوڑیں گے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٦

❷ صحيح البخاري: ١٣٣٥ ـ سنن أبي داود: ٣١٩٨ ـ جامع الترمذي: ١٠٢٧ ـ سنن النسائي: ٤/ ٧٤

❸ تاريخ بغداد للخطيب: ٥/ ٤٢٤

❹ سنن أبي داود: ٣١٩٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٥٠٥ ـ جامع الترمذي: ١٠٢٣ ـ سنن النسائي: ٤/ ٧٢ ـ مسند أحمد: ١٩٢٧٢ ـ صحيح ابن حبان: ٣٠٦٩

[۱۸۲۳]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا، وَعَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا. ❶

عبد خیر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اہل بدر پر چھے تکبیریں، اصحاب محمد رضی اللہ عنہم پر پانچ تکبیریں اور تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[۱۸۲٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا لَيْثٌ، عَنِ الْمُرَقَّعِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، وَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَإِنِّي لَا أَدَعُهَا لِأَحَدٍ بَعْدَهُ. ❷

مرقع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے اس پر پانچ تکبیریں کہیں۔ اور انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہی تھیں، لہٰذا میں ان کے بعد کسی کے لیے بھی انہیں نہیں چھوڑوں گا۔

[۱۸۲٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى مَوْلَى حُذَيْفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ مَوْلَايَ وَوَلِيُّ نِعْمَتِي الْعَبْدِ الصَّالِحِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا، فَقَالَ: مَا وَهِمْتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ. ❸

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا اور ولی نعمت (اور اللہ تعالیٰ کے) نیک بندے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر فرمایا: مجھے وہم نہیں ہوا بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جس طرح میرے پیارے دوست ابوالقاسم ﷺ نے تکبیریں کہی تھیں۔

[۱۸۲٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَلَمَّا كَبَّرَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى أَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ تَكْبِيرَهُ

عبید بن سباق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی، جب انہوں نے پہلی تکبیر کہی تو اُم القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) کی قرأت کی، یہاں تک کہ مجھے ان کے پیچھے سنائی دی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے پیچھے انہوں نے مسلسل تکبیریں کہیں، یہاں تک کہ جب ایک تکبیر باقی رہ گئی تو انہوں نے نماز کے تشہد کی طرح تشہد پڑھا، پھر تکبیر کہی اور سلام پھیر دیا۔

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٣٧۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٤٩٧

❷ سلف برقم: ١٨٢٢

❸ مسند أحمد: ٢٣٤٤٨

حَتّٰى إِذَا بَقِيَتْ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ تَشَهَّدَ تَشَهُّدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ . ❶

[١٨٢٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ: وَارَأْسَاهْ ، فَقَالَ: ((بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ)) ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَكَفَّنْتُكِ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ)) ، قَالَتْ: كَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ فَعَلْتَ ذَالِكَ ، رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بَدَى فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بقیع میں ایک جنازے سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں (کہتا ہوں:) ہائے میرا سر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا نقصان ہے اگر تمہاری وفات مجھ سے پہلے ہوگئی؟ (اس صورت میں) میں خود تمہارے لیے کفن کا اہتمام کروں گا، پھر تمہارا جنازہ پڑھاؤں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قسم بہ خدا! اگر آپ نے ایسا کیا تو میرے گھر میں واپس آئیں گے اور اس میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ قیام کریں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے۔ پھر آپ ﷺ کی وہ بیماری شروع ہو گئی جس میں آپ کی وفات ہوگئی تھی۔

[١٨٢٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ ، نَا أَبِي زَادَ وَقَالَ فِيهِ: فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ .

ایک اور سند کے ساتھ آپ ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ میں تمہیں غسل دوں گا اور کفن پہناؤں گا۔

[١٨٢٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِهَا ، وَقَالَ فِيهِ: فَغَسَّلْتُكِ .

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے، اور اس میں (یہ لفظ مذکور ہے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں غسل دوں گا۔

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَرَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ التَّكْبِيرِ
دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور تکبیر کہتے وقت رفع یدین کرنا

[١٨٣٠]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ نَصْرٍ الْقَارِءُ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا۔

---

❶ مسند الشافعي: ١/ ٢١٠ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣٩ـ المعرفة للبيهقي: ٢/ ٣٠٠

❷ مسند أحمد: ٢٥٩٠٨ـ سنن ابن ماجه: ١٤٦٥ـ سنن الدارمي: ٨١ـ صحيح ابن حبان: ٦٥٨٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣٩٦

صَلّٰی عَلٰی جِنَازَةٍ فَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی . ❶

[١٨٣١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے تو پہلی تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ لیتے۔

[١٨٣٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے میں پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا کرتے تھے، پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

[١٨٣٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو: أَنَّ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً مَاتَتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا .

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی عورت فوت ہوگئی جبکہ اس کے پیٹ میں مسلمان بچہ تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ اس کے بچے کی وجہ سے اس کو مسلمانوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔

[١٨٣٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَامِدٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ، قَالَ: صَلّٰى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَلٰى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ: وَهِمْتَ أَمْ عَمْدًا؟ قَالَ: بَلْ عَمْدًا، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهَا . ❷

ابوسلمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو پانچ تکبیریں کہیں، پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے پوچھا: کیا آپ کو غلطی لگ گئی ہے یا ارادتاً ایسا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ارادتاً ایسا کیا ہے، یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔

[١٨٣٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس

❶ جامع الترمذی: ١٠٧٧

❷ سلف برقم: ١٨٢٢

الْحَافِظُ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَحْضُرَهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْكَبْ دَابَّتَكَ وَسِرْ أَمَامَهَا فَإِنَّكَ إِذَا كُنْتَ أَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا)). أَبُو مَعْشَرٍ ضَعِيفٌ . ❶

بن شماس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: ان کی والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور وہ عیسائی تھی، اور اس کی خواہش ہے کہ وہ (اس کے آخری وقت میں) اس کے پاس جائے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے جانور پر سوار ہو جاؤ اور اس کے (یعنی جنازے کے) آگے آگے چلو، کیونکہ جب تم اس کے آگے ہو گے تو اس کے ساتھ نہیں ہو گے۔

ابو معشر ضعیف راوی ہے۔

بَابُ حَثْيِ التُّرَابِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت (کو دفن کرنے کے بعد اس) پر مٹی کے لپ ڈالنے کا بیان

[١٨٣٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاللَّفْظُ لَهُ ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيُّ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ دُفِنَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ، وَحَثَى عَلَى قَبْرِهِ بِيَدِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ رَأْسِهِ . ❷

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جس وقت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھایا اور ان پر چار تکبیریں کہیں اور آپ ﷺ نے ان کے سر کی جانب کھڑے ہو کر اپنے دست مبارک سے مٹی کے تین لپ ان کی قبر پر ڈالے۔

[١٨٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: صَلَّى عُمَرُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَأُصَلِّيَنَّ عَلَيْهَا مِثْلَ آخِرِ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِثْلِهَا ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا . ❸

مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ کا جنازہ پڑھایا تو میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ یقیناً میں ان کا جنازہ رسول اللہ ﷺ کی اس نمازِ جنازہ کے مثل پڑھاؤں گا جو آپ ﷺ نے آخری مرتبہ پڑھائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

---

❶ تاریخ بغداد للخطیب: ٩/ ١١٤

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٣/ ٤١٠ ـ مسند الشافعی: ١/ ٢١٦

❸ شرح معانی الآثار للطحاوی: ١/ ٤٩٩ ـ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ٣٧

[۱۸۳۸]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ، وَالْقَوَارِيرِيُّ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہیں اُٹھائے اور اس میں آپ ﷺ اس قدر ہاتھ بلند کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی۔

[۱۸۳۹]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ، وَإِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيكُمْ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنی میت کو غسل دو تو تم پر غسل لازم نہیں ہوتا، کیونکہ یقیناً تمہاری میت ناپاک نہیں ہے، تمہارے لیے بس یہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ
قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان

[۱۸۴۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو هِشَامٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ حَدِيثًا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ. ❸

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں کچھ ہی عرصہ پہلے کسی میت کو دفن کیا گیا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا اور چار تکبیریں کہیں۔ (شیبانی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک ایسے ثقہ صحابی جو اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھے (یعنی) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

[۱۸۴۱]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھائی جو دوسری قبروں سے الگ تھلگ تھی اور آپ ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

---

❶ سلف برقم: ۱۸۰۸

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۸٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۳۰٦

❸ صحيح البخاري: ۸۵۷ـ صحيح مسلم: ۹۵٤ـ مسند أحمد: ۱۹٦۲، ۲۵٥٤، ۳۱۳٤ـ صحيح ابن حبان: ۳۰۸۸، ۳۰۸۹

الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَأَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ زَائِدَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَتَابَعَهُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، كُلُّهُمْ قَالَ: كَبَّرَ أَرْبَعًا.

اسی طرح اسے مسلم بن ابراہیم نے شعبہ سے روایت کیا، ابوحذیفہ نے زائدہ سے اور عبداللہ بن جعفر نے ابومعاویہ کے واسطے سے شیبانی سے روایت کیا۔ منصور بن ابی الاسود اور عبدالواحد بن زیاد نے شیبانی سے روایت کرتے ہوئے ان کی موافقت کی۔ ان تمام نے یہی بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

[١٨٤٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھائی تو اس پر چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔

[١٨٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، قَالَا: نا أَبُو دَاوُدَ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ))، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقُوا إِلَى قَبْرِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مُمْتَلِئَةٌ عَلَى أَهْلِهَا ظُلْمَةً، وَإِنَّ اللهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِي عَلَيْهَا))، فَأَتَى الْقَبْرَ فَصَلَّى عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا۔ اس کی وفات ہوگئی تو اسے رات کو ہی دفن کر دیا گیا۔ پھر کسی نے آ کر نبی ﷺ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قبر پر چلو۔ چنانچہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی قبر کی جانب چل پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ قبریں اپنی میتوں پر اندھیرے سے بھری ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر میرے نمازِ جنازہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں روشن فرما دیتا ہے۔ سو آپ ﷺ قبر پر آئے اور اس کا جنازہ پڑھایا۔ یہ لفظ علی بن مسلم کے ہیں۔

[١٨٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک (میت کے) دفن کیے جانے کے بعد (اس کی) قبر پر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

یہ ابن ہانی ء کے الفاظ ہیں۔ زہیرؒ نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے ایک عورت کے دفن کیے جانے کے بعد اس کی

[1] صحيح البخاري: ٤٥٨، ٤٦٠۔ صحيح مسلم: ٩٥٦۔ مسند أحمد: ١٢٥١٧

وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَمَا دُفِنَ. هٰذَا لَفْظُ ابْنِ هَانِئٍ، وَقَالَ زُهَيْرٌ: صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ بَعْدَمَا دُفِنَتْ. ❶

قبر پر جنازہ پڑھایا۔

[١٨٤٥]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْرًا حَدِيثًا، فَقَالَ: ((أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهٰذَا؟))، قَالُوا: كُنْتَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ. فَقَامَ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نئی قبر دیکھی تو فرمایا: تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ سوئے ہوئے تھے تو ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس کا جنازہ پڑھایا۔ میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔

بعض نے ایک کلمہ یا کچھ بات کا اضافہ کیا ہے لیکن معنی ایک ہی ہے۔

[١٨٤٦]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ الْمَحَامِلِيُّ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الزَّيَّاتُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک میت کا اس کی وفات کے تین دن بعد جنازہ پڑھا۔

[١٨٤٧]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک آدمی کی وفات کے) ایک ماہ بعد (اس کی) قبر پر جنازہ پڑھا۔

❶ مسند أحمد: ١٢٣١٨ ـ صحيح ابن حبان: ٨٤

❷ سلف برقم: ١٨٤٠

الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ شَهْرٍ. تَفَرَّدَ بِهِ بِشْرُ بْنُ آدَمَ، وَخَالَفَهُ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ.

اس کو اکیلے بشیر بن آدم نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ نے عاصم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔

[١٨٤٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ يُجَاءُ بِقَتْلَى أُحُدٍ تِسْعَةٌ وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ يُدْفَنُونَ تِسْعَةً وَيَدَعُونَ حَمْزَةَ، وَيُجَاءُ بِتِسْعَةٍ وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُونَ التِّسْعَةَ وَيَدَعُونَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

ابو مالک بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے نو شہداء کو لایا جاتا اور ان میں دسویں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے، تو نبی ﷺ ان کی نمازِ جنازہ پڑھاتے، پھر نو کو دفن کر دیا جاتا جبکہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے تھے اور (پھر) نو شہداء کو لایا جاتا اور ان میں دسویں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے تھے، آپ ﷺ ان کا جنازہ پڑھاتے، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نو کو اُٹھا کر لے جاتے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے۔

[١٨٤٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ، وَابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ. ❶

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے شہداء کا آٹھ سال بعد جنازہ پڑھایا۔

[١٨٥٠]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ)) أَوْ ((أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی نعش آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، بلاشبہ انہیں ایک ایسا معاملہ پیش آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (یا فرمایا کہ) ایسا کام آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔

[١٨٥١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَنْدَلٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں ان کے خاوند سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اسماء رضی اللہ عنہا غسل دیں، چنانچہ ان دونوں نے ہی انہیں غسل دیا۔

❶ صحيح البخاري: ٤٠٤٢ صحيح مسلم: ٢٢٩٦ - مسند أحمد: ١٧٣٤٤، ١٧٣٩٧، ١٧٤٠٢ - صحيح ابن حبان: ٣١٩٨، ٣١٩٩

❷ سنن أبي داود: ٣١٣٢ - جامع الترمذي: ٩٩٨ - سنن ابن ماجه: ١٦١٠

عُمَيْسٍ ، أَنَّ فَاطِمَةَ أَوْصَتْ أَنْ يُغَسِّلَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ وَأَسْمَاءُ ، فَغَسَّلَاهَا . ❶

[١٨٥٢]..... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَصَفَّهُمْ صَفًّا وَاحِدًا ، وَقَالَ: وَوُضِعَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَابْنٍ يُقَالُ لَهُ: زَيْدُ بْنُ عُمَرَ ، وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ ، وَأَبُو سَعِيدٍ ، وَأَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: السُّنَّةُ . ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مردوں اور عورتوں کے سات جنازے پڑھائے، آپ نے مردوں کو اپنے آگے رکھا اور عورتوں کو قبلے کی جانب رکھا، اور ان کی ایک ہی صف بنائی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا جنازہ اور ان کے صاحبزادے زید بن عمر کا جنازہ رکھا، اور ان دنوں سعید بن عاص رضی اللہ عنہ امام تھے، جبکہ لوگوں میں اس روز ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو ان اصحاب نے فرمایا: یہ سنت ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي جَمَاعَةٍ
چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان

[١٨٥٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، ثنا يُونُسُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سَاعَةَ الضُّحٰى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا . ❸

سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت نماز پڑھائی، تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

بَابُ جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَلْزَمُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ مِنَ الْقَضَاءِ وَوَقْتِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ
دورانِ نماز تھوڑا سا کوئی کام کر لینے کا جواز، بے ہوش شخص پر جو قضاء لازم آتی ہے اور نفل نماز کے وقت کا بیان

[١٨٥٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا اسْتَفْتَحَ إِنْسَانٌ الْبَابَ فَتَحَ لَهُ مَا كَانَ فِي قِبْلَتِهِ أَوْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو جب کوئی انسان دروازہ کھلواتا تو آپ دروازہ کھول دیتے تھے، جو کہ آپ کے قبلہ رُخ یا آپ کی دائیں جانب، یا بائیں جانب ہوتا تھا، اور آپ قبلے کی طرف پیٹھ نہیں کیا کرتے تھے (یعنی پیچھے مڑ کر دروازہ نہیں کھولتے تھے)۔

---

❶ مسند الشافعي: ١/ ٢٠٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣٩٦ـ الحلية لأبي نعيم: ٢/ ٤٣

❷ سنن النسائي: ٤/ ٧١ـ المنتقى لابن الجارود: ٥٤٥

❸ صحيح البخاري: ٤٢٥ـ مسند أحمد: ١٦٤٧٩ ، ١٦٤٨٢ـ صحيح ابن حبان: ٢٢٣ ، ١٦١٢

عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلَا يَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ. ❶

[١٨٥٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عَمِّي، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ بُرْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ، فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ، وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور دروازہ بند ہوتا تھا، میں آتی اور دروازہ کھلواتی تو آپ چل کر دروازہ کھول دیتے، پھر واپس اپنے مصلے پر آ جاتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دروازہ قبلے کی جانب تھا۔

[١٨٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمِّي، وَشَاذَانُ، قَالَا: نا حَجَّاجٌ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ بُرْدٍ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فَفَتَحَ لِي ثُمَّ عَادَ إِلَى مَقَامِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں دروازہ کھلواتی، جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، تو آپ اپنی دائیں یا بائیں جانب چل کر دروازہ کھول دیتے، پھر اپنی جگہ پر لوٹ آتے۔

[١٨٥٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيٍّ حَدِّثْنَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: وَمَنْ يُطِيقُهُ؟ قُلْنَا: حَدِّثْنَا بِهِ نُطِيقُ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُمْهِلُ فَإِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ فَكَانَتْ مِقْدَارُهَا مِنَ الْعَصْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ فِيهِنَّ بِالسَّلَامِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الضُّحَى فَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الظُّهْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ صَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهِنَّ مِثْلَ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلَّى

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نفلی عبادت بیان کیجیے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ہم نے کہا: آپ ہمیں بیان کر دیجیے، ہم میں جس قدر طاقت ہوگی اتنا عمل کر لیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (فجر کی نماز پڑھ کر) ٹھہرے رہا کرتے تھے، جب سورج بلند ہو جاتا اور طلوع ہو جاتا اور مشرق کی جانب اس کی اتنی مقدار ہو جاتی جتنا وہ عصر کے وقت (مغرب کی جانب ہوتا ہے) تو آپ ﷺ دو رکعت نماز پڑھتے۔ آپ (اللہ تعالیٰ کے) مقرب فرشتوں، نبیوں اور مومنین و مسلمین میں سے ان کے پیروکاروں پر سلام بھیج کر ان میں فرق کرتے تھے۔ پھر آپ ٹھہر جاتے، یہاں تک کہ جب چاشت کے وقت سورج اس قدر بلند ہو جاتا جس قدر وہ ظہر کے وقت مشرق کی جانب ہوتا ہے تو آپ ﷺ چار

❶ جامع الترمذي: ٦٠١ ـ سنن النسائي: ٣/ ١١ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٢٧ ـ صحيح ابن حبان: ٢٣٥٥

❷ سنن أبي داود: ٩٢٢

أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذَالِكَ ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذَالِكَ. ❶

رکعات نماز پڑھتے اور ان میں پہلے طریقے کے مطابق ہی فرق کرتے تھے۔ پھر آپ ٹھہر جاتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو کھڑے ہوتے اور چار رکعات نماز پڑھتے۔ آپ (اللہ تعالیٰ کے) مقرب فرشتوں، نبیوں اور مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان کے پیروکاروں پر سلام بھیج کر ان میں فرق کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ ظہر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اسی کے مثل فرق کرتے تھے۔ پھر عصر سے پہلے چار رکعات نماز پڑھتے اور اسی کے مثل فرق کرتے تھے۔

[۱۸۵۸]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ أَبِي حَيَّةَ، ثنا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ بْنِ الطَّبَّاعِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذَالِكَ؟ قُلْنَا: مَا أَطَقْنَا، قَالَ: كَانَ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلِعِهَا قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلِعِهَا قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعًا وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم میں طاقت نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ (فجر کی نماز کے بعد) ٹھہرے رہا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب سورج اپنے طلوع کے مقام سے اس قدر بلند ہو جاتا کہ جتنا وہ نمازِ عصر کے وقت اپنے غروب ہونے کے مقام سے بلند ہوتا ہے؛ تو آپ دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر ٹھہرے رہتے، یہاں تک کہ جب سورج اپنے طلوع کے مقام سے اس قدر بلند ہو جاتا کہ جتنا وہ نمازِ ظہر کے وقت اپنے غروب ہونے کے مقام سے بلند ہوتا ہے؛ تو آپ چار رکعات نماز پڑھتے۔ پھر آپ ﷺ زوال کے بعد چار رکعات، ظہر کے بعد دو رکعات اور عصر سے پہلے چار رکعات نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ وَقَدْ جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ هَلْ يَقْضِي أَمْ لَا

جب آدمی پر بے ہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو کیا وہ قضاء کر سکتا ہے یا نہیں؟

[۱۸۵۹]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى عَمَّارٍ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَأَفَاقَ نِصْفَ اللَّيْلِ فَصَلَّى الظُّهْرَ

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یزید روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں بے ہوشی طاری ہو گئی اور آدھی رات کے وقت افاقہ ہوا تو انہوں نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

❶ سنن ابن ماجه: ١١٦١ ـ جامع الترمذي. ٤٢٤ ـ سنن النسائي: ٢/ ١١٩ ـ مسند أحمد: ٦٥٠، ٦٨٢، ٨٨٥

وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ . ❶

[١٨٦٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا خَارِجَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَيْلِيِّ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَتْرُكُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ قَضَاءٌ إِلَّا أَنْ يُغْمَى عَلَيْهِ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ، فَيَفِيقُ وَهُوَ فِي وَقْتِهَا فَيُصَلِّيهَا)) . لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ إِلَّا أَنَّ خَارِجَةَ، قَالَ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ .

قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس پر بے ہوشی طاری ہو جائے اور وہ نماز کو چھوڑ دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی کوئی قضاء نہیں ہے، البتہ اگر اس پر ایک نماز کے وقت میں بے ہوشی طاری ہو، پھر اسے اس نماز کے وقت میں ہی افاقہ ہو جائے تو اسے وہ نماز پڑھنا ہوگی۔

ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں، البتہ خارجہ نے عبداللہ بن حسین کے واسطے سے حکم سے بیان کیا۔

[١٨٦١]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا حَبَّانُ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ . وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ . ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک دن اور ایک رات تک بے ہوشی طاری رہی لیکن انہوں نے (نمازوں کی) قضاء نہیں دی۔

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی بیان مروی ہے۔

[١٨٦٢]...... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر دو دن سے زائد تک بے ہوشی طاری رہی، لیکن انہوں نے نماز کی قضاء نہیں دی۔

[١٨٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر تین دن اور تین

❶ المعرفة للبيهقي: ٢/ ٢٢٠

❷ مصنف عبد الرزاق: ٤١٥٢۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٣٨٨

بْنُ الْحَسَنِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ فَلَمْ يَقْضِ.

راتیں بے ہوشی طاری رہی، لیکن انہوں نے (نمازوں کی) قضا نہیں دی۔

بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ بِعُذْرٍ
کسی عذر کے باعث نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا بیان

[۱۸٦٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ مُتَّصِلًا، وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں نہیں دیکھا کرتے تھے اور نہ ہی اپنی گردن کو اپنی پُشت کے پیچھے موڑتے تھے۔
اس حدیث کو اکیلے فضل بن موسیٰ نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے متصل روایت کیا ہے جبکہ ان کے علاوہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[۱۸٦٥]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَلَوَّى عُنُقُهُ. ❷

اصحاب عکرمہ میں سے ایک آدمی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی گردن کو موڑے بغیر (دائیں بائیں) دیکھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں اشارہ کرنے کا بیان

[۱۸٦٦]..... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْهَا)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمیوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو آدمی ''سبحان اللہ'' کہہ کر یاد دلائیں اور عورتیں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی پُشت پر آہستہ سے مار کر تالی کی سی آواز پیدا کر کے متنبہ کریں) اور جو شخص اپنی نماز میں ایسا اشارہ کرے کہ جس سے بات سمجھ آ جائے تو اسے دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٨٥، ٢٧٩١۔ صحيح ابن حبان: ٢٢٨٨

❷ مسند أحمد: ٢٤٨٦

❸ مسند أحمد: ٧٢٨٥

[١٨٦٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: أَبُو غَطَفَانَ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ، وَآخِرُ الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ فِي الْحَدِيثِ وَلَعَلَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ إِسْحَاقَ، وَالصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَنَسٌ، وَجَابِرٌ، وَغَيْرُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ أَيْضًا. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی نماز میں ایسا اشارہ کیا کہ جس سے بات سمجھ آ جائے تو اسے اپنی نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیے۔
ابن ابی داؤد نے ہم سے کہا: یہ ابوغطفان راوی ضعیف ہے اور حدیث کا آخری حصہ حدیث میں اضافہ ہے، شاید کہ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ نبی ﷺ سے صحیح بات یہ منقول ہے کہ آپ نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔ اس کو سیدنا انس اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ الشیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ اسے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٨٦٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔

[١٨٦٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔

مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا
جس شخص نے طلوعِ آفتاب سے قبل نمازِ فجر کی ایک بھی رکعت پڑھ لی اس نے گویا نمازِ فجر کو پالیا

[١٨٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ، وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح (کی نماز) کا ایک سجدہ بھی پالیا تو اس نے نماز کو پالیا، یا سورج غروب

❶ صحيح مسلم: ٤١٣ ـ سنن أبي داود: ٩٤٣ ـ سنن النسائي: ٣/ ٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٤٠
❷ مسند أحمد: ١٢٤٠٧ ـ صحيح ابن حبان: ٢٢٦٤
❸ سنن أبي داود: ٩٢٥ ـ جامع الترمذي: ٣٦٧ ـ سنن النسائي: ٣/ ٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٠١٧

الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا، أَوْ سَجْدَةً قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا)). ❶

ہونے سے پہلے ایک سجدہ پالیا تو اس نے (عصر کی) نماز کو پا لیا۔

بَابُ تَكْرَارِ الْمَسَاجِدِ

متعدد مساجد کے پائے جانے کا بیان

[۱۸۷۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَةُ مَسَاجِدَ مَعَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْمَعُ أَهْلُهَا تَأْذِينَ بِلَالٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيُصَلُّونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ أَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَبْذُولٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، وَمَسْجِدُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَمَسْجِدُ بَنِي عُبَيْدٍ، وَمَسْجِدُ بَنِي سَلِمَةَ، وَمَسْجِدُ بَنِي رَاتِجٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَمَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ، وَمَسْجِدُ بَنِي غِفَارٍ، وَمَسْجِدُ أَسْلَمَ، وَمَسْجِدُ جُهَيْنَةَ، وَيَشُكُّ فِي التَّاسِعِ.

بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے ساتھ نو مساجد اور بھی تھیں۔ اہل مدینہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنتے اور اپنی مساجد میں نماز پڑھ لیتے۔ ان میں سے قریب ترین بنو نجار کے قبیلہ بنو عمرو بن مبذول کی مسجد تھی، اور (اس کے علاوہ) بنو ساعدہ کی مسجد، بنو عبید کی مسجد، بنو سلمہ کی مسجد، بنو عبدالاشہل کے قبیلہ بنو راتج کی مسجد، بنو زُریق کی مسجد، بنو غفار کی مسجد، اسلم قبیلے کی مسجد، جہینہ قبیلے کی مسجد اور نویں مسجد کے بارے میں انہیں شک ہے۔

بَابُ الْإِعَادَةِ عَلَى مَنْ يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ

اس شخص کے لیے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جو کسی آدمی کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھے اور اسے قبلہ رُو دیکھ رہا ہو

[۱۸۷۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا إِسْرَائِيلُ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: ((إِنَّكَ صَلَّيْتَ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ)).

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک آدمی کی طرف (رُخ کر کے) نماز پڑھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے پوری نماز پڑھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تو نے پوری نماز پڑھی ہے، لیکن تو اپنے سامنے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٥٧٩۔صحيح مسلم: ٦٠٨۔سنن ابن ماجه: ٦٩٩۔جامع الترمذي: ١٨٦۔سنن النسائي: ١/ ٢٥٧۔مسند أحمد: ٩١٨٣، ١٠١٢٩

بَابُ تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ
ضرورت کے پیش نظر قراءت مختصر کرنے کا بیان

[۱۸۷۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا ابْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الْأَئِمَّةِ طَرَّادِينَ)). زَادَ ابْنُ مَخْلَدٍ: قَالَ قَتَادَةُ: لَا أَعْلَمُ الطَّرَّادِينَ إِلَّا الَّذِينَ يُطَوِّلُونَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَطْرُدُونَهُمْ عَنْهُ. ❶

عباس الجشمی سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً کچھ امام تو بہت دھتکار دینے والے ہوتے ہیں۔
ابن مخلد کہتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے علم میں ”بہت دھتکار دینے والوں“ سے مراد صرف وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اتنی لمبی نماز پڑھاتے ہیں کہ وہ انہیں بھگا دیتے ہیں۔

[۱۸۷٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِسِتِّينَ آيَةً فَسَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ، فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ آيَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ.

ابن سابط روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو ساٹھ آیتوں کی قرأت کی، پھر آپ ﷺ نے ایک بچے (کے رونے) کی آواز سنی تو رکوع کر دیا، پھر (دوسری رکعت میں) کھڑے ہوئے تو دو آیتیں پڑھیں، پھر رکوع کر دیا۔

[۱۸۷٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ السُّورَةَ الْخَفِيفَةَ أَوِ الْقَصِيرَةَ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب دورانِ نماز کسی ماں کے پاس اس کے بچے کے رونے کی آواز سنا کرتے تھے تو کوئی ہلکی سی، (یا کہا کہ) چھوٹی سی سورت پڑھ لیتے۔

[۱۸۷٦]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَا تَنْظُرْ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اپنی ران کو برہنہ مت کر اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف دیکھ۔

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤٦٦١

❷ صحيح البخاري: ٧١٠ـ صحيح مسلم: ٤٧٠ـ سنن ابن ماجه: ٩٨٩ـ جامع الترمذي: ٣٧٦ـ مسند أحمد: ١٢٥٤٧، ١٢٥٨٧

إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)). ❶

[١٨٧٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْأَذَانَ سَهْلٌ سَمْحٌ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَمْحًا سَهْلًا وَإِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مؤذن ہوتا تھا جو بے خود کر دیتا تھا (یعنی اپنی خوش الحانی سے مگن کر دیتا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اذان تو آسان اور نرم ہے، لہٰذا اگر تمہاری اذان نرم اور آسان ہو (تو ٹھیک ہے) وگرنہ تم اذان نہ کہو۔

[١٨٧٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهِنَّ وَأَحْسَنَ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ كَانَ أَجْرُهُ كَأَجْرِ مَنْ صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. ❸

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعات نماز پڑھی، پھر ان میں قرأت کی اور اچھی طرح رکوع وسجود کیے، تو اس کا اجر اس شخص کے اجر کے مثل ہوتا ہے جس نے وہ رکعات لیلۃ القدر میں پڑھی ہوں۔

[١٨٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا النُّفَسَاءُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا)). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ مَا شَغَلَهُمْ)) أَوْ: ((أَمْرٌ شَغَلَهُمْ)). ❹

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیض اور نفاس والی عورت قرآن کے کسی حصے کی قرأت نہیں کر سکتی۔

ایک اور سند کے ساتھ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی نعش آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، بلاشبہ انہیں ایک ایسا معاملہ پیش آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (یا فرمایا کہ) ایسا کام آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣١٤٠ ـ سنن ابن ماجه: ٤٠٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٨٠ ـ مسند البزار: ٦٩٤

❷ سلف برقم: ٩١٧

❸ السنن الكبرى للنسائي: ٧٤٤٢ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤٧٧، المعجم الأوسط للطبراني: ٢٧٥٤

❹ سلف برقم: ١٨٥٠

[۱۸۸۰]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ أَعْمَى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْمَعُ النِّدَاءَ وَلَعَلِّي لَا أَجِدُ قَائِدًا، قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَأَجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں اذان تو سنتا ہوں لیکن مجھے (مسجد میں لانے کے لیے) راستہ دکھانے والا میسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اللہ عزوجل کے داعی کا جواب دو (یعنی مسجد میں آ ؤ)۔

[۱۸۸۱]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ الْمُؤَدِّبُ، ثنا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عُمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ، فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). هٰذَا عِنْدِي هُوَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ قَاضِي الْمَدَائِنِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اچھے لوگوں کو اپنے امام بناؤ، کیونکہ وہ ان معاملات میں تمہارا وفد ہوتے ہیں جو تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان انجام پاتے ہیں۔

بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ

نبی ﷺ کا اس بات سے منع فرمانا کہ امام کسی چیز پر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں

[۱۸۸۱]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ زَحْمَوَيْهِ، ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ، يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ. لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ زِيَادٍ الْبَكَّاءِ، وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ هَمَّامٍ فِيمَا نَعْلَمُ. ❸

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے ہوں، یعنی اس سے نیچے ہوں۔
زیاد البکاء کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا اور ہمارے علم کے مطابق ہمام کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا۔

[۱۸۸۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا

سیدنا ابو مرثد غنوی بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٣٠٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٩٠

❸ سنن أبي داود: ٥٩٧ ـ صحيح ابن خزيمة: ١٥٢٣ ـ صحيح ابن حبان: ٢١٤٣ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢١٠

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ ، نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى ، عَنِ الْقَاسِمِ السَّامِيِّ مِنْ وَلَدِ سَامَةَ بْنِ لُؤَيٍّ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ ، فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ)) . إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ . ❶

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری خواہش ہو کہ تمہاری نماز کو شرفِ قبولیت بخشا جائے تو تمہاری امامت تمہارے بہترین لوگوں کو کرانی چاہیے، کیونکہ وہ ان معاملات میں تمہارا وفد ہوتے ہیں جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان انجام پاتے ہیں۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٧٧٧۔المستدرك للحاكم: ٣/ ٢٢٢

[١٨٨٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ))، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ. ❶

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچا لیے، البتہ جو ان کا حق ہے (وہ برقرار رہے گا) اور ان (کے دِلی معاملات) کا حساب اللہ کے ذِمے ہو جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھ سے ایک رسّی بھی (زکاۃ کے) اس مال سے روکیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے، تو یقیناً میں ان سے اس پر لازماً قتال کروں گا۔

[١٨٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْأَزْرَقُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو النَّضْرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالُوا: نا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تین کاموں کا حکم دیا گیا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کر لیں، نماز قائم کرنے لگیں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں، چنانچہ جب وہ یہ سب کر لیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لیں گے، سوائے اس کے کہ اس اقرار (یعنی اسلام) کا کوئی حق ہو اور ان (کے دِلی معاملات) کا حساب اللہ کے ذِمے ہے۔

❶ سلف برقم: ٨٩٣

الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ بِثَلَاثَةٍ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)).

[۱۸۸۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْحَجَّاجِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا أَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں، لہٰذا جب وہ یہ باتیں مان لیں گے تو پھر مجھ پر ان کے خون اور اموال حرام ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

[۱۸۸٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَاقِ التَّمَّارُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِمَا جِئْتُ بِهِ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ پر اور جو کتاب میں لے کر آیا ہوں؛ اس پر ایمان لائیں، چنانچہ جب وہ اس بات کا اقرار کرلیں گے جو میں لے کر آیا ہوں (یعنی توحید و رسالت کا اقرار اور قرآن پر ایمان)، تو وہ مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال بچالیں گے اور ان (کے قلبی معاملات) کا حساب اللہ عزوجل کے ذمے ہوگا۔

بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ بِالْحَوْلِ

زکاۃ کا وجوب ایک سال گزرنے پر ہوتا ہے

[۱۸۸۷]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْحَلَبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، ثنا أَبُو التَّقِيِّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا زَكَاةَ فِي مَالِ امْرِءٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)). رَوَاهُ مُعْتَمِرٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَوْقُوفًا. ❶

[۱۸۸۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي مَالِ الْمُسْتَفِيدِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ))❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مال سے) فائدہ اٹھانے والے کے مال میں اس وقت تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

[۱۸۸۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، ثنا أَبُو بَدْرٍ، ثنا حَارِثَةُ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا أَبُو بَدْرٍ، نا حَارِثَةُ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْمَالِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)). قَالَ نَصْرٌ: لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ، وَقَالَ الْبَاقُونَ: لَيْسَ فِي الْمَالِ زَكَاةٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔
نصر رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ مال میں زکاۃ نہیں پڑتی، اور باقیوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ مال میں زکاۃ نہیں ہے۔

[۱۸۹۰]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثنا أَبُو كُدَيْنَةَ، ثنا حَارِثَةُ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[۱۸۹۱]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ، ثنا حَسَّانُ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال میں تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

[۱۸۹۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا،

عاصم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مال میں

❶ مسند الشافعي: ۲/ ۲۲۵۔الموطأ: ٦٤٠ ❷ جامع الترمذي: ٦٣١۔السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٣۔مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ١٥٩ ❸ سنن ابن ماجه: ١٧٩٢

ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. ❶

زکاۃ نہیں پڑتی، یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

[١٨٩٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[١٨٩٤]..... ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ. ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مال میں تب تک زکاۃ (واجب) نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے مالک کے پاس موجود رہتے ہوئے اس پر سال نہ گزر جائے۔

[١٨٩٥]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالًا لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الزَّكَاةُ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی کسی مال سے فائدہ اٹھائے تو اس میں تب تک زکاۃ جائز نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

بَابُ وُجُوبِ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالْمَاشِيَةِ وَالثِّمَارِ وَالْحُبُوبِ

سونے، چاندی، مویشی، پھلوں اور اناج میں زکاۃ کا وجوب

[١٨٩٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفَ دِينَارٍ، وَمِنَ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر بیس دینار میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (زکاۃ) وصول کیا کرتے تھے۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٣ ـ مسند أحمد: ١٢٦٥

❷ سلف برقم: ١٨٨٧

❸ سنن ابن ماجه: ١٧٩١

[۱۸۹۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةِ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ صَاحِبُهَا ، وَإِذَا تَمَّتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَإِذَا زَادَتْ فَعَلٰى نَحْوِ ذَالِكَ)) .

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سو نوے (۱۹۰) درہم میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو اپنی خوشی سے دے سکتا ہے) اور جب وہ پورے دوسو (۲۰۰) درہم ہو جائیں تو پھر ان میں پانچ دینار زکاۃ دینا لازم ہو جاتا ہے، پھر جب وہ بڑھ جائیں تو اسی حساب سے ان پر زکاۃ بڑھتی رہے گی۔

[۱۸۹۸]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو يَعْقُوبَ ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذَالِكَ)) ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چالیسواں حصہ ادا کیا کرو (یعنی) ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ اور دوسو سے کم پر کچھ واجب نہیں ہوتا (یعنی زکاۃ نہیں پڑتی) لیکن اگر وہ دوسو ہو جائیں تو ان میں پانچ دینار زکاۃ دینا لازم ہو جاتا ہے، پھر جب وہ بڑھ جائیں تو اسی حساب سے ان پر زکاۃ بڑھتی رہے گی۔

[۱۸۹۹]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، ثنا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ ، وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ أَوَاقٍ ، وَلَا يَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ)) .

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گندم اور کھجور میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائیں، چاندی میں زکاۃ تب تک لازم نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ اوقیے تک نہ پہنچ جائے اور اونٹوں میں تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ وہ پانچ کی تعداد تک نہ پہنچ جائیں۔ (ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے، جو کہ تقریباً ڈھائی کلو بنتا ہے۔ اس حساب سے پانچ وسق کا کل وزن سات سو پچاس کلو ہو جائے گا، جو تقریباً اُنیس من بنتا ہے۔ آگے ایک پیمانہ ''اوقیہ'' ذِکر ہوا ہے، ایک اوقیہ میں چالیس درہم اور ایک درہم تقریباً ۲۹۷۵ گرام چاندی کا ہوتا ہے، اس طرح ایک اوقیہ کا وزن ایک سو اُنیس گرام اور پانچ اوقیے چاندی کا وزن پانچ سو پچانوے گرام چاندی ہوا، جو تولہ کے حساب سے ساڑھے

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٢

باون تولے بنتا ہے)۔

[۱۹۰۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، پانچ اونٹوں سے کم تعداد میں زکاۃ نہیں پڑتی اور (اسی طرح) پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکاۃ لازم نہیں ہوتی۔

[۱۹۰۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم چاندی پر زکاۃ نہیں پڑتی، پانچ اونٹوں سے کم تعداد پر زکاۃ واجب نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکاۃ لازم نہیں ہوتی۔

[۱۹۰۲]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم تعداد میں کچھ واجب نہیں ہوتا، نہ ہی چالیس بکریوں سے کم پر کچھ واجب ہوتا ہے، نہ ہی تیس گائیوں سے کم پر کچھ لازم آتا ہے، نہ سونے کے بیس مثقال سے کم پر کچھ ادا کرنے کا حکم لاگو ہوتا ہے (ایک مثقال ڈیڑھ درہم وزن کے برابر ہوتا ہے)، نہ ہی دوسو درہم سے کم میں اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ پڑتی ہے۔ کھجور، کشمش (یعنی خشک انگور)، گندم، جو اور جسے قدرتی ذرائع (بارش وغیرہ) سے پانی لگتا ہو اس کھیتی میں عشر (دسواں حصہ ادا کرنا) لازم ہوتا ہے جبکہ جس کو ڈول کے

❶ صحيح البخاري: ١٤٠٧ ـ صحيح مسلم: ٩٧٩ ـ مسند أحمد: ١١٠٣٠ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٦٨، ٣٢٧٥، ٣٢٧٦

❷ مسند أحمد: ١٤١٦٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٨٣

شَیْءٌ، وَالْعُشْرُ فِی التَّمْرِ وَالزَّبِیبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیرِ وَمَا سُقِیَ سَیْحًا فَفِیهِ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِیَ بِالْغَرْبِ فَفِیهِ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

ذریعے پانی دیا جائے تو اس میں نصف عشر ہوتا ہے۔

بَابٌ: لَیْسَ فِی الْکُسْرِ شَیْءٌ
ٹکڑے میں کچھ بھی زکاۃ فرض نہیں ہوتی

[۱۹۰۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْإِصْطَخْرِیُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِیهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، ثنا أَبِی، ثنا یُونُسُ بْنُ بُکَیْرٍ، ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ نَجِیحٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِیٍّ، عَنْ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ حِینَ وَجَّهَهُ إِلَی الْیَمَنِ: ((أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنَ الْکُسْرِ شَیْئًا، إِذَا کَانَتِ الْوَرِقُ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَخُذْ مِنْهَا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَلَا تَأْخُذْ مِمَّا زَادَ شَیْئًا حَتّٰی تَبْلُغَ أَرْبَعِینَ دِرْهَمًا، وَإِذَا بَلَغَ أَرْبَعِینَ دِرْهَمًا فَخُذْ مِنْهُ دِرْهَمًا)). الْمِنْهَالُ بْنُ الْجَرَّاحِ مَتْرُوكُ الْحَدِیثِ، وَهُوَ أَبُو الْعَطُوفِ وَاسْمُهُ الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ، وَکَانَ ابْنُ إِسْحَاقَ یَقْلِبُ اسْمَهُ إِذَا رَوٰی عَنْهُ، وَعُبَادَةُ بْنُ نَسِیٍّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ۔ [1]

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ (سونے چاندی کے) ٹکڑے سے کچھ بھی وصول مت کرنا، جب چاندی دو سو درہم کو پہنچ جائے تو اس میں سے پانچ درہم (زکاۃ) وصول کرنا اور پھر جو اس سے زیادہ ہو اس میں سے تب تک کچھ وصول نہ کرنا جب تک کہ وہ چالیس درہم تک نہ پہنچ جائے اور جب وہ چالیس درہم کو پہنچ جائے تو اس میں سے ایک درہم وصول کرنا۔

منہال بن جراح متروک الحدیث ہے، اس سے مراد ابوالعطوف ہے اور اس کا نام جراح بن منہال ہے۔ ابن اسحاق جب اس سے روایت کیا کرتے تھے تو اس کا نام بدل دیا کرتے تھے اور عبادہ بن نسی نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

[۱۹۰۴]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِی، ثنا أَبُو بَدْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، ثنا الْحَکَمُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَاذًا إِلَی الْیَمَنِ قِیلَ لَهُ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلَاثِینَ تَبِیعًا أَوْ تَبِیعَةً وَمِنْ کُلِّ أَرْبَعِینَ مُسِنَّةً، قِیلَ لَهُ: أُمِرْتَ فِی الْأَوْقَاصِ بِشَیْءٍ؟ قَالَ: لَا وَسَأَسْأَلُ النَّبِیَّ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: ((لَا وَهُوَ مَا بَیْنَ السِّنِینَ)). یَعْنِی لَا تَأْخُذْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا گیا: آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ تو انہوں نے کہا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر تیس گائیوں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ (یعنی ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی) اور ہر چالیس میں سے ایک مُسِنہ (یعنی دو دانت والی) گائے وصول کروں۔ ان سے پوچھا گیا: کیا اوقاص کے بارے میں آپ کو کوئی حکم دیا گیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، لیکن عنقریب میں نبی ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھوں گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ وہ دو نصابوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔

[1] السنن الکبریٰ للبیهقی: ٤/ ١٣٥

یعنی اس مال سے زکاۃ وصول نہ کرنا۔ (اوقاص جمع ہے وقص کی، اس سے مراد زکاۃ کے دو نصابوں کے درمیان والی مقدار ہوتی ہے، مثلاً تیس گائیوں پر زکاۃ واجب ہوتی ہے تو جب تک وہ چالیس نہیں ہو جائیں گے زکاۃ نہیں بڑھے گی، تو تیس اور چالیس کے درمیان والا عدد "وقص" کہلاتا ہے)۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةِ مِنَ الْحَبِّ
اناج کتنا ہو تو اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے؟

[١٩٠٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا أَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ، ثنا الْعَرْزَمِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْجَوْهَرِ، وَالدُّرِّ، وَالْفُصُوصِ، وَالْخَرَزِ، وَعَنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ، الْبَقْلِ، وَالْقِثَّاءِ، وَالْخِيَارِ، فَقَالَ: لَيْسَ فِي الْحَجَرِ زَكَاةٌ، وَلَيْسَ فِي الْبُقُولِ زَكَاةٌ، إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے جواہرات، موتیوں، نگینوں، پتھر کے نگ اور زمین کی پیداواروں (یعنی) ترکاری، ککڑی اور کھیرے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: پتھر میں زکاۃ نہیں لازم ہوتی اور نہ ہی ترکاریوں میں زکاۃ پڑتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف گندم، جو، کھجور اور کشمش میں زکاۃ کا حکم فرمایا ہے۔

[١٩٠٦]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيَّ حَدَّثَهُمْ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا صَدَقَةَ فِي الزَّرْعِ وَلَا فِي الْكَرْمِ وَلَا فِي النَّخْلِ إِلَّا إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ)) [1]

سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھیتی، انگور اور کھجور میں تب تک زکاۃ لازم نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائیں۔

بَابٌ: لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ
سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی

[١٩٠٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ النَّحْوِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا الصَّقْرُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی، نہ ہی عرایا میں زکاۃ لازم ہوتی ہے، نہ ہی پانچ وسق سے کم پر زکاۃ ہے، نہ ہی عوامل میں زکاۃ ہے اور نہ ہی پیشانی میں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ صقر رحمہ

[1] مسند أحمد: ٤١٦٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٨٣

عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ)). قَالَ الصَّقْرُ: الْجَبْهَةُ: الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيدُ. ❶

اللہ فرماتے ہیں کہ پیشانی سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔ (عرایا جمع ہے ''عریہ'' کی، اس سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی کو کھجور کا ایک درخت کھانے کے لیے دے دے، پھر اس کے بار بار باغ میں آنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے تو اس کے لیے اجازت ہے کہ وہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کا اندازہ لگائے اور اتنی مقدار میں اسے خشک کھجوریں تول کر دے دے)۔

[۱۹۰۸]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کی اُگائی ہوئی سبزیوں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

[۱۹۰۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي جَحْشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا، وَمِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ)). ❸

محمد بن عبداللہ بن جحش روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (زکاۃ) وصول کریں اور ہر دو سو دینار میں سے پانچ دینار وصول کریں۔ اور پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، پانچ اونٹوں سے کم پر زکاۃ لازم نہیں ہوتی اور سبزیوں میں بھی زکاۃ نہیں پڑتی۔

[۱۹۱۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ،

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢٩

❷ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٣٨٨

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢٩

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ)). ❶

[١٩١١]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

[١٩١٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السِّنْجَارِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجَارِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ)). مَرْوَانُ السِّنْجَارِيُّ ضَعِيفٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ لازم نہیں ہوتی۔
مروان السنجاری ضعیف راوی ہے۔

[١٩١٣]..... قُرِءَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَادَرَائِيِّ بِالْبَصْرَةِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمُ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ: الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ان چار چیزوں میں زکاۃ کا حکم صادر فرمایا ہے: گندم، جو، کشمش (خشک انگور) اور کھجور۔

[١٩١٤]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ. ❷

موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی تحریر موجود ہے، جسے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ یقیناً آپ ﷺ نے صرف گندم، جو، کشمش اور کھجو سے زکاۃ وصول کی۔

---

❶ مسند البزار: ٩٤٠

❷ مسند أحمد: ٢١٩٨٩

[١٩١٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّفَّاحِ الْبَاهِلِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا ابْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْبَعْلُ وَالسَّيْلُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ، يَكُونُ ذَالِكَ فِي التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالْحُبُوبِ)). فَأَمَّا الْقِثَّاءُ وَالْبَطِّيخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ وَالْخَضِرُ فَعَفْوٌ عَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو زمین بارش سے، چشمے سے، یا سیلابی پانی سے سیراب ہوتی ہے اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور جس زمین کو رہٹ سے سینچا جائے اس میں نصف عشر ہے، اور یہ کھجور، گندم اور دانوں میں ہے۔ جہاں تک ککڑیوں، خربوزوں، اناروں، گنوں اور سبزیوں کا معاملہ ہے تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے درگزر فرمایا ہے۔

[١٩١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، ثنا أَبِي، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩١٧]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ حدیث) کے ہی مثل ہے۔

[١٩١٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَّادٍ، ثنا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[١٩١٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ

موسیٰ بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ سبزیوں سے زکاۃ وصول کی جائے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠١ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٣١٣

السَّائِبِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْخَذَ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

[١٩٢٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا أَبِي، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، مِثْلَهُ.

اسناد رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ حدیث) کے ہی مثل ہے۔

[١٩٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ، ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، حِينَ بَعَثَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ أَمْرَ دِينِهِمْ: ((لَا تَأْخُذُوا الصَّدَقَةَ إِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ: الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ)). ❶

سیدنا ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو یمن میں لوگوں کو ان کے دینی احکام کی تعلیم دینے کے لیے بھیجا (تو فرمایا:) صرف ان چار چیزوں میں زکاۃ وصول کرو: جو، گندم، کشمش اور کھجور۔

[١٩٢٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَائِيُّ بَنَانٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَإِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَفِيهِ الزَّكَاةُ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا، وَلَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْفِضَّةِ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوَاقٍ، وَالْوُقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کھیتی کے کسی اناج میں تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے اور جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ چاندی میں بھی تب تک کوئی زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ اوقیہ تک نہ پہنچ جائے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔

[١٩٢٣]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا جَدِّي، ثنا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمْعَانَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَرْثِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کھیتی سے تب تک زکاۃ وصول نہ کی جائے جب تک کہ اس کی فصل پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠١ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقى: ٤/ ١٢٥

❷ سلف برقم: ١٩٠١

حَتّٰى يَبْلُغَ حَصَادُهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ)). ❶

[١٩٢٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا السَّيِّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ أَرْقَابِكُمْ وَخَيْلِكُمْ، وَلٰكِنْ هَاتُوا صَدَقَةَ أَوْرَاقِكُمْ وَحَرْثِكُمْ وَمَاشِيَتِكُمْ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو تمہارے غلاموں اور گھوڑوں میں زکاۃ معاف کر دی ہے، البتہ تم اپنی چاندیوں، کھیتیوں اور جانوروں کی زکاۃ ادا کیا کرو۔

[١٩٢٥]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: نا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا)). ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، اور ایک وسق ساٹھ معیاری صاع کا ہوتا ہے۔

[١٩٢٦]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّاشِدِيُّ، ثنا أُمَيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

[١٩٢٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْيَسَعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو،

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو گائیوں کے قصں میں لایا گیا، تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے ان

❶ سلف برقم: ١٨٩٩

❷ مسند أحمد: ٩٨٤، ١٠٩٧، ١٢٤٣

❸ مسند أحمد: ١١٥٦٤، ١١٧٨٥، ١١٩٣٠

عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: أُتِيَ مُعَاذٌ فِي وَقْصِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا بِشَيْءٍ، قَالَ: وَهُنَّ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ. ❶

کے بارے میں کچھ وصول کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان گائیوں کی تعداد تیس سے کم تھی۔

[١٩٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً، فَقَالُوا: فَالْأَوْقَاصُ؟ قَالَ: مَا أَمَرَنِي فِيهَا بِشَيْءٍ وَسَأَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ عَنِ الْأَوْقَاصِ، فَقَالَ: ((لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ)). قَالَ الْمَسْعُودِيُّ: وَالْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى السِّتِّينَ، فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ، فَإِذَا كَانَتْ سَبْعُونَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَتَبِيعٌ، فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانُونَ فَفِيهَا مُسِنَّتَانِ، فَإِذَا كَانَتْ تِسْعُونَ فَفِيهَا ثَلَاثُ تَبَايِعَ، قَالَ بَقِيَّةُ: قَالَ الْمَسْعُودِيُّ: الْأَوْقَاصُ هِيَ بِالسِّينِ أَوْقَاسٌ فَلَا تَجْعَلْهَا بِصَادٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (یعنی ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی) یا ایک جذع یا جذعہ (یعنی گائے کا ایسا نر یا مادہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو) وصول کریں اور ہر چالیس گائیوں میں سے ایک مُسِنہ (یعنی دو دانت والا گائے کا بچہ)۔ لوگوں نے پوچھا: اوقاص کے بارے میں کیا حکم دیا؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں فرمایا، البتہ عنقریب جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا تو آپ سے سوال کروں گا۔ چنانچہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے اوقاص کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اوقاص سے مراد گائیوں کی وہ تعداد ہے جو تیس سے کم ہو یا چالیس سے ساٹھ کے درمیان میں ہو۔ لہٰذا جب وہ ساٹھ ہو جائیں گی تو ان میں ایک ایک سال کے دو بچھڑے (بہ طورِ زکاۃ) ادا کرنا ہوں گے، اگر وہ ستر ہو جائیں تو ان میں دو دانت والی گائے اور ایک سال کا بچھڑا ہوگا، اگر ان کی تعداد اَسّی ہو جائے تو اس میں دو دانت والی دو گائیاں زکاۃ واجب ہوگی اور اگر وہ نوے (۹۰) ہو جائیں تو اس میں ایک سال کے تین بچھڑے زکاۃ ادا کرنا ہوں گے۔ بقیہ کہتے ہیں کہ مسعودی نے فرمایا: اوقاص کا لفظ ''سین'' کے ساتھ ہوتا ہے، لہٰذا تم اسے ''صاد'' کے ساتھ مت پڑھو۔

[١٩٢٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: غلے سے غلہ، بکریوں سے

❶ مسند أحمد: ٢٢٠١٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٩٩ـ مسند البزار: ٨٩٢

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ، فَقَالَ: ((خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ ، وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ ، وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ ، وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ)) . ❶

بکری، اونٹوں سے اونٹ اور گائیوں سے گائے (زکاۃ) وصول کرو۔

[۱۹۳۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَهْلِ الْيَمَنِ: ائْتُونِي بِخَمِيسٍ أَوْ لَبِيسٍ آخُذُ مِنْكُمْ فِي الصَّدَقَةِ فَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِلْمُهَاجِرِينَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ عَمْرٌو: ائْتُونِي بِعَرَضِ ثِيَابٍ . هٰذَا مُرْسَلٌ ، طَاوُسٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذًا .

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے فرمایا: تم زکاۃ میں میرے پاس چادر اور لباس لے کر آؤ، کیونکہ یہ تمہارے لیے بھی نسبتاً آسان ہوگا اور مدینہ میں مہاجرین کے لیے بھی بہتر (اور مفید) ہوگا۔
عمرو نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ تم میرے پاس کپڑوں کی صورت میں سامانِ زکاۃ لے کر آؤ۔ یہ روایت مرسل ہے۔ طاؤس نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

[۱۹۳۱]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَرْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثنا أَبِي ، ثنا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ قَالَ: لَمْ تَكُنِ الْمَقَاثِي فِيمَا جَاءَ بِهِ مُعَاذٌ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ ، وَلَيْسَ فِي الْمَقَاثِي شَيْءٌ فَقَدْ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَنَا الْمَقْثَأَةُ تُخْرِجُ عَشَرَةَ آلَافٍ فَلَا يَكُونُ فِيهَا شَيْءٌ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ جن چیزوں میں زکاۃ لے کر آئے تھے ان میں کھیرے نہیں تھے، بلکہ انہوں نے صرف گندم، جَو، کھجور اور کشمش سے زکاۃ وصول کی۔ چنانچہ کھیروں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔ ہمارے ہاں کھیروں کی ایک کھیتی تھی جو دس ہزار کھیرے اُگاتی تھی، تو ان میں کوئی چیز (یعنی زکاۃ) واجب نہیں ہوتی تھی۔

[۱۹۳۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ

مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان کے پاس ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہیں سلام کہا۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اے ابوذر! کیسے ہیں آپ؟ انہوں نے کہا:

❶ سنن أبي داود: ۱۵۹۹ ـ سنن ابن ماجه: ۱۸۱۴ ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۸۸

عُثْمَانَ جَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ ثُمَّ قَامَ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَاحْتَوَشُوهُ فَكُنْتُ فِيمَنْ احْتَوَشَهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا ذَرٍّ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ)). قَالَهَا بِالزَّايِ. ❶

خیریت سے ہوں۔ پھر وہ ایک ستون کے پاس جا کھڑے ہوئے تو لوگ بھی اُٹھ کر ان کے پاس چلے گئے اور انہیں گھیر لیا، میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں گھیر رکھا تھا۔ پھر لوگوں نے کہا: اے ابوذر! ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنایئے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اونٹوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے، بکریوں میں ان کی زکاۃ لازم ہوتی ہے، گائیوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے اور ریشم کے کپڑوں میں ان کی زکاۃ پڑتی ہے۔ راوی نے اَلْبَزّ ''زاء'' کے ساتھ کہا ہے۔

[۱۹۳۳]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا مُوسَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهَا، وَمَنْ دَفَعَ دَنَانِيرَ أَوْ دَرَاهِمَ أَوْ تِبْرًا أَوْ فِضَّةً لَا يَعُدُّهَا لِغَرِيمٍ وَلَا يُنْفِقُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَنْزٌ يُكْوَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). كَتَبَهُ مِنَ الْأَصْلِ الْعَتِيقِ وَفِي الْبَزِّ مُقَيَّدٌ. ❷

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے، بکریوں میں ان کی زکاۃ، گائیوں میں ان کی زکاۃ اور ریشم کے کپڑوں میں ان کی زکاۃ لازم ہوتی ہے۔ جو شخص درہم و دینار یا سونا چاندی حاصل کرے اور اسے قرض خواہ کو نہ لوٹائے اور نہ ہی اللہ کے راستے میں خرچ کرے تو وہ مال ''کنز'' ہے جس سے اسے روز قیامت داغا جائے گا۔

[۱۹۳۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الرَّقِّيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ)). ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے، بکریوں میں ان کی زکاۃ، گائیوں میں ان کی زکاۃ اور ریشم کے کپڑوں میں ان کی زکاۃ لازم ہوتی ہے۔

❶ مسند أحمد: ۲۱۵۵۷

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۸۸

❸ مسند أحمد: ۲۱۵۵۷

[١٩٣٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں یمن بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی، ہر چالیس میں سے ایک مُسِنہ (دو دانت والی گائے) اور ہر بالغ (غیر مسلم) شخص سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر معافری کپڑا وصول کریں۔

[١٩٣٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِيهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: حَالِمٍ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: حَالِمَةٍ.

ایک اور سند سے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے۔ اس میں سفیان نے بالغ شخص کا لفظ بیان کیا جبکہ معمر نے بالغ عورت کا لفظ ذکر کیا۔

[١٩٣٧]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی، ہر چالیس میں سے ایک مُسِنہ (دو دانت والی گائے) اور ہر بالغ (غیر مسلم) شخص سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر معافری کپڑا وصول کریں۔

بَابٌ: لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ

کاشت وغیرہ میں کام آنے والے جانوروں میں زکاۃ نہیں پڑتی

[١٩٣٨]...... حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْمُؤَدِّبُ الْمَرْوَزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّقِّيُّ، عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ)). كَذَا قَالَ غَالِبٌ الْقَطَّانُ وَهُوَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کام کرنے والے اونٹوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

غالب القطان نے بھی اسی طرح بیان کی اور میرے نزدیک وہ غالب بن عبید اللہ ہیں۔ واللہ اعلم

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٠٣ ـ جامع الترمذي: ٦٢٣ ـ مسند أحمد: ٢٢٠١٣ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٩٨

عِنْدِي غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ . ❶

[١٩٣٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَمْعَانَ ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ ، ثنا سَوَّارٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ ، وَلَكِنْ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنٌّ أَوْ مُسِنَّةٌ)) . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کام کرنے والی گائیوں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ ہر تیس گائیوں میں ایک سال کا ایک بچھڑا اور ہر چالیس گائیوں میں دو دانت والا ایک بیل یا گائے زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

[١٩٤٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي ، ثنا أَبُو بَدْرٍ ، ثنا زُهَيْرٌ ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)) وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ: ((لَيْسَ عَلَى الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)) . ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کام کاج کرنے والی گائیوں میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا۔ اور حرث کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ کام کرنے والی گائیوں پر کچھ لازم نہیں آتا۔

[١٩٤١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ .

عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کام کاج کرنے والی گائیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩٤٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رِشْدِينَ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْبَقَرِ الَّتِي يُحْرَثُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ . ❹

ابو الزبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ گائیاں جو کھیتی باڑی کے کام آتی ہیں، ان پر کچھ بھی زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

بَابُ تَفْسِيرِ الْخَلِيطَيْنِ وَمَا جَاءَ فِي الزَّكَاةِ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ

دو چیزوں کو ملانے کا مفہوم اور ان پر جو زکاۃ واجب ہوتی ہے

[١٩٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، ثنا الْوَلِيدُ ، عَنِ ابْنِ

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا۔ پھر انہوں نے لمبی بات بیان کی

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ١٦٦
❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ١١/ ٤٠
❸ ... أبی داود: ١٥٧٢ ـ مصنف ابن أبی شیبة: ٣/ ١٣٠
❹ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ١١٦

لَهِيعَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَذَكَرَ كَلَامًا، فَقَالَ: أَلَا إِنِّي سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفَرَّقٍ، وَالْخَلِيطَانِ مَا اجْتَمَعَ عَلَى الْحَوْضِ وَالرَّاعِي وَالْفَحْلِ)). ❶

اور کہا: سنو! یقیناً ایک روز میں نے انہیں یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکٹھے مال کو جدا جدا نہ کیا جائے (تاکہ زکاۃ سے بچ سکیں) اور جدا جدا مال کو اکٹھا نہ کیا جائے (تاکہ دو الگ مالوں کو ملا کر زکاۃ وصول کر سکیں) اور دو حصے دار وہ ہوتے ہیں جو حوض پر، چرانے پر اور جفتی کرانے پر ایک ساتھ (حصے دار) ہوں۔

[۱۹۴۴]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُوسٰى، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْمُثِيرَةِ صَدَقَةٌ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہل چلانے اور پانی نکالنے والی گائے (یا بیل) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

[۱۹۴۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ النَّفَرِ الْخُلَطَاءِ لَهُمْ أَرْبَعُونَ شَاةً، قَالَ: عَلَيْهِمْ شَاةٌ، فَإِنْ كَانَتْ لِوَاحِدٍ تِسْعَةٌ وَثَلَاثُونَ وَلِلْآخَرِ شَاةٌ، قَالَ: عَلَيْهِمَا شَاةٌ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ایسے حصے داروں کی جماعت کے بارے میں سوال کیا جن کے پاس چالیس بکریاں ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: ان پر (بہ طورِ زکاۃ) ایک بکری دینا لازم ہے، اور اگر ایک شخص کی ملکیت میں اُنتالیس بکریاں ہوں جبکہ دوسرے کی صرف ایک بکری ہو تو ان دونوں پر بھی ایک بکری (زکاۃ میں دینا) لازم ہوگی۔

[۱۹۴۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِصَحِيفَةٍ فِيهَا مَسَائِلُ يَسْأَلُهُ عَنْهَا، فَمَا تَتَعْتَعَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أَرْبَعِينَ شَاةً بَيْنَ نَفْسَيْنِ، فَقَالَ: فِيهَا شَاةٌ عَلَيْهِمَا.

حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حسن رحمہ اللہ کے پاس ایک صحیفہ لے کر آیا جس میں کچھ مسائل تھے جن کے بارے میں وہ آپ سے سوال کر رہا تھا، تو وہ ان میں سے کسی بھی مسئلے میں نہیں اٹکے، یہاں تک کہ جب دو آدمیوں (کی حصہ داری) میں چالیس بکریوں کی ملکیت کا مسئلہ آیا تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری (زکاۃ میں دینا) لازم ہوگی۔

[۱۹۴۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثنا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ

سُوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کی طرف سے زکاۃ وصول کرنے والے صاحب آئے، میں ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے انہیں کہتے سنا: یقیناً مجھے یہ

---

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١٠٦

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١١٦ ـ مصنف عبد الرزاق: ٦٨٢٨

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا آخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ شَيْئًا، قَالَ: وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ. وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ، فَقَالَ: خُذْ هٰذِهِ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا. ❶

تاکیدی حکم ہوا ہے کہ میں دودھ پلانے والے جانوروں سے کچھ نہ وصول کروں۔ انہوں نے بیان کیا کہ الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ ان کے پاس ایک آدمی بڑی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا، تو انہوں نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

[١٩٤٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حُمَيْدٍ الْجَلَّابُ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَيْسَرَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: إِيشْ فِي كِتَابِكَ؟ فَقَالَ: أَنْ لَا أُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا أَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا.

سُوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کے (بھیجے ہوئے) زکاۃ وصول کرنے والے صاحب آئے، میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا: آپ کی تحریر میں کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ (لکھا ہوا ہے) کہ میں اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کروں اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کروں۔ پھر ان کے پاس ایک آدمی بڑی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

[١٩٤٩]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقَرَأْتُ فِي كِتَابِهِ: ((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ))، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ حَسْنَاءَ مُلَمْلَمَةٍ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا وَقَالَ: مَا عُذْرِي عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذْتُ هٰذِهِ مِنْ مَالِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ . قَالَ يَحْيَى: ثُمَّ سَمِعْتُ شَرِيكًا بَعْدُ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، فَذَكَرْتُهُ لِوَكِيعٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا سَمِعْنَاهُ مِنْهُ عَنْ عُثْمَانَ.

سُوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے (بھیجے ہوئے) زکاۃ وصول کرنے والے صاحب ہمارے پاس تشریف لائے، تو میں نے ان کی کتاب میں (نبی ﷺ کا یہ حکم لکھا ہوا) پڑھا کہ زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان کے پاس ایک آدمی بہت بڑی، خوبصورت اور گوشت سے بھری ہوئی اونٹنی لے کر آیا تو انہوں نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا، اور کہا: جب میں ایک مسلمان آدمی کے مال سے اس کو وصول کروں گا تو رسول اللہ ﷺ کے ہاں کیا عذر پیش کروں گا؟

یحییٰ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس کے بعد شریک کو یہ حدیث عمران بن مسلم سے بیان کرتے سنا اور انہوں نے سُوید بن غفلہ سے روایت کیا۔ میں نے یہ وکیع سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے انہیں اس کو صرف عثمان سے روایت کرتے سنا۔

❶ مسند أحمد: ١٨٨٣٧

بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ
جس مال کی زکاۃ ادا کردی جاتی ہے وہ ''کنز'' نہیں رہتا

[۱۹۵۰]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الْمِصِّيصَةِ ، حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ ، عَنْ ثَابِتٍ يَعْنِي ابْنَ عَجْلَانَ ، ثنا عَطَاءٌ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَسَأَلَتْ عَنْ ذَالِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَتْ: أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتِ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ)) . الْمَعْنَى وَاحِدٌ . ❶

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سونے کے زیورات پہنا کرتی تھیں، تو انہوں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا یہ ''کنز'' ہے؟ (یعنی کیا یہ ایسا خزانہ ہے کہ جس کے بارے میں قرآن میں عذاب کی وعید بیان ہوئی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس کی زکاۃ ادا کردو تو یہ کنز نہیں رہتا۔

بَابُ زَكَاةِ الْحُلِيِّ
زیورات کی زکاۃ کا بیان

[۱۹۵۱]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ ، ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟)) ، فَقُلْتُ: صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ فِيهِنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ؟)) ، فَقُلْتُ: لَا ، أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذَالِكَ ، قَالَ: ((هُنَّ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ)) . مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هٰذَا مَجْهُولٌ . ❷

عبداللہ بن شداد بن ھاد بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے میرے ہاتھ میں چاندی کی موٹی موٹی انگوٹھیاں دیکھیں تو فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے انہیں آپ کی خاطر زینت کے لیے پہنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ یا اسی طرح کی کوئی بات کہی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جہنم میں لے جانے کے لیے یہی کافی ہیں۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٥٦٤ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١٤٠

❷ سنن أبي داود: ١٥٦٥ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٩ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١٣٩ ـ المعرفة للبيهقي: ٦/ ١٤٤

[١٩٥٢]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثنا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ مَسْعَدَةَ الْفَزَارِيُّ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، تَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِطَوْقٍ فِيهِ سَبْعُونَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ مِنْهُ الْفَرِيضَةَ، فَأَخَذَ مِنْهُ مِثْقَالًا وَثَلَاثَةَ أَرْبَاعِ مِثْقَالٍ. أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوكٌ، وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ.

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا ہار لے کر آئی جس میں ستر مثقال سونا لگا ہوا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس سے فرض زکاۃ وصول کر لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پونے دو مثقال سونا وصول کر لیا۔

ابوبکر الہذلی متروک راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس روایت کو بیان نہیں کیا۔

[١٩٥٣]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثنا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ بِهَذَا مِثْلَهُ، وَزَادَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ، قَالَ: ((نَعَمْ))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ﴾ (البقرة:١٧٧).

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ (سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا زکاۃ کے علاوہ بھی مال میں کوئی حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ﴾ ''اور اس نے مال کی محبت کے باوجود اسے (راہِ خدا میں) دیا۔''

[١٩٥٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْخُتُلِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَالِبٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَيْمُونٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ)).

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زیور میں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

[١٩٥٥]..... وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ: لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ. أَبُو حَمْزَةَ هَذَا مَيْمُونٌ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زیور میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

یہ جو ابوحمزہ راوی ہے اس کا نام میمون ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[١٩٥٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب

❶ المعرفة للبيهقي: ٦/ ١٤٤

الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحُلِيِّ إِذَا أُعْطِيَ زَكَاتُهُ. ❶

زیور کی زکاۃ ادا کی جائے تو اسے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[١٩٥٧]...... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى خَازِنِهِ سَالِمٍ: أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ حُلِيِّ بَنَاتِهِ كُلَّ سَنَةٍ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خزانچی سالم کے نام یہ پیغام لکھا کرتے تھے کہ وہ ان کی بیٹیوں کے زیور کی ہر سال زکاۃ ادا کیا کریں۔

[١٩٥٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، ثنا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ لِي حُلِيًّا وَإِنَّ زَوْجِي خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَأَنَّ لِي بَنِي أَخٍ أَفَيُجْزِي عَنِّي أَنْ أَجْعَلَ زَكَاةَ الْحُلِيِّ فِيهِمْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). هٰذَا وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ هٰذَا مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: میرے پاس کچھ زیورات ہیں اور میرا خاوند تنگدست ہے، میرے کچھ بھتیجے بھی ہیں، تو کیا مجھ سے کفایت کر سکتا ہے کہ اگر میں زیورات کی زکاۃ ان ہی کو دے دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

یہ وہم ہے جبکہ درست یہ ہے کہ یہ ابراہیم سے مروی ہے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ مرسل موقوف ہے۔

[١٩٥٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا الْفِرْيَابِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْ عَنْ حُلِيٍّ لَهَا، قَالَ: إِذَا بَلَغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ، قَالَتْ: إِنَّ فِي حِجْرِي بَنِي أَخٍ لِي أَفَأَضَعُهُ فِيهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. مَوْقُوفٌ.

علقمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (ان سے) اپنے زیورات کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب وہ دوسو (درہم کی قیمت) کو پہنچ جائیں تو ان میں زکاۃ واجب ہوگی۔ انہوں نے کہا: میرے زیر کفالت میرے بھتیجے ہیں، تو کیا میں اس (زکاۃ) کو ان میں صرف کر دوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ روایت موقوف ہے۔

بَابٌ: لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يُعْتَقَ

مکاتب غلام کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اسے آزاد نہ کر دیا جائے

[١٩٦٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ، ثنا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکاتب کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اسے آزاد نہ کر دیا جائے۔ (مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٣٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ١٥٤

بَزِيعٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يُعْتَقَ)). ❶

ہے جس کے ساتھ اس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم اتنی رقم ادا کردو گے تو آزاد ہو جاؤ گے)۔

[١٩٦١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا حَجَّاجٌ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِمَا أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيَسُرُّكُمَا أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِأَسْوِرَةٍ مِنْ نَارٍ؟))، قَالَا: لَا، قَالَ: ((فَأَدِّيَا حَقَّ هٰذَا)). وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، وَقَالَ أَيْضًا: فَأَدِّيَا حَقَّ هٰذَا عَلَيْكُمَا، يَعْنِي الزَّكَاةَ، حَجَّاجٌ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: اہل یمن میں سے دو عورتیں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات اچھی لگے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان دونوں کا حق (یعنی زکاۃ) ادا کیا کرو۔
ابن نمیر بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) اس کا جو تم دونوں پر حق لاگو ہوتا ہے اسے ادا کیا کرو، یعنی زکاۃ۔ حجاج سے مراد ابن ارطاۃ ہے اور اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

[١٩٦٢]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ، ثنا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُرَيْجٌ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ لِامْرَأَتِي حُلِيًّا مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا، قَالَ: ((فَأَدِّي زَكَاتَهُ نِصْفَ مِثْقَالٍ)). يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ، وَهٰذَا وَهْمٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: میری بیوی کے پاس بیس مثقال زیورات ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی نصف مثقال زکاۃ ادا کرو۔
یحییٰ بن ابی انیسہ متروک راوی ہے اور (اس کو نبی ﷺ کا فرمان قرار دینا) وہم ہے، جبکہ درست بات یہ ہے کہ یہ روایت مرسل موقوف ہے۔

[١٩٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ امْرَأَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْهُ عَنْ طَوْقٍ لَهَا

ابراہیم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے اپنے ہار کے بارے میں سوال کیا جس میں بیس مثقال سونا لگا ہوا تھا کہ کیا میں اس کی زکاۃ ادا کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: کتنی؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٩

❷ مسند أحمد: ٦٦٦٧، ٦٩٠١

فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ ، فَقَالَتْ: أُزَكِّيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَتْ: كَمْ؟ قَالَ: خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، قَالَتْ: أُعْطِيهَا فُلَانًا ، ابْنُ أَخٍ لَهَا يَتِيمٌ فِي حِجْرِهَا ، قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتِ .

نے فرمایا: پانچ درہم۔ انہوں نے پوچھا: کیا میں اسے فلاں کو دے دیا کروں؟ وہ ان کا یتیم بھتیجا تھا اور ان کے زیر کفالت تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، اگر تم چاہو۔

[١٩٦٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثنا يَحْيَى ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثنا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ لِامْرَأَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ حُلِيٌّ فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُودٍ: أُعْطِي زَكَاتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَتْ: أُعْطِي ابْنَ أَخِي يَتِيمًا؟ قَالَ: نَعَمْ .

ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس کچھ زیورات تھے، تو انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں اس کی زکاۃ ادا کیا کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ ان (کی بیوی) نے پوچھا: کیا میں (اس کی زکاۃ) اپنے یتیم بھتیجے کو دے سکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[١٩٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ . ❶

علی بن سُلیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیور کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا يَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ تُصْدَقُ أَلْفَ دِينَارٍ فَتَجْعَلُ لَهَا مِنْ ذَالِكَ حُلِيًّا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يُرٰى فِيهِ صَدَقَةٌ .

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیوں میں سے ایک عورت کو ایک ہزار دینار دیے گئے، تو انہوں نے ان میں سے چار سو دینار کے اپنے لیے زیورات بنا لیے، اور اس میں زکاۃ کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

[١٩٦٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنْبَأَ عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ: لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ . ❷

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زیورات میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩٦٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحَلِّي بَنَاتَهُ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يُخْرِجُ زَكَاتَهُ .

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے صاحبزادیوں کے چار سو دینار کے زیورات بنایا کرتے تھے اور ان کی زکاۃ نہیں نکالتے تھے۔

[١٩٦٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا هِشَامُ بْنُ

فاطمہ بنت منذر سے مروی ہے کہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنی بیٹیوں کے سونے کے زیورات بنایا کرتی تھیں، جن کی

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ١٣٨

❷ مصنف عبد الرزاق: ٧٠٤٧

عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِهَا بِالذَّهَبِ وَلَا تُزَكِّيهِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ أَلْفًا. ❶

مالیت پچاس ہزار ہوتی تھی، اور ان کی زکاۃ نہیں دیتی تھیں۔

بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ فِي مَالِ الصَّبِيِّ وَالْيَتِيمِ
بچے اور یتیم کے مال میں زکاۃ کا وجوب

[۱۹۷۰]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْهُذَلِيُّ الْأَزْدِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: ((مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا، تو فرمایا: جو شخص کسی ایسے یتیم کا سرپرست ہو کہ جس کے پاس مال ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے مال کی تجارت کرتا رہے اور اسے (یوں ہی) مت چھوڑ دے، کہ اسے زکاۃ ہی کھا جائے (یعنی ایسا نہ کرے کہ اس سے تجارت وغیرہ نہ کرے اور ہر سال اس کی زکاۃ دے دے کر اسے ختم ہی کر ڈالے)۔

[۱۹۷۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ بِالْكُوفَةِ، ثنا أَبِي، ثنا مِنْدَلٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْفَظُوا الْيَتَامَى فِي أَمْوَالِهِمْ لَا تَأْكُلُهَا الزَّكَاةُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیموں کے مالوں کے بارے میں ان کا خیال رکھو، کہیں اسے زکاۃ نہ کھا جائے۔

[۱۹۷۲]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، ثنا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم کے مال میں (بھی) زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

[۱۹۷۳]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنا عَبْدُ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے مالوں کے ذریعے (رزق)

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٣٨

❷ جامع الترمذي: ٦٤١

الْوَهَّابِ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ((ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَأْكُلُهَا الصَّدَقَةُ)).

تلاش کرو (یعنی ان کے مال سے کاروبار کرو) تا کہ اسے زکاۃ ہی نہ کھا جائے۔

[۱۹۷۴]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُهُمْ عِنْدَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَحَسَبُوهَا مَعَ الزَّكَاةِ، فَوَجَدُوهَا تَامَّةً فَأَتَوْا عَلِيًّا فَقَالَ: كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مَالٌ لَا أُزَكِّيهِ. ❶

ابورافع بیان کرتے ہیں کہ ان کے اموال سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جب انہوں نے وہ ان کو واپس کیے تو انہوں نے ان اموال میں کچھ کمی دیکھی، پھر انہوں نے زکاۃ کو ملا کر حساب کیا تو وہ پورے ہو گئے۔ چنانچہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو انہوں نے فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال پڑا رہتا اور میں اس کی زکاۃ نہ ادا کرتا؟

[۱۹۷۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَشْعَثُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَقْطَعَ أَبَا رَافِعٍ أَرْضًا، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو رَافِعٍ بَاعَهَا عُمَرُ بِثَمَانِينَ أَلْفًا فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يُزَكِّيهَا، فَلَمَّا قَبَضَهَا وَلَدُ أَبِي رَافِعٍ عَدُّوا مَالَهُمْ فَوَجَدُوهَا نَاقِصَةً، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: أَحَسَبْتُمْ زَكَاتَهَا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَحَسَبُوا زَكَاتَهَا فَوَجَدُوهَا سَوَاءً، فَقَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُمْ تَرَوْنَ عِنْدِي مَالٌ لَا أُؤَدِّي زَكَاتَهُ.

ابن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو زمین الاٹ کی تھی۔ جب ابورافع رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اسی ہزار کے عوض بیچ دیا اور اس رقم کو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ وہ اس کی زکاۃ ادا کیا کرتے تھے۔ پھر جب ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد نے اس رقم کو اپنے قبضے میں لیا اور انہوں نے اپنے مال کی گنتی کی تو اسے کم پایا، چنانچہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں بتلایا (کہ رقم تو کم ہے)۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے اس کی زکاۃ کا حساب کیا ہے؟ تو انہوں نے جب اس کی زکاۃ کا حساب کیا تو رقم پوری ہوگئی۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال پڑا رہے اور میں اس کی زکاۃ نہ ادا کروں؟

بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ
وصی کا یتیم بچے کے مال سے بطورِ قرض کچھ لینا

[۱۹۷۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا ابْنُ أَبِي عَوْنٍ، وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ،

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یتیم کا مال تھا، تو وہ اس سے بہ طورِ قرض بھی لے لیا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ اس کے ضامن بھی بن جاتے تھے (یعنی اس

❶ السنن الکبریٰ للبیہقی: ٤/ ١٠٨

عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ مَالُ يَتِيمٍ فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ، وَرُبَّمَا ضَمِنَهُ وَكَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ إِذَا وَلِيَهُ. ❶

بات کی ذمہ داری لے لیتے تھے کہ اگر دوسرا شخص ادائیگی میں کوتاہی کرے گا تو اس کی طرف سے وہ ادا کریں گے) اور جب وہ یتیم کے سرپرست بنتے تو اس کے مال سے زکاۃ بھی ادا کیا کرتے تھے۔

[۱۹۷۷]..... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، ثنا يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةُ. ❷

عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے اموال کے ذریعے (رزق) تلاش کرو، کہیں اسے زکاۃ ہی نہ ختم کر ڈالے۔

[۱۹۷۸]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ وَيَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَيَدْفَعُهُ مُضَارَبَةً.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکاۃ ادا کیا کرتے تھے، اس سے بہ طور قرض بھی لے لیتے اور اسے مضاربت کے طور پر بھی دیتے تھے۔ (شرعی اصطلاح میں نفع تجارت میں معاہدۂ شرکت کو مضاربت کہتے ہیں، جس میں ایک شخص کا مال ہوتا ہے اور دوسرے کی محنت ہوتی ہے)۔

[۱۹۷۹]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرْمِيسِينِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا مُنِيرُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ أَرْضًا فَعَجَزَ عَنْهَا فَمَاتَ، فَبَاعَهَا عُمَرُ بِمِائَتَيْ أَلْفٍ وَثَمَانِيَةِ آلَافِ دِينَارٍ، وَأَوْصَى إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يُزَكِّيهَا كُلَّ سَنَةٍ حَتَّى أَدْرَكَ بَنُوهُ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَأَتَوْهُ، فَقَالُوا: إِنَّا وَجَدْنَا مَالَنَا نَاقِصًا، فَقَالَ: أَحَسَبْتُمْ زَكَاتَهُ؟ فَقَالُوا: لَا، قَالَ: احْسِبُوا زَكَاتَهُ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام ابورافع کو زمین دی تو وہ اس (کی کاشت وغیرہ) سے عاجز آ گئے۔ چنانچہ جب انہوں نے وفات پائی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دو لاکھ آٹھ ہزار دینار کے عوض بیچ دیا اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (وہ رقم سنبھالنے کا) حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ ہر سال اس کی زکاۃ ادا کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کی اولاد بڑی ہوگئی تو آپ نے وہ مال ان کے حوالے کر دیا۔ جب انہوں نے اس کا حساب کیا تو اسے کم محسوس کیا تو وہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور کہا: ہمیں اپنا مال کم لگ رہا ہے تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کی زکاۃ کا حساب لگایا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں تو آپ نے فرمایا: اس کی زکاۃ کا حساب لگاؤ (یعنی جو مال اس کی زکاۃ میں نکالا ہے اسے بھی اس میں شمار کرو)۔ چنانچہ جب انہوں نے حساب کیا تو رقم پوری ہوگئی۔

[۱۹۸۰]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٨

❷ سلف برقم: ۱۹۷۳

سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَلِيًّا زَكَّى أَمْوَالَ بَنِي أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: فَلَمَّا دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ، فَقَالُوا: إِنَّا وَجَدْنَاهَا بِنَقْصٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَتَرَوْنَ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مَالٌ لَا أُزَكِّيهِ؟

ابورافع رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے مال کی زکاۃ ادا کی۔ پھر جب انہوں نے وہ مال ان کے حوالے کیا تو انہیں وہ کم لگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: ہمیں یہ مال کم لگ رہا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال پڑا رہتا اور میں اس کی زکاۃ ادا نہ کرتا؟

[۱۹۸۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ثنا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يَجِبُ عَلَى مَالِ الصَّغِيرِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ. ابْنُ لَهِيعَةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چھوٹے بچے کے مال پر تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر نماز واجب نہ ہو جائے۔

ابن لہیعہ ایسا راوی ہے کہ اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

[۱۹۸۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَابْنَتُهَا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي يَدِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((هَلْ تُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا؟))، قَالَتْ: لَا، قَالَ: ((فَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟))، قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا وَقَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ. [1]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: اہل یمن میں سے ایک عورت اور اس کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ تو اس عورت نے (یہ سن کر) دونوں کنگن اُتار دیے اور کہا: یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

اُونٹ اور بکریوں کی زکاۃ کا بیان

[۱۹۸۳]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ قَوْهِيٍّ بِالْمِفْتَحِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الدُّولَابِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چرنے والے اونٹوں میں ایک بکری (زکاۃ واجب ہوتی) ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں، بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں (یہ

[1] سنن أبي داود: ١٥٦٣ ـ سنن النسائي: ٥/ ٣٨

قَالَ: ((فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ سَائِمَةٍ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ جَذَعَةٌ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ)). كَذَا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ. ❶

طور زکاۃ ادا کرنا واجب ہوتی) ہیں۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پینتیس اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں ایک سال کی مادہ اونٹنی ہے، لیکن اگر یہ نہ ملے تو پھر دو سال کا ایک نر اونٹ (زکاۃ میں) دے دیا جائے۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پینتالیس اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں دو سال کی مادہ اونٹنی ہے۔ اگر اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو ساٹھ اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں تین سال کی مادہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پچھتر اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں چار سالہ اونٹنی ہے۔ لیکن اگر ایک بھی بڑھ جائے تو نوے اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں دو دو سال کی دو مادہ اونٹنیاں ہیں۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ایک سو بیس اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔ اور اگر اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو ہر چالیس میں ایک چار سالہ اونٹنی اور ہر پچاس میں تین سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔

[١٩٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ فِي آخَرِينَ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ: هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ: فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت پر فائز کیا گیا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ بحرین کی جانب بھیجا اور انہیں یہ خط لکھا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرض کردہ زکاۃ کے وہ مقررہ اصول ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا تھا۔ ان اصولوں کے مطابق جب مسلمانوں سے زکاۃ وصول کی جائے تو انہیں زکاۃ ادا کر دینی چاہیے اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ زیادہ نہ دے۔ (ان اصولوں کی تفصیل یہ ہے کہ) چوبیس اور اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری (زکاۃ ادا کرنا) واجب ہوگی۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد پچیس ہو جائے تو پینتیس تک ایک سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے۔ جب ان کی تعداد چھتیس سے لے کر پینتالیس تک پہنچ جائے تو ان میں دو سالہ ایک مادہ اونٹنی ہے۔ جب وہ چھیالیس سے لے کر

❶ مسند أحمد: ٤٦٣٢، ٤٦٣٣-شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٥٨٢٠

مَخَاضٍ أُنْثَى ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ

ساٹھ اونٹوں تک پہنچ جائیں تو ان میں تین سال کی مادہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ جب وہ اکسٹھ سے لے کر پچھتر تک پہنچ جائیں تو ان میں چار سالہ ایک اونٹنی ہے۔ پھر جب وہ چھہتر سے لے کر نوے تک پہنچ جائیں تو ان میں دو دو سال کی دو مادہ اونٹنیاں ہیں۔ اور جب ان کی تعداد اکیانوے سے لے کر ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو ان میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ پھر اگر ایک سو بیس پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس اونٹوں میں دو سال کی ایک مادہ اونٹنی اور ہر پچاس میں تین سال کی ایک اونٹنی (زکاۃ ادا کرنا) ہوگی۔ اور اگر زکاۃ کے اونٹوں کی عمریں مختلف ہو جائیں تو جس شخص پر زکاۃ میں چار سالہ اونٹنی واجب ہو لیکن اس کے پاس چار سال کی اونٹنی موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں شامل کر لے، اگر میسر ہوں تو، یا پھر بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس شخص پر زکاۃ میں تین سال کی اونٹنی واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ چار سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر زکاۃ میں تین سال کی اونٹنی واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس صرف دو سال کی ایک مادہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے۔ (اسی طرح) جس پر دو سال کی ایک مادہ اونٹنی زکاۃ میں واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس شخص پر دو سالہ ایک مادہ اونٹنی زکاۃ میں واجب ہوتی ہو جبکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہو تو اس سے ایک سال کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ جس پر زکاۃ میں ایک سالہ اونٹنی واجب ہوتی ہو

يَشَاءَ رَبُّهَا ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ ، وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاةٌ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ ، وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ ، وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ، وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالُهُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا .
وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ ، وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . [1]

لیکن اس کے پاس وہ موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس دو سالہ ایک مادہ اونٹنی ہو تو یقیناً اس سے دو سال کی ایک مادہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اگر (کسی شخص کی زکاۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچ جائے) لیکن اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سال کا نر اونٹ ہو تو وہ اس سے وہی قبول کر لے اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ لے۔ اور اگر کسی شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکاۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک (کچھ دینا) چاہے (تو وہ اس کی مرضی ہے)۔ لیکن جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو اس میں ایک بکری (بہ طور زکاۃ) واجب ہوتی ہے۔ خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی زکاۃ (کا نصاب) یہ ہے کہ جب ان کی تعداد چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ہو جائے تو اس میں ایک بکری (بہ طور زکاۃ) واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر ایک سو بیس سے بڑھ کر دو سو تک تعداد ہو جائے تو ان میں دو بکریاں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ پھر جب دو سو سے بڑھ کر تین سو تک تعداد پہنچ جائے تو ان میں تین بکریاں زکاۃ ہوگی۔ اور جب تین سو سے تعداد بڑھ جائے تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکاۃ واجب ہوگی۔ یاد رہے کہ زکاۃ میں انتہائی بوڑھا، کانا اور عیب دار جانور نہ دیا جائے، ہاں اگر زکاۃ وصول کرنے والے کی مرضی شامل ہو تو دیا جا سکتا ہے۔ زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ اگر دو قسم کے جانور ہوں (مثلاً اونٹ بھی اور بکریاں بھی) تو ان دونوں کے درمیان برابری سے زکاۃ تقسیم ہو جائے گی، نیز یہ کہ اگر کسی شخص کی خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے کم ہو تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔ نیز چاندی کے ڈھلے ہوئے سکوں میں ایک عشر کا چوتھائی واجب ہوتا ہے، سو اگر کسی شخص کے پاس صرف

[1] صحيح البخاري: ١٤٤٨ ، ١٤٥٠ ، ١٤٥١ ، ١٤٥٣ ـ مسند أحمد: ٧٢

ایک سو نوے درہم ہوں تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔

یوسف رحمہ اللہ اپنی (روایت کردہ) حدیث میں (یہ الفاظ) بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین کی جانب بھیجا تو ان کے لیے یہ تحریر لکھی: بسم اللہ الرحمان الرحیم، یہ زکاۃ کے مقررہ اصول ہیں۔ فضل بن سہل رحمہ اللہ نے یوں بیان کیا کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا، پھر ان کے لیے یہ تحریر لکھی اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت کی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا نقش (یوں تھا کہ) ایک سطر میں "محمد"، دوسری سطر میں "رسول" اور تیسری سطر میں "اللہ" لکھا ہوا تھا۔ (آگے یہ رقم تھا کہ) یہ زکاۃ کے وہ مقررہ اصول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیا اور انہی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔

[١٩٨٥]..... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، أَنْبَأَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخَذْنَا هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هٰذِهِ فَرَائِضُ صَدَقَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَمَنْ يُسْأَلُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطِهَا عَلٰى وَجْهِهَا، وَمَنْ سُئِلَهَا عَلٰى غَيْرِ وَجْهِهَا فَلَا يُعْطِهَا، فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلٰى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلٰى سِتِّينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلٰى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ، فَإِذَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مسلمانوں پر فرض ہونے والی زکاۃ کے وہ احکام ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا، ان اصولوں کے مطابق جب مسلمانوں سے زکاۃ وصول کی جائے تو انہیں زکاۃ ادا کر دینی چاہیے اور جس سے ان کے علاوہ (کسی اور اصولوں کے مطابق) زکاۃ وصول کی جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اور اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری (زکاۃ ادا کرنا) واجب ہوگی۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد پچیس ہو جائے تو پینتیس تک ایک سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے، لیکن اگر ایک سالہ مادہ اونٹنی نہ ہو تو دو سال کا نر اونٹ (زکاۃ میں واجب) ہو گا۔ پھر جب ان کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے تو ان میں پینتالیس تک دو سالہ ایک مادہ اونٹنی ہے۔ جب وہ چھیالیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ساٹھ تک تین سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے اور جب ان کی تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے تو پچھتر تک ان میں چار سالہ ایک اونٹنی (زکاۃ واجب ہوتی) ہے۔ پھر جب وہ چھہتر تک پہنچ جائیں تو ان میں نوے تک دو دو سال کی دو مادہ

بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، فَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فَبَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ جَذَعَةً وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ حِقَّةً وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةً وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عِنْدَهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقَ مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقَ شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ، وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ وَاحِدَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا

اونٹنیاں ہیں۔اور جب ان کی تعداد اکیانوے سے لے کر ایک سوبیس تک پہنچ جائے تو ان میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔(اسی طرح) جب وہ ایک سو اکیس کی تعداد کو پہنچ جائیں تو ہر چالیس میں دو سالہ ایک مادہ اونٹنی اور ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی (بہ طور زکاۃ ادا کرنا واجب) ہوتی ہے۔اگر زکاۃ کے اونٹوں کی عمریں مختلف ہو جائیں تو جس شخص کی زکاۃ چار سالہ اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس چار سال کی اونٹنی موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں دے، اگر میسر ہوں تو، یا پھر بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔اور جس کی زکاۃ تین سال کی اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ چار سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔جس کی زکاۃ تین سال کی اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس صرف دو سال کی ایک مادہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے۔(اسی طرح) جس کی زکاۃ دو سال کی ایک مادہ اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس دو سالہ مادہ اونٹنی نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم دے دے۔اور جس شخص کی زکاۃ دو سالہ ایک مادہ اونٹنی تک پہنچ گئی ہو جبکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہو تو اس سے ایک سال کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے۔جس کی زکاۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچی ہو لیکن اس کے پاس صرف دو سالہ ایک مادہ اونٹنی موجود ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے دو بکریاں یا بیس درہم دے دے۔جس شخص کی زکاۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچ جائے لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ دو سال کا نر اونٹ ہو تو وہ اس سے

تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ ، وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا نَقَصَتْ سَائِمَةُ الْغَنَمِ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ، وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا)) .
إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . [1]

وہی وصول کرلیا جائے اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ لی جائے۔ اور جس شخص کے پاس صرف چار اُونٹ ہوں تو ان میں زکاۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک (کچھ دینا) چاہے (تو وہ اس کی مرضی ہے)۔لیکن جب اونٹوں کی تعداد پانچ تک پہنچ جائے تو اس میں ایک بکری (بہ طورِ زکاۃ) واجب ہوتی ہے۔ خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی زکاۃ (کا نصاب) یہ ہے کہ جب ان کی تعداد چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ہو جائے تو ایک بکری زکاۃ پڑتی ہے۔لیکن اگر ایک سو بیس سے لے کر دو سو تک پہنچ جائے تو ان میں دو بکریاں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ پھر جب ایک بھی بڑھ جائے تو تین سو تک (تین بکریاں زکاۃ ہوگی۔ اور) ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکاۃ واجب ہوگی۔ یاد رہے کہ زکاۃ میں انتہائی بوڑھا، کانا اور عیب دار جانور نہ دیا جائے، ہاں اگر زکاۃ وصول کرنے والا چاہے (تو جائز ہے)۔ زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ اگر دو قسم کے جانور ہوں تو ان دونوں کے درمیان برابری سے زکاۃ تقسیم ہو جائے گی، نیز یہ کہ اگر کسی شخص کی خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی بکری کم ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔ نیز چاندی کے ڈھلے ہوئے سکوں میں ایک عشر کا چوتھائی واجب ہوتا ہے، سو اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔
اس روایت کی اسناد صحیح ہے اور تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٩٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: هٰذِهِ نُسْخَةُ

امام ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اس تحریر کا نسخہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کے بارے میں تحریر فرمائی، یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے پاس تھا۔ ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ تحریر سالم بن عبداللہ بن عمر نے پڑھائی تو

[1] السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٨٦۔سنن أبي داود: ١٥٦٧۔سنن النسائي: ٥/ ١٨

كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي كَتَبَ فِي الصَّدَقَةِ وَهُوَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حِينَ أُمِّرَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا وَكَتَبَ بِهَا إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَأْمُرُونَ بِذَالِكَ بَعْدَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا هِشَامُ بْنُ هَانِءٍ فَنَسَخَهَا إِلَى كُلِّ عَامِلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِهَا وَلَا يَتَعَدُّونَهَا وَهٰذَا كِتَابُ تَفْسِيرِهَا: لَا يُؤْخَذُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِبِلِ الصَّدَقَةُ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَشْرًا، فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ أُفْرِضَتْ فَكَانَ فِيهَا فَرِيضَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتِّينَ، فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً، فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

میں نے یہ ہو بہو یاد کر لی۔ اسی تحریر کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ سے اس وقت لیا تھا جب وہ مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے عاملین کو اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا اور ولید کو بھی یہ لکھ بھیجی، چنانچہ ولید نے بھی اپنے عاملین کو اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا۔ پھر اس کے بعد والے خلفاء بھی اسی کا حکم دیتے رہے، پھر ھشام نے حکم دیا اور مسلمانوں کے ہر عامل کو اس کا ایک نسخہ بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ اس کے مطابق عمل کریں اور اس سے تجاوز نہ کریں۔ اس تحریر کی تفصیل یہ ہے کہ اونٹوں کی زکاۃ میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں لی جائے گی جب تک وہ پانچ نہ ہوں۔ جب اونٹ پانچ ہوں تو ان میں ایک بکری ہے، یہاں تک کہ وہ دس ہو جائیں۔ جب وہ دس کی تعداد تک پہنچ جائیں تو ان میں دو بکریاں (واجب ہوتی) ہیں، یہاں تک کہ وہ پندرہ ہو جائیں۔ جب وہ پندرہ کی تعداد تک پہنچ جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں، یہاں تک کہ وہ بیس ہو جائیں۔ جب وہ بیس کی تعداد کو پہنچ جائیں تو ان میں چار بکریاں (بہ طور زکاۃ واجب ہوتی) ہیں، یہاں تک کہ وہ پچیس ہو جائیں۔ جب وہ پچیس کی تعداد تک پہنچ جائیں تو ان میں اونٹوں سے زکاۃ فرض ہو جائے گی اور وہ ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ لے لیا جائے گا، یہاں تک کہ پینتیس ہوں جائیں۔ چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی ہے۔ چھیالیس سے ساٹھ تک ایک جفتی کے قابل تین سالہ اونٹنی ہے۔ اکسٹھ سے پچھتر تک ایک چار سالہ اونٹنی ہے۔ چھہتر سے نوے تک دو سالہ دو اونٹنیاں ہیں۔ اکیانوے سے ایک سو بیس تک جفتی کے قابل تین سالہ دو اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو اکیس سے ایک سو انتیس تک دو سالہ تین اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو تیس سے ایک سو انتالیس تک ایک دو سالہ اونٹنی اور ایک تین سالہ اونٹنی ہے۔ ایک سو چالیس سے ایک سو انچاس تک میں دو عدد تین سالہ اور

وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ وَبِنْتَا لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ وَثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتَا لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيُّ السِّنِينَ وُجِدَتْ فِيهَا أُخِذَتْ عَلٰى عِدَّةِ مَا كَتَبْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْإِبِلِ يُؤْخَذُ عَلٰى نَحْوِ مَا كَتَبْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً فَفِيهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ شَاةً وَمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثَمِائَةِ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الثَّلَاثِمِائَةِ بِشَاةٍ فَلَيْسَ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا خَمْسُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا سِتُّ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا ثَمَانُ

دوعدد دوسالہ اونٹنیاں (بہ طورِ زکاۃ واجب ہوتی) ہیں۔ ایک سو پچاس سے ایک سو انسٹھ تک تین عدد تین سالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو ساٹھ سے ایک سو انہتر تک چار دوسالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو ستر سے ایک سو اُناسی تک تین دوسالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو اَسّی سے ایک سو نواسی تک دوعدد تین سالہ اونٹنیاں اور دوعدد دوسالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو نوے سے ایک سو ننانوے تک تین عدد تین سالہ مادہ اونٹنیاں اور ایک دوسالہ اونٹنی ہے۔ پھر جب ان کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو ان میں چار تین سالہ اونٹنیاں یا پانچ، دوسالہ اونٹنیاں (بہ طورِ زکاۃ واجب ہوتی) ہیں، جو بھی تمہیں میسر آئیں، اس کو ہماری اس تحریر کے مطابق وصول کرو۔ پھر اونٹوں کی تمام تر زکاۃ اسی اصول کے مطابق لی جائے جو ہم نے اس خط میں لکھ دیا ہے۔ بکریوں کی زکاۃ تب تک وصول نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ چالیس کی تعداد کو نہ پہنچ جائیں۔ سو جب ان کی تعداد چالیس ہو جائے تو ان میں ایک بکری (زکاۃ میں ادا کرنا واجب) ہوگی، یہاں تک کہ وہ ایک سو بیس تک پہنچ جائیں۔ جب وہ ایک سو اکیس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں، یہاں تک کہ ان کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے۔ جب وہ دو سو ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں زکاۃ پڑے گی، یہاں تک کہ وہ تین سو کی تعداد کو پہنچ جائیں۔ پھر جب وہ چار سو ہو جائیں گی تو ان میں چار بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ وہ پانچ سو تک پہنچ جائیں۔ جب وہ پانچ سو ہو جائیں گی تو ان میں پانچ بکریاں (بہ طورِ زکاۃ واجب) ہوں گی، یہاں تک کہ وہ چھ سو کی تعداد کو پہنچ جائیں۔ پھر جب ان کی تعداد سات سو تک پہنچ جائے تو ان میں سات بکریاں ہیں، یہاں تک کہ وہ آٹھ سو کو پہنچ جائیں۔ (اسی طرح) جب وہ آٹھ سو ہو جائیں تو ان میں آٹھ بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ ان کی تعداد نو سو تک پہنچ جائے۔ جب وہ نو سو ہو جائیں تو ان میں نو بکریاں زکاۃ پڑے گی، یہاں تک کہ وہ ایک ہزار کی تعداد کو پہنچ جائیں۔ اور جب ان کی تعداد ایک

شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا تِسْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ أَلْفَ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَلْفَ شَاةٍ فَفِيهَا عَشْرُ شِيَاهٍ ثُمَّ فِي كُلِّ مَا زَادَتْ مِائَةُ شَاةٍ شَاةٌ . ❶

ہزار ہو جائے تو پھر ان میں دس بکریاں (زکاۃ میں ادا کرنا) ہوتی ہیں۔ پھر جتنے سینکڑے بڑھتے جائیں گے اسی حساب سے زکاۃ میں ایک ایک بکری کا اضافہ ہوتا جائے گا۔

[۱۹۸۷]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَنبَأَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَرْسَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ ، فَوَجَدَهُ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ ، وَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عُمَّالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ بِمِثْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عُمَّالَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا فِي ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَكَانَ فِيهِمَا فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ : فَإِذَا زَادَتْ عَلَى التِّسْعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ ، حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَلَيْسَ فِيمَا لَا يَبْلُغُ الْعَشْرَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَشْرَ .

محمد بن عبدالرحمان انصاری بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو جس وقت خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے مدینہ میں یہ پیغام بھیجا کہ وہ زکاۃ کے احکام کے بارے میں عہد رسالت کا کوئی حکم نامہ تلاش کریں۔ تو انہیں وہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ہاں مل گیا۔ وہ زکاۃ کے احکام کے بارے میں نبی ﷺ کی سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام لکھی جانے والی تحریر تھی۔ اور پھر انہیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ کی وہ تحریر بھی مل گئی جو انہوں نے زکاۃ کے بارے میں اپنے عُمال کو لکھی تھی اور وہ نبی ﷺ کی اسی تحریر کے مثل تھی جو آپ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام لکھی تھی۔ چنانچہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے زکاۃ وصول کرنے والے اپنے عُمال کو یہ حکم فرمایا کہ وہ ان ہی احکام کے مطابق زکاۃ وصول کریں جو ان دو تحریروں میں درج ہیں۔ ان میں اونٹوں کی زکاۃ کے بارے میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اگر ان کی تعداد نوے سے ایک بھی بڑھ جائے تو ان میں (اکیانوے سے لے کر) ایک سو بیس تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں زکاۃ (واجب) ہو گی۔ پھر اگر ایک سو بیس سے ایک بھی بڑھ جائے تو اس میں دو دو سال کی تین مادہ اونٹنیاں ہوں گی، یہاں تک کہ وہ ایک سو اُنتیس تک پہنچ جائیں۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد اس سے بڑھ جائے تو جب تک وہ (مزید) دس کی تعداد کو نہیں پہنچ جاتے تو ان میں کوئی چیز واجب نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ دس (مزید) ہو جائیں۔

بَابٌ : لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ
کسی مالدار اور طاقتور صحت مند شخص کو زکاۃ دینا جائز نہیں

[۱۹۸۸]..... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٠ ـ جامع الترمذي: ٦٢١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٩٣ ـ مسند أحمد: ٤٦٣٢

أَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ يُعْرَفُ بِوَلِيدِ مِصْرَ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَرَّحَتْنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي، وَقَالَ: ((مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللَّهُ، وَمَنِ اسْتَكْفَ كَفَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ)). فَقُلْتُ: نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ. ❶

مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا، آپ نے اپنا رُخ میری جانب کیا اور فرمایا: جو شخص (دنیوی مال و جاہ سے) بے پروا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز کر دیتا ہے، جو (لوگوں سے مانگنے سے) بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے، جو شخص (بہ قدرِ گزر بسر پر ہی) کفایت اختیار کر لیتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ بھی کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص (کسی سے کچھ) مانگے جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ کی قیمت کے برابر موجود ہو تو اس نے چمٹ کر (یعنی بے جا) مانگا ہے۔ (ایک اوقیہ کی قیمت چالیس درہم کے برابر ہوتی ہے)۔

[١٩٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ نہ تو مال دار کے لیے حلال ہے اور نہ ہی طاقت و تندرستی والے آدمی کے لیے۔

[١٩٩٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْمُعَدَّلُ، بِوَاسِطَ، ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ، قَالُوا: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ نہ تو مال دار کے لیے حلال ہے اور نہ ہی طاقت و تندرستی والے آدمی کے لیے۔

---

❶ مسند أحمد: ١١٠٤٤ـ سنن أبي داود: ١٦٢٨ـ سنن النسائي: ٥/ ٩٨ـ صحيح ابن حبان: ٣٣٩٠

❷ سنن النسائي: ٥/ ٩٩ـ سنن ابن ماجه: ١٨٣٩ـ مسند أحمد: ٨٩٠٨، ٩٠٦١ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٩٠ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٧

[١٩٩١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قَيْسٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، بِهَذَا مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[١٩٩٢]..... حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَلِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ)). ❶

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل مروی ہے، البتہ (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: نہ ہی قوی شخص کے لیے۔

[١٩٩٣]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةٌ فَرَكِبَهُ النَّاسُ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِصَحِيحٍ سَوِيٍّ وَلَا لِعَامِلٍ قَوِيٍّ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زکاۃ کا مال آیا تو لوگ (اسے لینے کے لیے) آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مال کسی ایسے مال دار کے لیے، کسی صحت مند اور تندرست کے لیے اور کسی کام کاج کرنے والے طاقتور شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

[١٩٩٤]..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلَانِهِ مِمَّا بِيَدَيْهِ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَرَفَعَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآهُمَا جَلِدَيْنِ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ)). ❷

عبیداللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں نے بتلایا کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے پاس موجود زکاۃ کے مال میں سے کچھ مانگنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے نگاہ اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا، پھر نظر جھکا لی، پھر ان کا ڈیل ڈول دیکھا اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں زکاۃ کے مال سے کچھ دے دیتا ہوں، جبکہ اس میں کسی مالدار اور کمائی کرنے والے طاقتور شخص کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

بَابُ بَيَانِ مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ

کس شخص کے لیے زکاۃ لینا جائز ہے؟

[١٩٩٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی

❶ سنن أبي داود: ١٦٣٤ـ جامع الترمذي: ٦٥٢ـ مسند أحمد: ٦٥٣٠، ٦١٩٨

❷ مسند أحمد: ١٧٩٧٢، ١٧٩٧٣ـ سنن أبي داود: ١٦٣٣ـ سنن النسائي: ٥/ ٩٩ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٥٠٧

إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَعِينُهُ فِي حَمَالَةٍ، فَقَالَ: ((أَقِمْ عِنْدَنَا فَإِمَّا أَنْ نَتَحَمَّلَهَا وَإِمَّا أَنْ نُعِينَكَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةِ رِجَالٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ عَنْ قَوْمٍ حَمَالَةً فَسَأَلَ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ أَذْهَبَتْ مَالَهُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى أَوْ مِنْ ذَوِي الصَّلَاحِ فِي قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ، وَمَا سِوَى ذَالِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتٌ يَأْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا يَا قَبِيصَةُ)). ❶

خدمت میں حاضر ہوا تا کہ میں آپ سے اس معاملے میں مدد طلب کروں جس میں میں کسی کا ضامن بن گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس ٹھہرے رہو، یا تو ہم تمہاری ضمانت کا مال چکا دیں گے یا تمہاری کچھ مدد کر دیں گے، اور یاد رکھو کہ مانگنا صرف تین لوگوں میں سے ایک کے لیے جائز ہے: (ایک) وہ شخص کہ جس نے کسی قوم کی طرف سے ضمانت دی ہو تو وہ مانگ سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے، پھر وہ (مانگنے سے) رُک جائے۔ (دوسرا) وہ آدمی جس پر کوئی ایسی آفت آن پڑے کہ اس نے اس کا مال تباہ کر دیا ہو، تو وہ تب تک مانگ سکتا ہے جب تک کہ وہ گزارے لائق اپنی ضروریاتِ زندگی حاصل نہ کر لے، پھر (جب اس کی حالت ٹھیک ہو جائے تو وہ مانگنے سے) رُک جائے۔ اور (تیسرا) وہ آدمی جسے کوئی سخت ضرورت پیش آ جائے اور اس کی قوم کے تین سمجھ دار اور معتبر لوگ اس (کے ضرورت مند ہونے) کی گواہی دیں تو اس کے لیے بھی مانگنا حلال ہے۔ اس کے علاوہ جتنی بھی مانگنے کی صورتیں ہیں سب حرام ہیں، اے قبیصہ! (بلاوجہ) مانگنے والا آدمی اس (مال) کو حرام کے طور پر کھاتا ہے۔

[۱۹۹۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: ((نُؤَدِّيهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ))، أَوْ ((إِذَا جَاءَتْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ))، ثُمَّ قَالَ: ((يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَفَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ۔ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ مُرَّةَ: حَتَّى تَكَلَّمَ۔

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کا ضامن بن گیا تو میں اس بارے میں (کچھ مال) مانگنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تمہاری طرف سے اسے ادا کر دیں گے اور صدقے کے اونٹوں میں سے اسے نکال دیں گے۔ یا فرمایا کہ جب صدقے کے اونٹ آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قبیصہ! یقیناً مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے، سوائے تین افراد کے: (ایک) وہ آدمی جس نے کسی کی ضمانت اٹھائی ہو تو اس کے لیے تب تک مانگنا حلال ہے جب تک کہ وہ اسے ادا نہیں کر دیتا، پھر (جب وہ ادا کر دے تو مانگنے سے) رُک جائے۔ (دوسرا) وہ آدمی کہ

❶ صحیح مسلم: ۱۰۴۴۔ سنن النسائی: ۵/ ۸۸۔ سنن أبی داود: ۱۶۴۰۔ مسند أحمد: [illegible] ، ۲۰۶۰۱۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۴۹۱ ، ۴۹۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۹۱ ، ۴۶۲ [illegible]

ثَلاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ أَصَابَهُ فَقْرٌ حَاجَةٌ فَحُلِّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يَجِدَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحُلِّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَى ذَالِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهِيَ سُحْتٌ)).

جسے کوئی سخت ضرورت پیش آ جائے یا فاقے کی نوبت آ جائے، یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی اس پر فقر طاری ہے، یا اسے سخت ضرورت کا سامنا ہے، تو اس کے لیے بھی تب تک ہی مانگنا حلال ہے جب تک کہ وہ وہ گزارے لائق اپنی ضروریاتِ زندگی حاصل نہ کر لے، پھر (جب اس کے حالات سنور جائیں تو وہ مانگنے سے) رُک جائے اور (تیسرا) وہ آدمی جس پر کوئی ایسی مصیبت اور آفت آن پڑے کہ وہ اس کا مال ضائع کر دے، تو اس کے لیے بھی مانگنا حلال ہے، یہاں تک کہ اس کی زندگی کے امور و حالات درست ہو جائیں، پھر وہ (مانگنے سے) رُک جائے۔ اور ان کے علاوہ جو بھی مانگنے کی صورت ہے؛ وہ حرام ہے۔

[١٩٩٧]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ جَمِيعًا، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: الْعَامِلِ عَلَيْهَا، وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالْغَارِمِ، أَوِ الرَّجُلِ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، أَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لِغَنِيٍّ)). [1]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ آدمیوں کے علاوہ کسی مال دار شخص کے لیے مانگنا حلال نہیں ہے، (وہ پانچ لوگ یہ ہیں:) زکاۃ وصول کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، مقروض، وہ آدمی جس نے اسے اپنے مال سے خریدا اور وہ مسکین جس پر صدقہ کیا جائے تو وہ کسی مال دار کو ہدیہ کر دے۔

[١٩٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

بَابُ الْغَنِيِّ الَّذِي يُحَرِّمُ السُّؤَالَ

اس مالدار شخص کا بیان جس کے لیے مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے

[١٩٩٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص مالداری کے باوجود (لوگوں سے) مانگتا ہے وہ اپنے اس عمل کے ذریعے جہنم کے گرم پتھروں میں ہی اضافہ کرنا چاہتا ہے۔

[1] مسند أحمد: ١١٥٣٨

خَالِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً عَنْ ظَهْرِ غِنًى اسْتَكْثَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا ظَهْرُ الْغِنَى، قَالَ: ((عَشَاءُ لَيْلَةٍ)). عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ مَتْرُوكٌ. ❶

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مالداری سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک رات کا کھانا (میسر ہونا)۔
اس روایت کی سند میں عمرو بن خالد نامی راوی متروک ہے۔

[۲۰۰۰]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيرَةُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْغِنَى؟ قَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). ابْنُ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مالداری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر خراشوں اور رگڑوں کے نشانات ہوں گے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! مالداری کی کیا مقدار ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا اس رقم کے برابر سونا۔
اس روایت کی سند میں ابن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔

[۲۰۰۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثنا أَبُو شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَجُلٍ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا)). أَبُو شَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ ضَعِيفٌ، وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ ضَعِيفٌ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔
اس روایت میں مذکور راوی ابوشیبہ سے مراد عبدالرحمان بن اسحاق ہے جو ضعیف ہے اور بکر بن خنیس بھی ضعیف ہے۔

[۲۰۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ بَكْرِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے لوگوں سے مانگا، حالانکہ وہ خود بھی مالدار تھا، تو وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر نشانات اور خراشیں پڑی ہوں گی۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! مالداری کی مقدار کیا ہے؟ تو آپ ﷺ

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٨٢٠١

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ وَخُدُوشٌ))، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا غِنَاهُ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا ذَهَبًا)). ❶

نے فرمایا: چالیس درہم یا اس رقم کے برابر سونا۔

[۲۰۰۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا)). قَالَ الشَّيْخُ: الْأَوَّلُ وَهْمٌ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَإِنَّمَا هُوَ حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ، تَرَكَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ.

مختلف اسناد کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے اور اس میں پچاس درہم کا ذکر ہے۔

[۲۰۰٤]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ أَبُو يَعْقُوبَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ وَلَهُ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ))، قِيلَ: وَمَا غِنَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں سے مانگا، حالانکہ وہ خود مالدار تھا، تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر نشانات، یا خراشیں یا رگڑیں پڑی ہوئی ہوں گی۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اس کے مالدار ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے پاس پچاس درہم یا اس کی قیمت کے برابر سونا موجود ہو۔
اس روایت کی سند میں حکیم بن جبیر نامی راوی متروک ہے۔

[۲۰۰٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ،

سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم یا اس

❶ مسند أحمد: ٣٦٧٥، ٤٢٠٧

❷ سنن أبي داود: ١٦٢٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٤٠ ـ جامع الترمذي: ٦٥١ ـ سنن النسائي: ٥/ ٩٧

عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللّٰهِ قَالَا: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

قیمت کے بقدر سونا موجود ہو۔

بَابُ تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ
سال مکمل ہونے سے پہلے ہی زکاۃ لینے کا بیان

[٢٠٠٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا وَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا هِيَ لَهُ)). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کا حکم فرمایا تو آپ کو بتلایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے زکاۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل نے اس بات کا بدلہ لیا ہے کہ وہ فقیر تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے مال دار کر دیا۔ اور خالد پر تم ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک راہِ خدا میں دے دیے ہیں۔ اور جہاں تک عباس کا معاملہ ہے تو ان کی زکاۃ اور اسی کے مثل (یعنی جتنی زکاۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذمے ہے (کیونکہ وہ ایک سال کی زکاۃ پیشگی ادا کر چکے تھے)۔

[٢٠٠٧]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا شَبَابَةُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا وَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا))، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ - أَوْ - صِنْوُ الْأَبِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ عنہم نے زکاۃ نہ دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ فقیر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مال دار کر دیا، اور خالد پر تم ظلم کر رہے ہو کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دے دیے ہیں۔ اور جہاں تک عباس رضی اللہ عنہ کی بات ہے تو وہ اللہ کے رسول ﷺ کے چچا ہیں، سو ان کی زکاۃ اور اسی کے مثل (یعنی جتنی زکاۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذمے ہے (کیونکہ وہ ایک سال کی زکاۃ پیشگی ادا کر چکے تھے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

[1] صحيح البخاري: ١٤٦٨۔ صحيح مسلم: ٩٨٣۔ مسند أحمد: ٨٢٨٤۔ صحيح ابن حبان: ٣٢٧٣

[۲۰۰۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا أَبُو رَجَاءٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ الْأَسْوَدِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ عَبَّاسًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يُعَجِّلَ زَكَاةَ مَالِهِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَالِكَ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ ان کے مال کی زکاۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی وصول کرلیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بارے میں رخصت دے دی۔

[۲۰۰۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا بِهٰذَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ الْعَامِ الْأَوَّلِ)). خَالَفَهُ إِسْرَائِيلُ، فَقَالَ: عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے (البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ہم نے عباس سے ایک سال کی زکاۃ پیشگی ہی لے لی ہے۔

اسرائیل نے اس کی مخالفت کی، انہوں نے کہا کہ یہ حجر العدوی سے مروی ہے اور وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

[۲۰۱۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ: ((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ زَكَاةَ الْعَامِ عَامِ الْأَوَّلِ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یقیناً ہم نے عباس سے ایک سال کی زکاۃ پچھلے سال ہی لے لی تھی۔

[۲۰۱۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، ثنا وَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟ إِنَّا كُنَّا احْتَجْنَا إِلَى مَالٍ فَتَعَجَّلْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ مَالِهِ لِسَنَتَيْنِ)). اخْتَلَفُوا عَنِ الْحَكَمِ فِي إِسْنَادِهِ، وَالصَّحِيحُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلٌ.

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے؟ یقیناً ہمیں کچھ مال کی ضرورت پڑ گئی تھی تو ہم نے عباس سے ان کے مال کی دو سال کی زکاۃ لے لی تھی۔

انہوں نے حکم سے اس کی اسناد میں اختلاف کیا ہے اور درست یہی ہے کہ یہ حسن بن مسلم سے مروی ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٦٢٤ ـ جامع الترمذي: ٦٧٨ ـ سنن ابن ماجه: ١٧٩٥ ـ المستدرك للحاكم: ٣/ ٣٣٢ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١١١ ـ مسند أحمد: ٨٢٢

[٢٠١٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَائِلَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُمَرَ سَاعِيًا، قَالَ: فَأَتَى الْعَبَّاسَ يَطْلُبُ صَدَقَةَ مَالِهِ، قَالَ: فَأَغْلَظَ لَهُ الْعَبَّاسُ، فَخَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ أَسْلَفْنَا زَكَاةَ مَالِهِ الْعَامَ وَالْعَامَ الْمُقْبِلَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، تو وہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے مال کی زکاۃ لینے کے لیے آئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے سخت کلامی کی، تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتلایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہم عباس سے ان کے مال کی زکاۃ اس سال کی بھی اور آئندہ سال کی بھی لے چکے ہیں۔

[٢٠١٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، قَالَا: نا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ الْحَكَمِ، وَقَالَ الْمَطِيرِيُّ: عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَرَجَعَ وَهُوَ يَشْكُو الْعَبَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَنَعَنِي صَدَقَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟ إِنَّ الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ عَامَيْنِ فِي عَامٍ)).
كَذَا قَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: وَإِنَّمَا أَرَادَ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو وہ واپس آ کر عباس رضی اللہ عنہ کا شکوہ کرنے لگے اور کہا: انہوں نے مجھے اپنی زکاۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے؟ یقیناً ہم عباس سے دو سالوں کی زکاۃ ایک سال میں ہی لے چکے ہیں۔
اسی طرح انہوں نے کہا کہ یہ عبید اللہ بن عمر سے بھی مروی ہے، اور اس سے ان کی مراد محمد بن عبید اللہ ہیں۔ واللہ اعلم

[٢٠١٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ عُمَرَ سَاعِيًا فَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ شَيْءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟ إِنَّ الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ)).

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ان کے اور عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہو گئی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہم عباس سے اس سال کی زکاۃ گزشتہ سال ہی لے چکے ہیں۔

[۲۰۱۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى، ثنا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَا تَسُدُّ مِنَ الشَّبْعَانِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جہنم کی) آگ سے بچو؛ خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا (ہی صدقہ کر کے بچو)، کیونکہ یہ بھوکے آدمی کو ایسے ہی سہارا دیتی ہے جیسے وہ سیر آدمی کو سہارا دیتی ہے۔

[۲۰۱۶]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ))، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ (البقرة:۱۷۷) الْآيَةَ. [1]

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مال میں زکاۃ کے سوا بھی حق ہے (یعنی صدقہ و خیرات وغیرہ) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ...الخ﴾ ''نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق ومغرب کی جانب موڑ لو، بلکہ حقیقتاً نیکی یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ، روزِ آخرت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے اور وہ مال کی محبت کے باوجود اسے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دے اور غلاموں کو آزاد کرائے۔ نماز کو قائم کرے اور زکاۃ کی ادائیگی کرے، اور جب وہ عہد کریں تو پورا کرتے ہیں اور تکلیف وتنگی میں اور جنگ کے وقت صبر کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچی بات کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔''

[۲۰۱۷]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ أَبُو نَصْرٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[۲۰۱۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا يُوسُفُ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ، أَوْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْأُدْمَ وَالْجِعَابَ فَمَرَّ بِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي: أَدِّ

حماس بیان کرتے ہیں کہ میں سالن اور پیالے فروخت کیا کرتا تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ایک روز) میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اپنے مال کی زکاۃ ادا کیا کرو۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ تو صرف سالن میں ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کا حساب لگاؤ، پھر اس کی زکاۃ نکالو۔

[1] سلف برقم: ۱۹۵۳

صَدَقَةَ مَالِكَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْأُدْمِ، قَالَ: قَوِّمْهُ ثُمَّ أَخْرِجْ صَدَقَتَهُ. ❶

بَابُ زَكَاةِ مَالِ التِّجَارَةِ وَسُقُوطِهَا عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

تجارت کے مال کی زکاۃ اور گھوڑے اور غلام پر زکاۃ نہ ہونے کا بیان

[۲۰۱۹]...... أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَانَ الشِّيرَازِيُّ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُوسَى الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُمْ، أَنْبَأَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَحْرٍ الْكَرْمَانِيُّ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخْرِيُّ، ثنا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ غُورَكِ بْنِ الْخِضْرِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِينَارٌ تُؤَدِّيهِ)). تَفَرَّدَ بِهِ غُورَكُ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَمَنْ دُونَهُ ضُعَفَاءُ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خود چر کر پیٹ بھرنے والے گھوڑوں میں (زکاۃ کا نصاب یہ ہے کہ) ہر گھوڑے میں ایک دینار ادا کرو۔
اس روایت کو اکیلے غورک نے جعفر سے روایت کیا ہے اور وہ نہایت ضعیف ہے، اور (اس سند میں) اس کے علاوہ اور بھی ضعیف راوی ہیں۔

[۲۰۲۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا كُرَاعًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ نُزَكِّيَهُ، قَالَ: مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي وَلَا أَفْعَلُهُ حَتَّى أَسْتَشِيرَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالُوا: أَحْسَنُ، وَسَكَتَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَلَا تَكَلَّمُ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ فَقَالَ: قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ وَهُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً رَاتِبَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا بَعْدَكَ، قَالَ: فَأَخَذَ مِنَ الرَّقِيقِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهُمْ جَرِيبَيْنِ مِنْ بُرٍّ كُلَّ شَهْرٍ، وَأَخَذَ مِنَ الْفَرَسِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهُ عَشَرَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ، وَأَخَذَ مِنَ الْمَقَارِيفِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ

حارثہ بن مضرب روایت کرتے ہیں کہ اہل مصر میں سے کچھ لوگ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ہمیں کچھ گھوڑے اور غلام ملے ہیں اور ہم اس مال کی زکاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے دونوں ساتھیوں (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے پہلے ایسا کچھ نہیں کیا اور میں بھی تب تک ایسا نہیں کروں گا جب تک کہ مشورہ نہ لے لوں۔ چنانچہ انہوں نے اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہے (یعنی ان سے زکاۃ وصول کر لیں) جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا آپ (اس بارے میں) کلام نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے آپ کو جو مشورہ دیا ہے وہ اچھا ہے، بشرطیکہ یہ ایسا ٹیکس نہ بن جائے کہ آپ کے بعد بھی لوگوں سے وصول کیا جاتا رہے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غلام (کی زکاۃ میں) دس درہم وصول کیے اور انہیں ہر ماہ گندم کے

❶ مسند الشافعی: ۱/ ۲۲۹۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ٤/ ١٤٧

❷ السنن الکبریٰ للبیہقی: ٤/ ١١٩

شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ ، وَأَخَذَ مِنَ الْبَرَاذِينَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا خَمْسَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ . قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا جِزْيَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْطِيَاتِنَا زَمَانَ الْحَجَّاجِ وَمَا نُرْزَقُ عَلَيْهَا . قَالَ الشَّيْخُ: الْمُقْرَفُ مِنَ الْخَيْلِ: دُونَ الْجَوَادِ . ❶

دو جریب دیے۔ (جریب ایک پیمانہ ہے جو چار قفیز کے برابر ہوتا ہے اور ایک قفیز ایک سو چوالیس ہاتھ کی لمبائی اور وزن میں بارہ صاع کے برابر ہوتا ہے)۔ اور آپ نے گھوڑے کی زکاۃ میں دس درہم وصول کیے اور اسے ہر ماہ جَو کے دس جریب دیے۔ آپ نے "مقاریف" میں آٹھ درہم وصول کیے اور انہیں ہر ماہ آٹھ جریب جَو دیے۔ (مقاریف سے مراد وہ گھوڑے ہوتے ہیں کہ جن گھوڑیوں کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہوتے ہیں ان سے کسی اور نسل کے گھوڑوں نے جفتی کی ہو)۔ اور آپ نے غیر عربی گھوڑوں میں پانچ درہم وصول کیے اور انہیں ہر ماہ پانچ جریب جَو دیے۔

ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسے جزیہ کے طور پر دیکھا جو حجاج کے زمانے میں ہمارے عطیات سے وصول کیا جاتا تھا لیکن اس پر ہمیں کچھ نہیں دیا جاتا تھا۔ الشیخ فرماتے ہیں کہ گھوڑے کی "مقرف" قسم سے مراد ایسا گھوڑا ہے جو تیز نہ بھاگتا ہو۔

[۲۰۲۱]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا خَيْلًا وَرَقِيقًا نُحِبُّ أَنْ تَكُونَ لَنَا فِيهَا زَكَاةٌ وَطَهُورٌ ، فَقَالَ: مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَأَفْعَلُهُ ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ ، فَقَالَ: هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ رَاتِبَةً .

حارثہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے کچھ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہمیں گھوڑوں اور غلاموں کی صورت میں کچھ مال ملا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ہمارے لیے زکاۃ اور پاکیزگی ہو جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دونوں ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا جو میں کر لیتا۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے مشورہ طلب کیا، جن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ اس شرط پر ٹھیک ہے کہ آپ کے بعد یہ ایسا ٹیکس نہ بن جائے جو برقرار رہے اور ان سے وصول کیا جاتا رہے۔

[۲۰۲۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں گھوڑے اور غلام سے زکاۃ معاف کر دی ہے اور دو سو (درہم) سے کم میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

❶ مسند أحمد: ٨٢ ، ٢١٨ ـ مجمع الزوائد للهيثمي: ٣/ ٦٨

عَلِيٌّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ زَكَاةٌ)). ❶

[٢٠٢٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنَّ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے اور غلام میں زکاۃ واجب نہیں ہے، البتہ غلام کا صدقہ فطر (یعنی فطرانہ) ادا کرنا لازم ہے۔

[٢٠٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام میں زکاۃ (واجب) نہیں ہے، سوائے صدقۂ فطر کے۔

[٢٠٢٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَدَقَةَ عَلَى الرَّجُلِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ إِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے فطرانے کے۔

[٢٠٢٦/١]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ عِرَاكِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی پر نہ تو اس کے گھوڑے میں، نہ اس کے غلام میں اور نہ ہی اس کی باندی میں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٤ ـ جامع الترمذي: ٦٢٠ ـ سنن النسائي: ٥/ ٣٧ ـ مسند أحمد: ٧١١، ٩١٣، ١٢٣٣

❷ صحيح البخاري: ١٤٦٣ ـ صحيح مسلم: ٩٨٢ ـ سنن أبي داود: ١٥٩٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٨١٢ ـ جامع الترمذي: ٦٢٨ ـ سنن النسائي: ٥/ ٣٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٢٥٥

❸ مسند أحمد: ٧٢٩٥، ٧٤٥٥، ٩٣١٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٧١، ٣٢٧٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٢٤٧، ٢٢٤٨، ٢٢٤٩

بْـنِ مَـالِكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((لَيْـسَ عَـلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي وَلِيدَتِهِ)).

[٢/٢٠٢٦]..... قَـالَ أُسَـامَةُ بْنُ زَيْدٍ: وَثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

رُواۃ کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٠٢٧]..... حَـدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ بْـنِ دَاوُدَ الْـقَـزَّازُ ، ثـنـا مُوسَى بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ الـلّٰـهِ ، ثـنـا أَبُو عُمَرَ مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خُبَيْبِ بْـنِ سُـلَيْـمَـانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ جَـعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ خُبَيْبِ بْـنِ سُـلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْـنِ جُـنْـدُبٍ ، قَـالَ: بِسْـمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الـرَّحِـيـمِ ، مِـنْ سَـمُـرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ إِلَى بَنِيهِ سَلَامٌ عَـلَـيْـكُـمْ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يَأْمُرُنَا بِـرَقِـيـقِ الـرَّجُـلِ أَوِ الْمَرْأَةِ الَّذِينَ هُمْ تِلَادٌ لَهُ وَهُمْ عُـمْـلَـةٌ لَا يُـرِيـدُ بَيْعَهُمْ ، فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نُخْرِجَ عَـنْهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا وَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ مِنَ الرَّقِيقِ الَّذِي يُعَدُّ لِلْبَيْعِ . [1]

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادوں کے نام پیغام میں تحریر) فرمایا: بسم اللہ الرحمان الرحیم، سمرہ بن جندب کی طرف سے اس کے بیٹوں کے نام! السلام علیکم، امابعد! یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمیں آدمی کے اس غلام یا عورت کے بارے میں حکم فرمایا کرتے تھے جو اس کی موروثی جائیداد ہوں اور اس کا کام کاج کرتے ہوں، اور وہ انہیں فروخت نہ کرنا چاہتا ہو، تو آپ ﷺ ہمیں یہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم ان کی کچھ بھی زکاۃ نہ ادا کریں، اور آپ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اس غلام کی زکاۃ ادا کر دیا کریں جسے تجارت کے لیے رکھا گیا ہو۔

بَابٌ فِي قَدْرِ الصَّدَقَةِ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ وَخَرْصَ الثِّمَارُ

زمین کی پیداوار کی زکاۃ کی مقدار اور پھلوں کا اندازہ لگانے کا بیان

[٢٠٢٨]..... حَـدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُـحَـمَّـدٍ النَّقَّاشُ الْمُقْرِءُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْـحَـجَّـاجِ بْـنِ رِشْـدِيـنَ ، ثـنـا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْـجُـعْـفِـيُّ ، ثـنـا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَـتْ: جَـرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي صَدَاقِ النِّسَاءِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً ، الْأُوقِيَّةُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عورتوں کے مہر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ وہ بارہ اوقیہ ادا کرنا ہوگا، ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور یوں (مہر کی کل رقم) چارسواسّی (۴۸۰) درہم بنیں گے۔ غسل جنابت میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ اس میں ایک صاع پانی استعمال کیا جائے اور وضوء میں دو رطل۔ ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں (ایک رطل میں تقریباً چارسو گرام

[1] المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۰۲۹، ۷۰۴۷

أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَذَالِكَ ثَمَانُونَ وَأَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ، وَالْوُضُوءُ رَطْلَيْنِ، وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ، وَجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ: الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَالزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا فَذَالِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ بِهٰذَا الصَّاعِ الَّذِي جَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ. لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ صَالِحِ بْنِ مُوسَى وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

ہوتے ہیں)۔وہ چیزیں جنہیں زمین نکالتی ہے (یعنی) گندم، جو، کشمش اور کھجور میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ جب یہ پانچ وسق تک پہنچ جائیں (تب ان میں زکاۃ واجب ہوگی، وگرنہ نہیں)۔ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، چنانچہ یہ (پانچ وسق) تین سوایسے صاع ہوتے ہیں جس میں سنت جاری ہوئی۔

اس اسناد کے ساتھ منصور سے صالح بن موسیٰ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[۲۰۲۹]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا، فَذَالِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَيْسَ فِيمَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ اس اناج میں زکاۃ نہیں پڑتی جو پانچ وسق سے کم ہو۔ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، چنانچہ یہ گندم، جو، کھجور اور کشمش کے تین سو صاع بن جاتے ہیں۔(اسی طرح) زمین کی اُگائی ہوئی سبزیوں میں بھی زکاۃ نہیں پڑتی۔

[۲۰۳۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکاۃ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ نہیں ہے۔ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

[۲۰۳۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو زمین

❶ صحيح البخاري: ١٤٠٥۔ صحيح مسلم: ٩٧٩

يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَا كَانَ بَعْلًا أَوْ سَيْلًا أَوْ عَثَرِيًّا فَفِي كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدَةٌ)). ❶

نیچے سے خود ہی سیراب ہو جاتی ہو، جسے نہر یا ندی سیراب کرتی ہو یا جو بارش سے سیراب ہوتی ہو، تو ایسی زمین میں ہر دس میں ایک ہے (یعنی اس کی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا لازم ہے)۔

[٢٠٣٢]..... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ وَمَا كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ. ❷

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس زمین میں کہ جسے آسمان (یعنی بارش)، نہریں اور چشمے سیراب کرتے ہوں اور جو خود بہ خود سیراب ہوتی ہو، دسواں حصہ فرض کیا ہے، اور جو زمین کنویں کے پانی سے سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ فرض کیا ہے۔

[٢٠٣٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ فِي الْبَعْلِ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرَ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیرابی کی ضرورت نہ رکھنے والی زمین اور بارش، نہروں اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین میں دسواں حصہ فرض کیا ہے اور جو زمین کنویں کے پانی سے سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ فرض کیا ہے۔

[٢٠٣٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، يَقُولُ: الْبَعْلُ الَّذِي بَلَغَتْ أُصُولُهُ الْمَاءَ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "بعل" سے مراد وہ زمین ہے جس کی جڑیں پانی تک پہنچ جائیں (اور وہ نیچے سے خود بہ خود ہی سیراب ہوتی رہے)۔

[٢٠٣٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس زمین کو آسمان (یعنی بارش)، نہریں اور چشمے سیراب کریں؛ اس میں دسواں حصہ لازم آتا ہے اور جسے ڈول کے ذریعے سیراب کیا جائے؛ اس میں بیسواں حصہ لازم آتا ہے۔

[٢٠٣٦]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل

❶ صحيح ابن حبان: ٣٢٨٦

❷ صحيح البخاري: ١٤٨٣ ـ سنن أبي داود: ١٥٩٦ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٨٥، ٣٢٨٧

مُسْلِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ مَعَافِرَ وَهَمْدَانَ: ((إِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَةَ الثِّمَارِ عُشْرُ مَا سَقَى الْعَيْنُ وَسَقَتِ السَّمَاءُ، وَعَلَى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

یمن کے حارث بن عبد کلال کی جانب اور اس کے ساتھ یمن کے معافر اور ہمدان کے کچھ لوگوں کی جانب لکھا کہ مسلمانوں پر پھلوں کی زکاۃ اس صورت میں دسواں حصہ ہوگی کہ جب انہیں چشمے یا بارش نے سیراب کیا ہو، لیکن جسے ڈول نے سیراب کیا ہو (یعنی محنت کے ساتھ پانی دیا گیا ہو) اس میں بیسواں حصہ ہے۔

[۲۰۳۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو زمین نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جس کو اونٹنی (یعنی رہٹ کے ذریعے) سیراب کیا جاتا ہو اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

[۲۰۳۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشِّيصَ - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَاءَ بِهٰذَا؟))، وَكَانَ لَا يَجِيءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة:٢٦٧) قَالَ: ((وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ، وَقَالَ

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقے کا حکم فرمایا تو ایک کنجوس آدمی کبائس کھجوریں لے آیا۔ سفیان فرماتے ہیں: یعنی ردی قسم کی کھجوریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون لایا ہے؟ جو بھی شخص کوئی چیز لایا کرتا تھا وہ اسی کی طرف منسوب کی جاتی تھی جو اسے لے کر آتا تھا، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ "اس میں سے گندی چیز کا ارادہ نہ کرو جسے تم خرچ کرتے ہو۔" اور رسول اللہ ﷺ نے "جعرور" اور "لون الحبیق" صدقے میں لینے سے منع فرمایا۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مدینے کی کھجوروں کی دو قسمیں ہیں (جو کہ ردی ہوتی تھیں)۔ یوسف رحمہ اللہ نے إِلَّا نُسِبَ کی جگہ إِلَّا نَسَبُوهُ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

❶ صحيح مسلم: ٩٨١ ـ سنن النسائي: ٥/ ٤١ ـ سنن أبي داود: ١٥٩٧ ـ مسند أحمد: ١٤٦٦٧

يُوسُفُ: إِلَّا نَسَبُوهُ. ❶

[٢٠٣٩]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا الرَّمَادِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٠٤٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا أَبُو الْوَلِيدِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ، الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُونَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ، فَنَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ وَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة:٢٦٧). قَالَ يُوسُفُ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: سُلَيْمَانُ قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ قَالَهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ فِي الْمَجْلِسِ وَصَلَهُ أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ وَأَرْسَلَهُ عَنْهُ غَيْرُهُ. ❷

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی دو قسمیں، جعرور اور لون الحبیق قسم کی (رَدی) کھجوروں (کو صدقے میں لینے) سے منع فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ اپنے گندے پھلوں کا قصد کیا کرتے تھے اور انہیں صدقے میں نکال دیتے تھے، تو آپ ﷺ نے کھجور کی (مذکورہ) دو قسموں سے منع فرمایا اور (اسی بنا پر) یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ "اس میں سے گندی چیز کا ارادہ نہ کرو جسے تم خرچ کرتے ہو۔"
یوسف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے فرمایا: سلیمان نے اسے اپنے والد سے روایت کیا اور مجلس میں جوان کے ہمراہ تھے انہوں نے بھی اسے بیان کیا۔ ابوالولید نے سلیمان بن کثیر سے روایت کرتے ہوئے اسے موصول بیان کیا ہے جبکہ ان کے علاوہ دوسروں نے ان سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢٠٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُونَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لَوْنَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُولَا: عَنْ أَبِيهِ. أَرْسَلَهُ مُسْلِمٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.

ابوامامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ لوگ اپنے گندے پھلوں کا قصد کیا کرتے تھے اور انہیں صدقے میں نکال دیتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی دو (ناکارہ) قسموں سے منع فرما دیا۔ پھر انہوں نے اسی کے مثل بیان کیا اور ان دونوں نے اپنے والد سے بیان نہیں کیا۔ مسلم اور محمد بن کثیر نے اسے مرسل روایت کیا۔

[٢٠٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ

ابوامامہ بن سہل بن حنیف اللہ تعالیٰ کی فرمودہ اس آیت: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ "اس میں سے گندی

❶ صحيح ابن خزيمة: ٢٣١٣۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٥٩

❷ سنن أبي داود: ١٦٠٧

اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصِبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فِي هٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة: ٢٦٧)، قَالَ: هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ ابْنِ حُبَيْقٍ، فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْبَلَهُمَا فِي الصَّدَقَةِ. ❶

چیز کا ارادہ نہ کرو جسے تم خرچ کرتے ہو۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ گندی چیز سے مراد جعرور اور لون الحبیق قسم کی کھجوریں ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو صدقے میں قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

[٢٠٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ، ثنا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُخَرِّصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ خَرْصَ النَّخْلِ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا. وَخَالَفَهُ الْوَاقِدِيُّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَزَادَ فِي الْإِسْنَادِ: الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ. ❷

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں بنوثقیف کے انگوروں کا کھجوروں کے مطابق تخمینہ لگاؤں، پھر ان کی کشمش (خشک انگور) کے طور پر زکاۃ ادا کر دی جائے جس طرح کہ کھجور کے درختوں (کا تخمینہ لگا کر ان) کی زکاۃ کھجوروں کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔
واقدی نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے اسے عبدالرحمان بن عبدالعزیز سے روایت کیا اور سند میں مسور بن مخرمہ کا اضافہ کیا۔

[٢٠٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، قَالَ الْوَاقِدِيُّ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُخَرِّصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ كَخَرْصِ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا.

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم بنوثقیف کے انگوروں کا کھجوروں کے مثل تخمینہ لگائیں، پھر کشمش کے طور پر ان کی زکاۃ ادا کر دی جائے جس طرح کہ کھجوروں کے درختوں (کا تخمینہ لگا کر ان) کی زکاۃ کھجوروں کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔

[٢٠٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عَبْدِ

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگوروں کے تخمینے کا اسی طرح حکم فرمایا جس طرح کھجوروں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، پھر اس کی زکاۃ کشمش (خشک انگور) کے

❶ سنن النسائي: ٥/ ٤٣

❷ جامع الترمذي: ٦٤٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٨١٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٧٨، ٣٢٧٩

الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِخَرْصِ الْعِنَبِ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ فَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا. تَابَعَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَرَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ.

طور پر وصول کی جائے جس طرح کہ کھجور کے درخت (کا تخمینہ لگا کران) کی زکاۃ کھجور کے طور پر وصول کی جاتی ہے۔
محمد بن صالح نے اور زہریؒ کے بھتیجے نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور واقدی نے عبدالرحمان بن عبدالعزیز سے روایت کیا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سعید بن مسیّب سے، انہوں نے مسور بن مخرمہ سے اور انہوں نے سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[٢٠٤٦]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكَرْمِ: ((إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)). تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگوروں کی زکاۃ کے بارے میں فرمایا: ان کا اسی طرح تخمینہ لگایا جائے جس طرح کھجوروں کے درختوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، پھر ان کی کشمش کے طور پر زکاۃ ادا کی جائے جس طرح کہ کھجوروں کے درختوں (کا تخمینہ لگا کران) کی زکاۃ کھجوروں کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔
عبداللہ بن نافع نے محمد بن صالح کے واسطے سے امام زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٢٠٤٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْمُزَنِيُّ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكَرْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور کی زکاۃ کے بارے میں فرمایا۔ پھر بالکل اسی کے مثل ہی بیان کیا۔

[٢٠٤٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ لوگوں کے

الْأَزْدِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ.

پاس (آدمی) بھیجا کرتے تھے جو ان کے انگوروں اور پھلوں تخمینہ لگاتا تھا۔

[٢٠٤٩]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ زَبِيبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ.

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ انگور کا کشمش کے طور پر لگائیں، جس طرح کہ کھجوروں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

[٢٠٥٠]...... قُرِئَ عَلَى ابْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ عَلَى رَسُولِهِ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ، قَدْ خَرَصْتُ عِشْرِينَ أَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَلِي، قَالُوا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ قَدْ أَخَذْنَاهَا، قَالَ: فَاخْرُجُوا عَنَّا. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مالِ غنیمت کے طور پر خیبر عطا فرما دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو (یعنی وہاں کے یہودیوں کو وہیں) برقرار رکھا اور اسے (یعنی خیبر کو) لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان کے پھلوں کا اندازہ لگایا۔ پھر فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! میرے نزدیک تم ساری مخلوق سے زیادہ قابل نفرت ہو، کیونکہ تم لوگوں نے اللہ کے نبیوں کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، لیکن میری نفرت مجھے اس بات پر برانگیخت نہیں کرے گی کہ میں تم پر زیادتی کروں۔ میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا تخمینہ لگایا ہے سو اگر تم چاہو تو تم لے لو اور اگر چاہو تو میں لے لیتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: اسی پر زمین و آسمان قائم رہیں گے کہ ہم نے انہیں لے لیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم ہمارے پاس سے نکل جاؤ۔

[٢٠٥١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ انگور کا کشمش کے طور پر تخمینہ لگائیں جس

❶ مسند أحمد: ١٤٩٥٣

الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ. ❶

طرح کہ کھجور کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

[٢٠٥٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ، وَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ بِابْنِ رَوَاحَةَ إِلَى الْيَهُودِ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ تَطِيبُ أَوَّلَ التَّمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهَا ثُمَّ يُخْبِرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهَا بِذَالِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَالِكَ الْخَرْصِ، وَإِنَّمَا كَانَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتَفَرَّقَ. رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَأَرْسَلَهُ مَالِكٌ، وَمَعْمَرٌ، وَعَقِيلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جبکہ وہ خیبر کے معاملے کا تذکرہ کر رہی تھیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہود کی جانب بھیجا کرتے تھے تو وہ کھجوروں کا تخمینہ لگاتے جبکہ وہ خوب تیار ہو جاتیں اور ان میں سے کچھ بھی کھانے سے پہلے پہلے یہ کام کیا جاتا تھا۔ پھر وہ یہودیوں کو اطلاع کرتے تو وہ اس تخمینے (والی کھجوروں) کو وصول کر لیتے، یا پھر وہ اسی اندازے کے مطابق ان کے حوالے کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کا تخمینے کا حکم صرف اس لیے ہوتا تھا تاکہ پھل کھانے سے پہلے پہلے زکاۃ کی گنتی کر لی جائے اور وہ اسے الگ کر دے۔

صالح بن ابو اخضر نے اس کو زہری سے روایت کیا، انہوں نے ابن میسب سے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ مالک، معمر اور عقیل نے اسے زہری سے اور انہوں نے سعید کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢٠٥٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٠٥٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں تخمینہ لگانے کے لیے بھیجا تو ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول!

❶ سلف برقم: ٢٠٤٣

❷ سنن أبي داود: ١٦٠٦۔ مسند أحمد: ٢٥٣٠٥۔ مصنف عبدالرزاق: ٧٢١٩

بْـنُ يَـحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَـدِّهِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ خَـارِصًا فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا حَثْمَةَ قَدْ زَادَ عَلَيَّ فِي الْخَرْصِ ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ يَزْعُمُ أَنَّكَ زِدْتَ عَـلَيْهِ فِي الْخَرْصِ)) ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ الـلّٰـهِ لَـقَـدْ تَـرَكْـتُ لَـهُ قَدْرَ خُرْفَةِ أَهْلِهِ وَمَا يُطْعِمُ الْـمَسَاكِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ زَادَكَ ابْنُ عَمِّكَ وَأَنْصَفَ)) .

ابوحثمہ نے میرے مال کا زیادہ تخمینہ لگایا ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا: تمہارا یہ چچازاد سمجھتا ہے کہ تم نے اس کے مال کا زیادہ تخمینہ لگایا ہے۔تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے اس کے اہل خانہ کے میوے اور جو یہ مسکینوں کو کھلاتا ہے؛ اتنی مقدار چھوڑ دی تھی۔تو رسول اللہ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: تمہارے چچازاد نے تمہیں اضافی دِیا ہے اور انصاف کیا ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ قِسْمَتِهَا
زکاۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی تقسیم

[٢٠٥٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ ، عَـنْ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: جَـاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَـقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَـمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ ، قَالَ: ((لَـئِـنْ أَقْـصَـرْتَ الْـخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ الـنَّسَـمَةَ وَفُكَّ الـرَّقَبَةِ)) ، فَقَـالَ: يَـا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوَلَيْسَا وَاحِدًا؟ فَقَالَ: ((لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَـفَـرَّدَ بِـعِتْـقِهَـا ، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا ، وَالْـمَـنِـحَةُ الْـوَكُـوفُ وَالْـفَـيْءُ عَـلَى ذِي الرَّحِمِ الـظَّـالِـمِ ، فَـإِنْ لَـمْ تُطِقْ فَكُفَّ لِسَـانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)) . ❶

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: مجھے ایسا عمل بتلایئے کہ جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دُور کردے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم مختصر گفتگو کرو اور مسئلہ بیان کرو، غلام آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ۔اس نے پوچھا: کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا ہی اسے آزاد کرے جبکہ گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت کی ادائیگی میں مدد کردے۔سواری کے لیے جانور تحفہ دینا، ظالم رشتے دار کے ساتھ حسن سلوک کرنا، لیکن اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو (صرف اتنا کرلیا کرو کہ) اپنی زبان کو اچھی بات کے سوا ہر بات سے روک کے رکھو۔

[٢٠٥٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، نا أَحْمَدُ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَـا أَحْـمَـدَ الـزُّبَيْـرِيَّ ، يَقُولُ: جَاءَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَـأَلَـهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَنَا حَاضِرٌ أَوْ قَالَ: جَاءَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ .

ابواحمد الزبیری بیان کرتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ آئے تو انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا اور میں بھی وہاں موجود تھا۔یا یوں بیان کیا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے اس حدیث

❶ مسند أحمد: ١٨٦٤٧ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٧٤٣ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٤

کے متعلق سوال کیا۔

[۲۰۵۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، بِهٰذَا وَزَادَ: ((فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَأَسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

عیسیٰ بن عبدالرحمان سے اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور انہوں نے یہ اضافہ کیا (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) بھوکے کو کھانا کھلا، پیاسے کو پانی پلا، اچھائی کا حکم دے اور برائی سے منع کر۔

[۲۰۵۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَغَوِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، قَالَا: نا وَكِيعٌ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ قَدْ أَطَاعُوكَ بِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ)). وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ: ((فَإِنَّهَا لَيْسَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس آئے گا جو اہل کتاب ہیں، لہٰذا تم انہیں اس بات کی گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ سو اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر شب و روز میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات میں بھی تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے مال داروں سے وصول کر کے ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر ان کے عمدہ مالوں (کو زکاۃ میں وصول کرنے) سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس (کی قبولیت) میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہوتی۔ یعقوب اور عباس بن یزید نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ یقیناً اس کے (یعنی مظلوم کی بددعا کے) اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

[۲۰۵۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: یقیناً تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، سب سے پہلے

❶ صحيح البخاري: ١٣٩٥ - صحيح مسلم: ١٩ - سنن أبي داود: ١٥٨٤ - سنن ابن ماجه: ١٧٨٣ - جامع الترمذي: ٦٢٥ - سنن النسائي: ٥/ ٥٥ - مسند أحمد: ٢٠٧١ - صحيح ابن حبان: ١٥٦

اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ، قَالَ لَهُ: ((إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ تَوْحِيدَ اللّٰهِ، فَإِذَا عَرَفُوا ذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَالِكَ فَخُذْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ)). ❶

تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کی دعوت دینی ہے، جب وہ اس بات سے آشنا ہو جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے شب وروز میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور انہیں یہ بھی بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں کی زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مال دار آدمی سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب آدمی کو دے دی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کا بھی اقرار کر لیں تو (ان سے زکاۃ) وصول کر اور لوگوں کے عمدہ مالوں (کو زکاۃ میں وصول کرنے) سے پرہیز کر۔

[٢٠٦٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُوسُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاعِيًا فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَقَسَمَهَا فِي فُقَرَائِنَا، وَأَمَرَ لِي بِقَلُوصٍ. ❷

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں زکاۃ وصول کرنے والا بھیجا تو انہوں نے ہمارے مال داروں سے زکاۃ لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم کر دی، اور انہوں نے میرے لیے ایک جوان اونٹنی دینے کا حکم فرمایا۔

[٢٠٦١]..... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ أَبُو عَمْرٍو، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِينَا سَاعِيًا فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَرَدَّهَا فِي فُقَرَائِنَا، وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا لَا مَالَ لِي فَأَعْطَانِي قَلُوصًا.

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں زکاۃ وصول کرنے والا بھیجا تو انہوں نے ہمارے مال داروں سے زکاۃ لی اور ہمارے غریبوں کو دے دی، اور میں یتیم بچہ تھا، میرے پاس کوئی مال نہیں تھا تو انہوں نے مجھے ایک جوان اونٹنی دی۔

[٢٠٦٢]..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَخْرُجُ الزَّكَاةُ مِنْ

علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف زکاۃ منتقل نہیں ہوگی، سوائے قرابت داروں کے لیے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

❶ صحيح البخاري: ١٤٥٨۔صحيح مسلم: (٣١) ١٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ٢٠٤۔جامع الترمذي: ٦٤٩۔صحيح ابن خزيمة: ٢٣٦٢

بَلَدٍ إِلَىٰ بَلَدٍ، إِلَّا لِذِي قَرَابَةٍ. مَوْقُوفٌ.

[٢٠٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمٍ جَيْشًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْبِسْ جَيْشَكَ فَأَنَا لَكَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ، وَكَتَبْتُ إِلَى قَوْمِي فَجَاءَ إِسْلَامُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَخَا صُدَاءٍ الْمُطَاعُ فِي قَوْمِهِ؟))، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَهَدَاهُمْ، ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّدَقَاتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ فِي الصَّدَقَاتِ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّىٰ جَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ)). [1]

سیدنا زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ایک قوم کی طرف لشکر بھیج رہے تھے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اپنے لشکر کو روک لیجیے، میں ان کے اسلام قبول کرنے اور اطاعت بجا لانے کی آپ کو ضمانت دیتا ہوں، اور میں نے اپنی قوم کی جانب بھی لکھ بھیجا ہے اور وہ بھی اسلام لے آئے ہیں اور اطاعت بجا لا چکے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صداء قبیلے کے بھائی! کیا اس کی قوم میں اس کی بات مانی جاتی ہے؟ تو میں نے کہا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا ہے اور انہیں ہدایت بخشی ہے۔ پھر ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے صدقات کے بارے میں سوال کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صدقات کی تقسیم کا مسئلہ نبی یا کسی دوسرے کی پسند پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کے بارے میں خود ہی فیصلہ فرمایا ہے اور انہیں آٹھ قسم کے افراد میں تقسیم فرما دیا ہے، لہٰذا اگر تم ان میں سے ہو تو میں تمہیں تمہارا حق دے دیتا ہوں۔ (ان آٹھ قسم کے افراد سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ [التوبة: ٦٠] "یہ صدقات صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے جو اُن کی وصولی پر مامور ہوتے ہیں، اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو، نیز گردنیں (یعنی غلام) آزاد کرانے کے لیے، قرض داروں کی مدد کے لیے، راہِ خدا میں دینے کے لیے اور مسافروں کے لیے ہیں۔")

[٢٠٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا

حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے کچھ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہمیں گھوڑوں

[1] سنن أبي داود: ١٦٣٠

إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مَضْرِبٍ، أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَتَوْا عُمَرَ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا وَخَيْلًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهِ زَكَاةٌ وَطَهُورٌ، فَقَالَ: مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ فَأَفْعَلَهُ، قَالَ إِسْحَاقُ: مَا فَعَلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلِي فَأَفْعَلَهُ، فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَكَانَ فِيمَنِ اسْتَشَارَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةٌ يُؤْخَذُ بِهَا مَنْ بَعْدَكَ. قَالَ إِسْحَاقُ: إِنْ لَمْ يَكُنْ مُرَتَّبَةً لِمَنْ بَعْدَكَ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا. ❶

اور غلاموں کی صورت میں کچھ مال ملا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ہمارے لیے زکاۃ اور پاکیزگی ہو جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دونوں ساتھیوں نے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) ایسا نہیں کیا جو میں کر لیتا۔ اسحاقؒ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ جو مجھ سے پہلے تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا جو میں کر لوں۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا، تو جن سے انہوں نے مشورہ لیا تھا ان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ اس شرط پر ٹھیک ہے کہ آپ کے بعد یہ ایسا ٹیکس نہ بن جائے جو آپ کے بعد ان سے وصول کیا جاتا رہے۔ اسحاق رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے کہ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس صورت میں ٹھیک ہے کہ) اگر آپ کے بعد یہ برقرار نہ رہ جائے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھوڑے پر ایک دینار لازم کیا۔

[٢٠٦٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو سِنَانٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِخَيْلٍ وَرَقِيقٍ، فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: خُذْ صَدَقَتَهَا، فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ قَبْلِي حَتَّى أَسْأَلَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے کچھ لوگ گھوڑے اور غلام لے کر آئے اور انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کی زکاۃ لے لیجیے۔ تو آپ نے فرمایا: میرے علم میں ایسا کوئی نہیں ہے جس نے مجھ سے پہلے یہ کام کیا ہو، یہاں تک کہ میں (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھ لوں۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٢٠٦٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ، قَالَ: مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ (مریم: ٦٤). ❷

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کر دی وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز میں خاموشی اختیار کی وہ عافیت ہے اور عافیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول کرو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز بھولتی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ ''اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔''

---

❶ سلف برقم: ٢٠٢٠

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٧٥۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٢

بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

فطرانے کا بیان

[٢٠٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَنْسِيُّ بِدِمَشْقَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((زَكَاةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ)). لَيْسَ فِيهِمْ مَجْرُوحٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرانہ روزے دار کے لیے لغو اور بیہودہ اقوال و افعال سے پاکیزگی اور مسکینوں کے کھانے کا باعث ہوتا ہے۔ جو شخص اسے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کرے گا تو یہ ایسی زکاۃ ہوگی جو قبول کر لی جاتی ہے اور جو شخص اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔
ان راویوں میں کوئی بھی ایسا راوی نہیں ہے کہ جس پر جرح کی گئی ہو۔

[٢٠٦٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُعَلَّى، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ بَعْضَ الْبَادِيَةِ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: هَلْ عَلَيْنَا زَكَاةُ الْفِطْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هِيَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: کیا ہم پر فطرانہ ادا کرنا لازم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہر مسلمان پر لازم ہے (خواہ) وہ چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام۔ فطرانے میں کھجور، جو یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا جائے۔ (ایک صاع کم و بیش ڈھائی کلو کے برابر ہوتا ہے)۔

❶ سنن أبي داود: ١٦٠٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٢٧ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٩

كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ)).

[٢٠٦٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے میں ہر آزاد وغلام اور چھوٹے بڑے مسلمان کی طرف سے کھجور یا جَو کا ایک صاع (ادا کرنے) کا حکم فرمایا۔

[٢٠٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ زَنْجُوَيْهِ سَوَاءً. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَقَالَ فِيهِ: مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ، وَالْمُعَلَّى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ كَذَالِكَ.

مختلف سندوں کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٠٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مسلمانوں میں سے ہر شخص پر، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا۔

[٢٠٧٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنْ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام و آزاد، مرد و عورت اور چھوٹے

❶ مسند أحمد: ٤٤٨٦، ٥١٧٤، ٥٣٠٣۔صحيح ابن حبان: ٣٢٩٩، ٣٣٠٠۔شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٣٣٨٩

❷ صحيح البخاری: ١٥٠٤۔صحيح مسلم: ٩٨٤

بْنُ جَهْضَمٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنِ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. ❶

بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ فرض کیا ہے اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ (عید کی) نماز کے لیے لوگوں کے نکل جانے سے پہلے پہلے اس کو ادا کیا جائے۔

[۲۰۷۳]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا أَرْطَأَةُ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام مسلمان کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ (ادا کرنے کا) حکم فرمایا ہے۔

[۲۰۷۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا ابْنُ رِشْدِينَ، ثنا ابْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ ادا کرنا لازم ہے۔

[۲۰۷۵]...... وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا رَوْحٌ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَذَكَرَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر ایک صاع کھجور فطرانہ فرض کیا ہے۔ اور آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

---

❶ صحيح البخاري: ١٥٠٣

❷ صحيح ابن حبان: ٣٣٠٤

❸ "المستدرك للحاكم: ١/ ٤١٠

الْحَدِيثَ.

[٢٠٧٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا ہے۔

[٢٠٧٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْعَرِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ آبَائِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى مِمَّنْ تَمُونُونَ.

علی بن موسیٰ رضا اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان چھوٹے بڑے اور مرد وعورت پر فطرانے کو فرض کیا ہے جن کی تم کفالت کرتے ہو۔

[٢٠٧٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا الْأَبْيَضُ بْنُ الْأَغَرِّ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تَمُونُونَ. رَفَعَهُ الْقَاسِمُ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ، وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان چھوٹے بڑے اور آزاد وغلام افراد کی طرف سے فطرانے (کی ادائیگی) کا حکم فرمایا جن کی تم کفالت کرتے ہو۔
قاسم نے اس روایت کو مرفوع بیان کیا اور یہ قوی راوی نہیں ہے، اور درست بات یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٠٧٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْهُمْ: الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ صَغِيرِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ عَمَّنْ يَعُولُ وَعَنْ رَقِيقِهِ، وَعَنْ رَقِيقِ نِسَائِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے تمام اہل خانہ (یعنی) ان کے زیر کفالت چھوٹے بڑے افراد، اپنے غلاموں اور اپنی عورتوں کے غلاموں کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا کرتے تھے۔

[٢٠٨٠]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٤١٣

بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، ثنا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک منادی کو بھیجا جو مکہ کی گلیوں میں یہ آوازیں لگا رہا تھا کہ سنو! یقیناً ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے پر گندم کے دو مُد یا اس کے علاوہ کسی بھی اناج کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا) واجب ہے۔

[۲۰۸۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ صَارِخًا يَصْرُخُ فِي بَطْنِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ، مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ.

عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک اونچی آواز والے شخص کو بھیجا جو مکہ کے عین درمیان میں با آوازِ بلند یہ اعلان کر رہا تھا کہ سنو! یقیناً فطرانہ (ہر مسلمان پر واجب ہے) آگے راوی نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کی اور (اس میں ان الفاظ کا) اضافہ کیا کہ خواہ وہ شہری ہو یا دیہاتی۔

[۲۰۸۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ صَارِخًا يَصْرُخُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونچی آواز والا شخص بھیجا جو با آوازِ بلند یہ کہہ رہا تھا کہ ہر مسلمان پر (فطرانہ واجب ہے) پھر راوی نے اسی کے مثل بیان کیا۔

[۲۰۸۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ صَائِحًا صَاحَ: ((إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ، مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعلان کنندہ کو حکم فرمایا تو اس نے یہ اعلان کیا کہ یقیناً ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، آزاد و غلام اور شہری و دیہاتی مسلمان پر گندم کے دو مُد یا جَو یا کھجور کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا) واجب ہے۔

[۲۰۸٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادُ، وَحَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ السَّعْدِيُّ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونچی آواز والے شخص کو حکم فرمایا تو اس نے مکہ کے عین درمیان میں ۔۔۔ آگے راوی نے بالکل اسی کے مثل بیان کیا اور (ان الفاظ کا) اضافہ کیا کہ سنو! یقیناً بچہ اسی کو ملے گا جس

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٧٣

عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَكَّةَ مِثْلَهُ سَوَاءً، وَزَادَ: أَلَا إِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ❶

کے بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کے لیے پتھر (یعنی سنگسار کرنے کی سزا) ہے۔

[٢٠٨٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ، الْحُرُّ وَالْعَبْدُ فِيهِ سَوَاءٌ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے (ان الفاظ کو) بیان کیا: گندم کے دو مُد یا کھجور یا جَو کا ایک صاع، آزاد و غلام اس میں برابر ہیں۔

[٢٠٨٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارَانِ، قَالَا: ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا أَبُو عَثْمَةَ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَتَّبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❷

کثیر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمان پر (فطرانے کی) زکاۃ کھجور، یا منقی، یا پنیر، یا جَو کا ایک صاع مقرر فرمایا۔

[٢٠٨٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، حَدَّثَنِي جَدِّي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حَاضِرٍ وَبَادٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے میں کھجور یا جَو کا ایک صاع یا گندم کے دو مُد ادا کرنے کا حکم فرمایا، جو ہر شہری اور دیہاتی، چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام پر لازم ہے۔

[٢٠٨٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّيبَاجِيُّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرانے کی مقدار کھجور یا جَو کا ایک صاع ہے یا گندم کے دو مُد ہیں، جو ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام کی طرف سے ادا کرنا لازم ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤١٠

❷ صحيح ابن خزيمة: ٢٤١٢

تَـمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ)) . ❶

[٢٠٨٩]..... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْـنِ بُهْـلُـولٍ، ثـنـا جَدِّي، ثنا أَبِي، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَـضَالَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَـرَضَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْـعَبْدِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد وعورت اور آزاد و غلام پر کھجور کا ایک صاع یا (کسی بھی) اناج کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا۔

[٢٠٩٠]..... حَـدَّثَـنَـا الْـحُسَيْـنُ بْنُ إِسْمَـاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ، ثـنـا بَـكْـرُ بْـنُ الْأَسْـوَدِ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُـفْيَانَ بْـنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْـمُسَيَّـبِ، عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّ عَـلَى صَدَقَةِ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَـاعٌ مِـنْ شَـعِيـرٍ أَوْ صَـاعٌ مِنْ قَمْحٍ . بَكْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فطرانے کی ترغیب دی (اور فرمایا کہ) ہر شخص پر کھجور، یا جو، یا گندم کا ایک صاع فرض ہے۔

بکر بن اسود قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٠٩١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو الْأَشْـعَـثِ، ثنا الثَّقَفِيُّ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيـرِيـنَ، عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ، قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُعْطِيَ صَـدَقَةَ رَمَـضَـانَ عَـنِ الـصَّـغِيـرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْـمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، مَنْ أَدَّى بُرًّا قُبِلَ مِنْهُ وَمَـنْ أَدَّى شَـعِيرًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى زَبِيبًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَـنْ أَدَّى سَـلْتًا قُبِلَ مِنْهُ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَمَنْ أَدَّى دَقِيقًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى سَوِيقًا قُبِلَ مِنْهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم رمضان کا صدقہ (یعنی فطرانہ) چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام (ہر شخص کی طرف) سے اناج کا ایک صاع ادا کریں۔ جو گندم ادا کرے؛ اس سے قبول کر لی جائے، جو جَو ادا کرے؛ اس سے قبول کر لیے جائیں، جو کشمش ادا کرے؛ اس سے قبول کر لیے جائیں اور جو "سلت" ادا کرے؛ اس سے قبول کر لی جائے (سلت سے مراد حجاز وغیرہ میں پیدا ہونے والی جَو کی ایک قسم ہے جو گندم کے مشابہ ہوتی ہے اور اس پر چھلکا نہیں ہوتا) راوی کہتے ہیں کہ مجھے لگتا ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: جو آٹا ادا کرے؛ اس سے قبول کر لیا جائے اور جو ستو ادا کرے؛ اس سے بھی قبول کر لیے جائیں۔

[٢٠٩٢]..... ثـنـا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سلف برقم: ٢٠٧١

بْـنِ يُـوسُفَ الـرَّقِّـيُّ ، ثـنـا إِسْحَـاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْـحُـنَيْـنِـيُّ ، عَـنْ كَثِيـرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَـوْفٍ ، عَـنْ أَبِيـهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْـفِـطْـرِ عَلٰى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثٰـى عَبْدٍ وَحُرٍّ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَـاعًـا مِـنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ . ❶

ہر چھوٹے بڑے، مرد وعورت اور غلام وآزاد شخص پر کھجور، یا اناج، یا منقی، یا جو یا پنیر کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا ہے۔

[٢٠٩٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ أَصْلِهِ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ ، ثنا سَعِيدُ بْـنُ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰنِ الْجُمَحِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَـافِـعٍ ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَـاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ ، كَذَا قَـالَ: ((عَـلٰـى كُـلِّ حُـرٍّ أَوْ عَـبْـدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے میں کھجور کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع فرض کیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان آزاد و غلام اور مرد و عورت پر (فطرانہ) فرض ہے۔

[٢٠٩٤]...... حَـدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَـالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَـمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ بِنِصْفِ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو فطرانے میں گندم کا آدھا صاع اور کھجور کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

[٢٠٩٥]...... حَـدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ ، ثـنـا شُـعَيْـبُ بْنُ أَيُّوبَ ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِـدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْـفِطْرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَاعَ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو، یا کھجور، یا بغیر چھلکے کے جو، یا کشمش کا ایک صاع فطرانہ ادا کیا کرتے تھے، پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی کثرت ہوگئی تو آپ نے ان اشیاء کی جگہ گندم کا نصف صاع کر دیا۔

---

❶ سلف برقم: ٢٠٨٦

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤١٠ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١٦٦

جَعَلَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانًا مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ . ❶

[٢٠٩٦]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَذَكَرُوا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ: لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ ، قَالَ: لَا تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا . ❷

عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس فطرانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی مقدار ادا کرتا ہوں جو میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا کرتا تھا (یعنی) کھجور، گندم، جَو یا پنیر کا ایک صاع۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا: یا گندم کے دو مُد (بھی ادا کر سکتے ہیں؟) تو انہوں نے فرمایا: نہیں، یہ معاویہ رضی اللہ عنہ (کی مقرر کردہ) قیمت ہے، میں نہ تو اسے قبول کرتا ہوں اور نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔

[٢٠٩٧]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَذِيُّ ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي ، ثنا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ الْجَزِيرَةَ وَهُوَ سَابِقٌ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعَ طَعَامٍ أَوْ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ ، فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَقَالَ: إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَكَانَ ذَالِكَ أَوَّلَ مَا ذَكَرَ النَّاسُ الْمُدَّيْنِ .

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عید الفطر کے روز اناج، کھجور، جَو، کشمش یا پنیر کا ایک صاع فطرانہ ادا کیا کرتے تھے۔ ہم ہمیشہ یہی مقدار دیتے رہے، یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کی غرض سے تشریف لائے اور وہ ان دونوں خلیفہ کے عہدے پر متمکن تھے، تو انہوں نے منبر رسول پر لوگوں کو خطبہ دیا اور فطرانے کا ذکر کر کے فرمایا: یقیناً میری رائے میں شامی گندم کے دو مُد کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ وہ پہلا موقع تھا جب لوگوں نے دو مُد کا تذکرہ کیا۔

❶ سنن أبي داود: ١٦١٤ ـ سنن النسائي: ٥/ ٥٣

❷ صحيح البخاري: ١٥٠٥ ـ صحيح مسلم: ٩٨٥ ـ سنن أبي داود: ١٦١٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٢٩ ـ جامع الترمذي: ٦٧٣ ـ سنن النسائي: ٥/ ٥١ ـ مسند أحمد: ١١١٨٢ ، ١١٦٩٨ ، ١١٩٣٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٣٩٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٣٠٥

[۲۰۹۸]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، نَحْوَهُ قَالَ: صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے (البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) فرمایا: اناج کا ایک صاع۔

[۲۰۹۹]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: مَا أَخْرَجْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. قَالَ أَبُو الْفَضْلِ: فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَهُوَ مَعَنَا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحَدٌ لَا يَذْكُرُ فِي هٰذَا الدَّقِيقَ، قَالَ: بَلٰى هُوَ فِيهِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آٹے کا ایک صاع، یا کھجور کا ایک صاع، یا بغیر چھلکے کے جَو کا ایک صاع، یا کشمش کا ایک صاع، یا جَو کا ایک صاع، یا پنیر کا ایک صاع ہی ادا کیا ہے۔
ابوالفضل بیان کرتے ہیں کہ علی بن مدینیؒ نے ان سے کہا، جبکہ وہ ہمارے ساتھ تھے: اے ابومحمد! کوئی راوی اس میں آٹے کا ذکر نہیں کرتا۔ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، آٹا بھی اس میں شامل ہے۔

[۲۱۰۰]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَشْرَسَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ، ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُمْ: ((فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ، صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، صَاعٌ مِنْ أَقِطٍ، صَاعٌ مِنْ دَقِيقٍ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: فطرانے میں کشمش کا ایک صاع، کھجور کا ایک صاع، پنیر کا ایک صاع، یا آٹے کا ایک صاع (ادا کرنا لازم) ہے۔

[۲۱۰۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ الْخُوَارِزْمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صُهْبَانَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ))، قَالَ: وَطَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الْبُرُّ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ. [1]

سیدنا اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرانے میں اناج کا ایک صاع ادا کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دِنوں ہمارا اناج گندم، کھجور، کشمش اور پنیر ہوا کرتا تھا۔

[1] المعجم الكبير للطبراني: ٦١٣

[٢١٠٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ. ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٢١٠٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ذَكَرَ ثَعْلَبَةَ بْنَ صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ)). ❶

ثعلبہ بن صعیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے بڑے، مرد وعورت اور آزاد وغلام کی طرف سے ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جَو، یا آدھا صاع گندم فطرانہ ادا کیا کرو۔

[٢١٠٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ السَّرَّاجِ الْأَصَمُّ مِنْ كِتَابِهِ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، أَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَدُّوا عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعًا مِنْ بُرٍّ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَأَمَّا الْغَنِيُّ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا الْفَقِيرُ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى)). قَالَ ابْنُ يَزِيدَ: فَذَكَرْتُهُ لِجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ النُّعْمَانِ، يَذْكُرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد سے یا ثعلبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کی طرف سے گندم کا ایک صاع (فطرانہ) ادا کرو، (خواہ وہ) چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، مال دار ہو یا غریب۔ جو مال دار ہوگا اسے اللہ تعالیٰ پاک فرما دے گا اور جو غریب ہوگا تو جتنا اس نے (فطرانے میں) دیا ہوگا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس کر دے گا۔

ابن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت جریر بن حازم سے بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے یہ روایت نعمان کو امام زہریؒ سے بیان کرتے سنی ہے۔

[٢١٠٥]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَدُّوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ))، أَوْ قَالَ: ((مِنْ بُرٍّ عَنِ

ابوصعیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بڑے، مرد وعورت، آزاد وغلام اور مال دار وفقیر (یعنی ہر شخص) کی طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کرو۔ جو تم میں سے مال دار ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ پاک کر دے گا اور جو تم میں سے فقیر ہوگا تو جتنا اس نے دیا ہوگا اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس لوٹا دے گا۔

❶ سنن أبي داود: ١٦١٩ ـ مسند أحمد: ٢٣٦٦٣ ـ مصنف عبد الرزاق: ٥٧٨٥ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٣٨٩ ـ المستدرك للحاكم: ٣/ ٢٧٩

الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ ، أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ)).

[٢١٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ ، ثنا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، وَقَالَ: ((أَمَّا الْفَقِيرُ فَيُغْنِيهِ اللَّهُ)).

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔اور (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: جو فقیر ہوگا اسے اللہ تعالیٰ مال دار کر دے گا۔

[٢١٠٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ ، ثنا مُسَدَّدٌ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى ، أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ ، وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ)). [1]

ابوصعیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے یا بڑے، آزاد یا غلام، مرد یا عورت کی طرف سے گندم کا ایک صاع فطرانہ ادا کرو۔ جو تم میں سے مال دار ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ پاک کر دے گا اور جو غریب ہوگا تو جتنا اس نے (فطرانے میں) دیا ہوگا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس کر دے گا۔

[٢١٠٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ ، ثنا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

[٢١٠٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثنا هَمَّامٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

ثعلبہ بن ابوصعیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام ہر شخص کی طرف سے، یا (فرمایا کہ) ہر ایک کی طرف سے کھجور، یا جَو کا ایک صاع، یا گندم کا ایک صاع فطرانہ دینے کا حکم فرمایا۔

[1] سنن أبي داود: ١٦١٩

عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ، أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ، أَوْ صَاعَ قَمْحٍ.

[٢١١٠]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا نُعَيْمٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً أَنَّهُ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ. ثُمَّ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ابن ابی صعیر سے مروی ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فطرانہ مال دار اور غریب (دونوں پر یکساں طور پہ) واجب ہے۔

[٢١١١]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرْجَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ قَبْلَ الْعِيدِ بِيَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ، أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ)). ❶

عبداللہ بن ثعلبہ بن ابوصعیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً ہر شخص کی طرف سے گندم کے دو مُد اور اس کے علاوہ اناج (کی کسی بھی قسم) کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا لازم) ہے۔

[٢١١٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ الْهَمْدَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَأْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ فَيَقُولُ: هِيَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ، أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ.

حارث اعور الہمدانی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فطرانے کا حکم دیتے ہوئے یوں فرماتے سنا: یہ کھجور، جو، گندم، بغیر چھلکے کے جو یا کشمش کا ایک صاع ہے۔

[٢١١٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَيْلَانَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ: ((عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). كَذَا حَدَّثَنَا مَرْفُوعًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فطرانے کے بارے میں فرمایا: ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام کی طرف سے گندم کا آدھا صاع یا کھجور کا ایک صاع ادا کیا جائے۔

---

❶ سلف برقم: ٢١٠٤

[٢١١٤]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّازِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ. بِهٰذَا مَوْقُوفًا، قَالَ: وَهُوَ الصَّوَابُ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ روایت موقوفاً مروی ہے اور یہی درست ہے۔

[٢١١٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رِشْدِينَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَقِطٌ وَعِنْدَهُ لَبَنٌ فَصَاعَيْنِ مِنْ لَبَنٍ.

سیدنا عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فطرانے میں گندم کے دو مُد، یا جو، یا کھجور، یا کشمش کا ایک صاع ادا کیا جائے، جس شخص کے پاس پنیر نہ ہو اور اس کے پاس دودھ ہو تو وہ دودھ کے دو صاع ادا کر دے۔

[٢١١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ فَقِيرٍ وَغَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ. قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [1]

عبدالرحمان الاعرج سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر آزاد و غلام، مرد و عورت، چھوٹے بڑے اور غریب و مال دار پر کھجور کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع فطرانہ واجب ہے۔
راوی کا بیان ہے کہ مجھے پتہ چلا کہ امام زہری رحمہ اللہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کیا کرتے تھے۔

[٢١١٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَبَّادُ بْنُ زَكَرِيَّا الصُّرَيْمِيُّ، ثنا ابْنُ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعٍ مِنْ دَقِيقٍ، أَوْ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعٍ مِنْ سُلْتٍ)). لَمْ يَرْوِهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَهٰذِهِ الْأَلْفَاظِ غَيْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. [2]

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا: جس شخص کے پاس دستیاب ہو وہ گندم کا آدھا صاع، یا جو کا ایک صاع، یا کھجور کا ایک صاع، یا آٹے کا ایک صاع، یا کشمش کا ایک صاع، یا بغیر چھلکے کے جَو کا ایک صاع (بہ طورِ فطرانہ) صدقہ ادا کرے۔
اس اسناد اور ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن ارقم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

---

[1] مسند أحمد: ٧٧٢٤۔ مصنف عبد الرزاق: ٥٧٦١۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٢٨

[2] المستدرك للحاكم: ١/ ٤١١، ٤١٢

[۲۱۱۸]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، فَقَالَ: ((أَدُّوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ)). ❶

عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور فرمایا: ہر آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے شخص کی طرف سے گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان (یعنی دونوں کی طرف سے ایک صاع)، یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کرو۔

[۲۱۱۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سَلَّامٍ الطَّوِيلِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ)). سَلَّامٌ الطَّوِيلُ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُهُ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، یہودی یا عیسائی، آزاد یا غلام کی طرف سے گندم کا آدھا صاع، یا کھجور کا ایک صاع، یا جو کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا لازم) ہے۔
سلام الطویل راوی متروک الحدیث ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا۔

[۲۱۲۰]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ، ثنا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى كَافِرٍ وَمُسْلِمٍ حَتّٰى إِنَّهُ كَانَ لَيُخْرِجُ عَنْ مُكَاتَبِيهِ مِنْ غِلْمَانِهِ. عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكٌ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر آزاد و غلام، چھوٹے بڑے، مرد و عورت، کافر و مسلمان کی طرف سے فطرانہ ادا کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ اپنے مکاتب غلاموں کی طرف سے بھی ادا فرماتے۔
عثمان سے مراد وقاصی ہے جو کہ متروک راوی ہے۔

[۲۱۲۱]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی کھانا کھلائے گا (یعنی فطرانہ ادا کرے گا) خواہ وہ غلام مجوسی ہی ہو۔

❶ سلف برقم: ۲۱۰۳
❷ سيأتي برقم: ۲۱۳۰

سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ: يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا .

[۲۱۲۲]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثنا أَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، قَالَ: لَوْ أَنَّكَ أَعْطَيْتَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ هُلَيْلِجَ لَأَجْزَأَ .

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم فطرانے میں ہلیلج ادا کردو تو وہ بھی کفایت کر جائے گا۔ (ہلیلج ایک درخت کا نام ہے جس کے پودے سے دوائی بنتی ہے)۔

[۲۱۲۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ ، ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: أَعْطِنِي مُدَّ النَّبِيِّ ﷺ ، فَدَعَا بِهِ فَجَاءَ بِهِ الْغُلَامُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَرَيْتُهُ مَالِكًا فَقُلْتُ: هٰذَا هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ مُدُّ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ أُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ وَهٰذَا الَّذِي يَتَحَرَّى بِهِ مُدُّ النَّبِيِّ ﷺ ، قُلْتُ: بِهٰذَا تُعْطَى زَكَاةُ الْعُشُورِ وَالصَّدَقَاتُ وَالْكَفَّارَاتُ؟ قَالَ: نَعَمْ نَحْنُ نُعْطِي بِهِ ، قُلْتُ: فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ وَكَفَّارَةَ الْيَمِينِ بِمُدٍّ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هٰذَا ، قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لِيُعْطِ بِهٰذَا الْمُدِّ ثُمَّ لِيَزِدْ بَعْدُ مَا شَاءَ .

بشر بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے کہا: مجھے نبی ﷺ کا مُد دیجیے۔ تو انہوں نے اسے منگوایا اور ایک بچہ اسے لے کر آیا، تو انہوں نے مجھے وہ دے دیا۔ پھر میں نے وہ امام مالکؒ کو دکھاتے ہوئے پوچھا: کیا وہ یہی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، نبی ﷺ کا مُد یہی ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا (اس لیے یہ آپ ﷺ کا مُد نہیں ہے) البتہ یہ ایسا ہے کہ جو نبی ﷺ کے مُد جیسا ہی بنا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کے مطابق عُشر، صدقات اور کفاروں کی زکاۃ ادا کی جا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، ہم اسی کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ میں نے کہا: ایک آدمی رمضان کی زکاۃ (یعنی فطرانہ) اور قسم کا کفارہ اس مُد کی مقدار میں ادا کرنا چاہتا ہو جو اس سے بڑا ہے (تو کیا اس کا عمل درست ہوگا؟) تو انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اسی مُد کے مطابق ادا کرے، پھر اس کے بعد جتنا چاہے زیادہ دے دے۔

[۲۱۲۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرِ بْنِ الْأَشْقَرِ أَبُو بَكْرٍ ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ بِمَكَّةَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ ، قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ كَمْ وَزْنُ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بِالْعِرَاقِيِّ ، أَنَا حَزَرْتُهُ ، قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ خَالَفْتَ شَيْخَ الْقَوْمِ ، قَالَ: مَنْ هُوَ؟ ، قُلْتُ: أَبُو

اسحاق بن سلیمان الرزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! نبی ﷺ کے صاع کا کتنا وزن تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: پانچ عراقی رِطل اور ایک تہائی رِطل، میں نے اس کا اندازہ لگایا ہے۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے قوم کے بزرگ کے خلاف بیان کیا ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ آٹھ رِطل کا تھا۔ تو امام مالک رحمہ اللہ سخت غصے میں آ گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں غارت

حَنِيفَةَ يَقُولُ: ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: قَاتَلَهُ اللّٰهُ مَا أَجْرَأَهُ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِبَعْضِ جُلَسَائِهِ: يَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ، وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ عَمِّكَ، وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدَّتِكَ، قَالَ إِسْحَاقُ: فَاجْتَمَعَ آصُعٌ، فَقَالَ مَالِكٌ: مَا تَحْفَظُونَ فِي هٰذِهِ؟، فَقَالَ: هٰذَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهٰذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَخِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهٰذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَدَّتْ بِهٰذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ مَالِكٌ: أَنَا حَزَرْتُ هٰذِهِ فَوَجَدْتُهَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا، قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أُحَدِّثُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ هٰذَا عَنْهُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ أَعْجَبُ مِنَ الْأُولَى يُخْطِءُ فِي الْحَزْرِ وَيُنْقِصُ فِي الْعَطِيَّةِ، لَا بَلْ صَاعٌ تَامٌّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ هٰذَا أَدْرَكْنَا عُلَمَاءَ نَا بِبَلَدِنَا هٰذَا. ❶

کرے، انہوں نے اللہ کے معاملے میں یہ جرأت کیسے کر لی؟ پھر انہوں نے اپنے کچھ مجلس نشینوں سے کہا: اے فلاں! اپنے دادا کا صاع لے کر آؤ، اے فلاں! اپنے چچا کا صاع لے کر آؤ، اے فلاں! اپنی دادی کا صاع لے کر آؤ۔ پھر جب سارے صاع جمع ہو گئے تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں اس بارے میں کیا بات یاد ہے؟ تو اس (صاع لے کر آنے والے) نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ وہ اسی صاع کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو (زکاۃ وغیرہ) ادا کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کیا کہ وہ اسی صاع کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر تیسرے نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اسی صاع کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو (زکاۃ) ادا کی۔ (اس کے بعد) امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ان صاعوں کا وزن کیا ہے تو انہیں پانچ رِطل اور ایک تہائی رِطل وزن کا پایا ہے۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اس سے بھی زیادہ عجیب بات بتاتا ہوں، وہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ فطرانہ آدھا صاع ہے اور ایک صاع آٹھ رِطل کا ہوتا ہے۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تو پہلی بات سے بھی عجیب تر ہے، انہیں اندازہ کرنے میں غلطی ہو گئی ہے اور ادائیگی میں کمی کر دی ہے۔ ایسا نہیں ہے، بلکہ ہر شخص کی طرف سے ایک مکمل صاع ادا کرنا ہو گا۔ یہی موقف ہم نے اپنے اس شہر کے علماء کا دیکھا ہے۔

[٢١٢٥]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام مسلمان پر گندم کے دو مُد، یا کھجور یا جَو کا ایک صاع فطرانہ واجب ہے۔

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١٧١

كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ.

[٢١٢٦]...... وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ وَشَعِيرٍ.

علقمہ اور اسود سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گندم کے دو مُد، یا کھجور اور جو کا ایک صاع۔

[٢١٢٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، ثنا الْحَسَنُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

ابوعبدالرحمان السلمی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے اخراجات تمہارے ذِمہ ہوں اس پر گندم کا آدھا صاع یا کھجور کا ایک صاع (فطرانہ) لازم ہے۔

[٢١٢٨]...... وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مَنْ أَدَّى إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (فطرانے میں) آدھا صاع گندم ادا کی تھی۔

[٢١٢٩]...... ثنا عَبْدُ اللهِ، ثنا الْحَسَنُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنِي رَجُلٌ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ أُدِّيَ إِلَيْهِ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو ایک آدمی نے بتلایا کہ اس نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کیا تھا۔

[٢١٣٠]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ: أَخْرِجُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ، فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟ قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ هٰذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ.[1]

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے امیر تھے تو آخری مہینے میں آپ نے فرمایا: اپنے روزوں کی زکاۃ (یعنی فطرانہ) ادا کرو۔ تو لوگوں نے (حیرت سے) ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر آپ نے پوچھا: یہاں اہل مدینہ میں سے کون ہے؟ (پھر آپ نے مدینہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے فرمایا:) اُٹھو اور اپنے بھائیوں کو بتلاؤ، کیونکہ انہیں معلوم نہیں ہے کہ اس زکاۃ کو رسول اللہ ﷺ نے ہر مرد و عورت اور آزاد و غلام پر جو یا کھجور کا ایک صاع یا گندم کا نصف صاع فرض کیا ہے۔

---

[1] مسند أحمد: ٢٠١٨، ٣٢٩١

[٢١٣١]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟ قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى. قَالَ الْحَسَنُ، وَقَالَ عَلِيٌّ: إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوهُ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَغَيْرِهِ. ❶

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آخری رمضان میں لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: اے اہل بصرہ! اپنے روزوں کی زکاۃ ادا کرو۔ لوگ (یہ سن کر) ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تو آپ نے پوچھا: یہاں اہل مدینہ میں سے کون ہے؟ (پھر آپ نے مدینہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے فرمایا:) اُٹھو اور اپنے بھائیوں کو بتلاؤ، کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد و غلام اور مرد و عورت پر گندم کا آدھا صاع، یا جَو کا ایک صاع، یا کھجور کا ایک صاع رمضان کا صدقہ (یعنی فطرانہ) فرض کیا ہے۔

حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش دے تو فطرانے میں گندم وغیرہ کا ایک صاع کر دو۔

[٢١٣٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُؤَدِّي قَبْلَ ذَالِكَ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانہ ادا کرنے کے بارے میں حکم فرمایا کہ یہ لوگوں کے (عید کی) نماز پڑھنے کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کیا جائے۔ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس سے (یعنی عید سے) ایک یا دو دِن پہلے ادا کر دیا کرتے تھے۔

[٢١٣٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَا: ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا وَكِيعٌ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ، وَقَالَ: ((أَغْنُوهُمْ فِي هٰذَا الْيَوْمِ)). وَقَالَ يُوسُفُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ الفطر (یعنی فطرانے) کو فرض قرار دیا اور فرمایا: اس دِن میں تم ان (غریب) لوگوں کو مال دار کر دیا کرو۔ یوسفؒ نے (زکاۃ الفطر کی جگہ) صدقۂ فطر کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

---

❶ مسند أحمد: ٥٣٤٥، ٦٣٨٩، ٦٤٢٩۔ صحيح ابن حبان: ٣٣٠٣

❷ صحيح البخاري: ١٥٠٣۔ صحيح مسلم: ٩٨٦

[٢١٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا الْفَيْضُ بْنُ وَثِيقٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَصَرِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کے بارے میں حکم فرمایا کہ آدمی اسے (عید کی) نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دے۔

[٢١٣٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا (یعنی فطرانے کا) حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز پڑھنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔

[٢١٣٦]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، ثنا الْحَجَّاجُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ . ❶

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون عمل یہ ہے کہ آدمی تب تک (نمازِ عید کے لیے) نہ نکلے جب تک کہ کچھ کھا نہ لے اور فطرانہ نہ ادا کر دے۔

[٢١٣٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ ، ثنا مَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ ، وَالْوُضُوءُ رَطْلَيْنِ ، وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَنْصُورٍ غَيْرُ صَالِحٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ غسل جنابت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ (اس میں) ایک صاع (پانی استعمال کیا جائے) اور وضوء میں دو رِطل پانی۔ ایک صاع میں آٹھ رِطل ہوتے ہیں (ایک رِطل میں تقریباً چار سو گرام ہوتے ہیں)۔
اس کو صالح کے علاوہ کسی نے منصور سے روایت نہیں کیا اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[٢١٣٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقُ ، قَالَا: حَدَّثَنَا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو رِطل پانی سے وضوء فرمایا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کیا

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ١٦٩

❷ سلف برقم: ٢٠٢٨

مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ مُوسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةِ أَرْطَالٍ. ❶

کرتے تھے، اور ایک صاع میں آٹھ رِطل ہوتے ہیں۔ (ہمارے ہاں رائج پیمانے کے مطابق ایک رِطل ۳۴ تولے اور ڈیڑھ ماشے کا ہوتا ہے یعنی ۳۹۸ گرام اور ۳۴ ملی گرام)۔

[۲۱۳۹]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ رِطْلَيْنِ، وَيَغْتَسِلُ بِصَاعٍ ثَمَانِيَةِ أَرْطَالٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مُد پانی سے وضوء فرمایا کرتے تھے؛ جو کہ دو رِطل بنتا ہے، اور ایک صاع سے غسل کیا کرتے تھے؛ جو کہ آٹھ رِطل ہوتے ہیں۔

بَابٌ فِي أَوَامِرِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کے احکام کا بیان

[۲۱٤۰]..... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمُبَارَكِيُّ بِالْمُبَارَكَةِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟))، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَرْجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ))، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا شَافِعٌ))، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند؛ جس کا نام مغیث تھا، میں گویا اسے (اب بھی چشمِ تصور سے) دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے پیچھے چکر لگاتا رہتا تھا اور رویا کرتا تھا، اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہتے تھے۔ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو مغیث کی بریرہ کے ساتھ شدید محبت اور بریرہ کی مغیث سے سخت نفرت پر تعجب نہیں ہوتا؟ پھر نبی ﷺ نے بریرہ سے فرمایا: کاش تم اس سے رجوع کر لو، کیونکہ وہ تمہارے بچے کا باپ ہے۔ تو اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں۔ تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابٌ فِي جِزْيَةِ الْمَجُوسِ وَمَا رُوِيَ فِي أَحْكَامِهِمْ
مجوسیوں کے جزیہ کا بیان اور ان کے احکام کے بارے میں روایات

[۲۱٤۱]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا

بجالہ بیان کرتے ہیں کہ میں احنف بن قیس کے چچا جزء بن

❶ مسند أحمد: ۱۲۸٤۳ ❷ صحيح البخاري: ٥۲۸۳ ـ سنن أبي داود: ۲۲۳۱ ـ جامع الترمذي: ۱۱٥٦ ـ سنن ابن ماجه: ۲۰۷٥ ـ سنن النسائي: ۸/ ٦٤٥ ـ مسند أحمد: ۱۸٤٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤۲۷۳

[٢١٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَنْسِيُّ بِدِمَشْقَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ. تَفَرَّدَ بِهِ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ. [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے (رمضان المبارک کا) چاند دیکھنے کی کوشش کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔
اس حدیث کو اکیلے مروان بن محمد نے ابن وھب سے روایت کیا ہے، البتہ وہ ثقہ راوی ہے۔

[٢١٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَا: نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، بِهَذَا.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٢١٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ وَبِهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى وَالِيهَا فَشَهِدَ عِنْدَهُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هِلَالِ رَمَضَانَ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَهَادَتِهِ فَأَمَرَاهُ أَنْ يُجِيزَهُ، وَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں موجود تھا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی وہیں تھے، کہ ایک آدمی مدینہ کے گورنر کے پاس آیا اور اس نے رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی گواہی دی۔ تو گورنر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی گواہی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے حکم دیا کہ وہ اس کی گواہی کو نافذ کر دیں۔ اور ان دونوں اصحاب نے بیان کیا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی ایک آدمی کی گواہی کو بھی نافذ

[1] سنن أبي داود: ٢٣٤٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٣ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٧

بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بَجَالَةَ، قَالَ: لَمْ يَأْخُذْ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ مِنْهُمْ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ جَالِسًا بِبَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ خَرَجَا، فَقُلْتُ: مَاذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَا: الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَرَكُوا قَوْلِي.

کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں نبی ﷺ کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ کے پاس ان (مجوسیوں) میں سے دو آدمی آئے، پھر وہ نکل گئے، تو میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا: تو انہوں نے کہا: اسلام یا قتل (یعنی یا تو اسلام قبول کرلو یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے بیان پر عمل کیا اور میرے بیان کو چھوڑ دیا۔

[٢١٤٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

بجالہ التمیمی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کا ارادہ نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

[٢١٤٥]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّازُ، سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي أَخَذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ مَا أَخَذْتُهَا مِنْهُمْ، وَتَلَا: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ: ﴿حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ (التوبة:٢٩).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں نے اپنے ساتھیوں کو نہ دیکھا ہوتا کہ انہوں نے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا تو میں نے بھی ان سے وصول نہیں کرنا تھا، اور انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ [التوبة: ٢٩] ''ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، نہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے حرام کردہ امور کو حرام جانتے ہیں اور نہ ہی دینِ حق کو قبول کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے کہ جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ ادا کریں۔''

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، سَمِعَ بَجَالَةَ ، يَقُولُ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ . فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ ، وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا وَدَعَا الْمَجُوسَ وَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ ، فَأَلْقَوْا وَقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ - يَعْنِي مِنْ فِضَّةٍ - وَأَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ . ❶

معاویہ کا کاتب تھا، ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل ان کا ایک خط آیا (جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ) ہر جادوگر کو قتل کر دو، جن مجوسیوں نے اپنے محرم رشتے داروں سے شادیاں کر رکھی ہیں؛ ان میں تفریق کر دو اور انہیں ''زمزمہ'' سے روک دو (زمزمہ سے مراد مجوسیوں کے کچھ کلمات تھے جنہیں وہ کھانا کھاتے وقت آہستہ آواز میں پڑھا کرتے تھے)۔ چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا اور کتاب اللہ کی روشنی میں آدمی اور اس کی محرم بیوی کے درمیان جدائی کا عمل شروع کر دیا۔ پھر جزء نے ایک مرتبہ بڑی مقدار میں کھانا تیار کرایا اور تلورا کو اپنی ران پر رکھا، اور مجوسیوں کو (کھانے کی) دعوت دی۔ انہوں نے ایک یا دو خچر کے برابر وزن کی چاندی لا کر ڈھیر کر دی اور بغیر ''زمزمہ'' کے کھانا کھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا، یہاں تک کہ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔ (ہجر ایک مقام کا نام ہے)۔

[٢١٤٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ - كَذَا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ - قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمَنَاذِرِ ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أخبرني ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ مِنَ الْمَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ الْجِزْيَةَ . فَخُذْ مِنْ مَجُوسٍ مَنْ قِبَلَكَ الْجِزْيَةَ . حَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ .

بجالہ بن عبدہ بیان کرتے ہیں کہ میں مناذر پر جزء بن معاویہ کا کاتب تھا، تو ہمارے پاس سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا، چنانچہ تم بھی اپنے ہاں موجود مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔
حجاج سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

[٢١٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَهْ ، نا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ ، أنا هُشَيْمٌ ، نا دَاوُدُ

بجالہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے وصول کیا تھا۔ راوی

❶ مسند أحمد: ١٦٥٧ ، ١٦٨٥

رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هِلَالِ رَمَضَانَ، قَالَا: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْإِفْطَارِ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ. تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأُبُلِّيُّ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

کیا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ روزے چھوڑنے (یعنی عید کا چاند دیکھنے) کی گواہی میں دو آدمیوں کی ہی گواہی قبول کیا کرتے تھے۔ اس روایت کو اکیلے حفص بن عمر الابلی ابو اسماعیل نے روایت کیا ہے اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[۲۱۴۹]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُومُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کی تاریخوں کی اتنی نگہداشت رکھا کرتے تھے کہ اتنی نگہداشت اس کے علاوہ کسی اور مہینے کی نہیں رکھتے تھے۔ پھر چاند دیکھ کر رمضان کے روزے رکھنا شروع کر دیتے تھے، لیکن اگر کبھی (شعبان کی اُنتیس تاریخ کو) مطلع ابر آلود ہوتا تو تیس دن پورے کرتے اور پھر روزے رکھنا شروع کر دیتے۔

[۲۱۵۰]..... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي شُكَّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

صلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو ان کے پاس ایک پکائی ہوئی بکری لائی گئی، تو انہوں نے فرمایا: کھاؤ۔ لیکن لوگوں میں سے کوئی اُٹھ کر ایک طرف ہو گیا اور کہا: میں روزے دار ہوں۔ تو عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اس دن کا روزہ رکھا کہ جس میں شک واقع ہوا ہو (یعنی پختہ طور پر معلوم نہ ہو کہ چاند نکلا ہے یا نہیں) تو اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔
یہ اسناد حسن صحیح ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[۲۱۵۱]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ سِتَّةٍ: الْيَوْمُ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ الْأَضْحَى، وَأَيَّامُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ روزوں سے منع فرمایا: ماہِ رمضان کا وہ دن جس میں شک ہو جائے (کہ چاند نظر آیا ہے یا نہیں)، عیدالفطر کا دن، عیدالاضحیٰ کا دن اور ایامِ تشریق۔
واقدی کے علاوہ دیگر رُواۃ اس سے زیادہ پختہ ہیں۔

❶ سنن أبي داود: ۲۳۲۵ ـ مسند أحمد: ۲۵۱۶۱

❷ سنن أبي داود: ۲۳۳٤ ـ جامع الترمذي: ٦٨٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٦٤٥ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٥٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٨٥، ٣٥٩٥ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٣، ٤٢٤

التَّشْرِيقِ . الْوَاقِدِيُّ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ . ❶

[٢١٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، ثنا أَبُو الْعَالِيَةِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ ، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ ، ثنا حَازِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: تَمَارَى النَّاسُ فِي هِلَالِ رَمَضَانَ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْيَوْمَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: غَدًا ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَدْ رَآهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ؟)) ، قَالَ: نَعَمْ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَنَادَى النَّاسَ: صُومُوا ، ثُمَّ قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا ، وَلَا تَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا)) . تَابَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ ، وَزَائِدَةُ ، وَالثَّوْرِيُّ ، مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى عَنْهُ ، وَقِيلَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ . وَأَرْسَلَهُ إِسْرَائِيلُ ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، وَأَبُو نُعَيْمٍ ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان کے چاند کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا، کچھ نے کہا کہ آج (نظر آ گیا) ہے اور کچھ نے کہا: کل (نظر آئے گا)۔ پھر ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ (کل) روزہ رکھ لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (ماہِ رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور (ماہِ شوال کا) چاند دیکھ کر چھوڑا کرو (یعنی عید کیا کرو) لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تم تیس دنوں کو شمار کرو، پھر (روزے رکھنا) چھوڑ دیا کرو اور ایک بھی دن اس سے پہلے روزہ نہ رکھو۔

ولید بن ابی ثور، زائدہ اور ثوری نے فضل بن موسیٰ کی روایت سے اس کی موافقت کی ہے اور ابو عاصم سے بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسرائیل، حماد بن سلمہ، ابن مہدی، ابونعیم اور عبدالرزاق نے اسے امام ثوری رحمہ اللہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢١٥٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: رَأَيْتُ الْهِلَالَ ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا)) . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھ لیں۔

[٢١٥٤]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُورِينَ ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❶ مسند البزار: ١٠٦٦

❷ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٦ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٤ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٤٨٢

❸ سنن أبي داود: ٢٣٤٠ ـ سنن ابن ماجه: ١٦٥٢ ـ جامع الترمذی: ٦٩١ ـ سنن النسائی: ٤/ ١٣١

ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا)) الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ.

کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: یقیناً مجھے چاند نظر آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔ (دونوں روایتوں کا) معنی قریب قریب ہی ہے۔

[٢١٥٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ. عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢١٥٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، ثنا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَنَادَى أَنْ صُومُوا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: یقیناً میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے یہ اعلان کر دیا کہ (کل) روزہ رکھ لو۔

[٢١٥٧]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلَالِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ صُومُوا. وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ مُرْسَلًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی ماہِ رمضان کی چاند رات کو آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً مجھے چاند نظر آ گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ (کل) روزہ رکھ لو۔
شعبہ نے اس کو امام ثوری رحمہ اللہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢١٥٨]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا عَمْرُو بْنِ حَكَّامٍ، ثنا

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔

شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا.

تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرما دیا کہ وہ (کل) روزہ رکھیں۔

[٢١٥٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَصُومُوا وَلَا يَقُومُوا، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا، لَمْ يَقُلْ فِيهِ: وَيَقُومُوا غَيْرُ حَمَّادٍ.

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں کو ماہِ رمضان کے چاند کے بارے میں شک پڑ گیا (کہ نظر آیا ہے یا نہیں؟) چنانچہ انہوں نے روزہ نہ رکھنے اور قیام نہ کرنے (یعنی نمازِ تراویح نہ پڑھنے) کا ارادہ کر لیا۔ پھر ایک دیہاتی ''حرہ'' مقام سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ اس کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں، اور اس نے گواہی دی کہ اسے چاند نظر آیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ لوگ قیام کریں اور روزہ رکھیں۔
اس روایت میں قیام کرنے کے الفاظ حماد کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیے۔

[٢١٦٠]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقَدَّمُوا هِلَالَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَالِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان کا چاند (نظر آنے سے) ایک دو دن پہلے روزہ مت رکھو، البتہ اگر تم میں سے کسی کا وہ دن (اتفاقاً) وہی آ جائے کہ جس دن وہ (معمول کے مطابق نفلی) روزہ رکھا کرتا ہے (تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے)، تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے (یعنی بادلوں کے باعث دکھائی نہ دے) تو تم تیس دن شمار کر کے پھر روزے چھوڑ دیا کرو۔

[٢١٦١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَابْنُ غَيْلَانَ قَالَا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

[1] صحيح البخاري: ١٩٠٩، ١٩١٤ـ صحيح مسلم: ١٠٨١، ١٠٨٢ـ سنن أبي داود: ٢٣٣٥ـ سنن ابن ماجه: ١٦٥٠ـ جامع الترمذي: ٦٨٤ـ سنن النسائي: ٤/ ١٣٣ـ مسند أحمد: ٧٥١٦، ٩٦٥٤ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٣

نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَعْجَلُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ)) مِثْلَهُ، ((عُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا)) وَهٰذَا مِثْلُهُ.

فرمایا: ماہِ رمضان سے ایک یا دو دِن پہلے روزہ مت رکھا کرو، تم تیس دِنوں کو پورا کرو، پھر روزے رکھنا چھوڑ دِیا کرو۔ یہ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۲۱۶۲]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا، ثُمَّ أَفْطِرُوا وَهٰذَا أَيْضًا.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۲۱۶۳]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: نا الرَّبِيعُ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. هٰذِهِ أَسَانِيدُ صِحَاحٌ.

یہ بھی سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔ یہ تمام اسانید صحیح ہیں۔

[۲۱۶۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (ماہِ رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھ لو اور تم (ماہِ شوال کا) چاند دیکھو تو (روزے رکھنا) چھوڑ دو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تم تیس ن روزے رکھو۔

[۲۱۶۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صُومُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ أَفْطِرُوا إِلَّا أَنْ تَرَوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ)).

ربعی بن خراش سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم چاند دیکھ کر روزے رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تم شعبان کے تیس دِن پورے کرو، پھر روزہ رکھ لو۔ لیکن اگر (شوال کا چاند دیکھنے میں بھی) تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تم ماہِ رمضان کے تیس دِن پورے کرو، پھر روزے رکھنا چھوڑ دِیا کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم اس سے پہلے ہی چاند دیکھ لو۔

❶ صحيح البخاري: ۱۹۰۹۔ صحيح مسلم: ۱۰۸۱۔ مسند أحمد: ۷۷۷۸

[٢١٦٦]...... رَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ مُسْنَدًا، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُهُمَا، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ، ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). ❶

ربعی رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ﷜ سے روایت کرتے ہیں کہ (رمضان کا) مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزے مت رکھو، یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو، یا اس سے پہلے (مہینے کے) تیس دِن پورے کر لو۔ پھر روزے رکھتے رہو، یہاں تک کہ تم (شوال کا) چاند دیکھ لو، یا (تیس روزوں کی) گنتی پوری کر لو۔

[٢١٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا أَبُو مُسْهِرٍ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ)). هُوَ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ نَافِعٍ، وَابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: فَاقْدُرُوا لَهُ. ❷

سیدنا ابن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تب تک روزے نہ رکھو جب تک کہ (رمضان کا) چاند نہ دیکھ لو اور تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تم تیس روزے رکھو۔

یہ روایت مؤطا میں نافع اور ابن دینار کے حوالے سے سیدنا ابن عمر ﷠ سے مروی ہے کہ تم اس کا اندازہ لگا لو۔

[٢١٦٨]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ)). زَادَ ابْنُ مُرْشِدٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا مَضَى شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَبْعَثُ مَنْ يَنْظُرُ، فَإِنْ رَأَى فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، وَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرٌ أَصْبَحَ صَائِمًا، قَالَ: وَكَانَ لَا يُفْطِرُ إِلَّا مَعَ النَّاسِ.

سیدنا ابن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے، لہٰذا تم تب تک روزے نہ رکھو جب تک کہ تم چاند نہ دیکھ لو اور تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ اسے نہ دیکھ لو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تم اس کا اندازہ لگا لیا کرو۔

ابن مرشد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جب شعبان کے اُنتیس دِن گزر جاتے تو سیدنا ابن عمر ﷠ ایک آدمی کو بھیجتے جو (چاند کو) دیکھتا، پھر اگر تو اسے نظر آ جاتا تو روزہ رکھ لیتے اور اگر اسے نظر نہ آتا اور چاند دیکھنے میں کوئی بادل اور دھواں وغبار وغیرہ بھی حائل نہ ہوتا تو آپ اگلے دِن روزہ نہیں رکھتے تھے، لیکن اگر چاند دیکھنے میں کوئی بادل یا دھواں وغبار وغیرہ حائل ہوتا تو آپ اگلے دِن روزہ رکھ لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ

❶ سنن أبي داود: ٢٣٢٦ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٣٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٦٨، ٣٧٦٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٥٨

❷ مسند أحمد: ٤٤٨٨، ٤٦١١، ٥٢٩٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٥، ٣٤٥١، ٣٥٩٣ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٦٠، ٣٧٧٩، ٣٧٨٠

آپ لوگوں کے ساتھ ہی روزے رکھنا چھوڑا کرتے تھے۔

[٢١٦٩]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! تم (رمضان کے) مہینے سے پہلے روزہ مت رکھا کرو، یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا (شعبان کے مہینے کے تیس دِنوں کی) گنتی پوری کر لو، اور تم تب تک روزے رکھنا مت چھوڑا کرو جب تک کہ (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو (یا ماہِ رمضان کے تیس دِنوں کی) گنتی نہ پوری کر لو۔

تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢١٧٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ، لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ تَصُومُوا وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُتِمُّوا أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ)). وَهٰذَا مِثْلُهُ.

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رمضان کا) مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزے مت رکھو، یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو، یا (شعبان کے مہینے کے) تیس دِنوں کی گنتی پوری کر لو۔ پھر روزے رکھتے رہو، اور تب تک مت چھوڑو جب تک کہ تم (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو، یا تم (تیس روزوں کی) گنتی پوری کر لو۔

[٢١٧١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَهٰذَا مِثْلُهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢١٧٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسَ، ثنا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ، يَقُولُ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ الشُّقُوقِ فَشَكَكْنَا فِي الْهِلَالِ فَبَعَثْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ وَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ)). صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ. وَرَوَاهُ حُصَيْنٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ: عِدَّةَ شَعْبَانَ غَيْرُ

ابوالبختری الطائی بیان کرتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) "ذات الشقوق" کے مقام پر تھے کہ ہم رمضان کا چاند دیکھنے لگے، تو ہمیں چاند کے بارے میں شک ہو گیا (یعنی پختہ طور پر معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ نکلا ہے یا نہیں) تو ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کو بھیجا، اس نے ان سے پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے چاند دیکھنے میں وسعت دی ہے، اور اگر یہ تم پر اَبر آلود ہو جائے تو تم شعبان کے تیس دِنوں کی گنتی پوری کرو۔

یہ حدیث شعبہ سے صحیح مروی ہے اور اسے حصین اور ابو خالد الدالانی نے عمرو بن مرہ سے روایت کیا اور اس میں "شعبان کی

آدَمَ وَهُوَ ثِقَةٌ. ❶

گنتی'' کے الفاظ آدم کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیے اور وہ ثقہ راوی ہے۔

[٢١٧٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ، ثنا شُعْبَةُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلاثِينَ)). يَعْنِي عُدُّوا شَعْبَانَ ثَلاثِينَ. صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ، كَذَا رَوَاهُ آدَمُ، عَنْ شُعْبَةَ. وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ آدَمَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ فِيهِ: فَعُدُّوا شَعْبَانَ ثَلاثِينَ، وَلَمْ يَقُلْ: يَعْنِي. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر روزے رکھنا چھوڑ دو، لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو مہینے کے تیس دن پورے کرو۔ یعنی شعبان کے تیس دن شمار کرو۔

یہ حدیث شعبہ سے صحیح مروی ہے۔ اسی طرح اسے آدم نے شعبہ سے روایت کیا اور امام بخاریؒ نے بھی اسے آدم سے اور انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ بیان کیے: تم شعبان کے تیس دن شمار کرو۔ اور انہوں نے ''یعنی'' کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[٢١٧٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَبُو الْحُسَيْنِ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْصُوا هِلالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلا تَخْلِطُوا بِرَمَضَانَ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَالِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، وَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ تُغْمَى عَلَيْكُمُ الْعِدَّةُ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان (کے روزے رکھنے) کے لیے شعبان کے چاند (کے تیس دِنوں) کو شمار کیا کرو اور تم (اس کو) رمضان کے ساتھ مت ملاؤ، البتہ اگر تم میں سے کسی کا دِن (اتفاقاً) وہی آ جائے کہ جس دِن وہ (معمول کے مطابق نفلی) روزہ رکھا کرتا ہے (تو وہ اس دِن روزہ رکھ سکتا ہے)، تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو یقیناً (شعبان کے تیس دِنوں کا) شمار تم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

[٢١٧٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَعَلَ اللّٰهُ الْأَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ

طلق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، لہٰذا جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھ لیا کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے چھوڑ دیا کرو، لیکن اگر یہ تم پر ابر آلود ہو جائے تو تم تیس دِن کی گنتی کو پورا کرو۔

---

❶ مسند أحمد: ٣٠٢١، ٣٢٠٨، ٣٥١٥

❷ صحيح البخاري: ١٩٠٩۔ مسند أحمد: ٩٣٧٦، ٩٥٥٦، ٩٨٥٣۔ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٢۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٠

❸ سلف برقم: ٢١٦٠

فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ)) . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ: سَمِعْتُ هٰذَا مِنْهُ وَحَدِيثَيْنِ آخَرَيْنِ، مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ ضَعِيفٌ . ❶

محمد بن جابر کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث اور دوسری دو حدیثیں ان سے سنیں۔ محمد بن جابر قوی راوی نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے۔

[۲۱۷۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْصُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ أَفْطِرُوا فَإِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَخَنَسَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ .

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رمضان (کے روزے رکھنے) کے لیے شعبان کے (تیس دِنوں) کی تعداد شمار کرو اور (رمضان کے) مہینے سے پہلے روزہ مت رکھو، سو جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اسے دیکھو تو (روزے رکھنا) چھوڑ دو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تیس دِنوں کی گنتی پوری کرو، پھر روزے رکھنا چھوڑ دو، کیونکہ مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دِنوں کا ہوتا ہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے اپنا انگوٹھا دبا لیا (یعنی بتلایا کہ مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے)۔

[۲۱۷۷]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ، فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحِيَتُكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ . رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . ❷

محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے، لہٰذا تم تب تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تیس دِنوں کا عدد پورا کرو۔ تمہاری عید الفطر اس دِن ہوتی ہے جس دِن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور تمہاری عید الاضحیٰ اس دِن ہوتی ہے جس دِن تم قربانیاں کرتے ہو۔ سارا عرفہ وقوف کی جگہ ہے، سارا منیٰ قربانیوں کی جگہ ہے اور مکہ مکرمہ کا ہر راستہ قربانی کا مقام ہے۔
حماد بن زید نے اس کو ایوب سے روایت کیا اور انہوں نے اسے نبی ﷺ تک مرفوع بیان کیا۔

[۲۱۷۸]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ذَكَرَ

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے (وہ بیان کرتے ہیں کہ) نبی ﷺ نے اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی بیان کیا۔ روح بن قاسم نے اسے [illegible] سے

❶ مسند أحمد: ۱٦۲۹۰، ۱٦۲۹٤۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۳۷۷۷

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ۲٥۱

النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. وَتَابَعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ. ❶

روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٢١٧٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا ابْنُ سَوَاءٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ))، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)). رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مِنَ الثِّقَاتِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو۔ پھر انہوں نے حدیث کے آخر تک اسی کے مثل بیان کیا اور انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ مہینہ اُنتیس دِنوں کا ہوتا ہے۔

روح بن قاسم ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

[٢١٨٠]...... ثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ، وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، جَمِيعًا عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا روزہ اس دِن (سے شروع) ہوتا ہے جس دِن تم (پہلا) روزہ رکھتے ہو اور تمہاری عیدالفطر اس دِن ہوتی ہے جس دِن تم (روزے رکھنا) چھوڑ دیتے ہو۔

[٢١٨١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ)). الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ. ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روزہ اس دِن (سے شروع ہوتا ہے) جس دِن تم (پہلا) روزہ رکھتے ہو، عیدالفطر اس دِن ہوتی ہے جس دِن تم (روزے رکھنا) چھوڑ دیتے ہو اور عیدالاضحیٰ اس دِن ہوتی ہے جس دِن تم قربانیاں کرتے ہو۔

اس روایت کی سند میں واقدی ضعیف راوی ہے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ السَّحَرِ
سحری کے وقت کا بیان

[٢١٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان سنے اور (کھانے کا) برتن اس کے ہاتھ پر ہو تو وہ اسے تب تک نہ رکھے جب تک کہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥٢

❷ سلف قبله

❸ سنن أبي داود: ٢٣٢٨ ـ سنن ابن ماجه: ١٦٦٠ ـ جامع الترمذي: ٦٩٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥١

❹ مسند أحمد: ١٠٦٢٩

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلٰى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَسْنَدَهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، كَمَا قَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى.

اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کر لے (یعنی جب تک کہ بہ قدرِ کفایت کھا پی نہ لے)۔

ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ روح بن عبادہ نے اس کی سند کو اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح عبدالاعلیٰ نے بیان کیا۔

[۲۱۸۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ أَبُو الْفَضْلِ الْخُوَارِزْمِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَائِشٍ، صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ فِي السَّمَاءِ فَلَا يَمْنَعَنَّ السَّحُورَ وَلَا تَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ، وَإِذَا اعْتَرَضَ فَقَدْ حَرُمَ الطَّعَامُ فَصَلِّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

ربیعہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا عبدالرحمان بن عائش رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: جو فجر آسمان میں لمبائی کی صورت میں پھیلی ہوتی ہے وہ سحری کھانے سے بالکل منع نہیں کرتی اور اس میں (فجر کی) نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا اور جب یہ چوڑائی کی صورت میں ہو تو کھانا حرام ہو جاتا ہے (یعنی سحری کھانے کا وقت ختم ہو جاتا ہے) تب تم صبح کی نماز پڑھ لیا کرو۔

اس روایت کی سند صحیح ہے۔

[۲۱۸٤]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هُمَا فَجْرَانِ فَأَمَّا الَّذِي كَأَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ فَإِنَّهُ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ الَّذِي عَارَضَ الْأُفُقَ فَفِيهِ تَحِلُّ الصَّلَاةُ وَيَحْرُمُ الطَّعَامُ)). هٰذَا مُرْسَلٌ. ❶

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: جو فجر بھیڑیے کی دُم کی طرح ہوتی ہے وہ نہ تو کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ کسی چیز کو حرام کرتی ہے (یعنی اس میں نمازِ فجر پڑھنا جائز نہیں ہوتا جبکہ سحری کھانا جائز ہوتا ہے) اور جو فجر اُفق میں لمبائی کی صورت میں ہوتی ہے وہ نماز کو حلال کر دیتی ہے اور کھانے کو حرام کر دیتی ہے (یعنی اس وقت فجر کی نماز کا اور سحری کے اختتام کا وقت ہو جاتا ہے)۔

[۲۱۸۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ، وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ)). لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَوَقَفَهُ الْفِرْيَابِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: ایک وہ فجر جس میں (فجر کی) نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے اور (دوسری) وہ فجر جس میں کھانا حرام اور نماز حلال ہو جاتی ہے۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۱/ ۳۷۷

وَوَقَفَهُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْهُ أَيْضًا . ❶

[٢١٨٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَصَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ؟، قَالَ: فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ: قَدِ ارْتَفَعَ فِي السَّمَاءِ أَبْيَضُ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ؟، فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ: لَقَدِ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ أَحْمَرُ، فَقَالَ: هَيْتَ الْآنَ فَأَبْلِغْنِي سُحُورِي .

سالم بن عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر کفالت تھا۔ انہوں نے ایک رات جس قدر اللہ نے چاہا اتنی نماز پڑھی۔ پھر فرمایا: باہر نکلو اور دیکھو کہ فجر طلوع ہو گئی ہے؟ چنانچہ میں باہر نکلا، پھر میں واپس آیا اور عرض کیا: آسمان میں ایک سفیدی سی بلند ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے پھر نماز پڑھی، جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی۔ پھر فرمایا: باہر نکلو اور دیکھو کہ فجر طلوع ہو گئی ہے؟ چنانچہ میں باہر نکلا، پھر میں واپس آیا اور کہا: آسمان میں چوڑائی کی صورت میں سرخی پھیل گئی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اب وقت ہو گیا ہے، میرا سحری کا کھانا مجھے پہنچا دو۔

[٢١٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَقُلْتُ: قَدِ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ وَاحْمَرَّ، فَقَالَ: ائْتِ الْآنَ بِشَرَابِي، قَالَ: وَقَالَ يَوْمًا آخَرَ: قُمْ عَلَى الْبَابِ بَيْنِي وَبَيْنَ الْفَجْرِ . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے (باہر جا کر آسمان دیکھا اور) پھر کہا: آسمان میں (فجر) چوڑائی کی صورت میں ہے اور سرخ ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اب میرا مشروب لے آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک روز فرمایا: میرے اور فجر کے درمیان دروازے پر کھڑے ہو جاؤ (یعنی دروازے پر کھڑے رہو اور جب فجر طلوع ہو جائے تو مجھے بتا دینا)۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢١٨٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، وَأَخُوهُ أَبُو عُبَيْدٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا رَفَعْتُ يَدِي مِنَ السَّحُورِ لِخَوْفِ الصُّبْحِ فَطَلَبَ مِنِّي بَعْضَ الْإِدَامِ، فَقُلْتُ: يَا عَمَّاهُ لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ شَيْءٌ لَأُدْخِلَنَّكَ إِلَى طَعَامٍ عِنْدِي وَشَرَابٍ، قَالَ: عِنْدَكَ؟ فَدَخَلَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ

عبداللہ بن نعمان سحیمی بیان کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی آخری رات؛ جب میں نے صبح ہو جانے کے خدشے سے سحری کے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا تو اس کے بعد میرے پاس قیس بن طلق آئے اور انہوں نے مجھ سے کچھ سالن طلب کیا، تو میں نے کہا: اے چچا جان! اگر آپ اس وقت تشریف لاتے کہ جب رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو میں آپ کی خدمت میں کھانے پینے کا سامان ضرور پیش کرتا۔ انہوں نے پوچھا: تمہارے پاس موجود ہے؟ پھر وہ اندر آ گئے اور میں نے ثرید،

❶ صحیح ابن خزیمة: ٣٥٦ـ السنن الکبرٰی للبیهقی: ١/ ٢١٦

ثَرِيدًا وَلَحْمًا وَنَبِيذًا فَأَكَلَ وَشَرِبَ وَأَكْرَهَنِي فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَإِنِّي لَوَجِلٌ مِنَ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ))، وَأَشَارَ بِيَدِهِ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❶

گوشت اور نبیذ ان کے نزدیک کر دیا، تو انہوں نے کھایا اور پیا، اور مجھے بھی مجبور کیا تو میں نے بھی کھا پی لیا، جبکہ یقیناً مجھے صبح ہونے کا ڈر لگا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے کہا: مجھے سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اور پیو، اور اوپر چڑھنے والی سفیدی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے (یعنی اسے دیکھ کر تم کھانا پینا مت چھوڑ دو) اور تب تک کھاتے پیتے رہا کرو جب تک کہ تمہارے لیے سرخی پھیلنا شروع نہ ہو جائے۔

[٢١٨٩]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ، يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِي هٰكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ)). إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. ❷

سوادہ القشیری کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال کی اذان بالکل نہ روکے (کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ سحری کی اذان کہا کرتے تھے) اور نہ ہی اُفق کی وہ سفیدی روکے (جو کہ سیدھی اُوپر کو چڑھتی ہے) یہاں تک کہ اطراف میں پھیلنے لگے۔
اس کی اسناد صحیح ہے۔

[٢١٩٠]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيرَ)).

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال (رضی اللہ عنہ) کی اذان اور صبح کی یہ عمودی سفیدی دھوکے میں نہ ڈال دے (یعنی انہیں دیکھ کر تم سحری کھانا مت چھوڑ دیا کرو) یہاں تک کہ وہ چوڑائی میں پھیل جائے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

رؤیتِ ہلال پر شہادت کا بیان

[٢١٩١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا

حسین بن حارث الجدلی، جن کا تعلق قیس کے قبیلہ جدیلہ سے تھا، بیان کرتے ہیں کہ ہمیں امیر مکہ نے خطبہ دیا اور لوگوں کو قسم

❶ مسند أحمد: ١٦٢٩١ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٨٢٥٧

❷ صحيح مسلم: ١٠٩٤ ـ سنن أبي داود: ٢٣٤٦ ـ جامع الترمذي: ٧٠ ـ سنن النسائي: ٤/١٤٨ ـ مسند أحمد: ٢٠٠٩٧ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٦٩٨٠

عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ، أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَنَا فَنَشَدَ النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ رَأَى الْهِلَالَ لِيَوْمِ كَذَا وَكَذَا؟ ثُمَّ قَالَ: عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا. قَالَ: فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ: مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ. هٰذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيحٌ. ❶

[۲۱۹۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادٌ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ جَدِيلَةِ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ قَالَ: عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ، وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا. فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، وَقَالَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَشَارَ إِلَى رَجُلٍ خَلْفَهُ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بِذَالِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: إِبْرَاهِيمُ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ خَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ جُمَحٍ كَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ.

دے کر پوچھا: فلاں دِن کا کس نے چاند دیکھا تھا؟ پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم چاند دیکھ کر حج کے ارکان ادا کر لیا کریں، لیکن اگر ہمیں چاند نظر نہ آئے اور دو عادل گواہ (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو ان دونوں کی گواہی پر حج ادا کر لیں۔ ابو مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے حسین بن حارث سے پوچھا: امیر مکہ کون؟ تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ پھر وہ بعد میں مجھے ملے تو انہوں نے بتلایا کہ وہ محمد بن حاطب کے بھائی حارث بن حاطب تھے۔

یہ سند صحیح متصل ہے۔

حسین بن حارث الجدلی، جن کا تعلق قیس کے قبیلہ جدیلہ سے تھا، کہتے ہیں: امیر مکہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم چاند دیکھ کر حج کے ارکان ادا کر لیا کریں، لیکن اگر ہم اسے نہ دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو ہم ان دونوں کی گواہی پر حج ادا کر لیں۔ میں نے حسین سے پوچھا کہ وہ (امیر مکہ) کون تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ محمد بن حاطب کے بھائی حارث بن حاطب۔ اور (امیر مکہ نے کہا تھا کہ) اس بات کو اس شخص نے بھی بیان کیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (کے احکامات) کو (مجھ سے) زیادہ جاننے والا ہے، اور انہوں نے اپنے پیچھے کھڑے ایک صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا: وہ کون تھے؟ تو انہوں نے کہا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا۔

ابوبکر نیشاپوری نے ہم سے بیان کیا: میں نے ابراہیم الحربی سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: اس حدیث کو سعید بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا، پھر انہوں نے کہا: ابراہیم سے مراد حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن خبیب بن وھب بن حذیفہ بن جمح رضی اللہ عنہ ہیں، جو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے اصحاب میں سے ہیں۔

---

❶ السنن الکبری للبیهقی: ٤/ ٢٤٧

[٢١٩٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا الْحَجَّاجُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: إِنَّا صَحِبْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمْ حَدَّثُونَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ، فَإِنْ شَهِدَ ذَوَا عَدْلٍ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا وَأَنْسِكُوا)). ❶

عبدالرحمان بن زید بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحابِ رسول کی صحبت میں رہے، ان سے ہم نے علم حاصل کیا اور انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی (روزے رکھنا) چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تم (شعبان کے) تیس دِنوں کو شمار کر لو (اور پھر روزے رکھنا شروع کر دو) اور اگر دو عادل شخص (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو تم روزہ رکھ لیا کرو، عیدالفطر کیا کرو اور قربانی (یعنی عیدالاضحیٰ) کیا کرو۔

[٢١٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَصْبَحَ صَائِمًا لِتَمَامِ الثَّلَاثِينَ مِنْ رَمَضَانَ، فَجَاءَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ، فَأَفْطَرُوا. هٰذَا صَحِيحٌ. ❷

رِبعی رحمہ اللہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تیس رمضان کو روزہ رکھے ہوئے تھے تو دو دیہاتی آئے اور انہوں نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور (پھر) ان دونوں نے (کہا کہ انہوں نے) گزشتہ دِن چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے روزہ چھوڑ دیا۔

[٢١٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى. كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدُ الْأَعْلَى ضَعِيفٌ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ وَخَالَفَهُ أَبُو وَائِلٍ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، فَرَوَاهُ عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ، حَدَّثَ بِهِ الْأَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ عَنْهُ.

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے متعلق ایک آدمی کی گواہی (کو قبول کرنے کی) اجازت دی ہے۔

اسی طرح اسے عبدالاعلیٰ نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا اور عبدالاعلیٰ ضعیف راوی ہے۔ ابن ابی لیلیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ ابووائل شقیق بن سلمہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: تم تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ دو گواہ گواہی نہ دے دیں۔ ان سے اس روایت کو اعمش اور منصور نے بھی روایت کیا ہے۔

[٢١٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا: نا أَبُو

شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جبکہ ہم خانقین مقام پر تھے، انہوں نے اپنے خط میں

❶ مسند أحمد: ١٨٨٩٥

❷ مسند أحمد: ١٨٨٢٤

مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ، قَالَ فِي كِتَابِهِ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ. رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ. هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى. وَقَدْ تَابَعَ الْأَعْمَشُ، عَنْ مَنْصُورٍ. ❶

(یہ تحریر) فرمایا تھا کہ یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، لہٰذا جب تم دِن کو چاند دیکھو تو تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ دو آدمی (چاند دیکھنے کی) گواہی نہ دیں۔

اس کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: جب تم دِن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھو تو (روزے رکھنا) مت چھوڑو، یہاں تک کہ دو آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے صحیح ہے اور اعمش نے منصور سے روایت کرتے ہوئے موافقت کی ہے۔

[٢١٩٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، قَالَا: ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو أُمَيَّةَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالُوا: ثنا رَوْحٌ، قَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بِخَانِقِينَ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ.

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس خانقین کے مقام پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر آئی (اور اس میں رقم تھا:) یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، لہٰذا جب تم دِن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھو تو (روزے رکھنا) مت چھوڑو، یہاں تک کہ دو آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

[٢١٩٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَاكِبٌ فَزَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: قُلْتُ لِأَبِي نُعَيْمٍ: سَمِعَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ: سَمِعَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ؟ فَلَمْ يُثْبِتْ ذَالِكَ، عَبْدُ الْأَعْلَى هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الثَّعْلَبِيُّ

ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں تھا کہ جب ان کے پاس ایک سوار آیا اور اس کا کہنا تھا کہ اس نے (شوال کا) چاند دیکھا ہے، تو انہوں نے لوگوں کو حکم دِیا کہ وہ (روزے رکھنا) چھوڑ دیں۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابونعیم سے پوچھا: کیا ابن ابی لیلیٰ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ محمد بن علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: کیا ابن ابی لیلیٰ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے؟ تو انہوں نے اسے ثابت نہیں کہا۔ عبدالاعلیٰ سے

❶ مسند أحمد: ٣٠٧۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٤٨

غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ ، وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ أَصَحُّ إِسْنَادًا عَنْ عُمَرَ مِنْهُ ، رَوَاهُ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ . ❶

مراد ابن عامر ثعلبی ہے، اس کے علاوہ دوسرا راوی اس سے زیادہ ثابت ہے اور ابووائل کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ اس کو اعمش اور منصور نے ابووائل سے روایت کیا۔

[٢١٩٩] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ لِأَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ أَنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: إِنْ كَانَ مُؤَمَّلٌ حَفِظَهُ فَهُوَ غَرِيبٌ ، وَخَالَفَهُ الْإِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ .

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جبکہ ہم خانقین مقام پر تھے، (انہوں نے اس میں یہ تحریر فرمایا تھا کہ) یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، سو جب تم دِن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھو تو تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ دو عادل آدمی گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔

ابوبکر رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: اگر چہ مؤمل نے اس روایت کو یاد رکھا لیکن یہ غریب ہے اور امام عبدالرحمان بن مہدی نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[٢٢٠٠] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تُمْسُوا إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً .

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جبکہ ہم خانقین مقام پر تھے (اس میں انہوں نے یہ لکھا تھا): یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، سو جب تم دِن کے وقت چاند دیکھو تو تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ تم شام (کو افطار) نہ کرلو، سوائے اس صورت کے کہ دو مسلمان آدمی یہ گواہی دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

[٢٢٠١] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، ثنا سُفْيَانُ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .

اختلافِ سند کے ساتھ عبدالرحمان کی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٢٠٢] ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا مُسَدَّدٌ ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِءُ ، قَالَا: نا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ

رِبعی بن حراش نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کا رمضان کے آخری دِن کے متعلق اختلاف ہوگیا۔ پھر دو دیہاتیوں نے نبی ﷺ کے پاس (آ کر) اللہ کو گواہ بنا کر کہا کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ روزہ چھوڑ

❶ مسند أحمد: ١٩٣

رَمَضَانَ، فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللّٰهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا. زَادَ خَلَفٌ: وَأَنْ يَغْدُوا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ. ❶

دیں۔ خلف نے یہ اضافہ کیا کہ (آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ) وہ اگلے دِن صبح کو (نمازِ عید پڑھنے کے لیے) عید گاہ کو جائیں۔

یہ سند حسن ثابت ہے۔

[۲۲۰۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمُومَتِهِ، قَالُوا: قَامَتِ الْبَيِّنَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا وَأَنْ يَغْدُوا مِنَ الْغَدِ إِلٰى عِيدِهِمْ، هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَمَا بَعْدَهُ أَيْضًا. ❷

ابوعمیر بن انس اپنے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: نبی ﷺ کے پاس (لوگوں کی گواہی کے ساتھ) واضح دلیل قائم ہوئی کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں اور اگلے روز صبح کو عید پڑھنے کے لیے جائیں۔

یہ اسناد بھی حسن ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[۲۲۰۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، قَالُوا: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنَ أَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عُمُومَتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، - وَقَالَ النَّضْرُ: - عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، فَجَاءَ رَكْبٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ.

ابوعمیر بن انس اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دِن کے آخری پہر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں سواروں کا ایک قافلہ آیا اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔ تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں اور جب صبح کو اٹھیں تو (نمازِ عید پڑھنے کے لیے) عیدگاہ میں جائیں۔

[۲۲۰۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الشَّافِعِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُخْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، أَنَّ رَجُلًا

فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ماہِ رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دی، تو علی رضی اللہ عنہ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: میں شعبان کے ایک دِن کا روزہ رکھ لوں؛

❶ سلف برقم: ۲۱۹٤

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۳/ ۳۱٦ و ٤/ ۲٤۹

شَهِدَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ فَصَامَ، أَحْسَبُهُ قَالَ: وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا، وَقَالَ: أَصُومُ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَإِنْ لَمْ تَرَ الْعَامَّةُ هِلَالَ رَمَضَانَ وَرَآهُ رَجُلٌ عَدْلٌ رَأَيْتُ أَنْ أَقْبَلَهُ لِلْأَثَرِ وَالِاحْتِيَاطِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدُ: لَا يَجُوزُ عَلٰى رَمَضَانَ إِلَّا شَاهِدَانِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: لَا أَقْبَلُ عَلَيْهِ إِلَّا شَاهِدَيْنِ، وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلٰى كُلِّ مَغِيبٍ.

یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں رمضان کے ایک دِن کا روزہ چھوڑ دوں۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں کو چاند نظر نہ آئے لیکن ایک عادل شخص اسے دیکھ لے تو میں اس اثر اور احتیاط کی بنا پر اس کی بات کو قبول کرلوں گا۔ اور اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ماہِ رمضان (کے چاند) پر دو آدمیوں کی گواہی کے بغیر (روزہ رکھنا) جائز نہیں ہے۔ (اسی طرح) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک صاحب نے کہا: میں اس پر دو آدمیوں کی گواہی کے سوا قبول نہیں کروں گا، اور یہ ہر غائب چیز پر قیاس ہے۔

[٢٢٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَنْ رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحْدَهُ فَلْيُفْطِرْ وَلْيُخْفِ ذَالِكَ.

ربیع بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص اکیلا ہی رمضان کا چاند دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھ لے اور جو شخص اکیلا ہی شعبان کا چاند دیکھے تو وہ روزہ چھوڑ دے، اور اس بات کو چھپا کر رکھے۔

[٢٢٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَرٰى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ: أَنَّهُ يَصُومُ لِأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ذَالِكَ الْيَوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحْدَهُ فَلَا يُفْطِرُ لِأَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُونَ عَلٰى أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَأْمُونًا ثُمَّ يَقُولُ أُولٰئِكَ إِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ: قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ.

ابن وہب بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں، کہ جسے اکیلے کو ہی رمضان کا چاند نظر آئے، فرمایا: وہ روزہ رکھ لے، کیونکہ اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ روزہ چھوڑے جبکہ اسے معلوم ہو کہ یہ ماہِ رمضان کا ایک دِن ہے اور جس شخص کو اکیلے ہی شوال کا چاند نظر آئے تو وہ روزہ مت چھوڑے، کیونکہ لوگ اس پر بہتان لگائیں گے کہ ان میں سے وہ شخص روزہ نہیں رکھتا جس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، پھر جب ان لوگوں پر چاند ظاہر ہو جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے چاند دیکھ لیا۔

[٢٢٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْكِنْدِيُّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَهُوَ الدَّالَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ قَمَرًا ضَخْمًا، الْمُقِلُّ يَقُولُ لِلَيْلَتَيْنِ وَالْمُكْثِرُ يَقُولُ لِثَلَاثٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ماہِ ذوالحجہ کا چاند دیکھا تو وہ بڑا تھا۔ کم مدت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ وہ دو راتوں کا چاند تھا جبکہ زیادہ مدت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ وہ تین راتوں کا چاند تھا۔ جب ہم مکہ آئے اور ہم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ان سے یومِ ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے اس دِن کو شمار کیا۔ پھر میں نے ان سے کہا: ہم نے چاند دیکھا تھا جو (عام صورت سے) بڑا

عَنْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَعَدَّ لِي مِنْ ذَالِكَ الْيَوْمِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا أَهْلَلْنَا قَمَرًا ضَخْمًا، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَدَّهُ إِلَى رُؤْيَتِهِ. هٰذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ. ❶

تھا، تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے چاند دیکھنے میں وسعت دی ہے۔

یہ روایت بھی صحیح ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[۲۲۰۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثنا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةَ رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ لِثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِلَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِثَلَاثٍ، قَالَ: أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟، قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: هُوَ لِلَّيْلَةِ الَّتِي رَأَيْتُمُوهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّهُ إِلَى الرُّؤْيَةِ. وَهٰذَا صَحِيحٌ.

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ (کی ادائیگی) کے لیے روانہ ہوئے تو جب ہم نے ''بطن نخلہ'' پر پڑاؤ کیا (یہ مکہ کے قریب ایک مقام تھا) تو ہم نے چاند دیکھا۔ کچھ لوگوں نے کہا: یہ تین راتوں کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوراتوں کا چاند ہے۔ پھر ہم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ہم نے انہیں بتلایا کہ ہم نے چاند دیکھا تھا، کچھ نے کہا کہ یہ دوراتوں کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ تین راتوں کا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم نے کس رات چاند دیکھا تھا؟ ہم نے کہا کہ فلاں فلاں رات۔ انہوں نے فرمایا: وہ اسی رات کا چاند تھا جس رات تم نے اسے دیکھا تھا، یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھنے میں وسعت رکھی ہے۔

یہ روایت صحیح ہے۔

[۲۲۱۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). وَهٰذَا صَحِيحٌ.

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) ''ذاتِ عرق'' کے مقام پر تھے کہ ہم نے ماہِ رمضان کا چاند دیکھا، تو ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کو بھیجا، اس نے ان سے سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چاند دیکھنے میں وسعت دی ہے، اور اگر یہ تم پر ابر آلود ہو جائے تو تم (شعبان کے تیس دنوں کی) گنتی پوری کرو۔

یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[۲۲۱۱]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ، بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ:

کریب بیان کرتے ہیں کہ اُمِ فضل بنت حارث نے انہیں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیجا۔ میں شام آیا اور اپنا کام مکمل کیا تو میں ابھی شام میں ہی تھا تو رمضان کا آغاز ہو گیا اور میں نے جمعے کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ آیا تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چاند کا تذکرہ کیا اور مجھ سے

❶ سلف برقم: ۲۱۷۲

فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟، فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟، قُلْتُ: نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ قَالَ: لَا، هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

پوچھا: تم لوگوں نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہم نے جمعے کی رات دیکھا تھا۔ انہوں نے پوچھا: تم نے خود اسے دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، اور لوگوں نے بھی دیکھا (پھر سب) لوگوں نے روزہ رکھا اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ تو انہوں نے فرمایا: لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات چاند دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھ رہے ہیں، یہاں تک کہ ہم تیس روزے مکمل کرلیں یا (شوال کا) چاند دیکھ لیں۔ میں نے پوچھا: کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزے رکھنا ہی آپ کو کفایت نہیں کرسکتا؟ (یعنی جب انہوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا تھا تو کیا آپ بھی اسی دن روزہ نہیں رکھ سکتے تھے؟) انہوں نے فرمایا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم فرمایا ہے۔
یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٢١٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: أَصْبَحْنَا صَبِيحَةَ ثَلَاثِينَ، فَجَاءَ أَعْرَابِيَّانِ رَجُلَانِ يَشْهَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَ النَّاسَ، فَأَفْطَرُوا. ❷

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تیس (رمضان) کی صبح کی (یعنی تیسواں روزہ رکھا ہوا تھا) تو دو دیہاتی آدمی آئے اور نبی ﷺ کے پاس گواہی دینے لگے کہ ان دونوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا تو سب نے روزہ توڑ دیا۔

بَابٌ

باب

[٢٢١٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو الزِّنْبَاعِ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے طلوع فجر سے پہلے روزے کا ارادہ نہ کیا تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔
اس روایت کو اکیلے عبداللہ بن عباد نے اسی اسناد کے ساتھ مفضل سے بیان کیا ہے، اور یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٨٩۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٨٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٤٨

عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

[٢٢١٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ)). ❷

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جس نے فجر سے پہلے اس کو فرض نہ کیا (یعنی اس کی نیت نہ کی)۔

[٢٢١٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: ((لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ)). وَقَالَ أَيْضًا: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، رَوَيَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ.

ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ اس شخص کا (روزہ) نہیں جس نے رات کو اسے فرض نہ کیا (یعنی اس کی نیت نہ کی)۔

اسی طرح کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا۔ یحییٰ بن ایوب اور ابن لہیعہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور ان دونوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انہوں نے امام زہریؒ سے اور انہوں نے سالم رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

[٢٢١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)). رَفَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الرُّفَعَاءِ، وَاخْتُلِفَ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي إِسْنَادِهِ، فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ مِنْ قَوْلِهَا. وَتَابَعَهُ

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے طلوع فجر سے پہلے روزے کا ارادہ نہ کیا؛ اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

عبداللہ بن ابی بکر نے اسے امام زہریؒ کے حوالے سے مرفوع روایت کیا اور وہ مرفوع روایت کرنے والے ثقہ راویوں میں سے ہیں، اور امام زہریؒ پر ان کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے، اس کو عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انہوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے (یعنی موقوف روایت کیا)۔ زبیدی اور

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٠٣

❷ سنن أبي داود: ٢٤٥٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٧٠٠ ـ جامع الترمذي: ٧٣٠ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٩٦ ـ مسند أحمد: ٢٦٤٥٧

الزُّبَيْدِيُّ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَفْصَةَ . وَكَذَالِكَ قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ وَكَذَالِكَ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَغَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ وَاخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فِي إِسْنَادِهِ . وَكَذَالِكَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَيْضًا ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ ، وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَالَ اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ، وَحَفْصَةَ قَالَا ذَالِكَ ، وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ .

عبدالرحمان بن اسحاق نے امام زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، اور امام ابن المبارکؒ نے معمر اور ابن عیینہ سے، انہوں نے امام زہریؒ سے، انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ اسی طرح بشر بن مفضل نے عبدالرحمان بن اسحاق سے بیان کیا اور اسی طرح اسحاق بن راشد اور عبدالرحمان بن خالد نے امام زہریؒ سے روایت کیا۔ جبکہ ابن المبارک کے علاوہ (دوسرے راوی) اس کو ابن عیینہ سے روایت کرتے ہیں، وہ امام زہریؒ سے اور وہ حمزہ سے روایت کرتے ہیں، اور ابن عیینہ سے اس کی اسناد میں اختلاف نقل کیا گیا ہے۔ اسی طرح ابن وھب نے یونس سے اور انہوں نے امام زہریؒ سے روایت کیا ہے۔ ابن وھبؒ نے بھی یونس سے، انہوں نے امام زہریؒ سے، انہوں نے سالم رحمہ اللہ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر بیان کیا ہے۔ عبدالرحمان بن نمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے اور لیثؒ نے عقیل سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ یہ سیدنا عبداللہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے، اور عبیداللہ بن عمر نے امام زہریؒ سے اس کو روایت کیا اور ان سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

[٢٢١٧]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَفْصَةَ ، قَالَتْ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ .

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس شخص کا روزہ نہیں جس نے فجر سے پہلے روزے کا ارادہ نہ کیا۔

[٢٢١٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ ، ثنا الْوَاقِدِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ سَعْدٍ ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَجْمَعَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يُجْمِعْهُ

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ کرے؛ وہ روزہ رکھ لے اور جس نے صبح ہو جانے تک ارادہ نہ کیا ہو؛ وہ روزہ نہ رکھے۔

فَلا يَصُمْ)).

[۲۲۱۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ اللَّخْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَائِمًا صُبْحَ ثَلاثِينَ يَوْمًا فَرَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَمْ يُفْطِرْ حَتَّى أَمْسَى.

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیس رمضان کے دِن کا روزہ رکھا ہوا تھا تو آپ کو دِن کے وقت شوال کا چاند نظر آ گیا، تو آپ ﷺ نے روزہ نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ شام (کو افطاری) کر لی۔

[۲۲۲۰]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ نَهَارًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ مِنْ حَيْثُ يُرَى.

سالم اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دِن کے وقت شوال کا چاند دیکھ لیا، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے تب تک روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے جب تک کہ تم چاند کو (وہاں سے طلوع ہوتا) نہ دیکھ لو جہاں سے وہ دیکھا جاتا ہے (یعنی مغرب سے)۔

[۲۲۲۱]...... وَقَالَ: وَثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ هِلَالِ شَوَّالٍ إِذَا رُؤِيَ بَاكِرًا، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: إِنْ رُؤِيَ هِلَالُ شَوَّالٍ بَعْدَ أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ إِلَى الْعَصْرِ أَوْ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي تَجِيءُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ.

معاذ بن محمد انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے شوال کے چاند کے بارے میں سوال کیا کہ جب وہ صبح کے وقت دِکھائی دے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اگر شوال کا چاند طلوعِ فجر کے بعد عصر تک یا غروبِ آفتاب تک (کے درمیانی وقت میں) دِکھائی دے تو وہ اس رات کا ہوگا جو آنے والی ہوگی۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں: اس بات پر اجماع ہے۔

[۲۲۲۲]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ جَعْدَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ وَهِيَ جَدَّتُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ أَمِيرٌ أَوْ أَمِينُ نَفْسِهِ، فَإِنْ شِئْتِ فَصُومِي وَإِنْ شِئْتِ فَأَفْطِرِي)) [1]

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں (مشروب کا) ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پیا، پھر مجھے دے دیا، تو میں نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امیر (یا فرمایا کہ) امین ہوتا ہے (یعنی اسے روزہ پورا کرنے اور توڑنے کا اختیار ہوتا ہے) لہٰذا اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔

[۲۲۲۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلَاءً، ثنا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ السَّمْتِيُّ، ثنا أَبُو

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے (یعنی اپنی والدہ سے) سنا کہ نبی ﷺ کو فتح مکہ

[1] مسند أحمد: ۲٦٨٩٣

عَـوَانَةَ ، ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِءٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ لَهَا: ((أَكُنْتِ تَقْضِينَ عَنْكِ شَيْئًا؟)) ، قَالَتْ: لَا ، قَالَ: ((فَلَا يَضُرُّكِ)) . اخْتُلِفَ عَنْ سِمَاكٍ .

کے روز مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے پی لیا، پھر جو بچا تھا وہ مجھے دیا تو میں نے بھی پی لیا۔ پھر میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرا تو روزہ تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ کسی (فرض) روزے کی قضاء میں رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ (روزہ توڑنا) تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا (یعنی تجھے اس پر گناہ نہیں ملے گا)۔

سماک سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

[٢٢٢٤]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا بُنْدَارٌ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ جَعْدَةَ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَانِي فَشَرِبْتُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ ﷺ: ((الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ ، فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)) . قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أُمِّ هَانِءٍ؟ قَالَ: لَا حَدَّثَنَاهُ أَهْلُنَا ، وَأَبُو صَالِحٍ . قَالَ شُعْبَةُ: وَكُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكًا ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنَا جَعْدَةَ ، فَلَقِيتُ أَفْضَلَهُمَا فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو مشروب پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے پیا، پھر مجھے پینے کے لیے دیا تو میں نے بھی پی لیا، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین (یا فرمایا کہ) امیر ہوتا ہے، وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے (جعدہ سے) پوچھا: کیا یہ حدیث آپ نے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے خود سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، ہم سے ہمارے گھر والوں نے اور ابوصالح نے بیان کی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں سماک کو یوں بیان کرتے سنا کرتا تھا کہ مجھ سے جعدہ کے دو صاحبزادوں نے بیان کیا، چنانچہ میں ان دونوں میں سے افضل (یعنی زیادہ علم رکھنے والے) سے ملا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

[٢٢٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو مُوسَى ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا شُعْبَةُ ، بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنَا أَهْلُنَا ، وَأَبُو صَالِحٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ . قَالَ شُعْبَةُ: وَكَانَ سِمَاكٌ يَقُولُ: حَدَّثَنَا ابْنَا أُمِّ هَانِءٍ ، فَرَوَيْتُهُ أَنَا عَنْ أَفْضَلِهِمَا ، وَصَلَ إِسْنَادَهُ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ .

ایک اور سند کے ساتھ شعبہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ہمارے گھر والوں اور ابوصالح نے بیان کیا، انہوں نے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ شعبہ کہتے ہیں: میں سماک کو یوں بیان کرتے سنا کرتا تھا کہ ہم سے اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے دو صاحبزادوں نے بیان کیا، چنانچہ میں نے ان دونوں میں سے افضل سے یہ حدیث روایت کی۔ ابوداؤد نے شعبہ سے اس کی سند کو موصول بیان کیا ہے۔

[٢٢٢٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشروب پیا، پھر اپنا بچا ہوا انہیں دے دیا، تو انہوں نے وہ پی

سِمَاكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ شَرَابًا فَأَعْطَاهَا فَضْلَهُ فَشَرِبَتْهُ، فَقَالَتْ: اسْتَغْفِرْ لِي إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً. مِثْلَ قَوْلِ أَبِي عَوَانَةَ، قَوْلُهُ: يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ وَهْمٌ مِنَ الْوَلِيدِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

لیا۔ پھر انہوں نے عرض کیا: میرے لیے مغفرت کی دعا فرمایئے، کیونکہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔

یہ روایت ابوعوانہ کے بیان کے ہی مثل ہے اور یحییٰ بن جعدہ بیان کرنا ولید کی طرف سے وہم ہے، اور وہ ضعیف ہے۔

[۲۲۲۷]..... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا الْوَلِيدُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ هَارُونَ، عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِي فَضْلَ شَرَابٍ فَشَرِبْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُؤْرَكَ، قَالَ: ((إِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ، وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ)). رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ.

ہارون اپنی دادی (سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے مجھے اپنا بچا ہوا مشروب دیا تو میں نے وہ پی لیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن میں نے آپ کا (بابرکت) جوٹھا واپس کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ روزہ رمضان کے کسی روزے کی قضاء تھا تو اس کی جگہ ایک دِن کا روزہ رکھ لینا اور اگر یہ نفلی تھا تو چاہے رکھ لینا، چاہے نہ رکھنا۔

حاتم بن ابی صغیرہ نے اسے سماک سے روایت کیا اور انہوں نے ابوصالح کے واسطے سے سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

[۲۲۲۸]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْخَاقَانِيُّ، ثنا أَبُو يُونُسَ يَعْنِي حَاتِمَ بْنَ أَبِي صَغِيرَةَ، حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)). ❶

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہوتا ہے، چاہے تو روزہ رکھ لے (یعنی پورا کرلے) اور چاہے تو چھوڑ دے۔

[۲۲۲۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثنا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)).

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین (یا فرمایا کہ) امیر ہوتا ہے (یعنی اسے روزہ پورا کرنے اور توڑنے کا اختیار ہوتا ہے) وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

اس حدیث میں سماک سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔ سماک

❶ مسند أحمد: ۲۷۳۸۵

اخْتُلِفَ عَنْ سِمَاكٍ فِيهِ، وَإِنَّمَا سَمِعَهُ سِمَاكٌ مِنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

نے اسے صرف ابن اُمِ ہانی سے سنا ہے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کیا اور انہوں نے سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

[٢٢٣٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِإِفْطَارِ الْمُتَطَوِّعِ بَأْسًا.

ابوالزبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نفلی روزہ چھوڑنے والے کے متعلق کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

[٢٢٣١]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ فَيَقُولُ لَنَا: ((أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَتَاكُمْ شَيْءٌ؟))، قَالَتْ: فَنَقُولُ: أَوَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا، فَيَقُولُ: ((بَلَى وَلٰكِنْ لَا بَأْسَ أَنْ أُفْطِرَ مَا لَمْ يَكُنْ نَذْرًا أَوْ قَضَاءَ رَمَضَانَ)). مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ الْعَرْزَمِيُّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات گزار کر صبح کو اُٹھتے اور آپ روزہ رکھنا چاہتے ہوتے، پھر (صبح کے بعد) ہم سے پوچھتے: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ (یا یوں پوچھتے:) کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز آئی ہے؟ ہم جواب دیتیں: کیا آپ نے صبح روزہ نہیں رکھا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: کیوں نہیں، لیکن اگر کسی نذر یا رمضان کی قضاء کا روزہ نہ رکھا ہو تو اس صورت میں اگر میں روزہ چھوڑ بھی دوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

محمد بن عبیداللہ سے مراد عرزمی ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[٢٢٣٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ، قَالَا: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذَالِكَ الطَّعَامِ))، قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((إِنِّي صَائِمٌ)). ❷

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس اس کھانے میں سے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں روزے دار ہوں۔

[٢٢٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَطْحَاءَ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر میں روزہ پورا

---

❶ سنن أبي داود: ٢٤٥٦۔ جامع الترمذي: ٧٣٢۔ السنن الكبرى للنسائي: ٣٢٨٨۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٧٦

❷ صحيح مسلم: ١١٥٤۔ مسند أحمد: ٢٤٢٢٠۔ صحيح ابن حبان: ٣٦٢٨، ٣٦٢٩، ٣٦٣٠

سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((عِنْدَكِ شَيْءٌ؟))، قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((إِذًا أَصُومُ))، وَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ: ((أَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟))، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((إِذًا أُطْعِمُ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❶

کر لیتا ہوں۔ ایک دن اور آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر موجود ہے تو میں کھالیتا ہوں، جبکہ میں نے روزے کی نیت کی ہوئی تھی۔ یہ اسناد حسن صحیح ہے۔

[۲۲۳۴]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا عَبَّادٌ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا صَامَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا فَلْيُفْطِرْ مَتٰى شَاءَ.

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی نفلی روزہ رکھتا ہے تو وہ جب چاہے روزہ چھوڑ دے۔

[۲۲۳۵]..... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةٌ، قَالَ: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ وَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي نِسَاءِ الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ سَلْمَانُ وَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: أَطْعِمْ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُفْطِرَنَّهُ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ، فَأَكَلَ مَعَهُ ثُمَّ بَاتَ عِنْدَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنْ يَقُومَ فَمَنَعَهُ سَلْمَانُ وَقَالَ لَهُ: إِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَائْتِ أَهْلَكَ وَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَمَّا

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سلمان اور ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، تو (ایک روز) سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ (ان کی اہلیہ) اُم درداء رضی اللہ عنہا انتہائی پراگندہ حالت میں ہے۔ انہوں نے پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: آپ کے بھائی رات کو قیام کرتے ہیں (یعنی نوافل ادا کرتے رہتے ہیں) اور دن کو روزہ رکھ لیتے ہیں، انہیں تو دنیوی عورتوں میں کوئی رغبت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ جب ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا اور کھانا ان کے پاس رکھ دیا۔ پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کھائیے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ کو لازماً روزہ توڑنا ہی پڑے گا۔ تو انہوں نے کہا: میں تب تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی (میرے ساتھ) نہیں کھاتے۔ چنانچہ انہوں نے بھی ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر انہی کے ہاں رات بسر کرنے کے لیے رُک گئے۔ جب رات ہوئی تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نوافل پڑھنا چاہے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں

❶ انظر ما قبله

كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ ، قَالَ: قُمِ الْآنَ إِنْ شِئْتَ فَقَامَا فَتَوَضَّيَا ثُمَّ رَكَعَا ثُمَّ خَرَجَا إِلَى الصَّلَاةِ ، فَدَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيُخْبِرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي أَمَرَهُ سَلْمَانُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ . لَفْظُ أَبِي طَالِبٍ . ❶

روک دیا اور کہا: یقیناً آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کے گھر والوں کا بھی آپ پر حق ہے، لہٰذا روزہ رکھ بھی لیا کریں اور چھوڑ بھی دیا کریں، نماز بھی پڑھا کریں اور سویا بھی کریں۔ اب آپ اپنی اہلیہ کے پاس جائیں اور ہر حق دار کو اس کا حق دیں۔ پھر جب صبح ہونے کو تھی تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اگر آپ قیام کرنا چاہتے ہیں تو کر لیجیے۔ چنانچہ وہ دونوں اُٹھے، دونوں نے وضوء کر کے نوافل ادا کیے، پھر وہ نماز پڑھنے کے لیے نکل گئے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ کر بیٹھ گئے، تا کہ آپ کو اس بات کے بارے میں بتلائیں جو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابودرداء! یقیناً تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مثل فرمایا جو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

یہ الفاظ ابوطالب راوی کے ہیں۔

[٢٢٣٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ؟)) ، فَإِنْ قُلْنَا: نَعَمْ تَغَدَّى ، وَإِنْ قُلْنَا: لَا قَالَ: ((إِنِّي صَائِمٌ)) ، وَإِنَّهُ أَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ وَقَدْ خَبَّأْنَا لَكَ ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) فَأَكَلَ . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❷

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور فرماتے: کیا تمہارے پاس صبح کا کھانا ہے؟ اگر ہم "ہاں" کہتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھا لیتے اور اگر ہم "نہیں" کہتیں تو آپ فرماتے: میں روزے سے ہوں۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں کھجور، پنیر اور گھی سے بنا ہوا حلوہ تحفے میں دیا گیا تھا، چنانچہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس حلوہ تحفے میں آیا ہے اور ہم نے آپ کے لیے رکھا ہوا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا لیا۔

یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٢٣٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً میں نے روزہ رکھا ہوا

❶ صحيح البخاري: ١٩٦٨ ، ٦١٣٩۔ صحيح ابن حبان: ٣٢٠

❷ سلف برقم: ٢٢٣٢

بْـنُ عُيَيْـنَةَ ، حَـدَّثَـنِيهِ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَمَّتِهِ عَـائِشَةَ ، عَـنْ عَـائِشَةَ أُمِّ الْـمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ: دَخَلَ عَـلَـيَّ رَسُـولُ الـلَّـهِ ﷺ ، فَـقَـالَ: ((إِنِّـي أُرِيدُ الـصَّـوْمَ)) ، وَأُهْـدِيَ لَهُ حَيْسٌ ، فَقَالَ: ((إِنِّي آكُلُ وَأَصُـومُ يَـوْمًـا مَكَانَهُ)) . لَمْ يَرْوِهِ بِهٰذَا اللَّفْظِ عَنِ ابْـنِ عُيَيْنَةَ غَيْـرُ الْبَـاهِـلِيِّ ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَى قَوْلِهِ: ((وَأَصُـومُ يَوْمًا مَكَانَهُ)) ، وَلَعَلَّهُ شُبِّهَ عَلَيْهِ - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - لِكَثْرَةِ مَنْ خَالَفَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ . ❶

ہے۔ پھر آپ ﷺ کو کھجور، پنیر اور گھی سے بنا ہوا حلوہ تحفے میں دیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں کھالیتا ہوں اور اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لوں گا۔

ان الفاظ کے ساتھ باہلی کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا اور نہ ہی آپ ﷺ کے اس فرمان پر موافقت کی گئی ہے کہ میں اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لوں گا۔ شاید کہ ابن عیینہ سے اس کے مخالف روایت کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے ان پر شبہ کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

[٢٢٣٨]...... حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْـعَـزِيـزِ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُـضَيْـلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَـتْ: رُبَّـمَـا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِغَدَائِهِ فَلَا يَجِدُهُ فَيَفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَالِكَ الْيَوْمِ . عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ صبح کا کھانا منگواتے اور وہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے اس دن روزے کی نیت کر لیتے تھے۔

یہ عبداللہ راوی معروف نہیں ہے۔

[٢٢٣٩]...... حَـدَّثَـنَـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الـزَّعْـفَـرَانِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ ، ثنا حَـمَّـادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ ، عَنْ إِبْـرَاهِيـمَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ: صَنَعَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ طَـعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْـحَابَهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْـقَـوْمِ: إِنِّـي صَـائِـمٌ ، فَـقَالَ لَـهُ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((صَنَعَ لَكَ أَخُوكَ وَتَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ أَفْطِرْ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ)) . هٰذَا مُرْسَلٌ . ❸

ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی دعوت کی، تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے اور اس قدر تکلف کیا ہے، تم روزہ چھوڑ دو اور اس کی جگہ کسی دن روزہ رکھ لینا۔

یہ روایت مرسل ہے۔

[٢٢٤٠]...... حَدَّثَنِي أَبِي ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، ثـنـا هَـاشِـمُ بْـنُ الْـقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَـلَـمَةَ ، عَـنِ الْـفَـزَارِيِّ ، عَـنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِـي سَـعِيـدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ فِي

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ماہِ رمضان میں بھول کر کھالیا تو اس پر کوئی قضاء نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہوتا ہے۔

فزاری سے مراد محمد بن عبیداللہ العزرمی ہے۔

---

❶ السنن الکبریٰ للنسائی: ٣٢٨٦

❷ انظر ما قبله

❸ مسند أبي داود الطيالسی: ٢٢٠٣

شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ)). الْفَزَارِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ.

[۲۲٤۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ خَلَفِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مِرْسَالٍ الْخَثْعَمِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا عَمِّي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِرْسَالٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابًا لَهُ، فَلَمَّا أَتَى بِالطَّعَامِ تَنَحَّى أَحَدُهُمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا لَكَ؟))، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ وَصَنَعَ ثُمَّ تَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ كُلْ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول میں سے ایک آدمی نے کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو ایک آدمی الگ ہو کر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے بھائی نے اتنے تکلف سے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! تم کھانا کھا لو اور اس کی جگہ ایک دِن کا روزہ رکھ لینا۔

[۲۲٤۲]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خُلَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)). إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب روزے دار بھول کر کھا پی لے تو یہ ایسا رِزق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے فراہم کیا ہوتا ہے، اور اس پر کوئی قضاء لازم نہیں ہوتی۔

اسناد صحیح ہے اور تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[۲۲٤۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو بَكْرٍ السَّرَّاجُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ)). تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں بھول کر روزہ توڑ دیا تو اس پر نہ کوئی قضاء ہے اور نہ کفارہ۔

اس کو انصاری سے اکیلے محمد بن مرزوق نے روایت کیا ہے، جبکہ وہ ثقہ ہیں۔

❶ مسند أحمد: ۹٤۸۹، ۱۰۳٦۹، ۱۰۳۹۳، ۱۰٦٦٥۔ صحیح ابن حبان: ۳٥۱۹، ۳٥۲۰، ۳٥۲۲

مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ، عَنِ الْأَنْصَارِيِّ. ❶

[۲۲۴۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان میں بھول کر کھا پی لے تو اس پر کوئی قضاء نہیں ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہی اسے کھلایا اور پلایا ہوتا ہے۔

[۲۲۴۵]...... وَقَالَ: وَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. عَمَّارٌ ضَعِيفٌ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے اور اس سند میں عمار راوی ضعیف ہے۔

[۲۲۴۶]...... ثنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي هَوْذَةَ، ثنا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيَمْضِ فِي صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)). نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ أَبُو جُزْءٍ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھول کر کھا پی لیا تو اسے اپنا روزہ جاری رکھنا چاہیے اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہے۔

[۲۲۴۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ، ثنا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ الْكُوفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)). وَذَكَرَ هُوَ أَوْ غَيْرُهُ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ. يَاسِينُ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں بھول کر کھا پی لیا تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہے۔
انہوں نے اور ان کے علاوہ (دیگر رُواۃ) نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا اور پلایا ہے۔ اس میں یاسین راوی حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے اور عبداللہ بن سعید بھی اسی کے مثل ہے۔

❶ المعرفة للبيهقي: ٦/ ٢٧٢۔ صحيح ابن خزيمة: ١٩٩٠۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٠۔ صحيح ابن حبان: ٣٥٢١

❷ مسند أحمد: ١٠٣٤٨

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ مِثْلُهُ . ❶

[۲۲۴۸]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ ، ثنا عِيسَى بْنُ دَلُّوَيْهِ الْبَزَّازُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلْيُتِمَّ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)) . مِنْدَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھول کر کھا پی لیا تو یہ ایسا رزق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاص اسی کو عطا کیا ہوتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے روزے کو پورا کرے اور اس پر کوئی قضاء لازم نہیں ہوتی۔ مندل اور عبداللہ بن سعید دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[۲۲۴۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ: وَأَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَتِهِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَذْكُرُ أَنَّهُ نَسِيَ صِيَامَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ ، أَصَابَ طَعَامًا ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: ((أَتِمَّ صِيَامَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْكَ)) . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ماہِ رمضان کے پہلے دن کے روزے میں بھول کر کھا لیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے روزے کو پورا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا اور پلایا ہے اور تم پر کوئی قضاء نہیں ہے۔

[۲۲۵۰]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَالْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَالِكَ . وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ الْأَيْلِيُّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❸

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ (اس سند میں مذکور راوی) حکم بن عبداللہ سے مراد ابن سعد ایلی ہے جو حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[۲۲۵۱]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ ، ثنا أَبُو الْجَمَاهِرِ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَأَكَلَ وَهُوَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا لے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے روزے کو پورا کرو، کیونکہ تجھے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

❶ سلف برقم: ۲۲۴۲

❷ سلف برقم: ۲۲۴۲

❸ سلف برقم: ۲۲۴۲

صَائِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتِمَّ صَوْمَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ)). ❶

[٢٢٥٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَا: نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھول کر کھا پی لیا؛ وہ روزہ نہ توڑے، کیونکہ وہ ایسا رزق ہوتا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہوتا ہے۔

[٢٢٥٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَخِلَاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَالَّذِي قَبْلَهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ فَهُوَ ضَعِيفٌ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ یہ اسناد صحیح ہے اور اس سے پہلی روایت، جو حجاج نے قتادہ سے روایت کی ہے، وہ ضعیف ہے۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کا بیان

[٢٢٥٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَتَابَعَهُ أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ مِثْلَ لَفْظِهِ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان میں (اپنی ازواجِ مطہرات کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔
یہ اسناد صحیح ہے اور ابوبکر نہشلی نے زیاد بن علاقہ سے انہی الفاظ کے مثل اس کی موافقت کی ہے اور وہ ثقہ رُواۃ میں سے ہیں۔

[٢٢٥٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا أَبُو عَاصِمٍ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں (اپنی ازواج کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح البخاري: ١٩٣٣۔صحيح مسلم: ١١٥٥۔سنن أبي داود: ٢٣٩٨۔سنن ابن ماجه: ١٦٧٣۔ جامع الترمذي: ٧٢١۔سنن النسائي: ٣٢٦٢

❷ مسند أحمد: ٩١٣٦

❸ مسند أحمد: ٢٤٩٨٩

نـا أَبُـو بَـكْـرٍ الـنَّهْشَلِيُّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يُـقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ . قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: وَلَمْ يَقُلْ: يُقَبِّلُهَا .

عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ ﷺ ان کا (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کا بوسہ لیتے تھے۔

[۲۲۵۶]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْـنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَـالَـتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُـقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں (اپنی ازواج کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے جذبات پر تم سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

[۲۲۵۷]..... حَـدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الـزَّيَّـاتُ ، ثـنـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ ، ثنا يَـحْيَـى بْـنُ سَـعِيدٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: سَـمِـعْـتُ قَيْسَ بْـنَ سَـعْدٍ ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَـاصِمٍ ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَـلَـى أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَأَعْجَبَتْنِي فَـأَصَبْتُ مِنْهَا ، فَعَظَّمَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ مَا صَنَعَ ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاكِتٌ ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَتَيْتَ حَلَالًا ، وَيَوْمٌ مَكَانَ يَوْمٍ ، قَالَ: أَنْتَ خَيْرُهُمْ فُتْيَا .

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم لوگ اس معاملے کے متعلق کیا رائے رکھتے ہو جو آج مجھ سے سرزد ہو گیا ہے، میں نے آج روزہ رکھا ہوا تھا تو میرے پاس سے (میری) لونڈی گزری جو مجھے بہت اچھی لگی تو میں نے اس سے (روزے کی حالت میں ہی) تعلق قائم کر لیا۔ لوگوں نے آپ کے اس فعل کو بہت بڑا (گناہ) سمجھا جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) پوچھا: آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے حلال کام ہی کیا ہے، البتہ اس دن کے بدلے میں ایک دن کا روزہ رکھ لیجیے گا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان سب سے بہتر فتویٰ دیا ہے۔

[۲۲۵۸]..... حَـدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، ثنا مُـحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ ، نا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْـنُ عَـمْـرٍو ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَـنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَـمْـرٍو الْأَوْزَاعِـيُّ ، عَـنْ يَـعِيـشَ بْـنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَـامٍ ، حَـدَّثَـهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِـي طَـلْـحَةَ ، أَنَّ أَبَـا الـدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـاءَ فَـأَفْـطَـرَ ، قَالَ: فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی تو روزہ توڑ دیا۔ (معدان) کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے مسجد دمشق میں ملا تو میں نے ان سے کہا: یقیناً مجھے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی تو روزہ توڑ دیا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے، میں نے آپ ﷺ کو وضوء کرایا تھا۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام معدان بن ابی طلحہ ہے اور

❶ صحيح البخاري: ۱۹۲۸ ـ صحيح مسلم: ۱۱۰۶ ـ سنن أبي داود: ۲۳۸٦ ـ مسند أحمد: ۲٤۱۳۰

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ، قَالَ: صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وُضُوءَهُ. قِيلَ: مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، وَقِيلَ: مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ. ❶

دوسرے قول کے مطابق معدان بن طلحہ ہے۔

[۲۲۵۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثنا أَبِي، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، وَآخَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فَقَاءَ فَأَفْطَرَ، فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: ((إِنِّي قِئْتُ)). ❷

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں صبح کی، پھر آپ کو قے آ گئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے قے کی تھی۔

[۲۲۶۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَفْطَرَ هٰذَانِ))، ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَكَانَ أَنَسٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے لیے سینگی کو سب سے پہلے تب مکروہ قرار دیا گیا جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی، نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں نے روزہ توڑ دیا ہے (یعنی سینگی لگانے اور لگوانے والے نے)۔ پھر اس کے بعد نبی ﷺ نے روزے دار کے لیے سینگی کی رخصت دے دی تھی اور خود سیدنا انس رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں سینگی لگوایا کرتے تھے۔ یہ تمام رُواۃ ہی ثقہ ہیں اور میرے علم میں اس روایت میں کوئی علت نہیں ہے۔

[۲۲۶۱]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ. عَبْدُ الْعَزِيزِ ضَعِيفٌ. ❹

ابوظبیان سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: روزے دار کو سینگی لگوانے میں رخصت دی گئی ہے۔
عبدالعزیز ضعیف راوی ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ۲۷۵۰۲ـسنن أبي داود: ۲۳۸۱ـجامع الترمذي: ۸۷ـالسنن الكبرى للنسائي: ۳۱۰۷ـ المعجم الكبير للطبراني: ۱۴۴۰ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۱۴۴ـصحيح ابن حبان: ۱۰۹۷

❷ مسند أحمد: ۲۳۹۴۸

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ۴/ ۲۶۸

❹ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۶۹۹ـالسنن الكبرى للبيهقي: ۴/ ۲۳۲

[٢٢٦٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ح وَثنا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّازُ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ أَيْضًا وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ. ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت دی۔
یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔ اسے اشجعی نے بھی روایت کیا ہے اور وہ بھی ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

[٢٢٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کو سینگی لگوانے اور (بیوی کا) بوسہ لینے کی رخصت دی گئی ہے۔

[٢٢٦٤]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنِ ابْنٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). هٰذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، وَاخْتُلِفَ عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ رمضان کو سینگی لگوائی تھی، حالانکہ اس سے پہلے آپ ﷺ یہ فرما چکے تھے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے۔
یہ اسناد ضعیف ہے اور یاسین الزیات سے اختلاف نقل کیا گیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[٢٢٦٥]...... نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمانے کے بعد کہ "سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے" روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

❶ صحيح ابن خزيمة: ١٩٦٧، ١٩٦٨، ١٩٦٩۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٢٣٦

وَالْمَحْجُومُ)).

[٢٢٦٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَحْمَدَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سترہ رمضان کو سینگی لگوائی تھی، حالانکہ اس سے پہلے آپ ﷺ یہ فرما چکے تھے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے۔

[٢٢٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا يَاسِينُ أَبُو خَلَفٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی، اس فرمان کے بعد کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے۔

[٢٢٦٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَأَبُو عُبَيْدِ بْنُ الْمَحَامِلِيِّ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحِجَامَةِ. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، غَيْرُ مُعْتَمِرٍ يَرْوِيهِ مَوْقُوفًا.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو سینگی لگوانے اور (بیوی کا) بوسہ لینے کی رخصت دی۔

تمام رُواۃ ثقہ ہیں، سوائے معتمر کے، وہ اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

[٢٢٦٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ وَالِاحْتِلَامُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں: قے، سینگی اور احتلام۔

[٢٢٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضَّبِّيِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: سُئِلَ

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا ہو اور وہ دونوں روزے دار ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے ہی روزہ توڑ دیا ہے۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا صَائِمَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْطَرَا جَمِيعًا مَعًا)). ❶

[۲۲۷۱]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرْبَهَارِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. لَا يُثْبَتُ هٰذَا، وَأَبُو يَزِيدَ الضَّبِّيُّ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ یہ روایت ثابت نہیں اور ابو یزید الضبی معروف نہیں ہے۔

[۲۲۷۲]..... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، ثنا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا عُبَادَةُ بْنُ نَسِيٍّ، وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: نا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، ثنا ثَوْبَانُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ آذَاهُ فَتَقَيَّأَ فَقَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْطَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرِيضَةٌ الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ؟ قَالَ: ((لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتَهُ فِي الْقُرْآنِ))، وَقَالَ: ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هٰذَا مَكَانُ إِفْطَارِي أَمْسِ)). عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❷

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے علاوہ کوئی (نفلی) روزہ رکھے ہوئے تھے تو آپ ایسے غم سے دوچار ہوئے کہ جس نے آپ کو اذیت میں مبتلا کر دیا اور آپ کو قے آ گئی۔ آپ ﷺ نے وضوء کا پانی منگوایا اور وضوء کیا، پھر روزہ توڑ دیا۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا قے آنے پر وضوء کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تم اس کا حکم قرآن میں پڑھتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اگلے دن روزہ رکھا اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: یہ روزہ اس کی جگہ رکھا ہے جو میں نے گزشتہ دن توڑا تھا۔

عتبہ بن سکن متروک الحدیث ہے۔

[۲۲۷۳]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَقِيرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَقَاءَ عَامِدًا فَعَلَيْهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر خود قے کی؛ اس پر قضاء لازم ہے اور جسے (کسی وجہ سے خود ہی) قے آ گئی؛ اس پر قضاء لازم نہیں آتی۔

تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٦٢٥

❷ مسند أحمد: ٢٢٣٧٢

الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)).
رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ. ❶

[٢٢٧٤]...... ثنا ابْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ بِهٰذَا.

اختلاف رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٢٢٧٥]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ فَلَا فِطْرَ عَلَيْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ)). عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب روزے دار کو قے آ جائے تو اس پر نہ تو روزہ ٹوٹنے کا حکم لاگو ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر قضاء لازم آتی ہے لیکن جب وہ بہ تکلف خود قے کرے تو اس پر قضاء لازم آتی ہے۔
عبداللہ بن سعید قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٢٧٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دَلُّوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مِنْدَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلْيُتِمَّ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَقْضِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قے آ جائے اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہے، لیکن جو جان بوجھ کر قے کرے؛ اس کو قضاء دینی چاہیے۔

[٢٢٧٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُهَنَّى بْنُ يَحْيَى أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ أَفْطَرَ عَلَى تَمَرَاتٍ أَوْ رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تھے تو خشک کھجوروں کے ساتھ یا تازہ کھجوروں کے ساتھ کرتے تھے، لیکن اگر کھجوریں دستیاب نہ ہوتیں تو پانی کے کچھ گھونٹ پی لیتے۔

[٢٢٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے قبل تازہ کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کیا کرتے تھے، اگر وہ میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے کر لیتے، لیکن اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے کچھ گھونٹ ہی لے لیتے۔
یہ اسناد صحیح ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٠٤٧٣ـ صحيح ابن حبان: ٣٥١٨ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٦
❷ سنن أبي داود: ٢٣٥٦ـ جامع الترمذي: ٦٩٦ـ مسند أحمد: ١٢٦٧٦

فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

[۲۲۷۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعُ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ: ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) تَفَرَّدَ بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. ❶

مروان المقفع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو اس سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ”پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔“ اس حدیث کو اکیلے حسین بن واقد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

[۲۲۸۰]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ”اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا، لہٰذا تو ہم سے قبول فرما، یقیناً تو بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“

[۲۲۸۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُمَا قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. زَادَ النَّيْسَابُورِيُّ: أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان ایام میں (یعنی ایام تشریق میں) روزے کے سلسلے میں رخصت نہیں دی گئی، سوائے اس شخص کے جسے قربانی کا جانور نہ ملے۔ نیشاپوری نے ”ایامِ تشریق“ کا اضافہ کیا ہے۔

[۲۲۸۲]...... حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ نَحْوَهُ. هٰذَا

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ۲۳۵۷۔السنن الكبرى للنسائي: ۳۳۲۹۔السنن الكبرى للبيهقي: ۴/ ۲۳۹

❷ المعجم الكبير للطبراني: ۱۲۷۲۰۔سنن أبي داود: ۲۳۵۸

❸ صحيح البخاري: ۱۹۹۷، ۱۹۹۸

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

[٢٢٨٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ . يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کرنے والے کے لیے رخصت دی ہے کہ جب اسے قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ ایامِ تشریق کے روزے رکھ لے۔
یحییٰ بن سلام قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٢٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُؤَمَّلٌ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایامِ تشریق کے روزوں کے بارے میں رخصت نہیں دی گئی، سوائے حج تمتع کرنے والے اس شخص کے، جسے قربانی نہ ملے۔
اس کی اسناد صحیح ہے۔

[٢٢٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثنا أَبُو سُلَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْكُوفِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَا: لَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَحَدٍ فِي صِيَامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ أَوْ مُحْصَرٍ . أَخْطَأَ فِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ الْغَفَّارِ وَهُوَ أَبُو مَرْيَمَ الْكُوفِيُّ ضَعِيفٌ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو بھی ایامِ تشریق کے روزوں کے بارے میں رخصت نہیں دی، سوائے حج تمتع کرنے والے کے یا جسے روک لیا گیا ہو۔
اس کی اسناد میں عبدالغفار سے خطا ہوئی ہے، جو ابومریم کوفی کے نام سے معروف ہے اور ضعیف ہے۔

[٢٢٨٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ الْمُعَدَّلُ بِمِصْرَ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَنْجَرٍ ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَامَ تِلْكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو؛ اسے قربانی کے دن سے قبل تین روزے رکھنے چاہئیں اور جوان تین دنوں کے روزے نہ رکھ سکے؛ اسے ایامِ تشریق، یعنی ایامِ منیٰ کے روزے رکھنے چاہئیں۔
یحییٰ بن ابی اُنیسہ ضعیف راوی ہے۔

الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ، أَيَّامَ مِنًى)).
يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ضَعِيفٌ.

[٢٢٨٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ إِمْلَاءً، قَالَ: أَمْلَى عَلَيْنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، ثنا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوفُ فِي مِنًى، ((أَنْ لَا تَصُومُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ منیٰ میں چکر لگائیں (اور یہ اعلان کریں) کہ تم ان دِنوں کے روزے مت رکھو، کیونکہ یہ دِن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دِن ہیں۔

[٢٢٨٨]..... حَدَّثَنَا حَبْشُونُ بْنُ مُوسَى الْخَلَّالُ، ثنا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا صَالِحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے۔

[٢٢٨٩]..... حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَزَّازُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، قَالَ: أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَهْطٍ أَنْ يَطُوفُوا فِي مِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَيُنَادُوا: ((إِنَّ هٰذِهِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَلَا تَصُومُوا فِيهِنَّ إِلَّا صَوْمًا فِي هَدْيٍ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک جماعت سمیت یہ حکم فرمایا کہ وہ لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دِن منیٰ میں چکر لگائیں اور یہ اعلان کریں کہ یقیناً یہ ایام کھانے پینے اور اللہ کے ذِکر کے دِن ہیں، لہٰذا تم ان دِنوں میں روزہ مت رکھو، سوائے اس روزے کے جو قربانی (میسر نہ ہونے کی صورت) میں رکھا جاتا ہے۔

[٢٢٩٠]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا أَبِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے ایامِ تشریق میں یہ اعلان کیا: سنو! یقیناً یہ عید کے ایام ہیں، یہ کھانے پینے اور ذِکر کے دِن ہیں، ان دِنوں میں محصر (یعنی جو

❶ مسند أحمد: ١٠٦٦٤، ١٠٩١٧

❷ مسند أحمد: ١٥٧٣٥

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ: ((أَلَا إِنَّ هٰذِهِ أَيَّامُ عِيدٍ وَأَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ فَلَا يَصُومُهُنَّ إِلَّا مُحْصَرٌ، أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَمَنْ لَمْ يَصُمْهُنَّ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ)). سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ. رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا، وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ: إِلَّا مُحْصَرًا، أَوْ مُتَمَتِّعًا. ❶

بیماری یا خوف کی وجہ سے روک دیا گیا ہو) اور حج تمتع کرنے والے اس شخص کے سوا جسے قربانی نہ ملے، کوئی بھی روزہ نہ رکھے اور جس شخص نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ یہ روزے رکھ لے۔

سلیمان بن ابی داؤد ضعیف راوی ہے۔ اسے زبیدی نے امام زہریؒ سے روایت کیا ہے، انہیں یہ حدیث مسعود بن حکم کے ذریعے پہنچی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے یہی حدیث بیان کی، اور اس میں "محصر یا حج تمتع کرنے والے کے سوا" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٢٢٩١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ وَقَدْ رُحِلَتْ دَابَّتُهُ، وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ وَقَدْ تَقَارَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ رَكِبَ، فَقُلْتُ لَهُ: سُنَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❷

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں ماہِ رمضان میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے، ان کی سواری کا جانور تیار کر دیا گیا تھا اور انہوں نے سفر کا لباس بھی زیب تن کر لیا تھا۔ سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔ انہوں نے کھانا منگوایا اور اس میں سے کچھ کھایا، پھر سوار ہو گئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٢٢٩٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا رَوْحٌ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ لِي أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ خَرَجْتَ صَائِمًا وَإِذَا دَخَلْتَ دَخَلْتَ صَائِمًا، فَإِذَا خَرَجْتَ فَاخْرُجْ مُفْطِرًا وَإِذَا دَخَلْتَ فَادْخُلْ مُفْطِرًا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ جب آپ (سفر کے لیے) نکلتے ہیں تو روزہ رکھا ہوتا ہے اور جب (واپس گھر میں) داخل ہوتے ہیں تب بھی روزہ رکھا ہوتا ہے، لیکن اب جب آپ (سفر کے لیے) نکلیں تو روزہ مت رکھنا اور جب (سفر سے واپسی پر گھر میں) داخل ہوں تو تب بھی روزہ نہ رکھا ہو۔

[٢٢٩٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ماہِ رمضان میں عمرے کی ادائیگی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئی تو رسول

❶ جامع الترمذي: ٨٠٠

❷ مسند أحمد: ٢١٩٥٠

إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ، فَأَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصُمْتُ وَقَصَرَ وَأَتْمَمْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَبِي وَأُمِّي أَفْطَرْتَ وَصُمْتُ وَقَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ، فَقَالَ: ((أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ)) . [1]

اللہ ﷺ نے روزہ نہ رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا اور آپ ﷺ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ نے روزہ نہیں رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا اور آپ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی (کیا یہ خلافِ سنت تو نہیں؟)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تو نے اچھا کیا ہے۔

[٢٢٩٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّبَّعِيُّ ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَصَرَ وَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، وَأَفْطَرَ وَصُمْتُ ، فَلَمَّا دَنَوْتُ إِلَى مَكَّةَ ، قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ قَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ، وَأَفْطَرْتَ وَصُمْتُ ، فَقَالَ: ((أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ))، وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ . قَالَ الشَّيْخُ: الْأَوَّلُ مُتَّصِلٌ وَهُوَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَدْ أَدْرَكَ عَائِشَةَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ مُرَاهِقٌ وَهُوَ مَعَ أَبِيهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهَا .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور میں آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ ﷺ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی اور آپ ﷺ نے روزہ نہ رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا۔ جب میں مکہ کے قریب پہنچ گئی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی اور آپ نے روزہ نہیں رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تو نے اچھا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے میرے اس عمل کو معیوب نہیں سمجھا۔
شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلی متصل ہے اور وہ اسناد حسن ہے۔ عبدالرحمان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ پایا ہے اور وہ ان کی خدمت میں حاضر بھی ہوئے تھے جبکہ وہ قریب البلوغ تھے تو تب وہ اپنے والد کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے حدیث سنی۔

[٢٢٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ مَا

عبدالرحمان بن اسود بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے اماں جان! کونسا کام غسل کو واجب کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب زیر ناف بالوں والی جگہیں

[1] سنن النسائی: ۳/ ۱۲۲ ۔السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/ ۱۴۲

يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ قَالَتْ: إِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(یعنی مرد و عورت کی شرم گاہیں) مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

[٢٢٩٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: كَانَ أَبِي يَبْعَثُ بِي إِلَى عَائِشَةَ فَأَسْأَلُهَا، فَلَمَّا كَانَ عَامُ احْتَلَمْتُ جِئْتُ إِلَيْهَا فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ: أَيْ لَكَاعُ فَعَلْتَهَا، وَأَلْقَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهَا الْحِجَابَ.

عبدالرحمان بن اسود بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے اور میں ان سے مسائل پوچھتا۔ پھر جس سال میں بالغ ہوا تب میں ان کے پاس آیا اور (ان کے حجرہ مبارک میں) داخل ہوا تو انہوں نے کہا: او بیوقوف! تم اندر آ گئے ہو؟ پھر انہوں نے میرے اور اپنی درمیان پردہ ڈال دیا۔

[٢٢٩٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: نا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُلُّ ذَالِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَتَمَّ وَقَصَرَ، وَصَامَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ. طَلْحَةُ ضَعِيفٌ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر عمل کیا ہے (یعنی) آپ ﷺ نے سفر میں پوری نماز بھی پڑھی ہے اور قصر بھی کی ہے، آپ نے روزہ چھوڑا بھی ہے اور رکھا بھی ہے۔

اس کی سند میں طلحہ ضعیف راوی ہے۔

[٢٢٩٨]..... ثنا الْمَحَامِلِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ، وَيُفْطِرُ وَيَصُومُ. قَالَ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں قصر بھی کر لیا کرتے تھے اور پوری نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے، آپ ﷺ روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیتے تھے۔

یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٢٩٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ. الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں پوری نماز بھی پڑھا کرتے تھے اور قصر بھی کیا کرتے تھے۔

مغیرہ بن زیاد قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٣٠٠]..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى أَبُو الْفَضْلِ، ثنا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر میں روزہ رکھتے اور چھوڑتے دیکھا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٤١

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ. ❶

[٢٣٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مِرْاوِحٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مِرْاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَخَالَفَهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْقَوْلَانِ صَحِيحَيْنِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یقیناً میں اپنے آپ میں سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے، جو اسے قبول کرے گا تو اچھا ہے، اور جو روزہ رکھنا پسند کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

یہ اسناد صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے اس کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے اپنے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ الفاظ روایت کیے کہ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔ احتمال ہے کہ یہ دونوں قول ہی صحیح ہیں۔ واللہ اعلم

[٢٣٠٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: وَافَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَصَامَ وَوَافَقَ رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَأَفْطَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَتَبَ عَنِّي مُوسَى بْنُ هَارُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو (ایک مرتبہ) سفر میں ہی ماہِ رمضان شروع ہو گیا تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور (ایک مرتبہ) آپ ﷺ کے سفر کے دوران رمضان شروع ہوا تو آپ نے روزہ نہیں رکھا۔

ابوبکر کہتے ہیں: مجھ سے یہ حدیث موسیٰ بن ہارون نے چالیس سال سے لکھی۔ زیاد النمیری قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٣٠٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول

❶ مسند أحمد: ٦٦٧٩، ٦٧٨٣، ٦٩٢٨

❷ صحيح ابن حبان: ٣٥٦٧

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٤٤

عُمَرَ عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَزَّازُ بِالرَّمْلَةِ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ ، قَالَ: ((وَيْحَكَ وَمَاذَا؟)) ، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ ، قَالَ: فَقَالَ: ((فَأَعْتِقْ رَقَبَةً)) ، قَالَ: مَا أَجِدُ ؛ قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) ، قَالَ: مَا أَسْتَطِيعُ ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) ، قَالَ: مَا أَجِدُ ، قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ، قَالَ: ((خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ)) ، قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِي؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنْ أَهْلِي ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ: ((خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❶

اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے ماہِ رمضان کے ایک دن اپنی بیوی سے (روزے کی حالت میں) ہمبستری کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی حیثیت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت بھی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: کیا اپنے اہل خانہ سے زیادہ غریبوں پر؟ اللہ کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) اس قدر ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو، اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہ کی) مغفرت مانگو اور اسے اپنے اہل خانہ کو ہی کھلا دو۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٠٤]..... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا حَجَّاجٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَأَطْعِمْهُ عَنْكَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں اور (اس میں) انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔

[٢٣٠٥]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں اور (اس میں) انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کے بہ قدر (کھجوریں)

❶ مسند أحمد: ٦٩٤٤ ، ٧٢٩٠ ، ٧٦٩٢ ، ٧٧٨٥۔ صحیح ابن حبان: ٣٥٢٤ ، ٣٥٢٥ ، ٣٥٢٦

أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَقَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَقَالَ فِيهِ: ((كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)).

تھیں، اور اس میں (مذکور ہے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم بھی کھالو اور تمہارے گھر والے بھی کھالیں، ایک دن کا روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا۔

[٢٣٠٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، مِنْ أَصْلِهِ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْحِمَّانِيِّ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الَّذِي أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ بِكَفَّارَةِ الظِّهَارِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص کو ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا جس نے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تھا۔

[٢٣٠٧]..... قَالَ: وَثنا هُشَيْمٌ، ثنا لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، كَذَا فِي أَصْلِ أَبِي سَهْلٍ. وَالْمَحْفُوظُ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ، وَلَيْثٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

مختلف اسناد کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٢٣٠٨]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً، أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ، أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. أَبُو مَعْشَرٍ هُوَ نَجِيحٌ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ماہِ رمضان میں کھالیا تو نبی ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے، یا دو ماہ کے روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

ابو معشر کا نام نجیح ہے اور یہ قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٣٠٩]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا أَبِي، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْكَلَاعِيُّ، ثنا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْحَضَرِ فَلْيُهْدِ بَدَنَةً، فَإِنْ لَمْ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو حضر میں (یعنی وہ سفر میں نہ ہو پھر بھی) ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑے؛ اسے چاہیے کہ وہ ایک اونٹ کی قربانی کرے، لیکن اگر اسے یہ میسر نہ ہو تو وہ مسکینوں کو تیس صاع کھجوریں کھلا دے۔

حارث بن عبیدہ اور مقاتل دونوں ضعیف راوی ہیں۔

---

❶ السنن الکبریٰ للبیہقی: ٤/ ٢٢٩

يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ لِلْمَسَاكِينِ)). الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ، وَمُقَاتِلٌ ضَعِيفَانِ.

[٢٣١٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ مُصَادِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا عُذْرٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتُّونَ، وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَانَ عَلَيْهِ تِسْعُونَ يَوْمًا)). وَلَا يُثْبَتُ هٰذَا الْإِسْنَادُ وَلَا يَصِحُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بغیر رخصت اور بغیر عذر کے ماہِ رمضان کے ایک دِن کا روزہ چھوڑا؛ اس پر تیس دِن کے روزے عائد ہوتے ہیں، جس نے دو دِن کے روزے چھوڑے اس پر ساٹھ روزے لازم آتے ہیں اور جس نے تین دِن کے روزے چھوڑے اس پر نوے دِن کے روزے رکھنا لازم ہو جاتے ہیں۔

یہ اسناد ثابت نہیں اور نہ ہی عمرو بن مرہ سے مروی ہونا صحیح ہے۔

[٢٣١١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ أَبُو الْحُسَيْنِ، قَالَا: نا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ)). مِنْدَلٌ ضَعِيفٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر کے ماہِ رمضان کے ایک دِن کا روزہ چھوڑا اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہو جاتے ہیں۔

مندل ضعیف راوی ہے۔

[٢٣١٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاصُّ وَهُوَ ثِقَةٌ، نا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتَّى رَمَضَانَ، وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ)). عَبْدُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف شعبان کے بعد ماہِ رمضان آ جانے تک روزہ نہیں رکھنا چاہیے، البتہ جس پر ماہِ رمضان کے روزے کی قضاء لازم ہو؛ اسے چاہیے کہ وہ تسلسل سے رکھتا رہے اور چھوڑ نہ دے۔

عبدالرحمان بن ابراہیم ضعیف الحدیث ہے۔

الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

[٢٣١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ذِمے ماہِ رمضان کے روزے کی قضاء ہو؛ اسے چاہیے کہ وہ تسلسل سے رکھتا رہے اور چھوڑ نہ دے۔

[٢٣١٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ: ((يَسْرُدُهُ وَلَا يُفَرِّقُهُ)). عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان کی قضاء کے متعلق فرمایا: وہ اس مسلسل روزے رکھے اور ان میں وقفہ نہ کرے۔

عبدالرحمان بن ابراہیم ضعیف راوی ہے۔

[٢٣١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: وَفِيمَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: نَزَلَتْ: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٤) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٌ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ أَيْضًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ "وہ دوسرے دِنوں میں ان کی گنتی پوری کرے (یعنی اتنے ہی روزے رکھے)۔" تو اس میں مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ بھی تھا، لیکن پھر مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ ساقط ہو گیا۔

یہ اسناد بھی صحیح ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[٢٣١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: نَزَلَتْ ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٤) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٌ. سَقَطَ لَمْ يَقُلْ غَيْرُ عُرْوَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ "وہ دوسرے دِنوں میں ان کی گنتی پوری کرے۔" تو اس میں مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ بھی تھا، لیکن پھر مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ ساقط ہو گیا۔

عروہ کے سوا کسی نے ساقط ہونے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٢٣١٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ،

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی قضاء کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ مسند أحمد: ٩٧٠٧۔ صحيح ابن حبان: ٣٥٨٩، ٣٥٩١

ثنا أحمد بن حازم الأندلسي، عن عمرو بن شرحبيل الغفاري، عن أبي عبد الرحمن الحبلي، عن عبد الله بن عمرو، قال: سئل النبي ﷺ عن قضاء رمضان، فقال: ((يقضيه تباعًا وإن فرقه أجزأه)). الواقدي ضعيف.

فرمایا: وہ ان کی مسلسل قضاء دے اور اگر وہ ان میں وقفہ کرے تو تب بھی اسے کفایت کر جائے گا۔

واقدی ضعیف راوی ہے۔

[٢٣١٨]...... حدثنا عبد الملك بن أحمد الدقاق، ثنا بحر بن نصر، ثنا ابن وهب، ثنا معاوية بن صالح، عن أزهر بن سعيد، أنه سمع أبا عامر الهوزني، يقول: سمعت أبا عبيدة بن الجراح سئل عن قضاء رمضان، فقال: إن الله لم يرخص لكم في فطره وهو لا يريد أن يشق عليكم في قضائه، فأحص العدة واصنع ما شئت. ❶

ابو عامر الھوزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ ان سے ماہِ رمضان (کے روزوں) کی قضاء کے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ چھوڑنے کی رخصت نہیں دی اور وہ اس کی قضاء میں تم کو مشقت میں بھی نہیں ڈالنا چاہتا، لہٰذا تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو کرو (یعنی تعداد مکمل ہونی چاہیے، خواہ مسلسل رکھو یا وقفے سے)۔

[٢٣١٩]...... حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة، ثنا زيد بن الحباب، حدثني معاوية بن صالح، حدثني أزهر بن سعيد، عن أبي عامر الهوزني، قال: سمعت أبا عبيدة بن الجراح، وسئل عن قضاء رمضان متفرقًا، فقال: أحص العدة وصم كيف شئت.

ابو عامر الھوزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ ان سے ماہِ رمضان (کے روزوں) کی الگ الگ قضاء (یعنی روزوں میں وقفہ ڈالنے) کے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

[٢٣٢٠]...... حدثنا عبد الله، ثنا أبو بكر بن شيبة، ثنا ابن علية، عن معمر، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، في قضاء رمضان: صمه كيف شئت. وقال ابن عمر: صمه كما أفطرت.

عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء کے بارے میں فرمایا: تم جیسے چاہو اس کے روزے رکھو۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم قضاء میں اسی طرح روزے رکھو جس طرح چھوڑے ہوں۔

[٢٣٢١]...... حدثنا عبد الله، ثنا أبو بكر، ثنا حفص بن غياث، عن ابن جريج، عن عطاء، عن ابن عباس، وأبي هريرة قالا: لا بأس بقضاء رمضان متفرقًا.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان المبارک کی قضاء کے روزے الگ الگ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥٨

[٢٣٢٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، كَانَ يَقُولُ: أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

[٢٣٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَوَاتِرًا.

عبداللہ بن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء متواتر (مسلسل) دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

[٢٣٢٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا وُهَيْبٌ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا.

عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء کاٹ کاٹ کر (یعنی وقفے وقفے سے) دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

[٢٣٢٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا رَوْحٌ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: فَرِّقْهُ إِذَا أَحْصَيْتَهُ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم تعداد پوری رکھو تو اسے جدا جدا بھی کر سکتے ہو (یعنی قضاء کے روزے وقفے سے رکھ سکتے ہو)۔

[٢٣٢٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

مالک بن یخامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو (یعنی روزوں کی تعداد مکمل ہونی چاہیے، خواہ وقفے سے رکھ لو یا مسلسل)۔

[٢٣٢٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ

مالک بن یخامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان المبارک کی قضاء (کے روزوں) میں وقفہ کرو، البتہ تعداد پوری کرو۔

اسی طرح انہوں نے ابوعبداللہ سے اور انہوں نے اپنے والد

يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ وَأَحْصِ الْعِدَّةَ. كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ.

سے بیان کیا ہے۔

[٢٣٢٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ يُخَامِرَ، يَقُولُ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: أَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تعداد کو شمار کر واور جیسے چاہو روزے رکھو۔

[٢٣٢٩]...... حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ: ((إِنْ شَاءَ فَرَّقَ وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی قضاء کے متعلق فرمایا: اگر وہ چاہے تو وقفے سے رکھ لے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھ لے۔
سفیان بن بشر کے علاوہ کسی نے اس کو مسند بیان نہیں کیا۔

[٢٣٣٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ قَانِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ الْفَزَارِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ وَاسِطِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٣٣١]...... وَحَدَّثَنَا وَاسِطُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٣٣٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا بِشْرٌ، ثنا السَّيْلَحِينِيّ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ، إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٤).

ابو تمیم الجیشانی سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان المبارک کی قضاء (کے روزے) جدا جدا رکھو، اللہ تعالیٰ نے صرف یہ فرمایا ہے کہ: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ ''وہ دوسرے دِنوں میں ان کی گنتی پوری کرے۔''

[٢٣٣٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ:

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میرے احاطہ علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہِ رمضان کے روزوں کی قضاء میں وقفہ ڈالنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((ذَالِكَ إِلَيْكَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ أَلَمْ يَكُنْ قَضَاءً فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّهُ مُرْسَلٌ. وَقَدْ وَصَلَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ، إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ. وَلَا يُثْبَتُ مُتَّصِلًا. ❶

یہ تمہارے اختیار میں ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے ذِمے قرض ہو اور وہ ایک یا دو دینار ادا کر دے تو یہ قرض کی (کچھ نہ کچھ) ادائیگی نہ ہوگی؟ سو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ وہ معاف کرے اور بخش دے۔

اسناد حسن ہے، البتہ یہ روایت مرسل ہے۔ ابوبکر کے علاوہ نے اسے یحییٰ بن سلیم سے موصول روایت کیا ہے، مگر انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابوزبیر کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ یہ متصل ثابت نہیں ہے۔

[٢٣٣٤]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْهَرِ، ثنا سَهْلُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو سَعِيدٍ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَقْطِيعِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ حَتَّى يَقْضِيَهُ، هَلْ كَانَ ذَالِكَ قَضَاءُ دَيْنِهِ أَوْ قَاضِيهِ؟))، قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْوَهُ. كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ماہِ رمضان کے روزے (قضاء میں) وقفے کے ساتھ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے ذِمے قرض ہو اور وہ ایک ایک اور دو دو دینار ادا کرتا رہے، یہاں تک کہ وہ مکمل قرض ادا کر دے، تو کیا یہ اس کے قرض کی ادائیگی نہ ہوگی؟ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ آگے اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

اسی طرح انہوں نے ابوزبیر کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

[٢٣٣٥]..... قُرِئَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُويَهِ، وَأَبُو نَشِيطٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالُوا: ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُويَهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)). هٰذَا

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذِمے روزے ہوں، تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

یہ اسناد صحیح ہے اور اسی طرح عمرو بن حارث نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے روایت کیا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥٩

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ. ❶

[٢٣٣٦]..... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَغِ بْنِ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ذِمے روزوں کی قضاء ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

[٢٣٣٧]..... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صُبَيْحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، ثنا أَبِي، قَالَ، : وَحَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا مُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

دو مختلف اسناد کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٣٣٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، قَالُوا: ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ، وَالْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ، قَالَ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: میری بہن فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذِمے روزوں کی قضاء تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ کا حق (ادائیگی کا) زیادہ حق دار ہے۔

❶ صحيح البخاري: ١٩٥٢ ـ صحيح مسلم: ١١٤٧ ـ سنن أبي داود: ٢٤٠٠ ـ مسند أحمد: ٢٤٤٠١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٦٩

أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ)). ❶

[٢٣٣٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَقَالَتْ: وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: ((فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ)).

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ اس عورت نے کہا: اس کے ذِمے مسلسل دو ماہ کے روزے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا قرض (ادائیگی کا) زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٣٤٠]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَبُو عَوْفٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: ((لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى)). قَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ الْحَكَمُ، وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، وَنَحْنُ جُلُوسٌ جَمِيعًا حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَا: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا، وَقَالَ دَعْلَجٌ: فَقَالَا: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، هٰذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ مَعْرَاءَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے جبکہ اس کے ذِمے ایک ماہ کے روزے تھے، تو کیا میں اس کی طرف سے قضاء دوں؟ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

سلمان کہتے ہیں: حکم اور سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں کہ ہم سب اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی۔ ان دونوں نے کہا: ہم نے مجاہد رحمہ اللہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا۔ اور دعلج کہتے ہیں کہ ان دونوں نے (یوں) کہا: ہم نے مجاہد رحمہ اللہ کو یہ حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے سنا۔ یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے ابو خالد کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن معراء نے اعمش سے، انہوں نے مسلم البطین سے، انہوں نے سعید سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا۔ سلمہ بن کہیل نے بھی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور حکم نے بھی عطاء رحمہ اللہ کے وسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

[٢٣٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتْبَةَ الْمُعَيْطِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع ایک ایسے آدمی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں جو بیمار ہوگیا تھا اور اس کی

❶ صحيح ابن حبان: ٣٥٧٠

❷ مسند أحمد: ١٩٧٠، ٢٠٠٥، ٢٣٣٦

الْبَصْرِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا عَنْبَسَةُ ، ثنا يُونُسُ ، قَالَ: سَأَلَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ ۔ قَالَ عَنْبَسَةُ: وَهُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ۔ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَرِضَ فَطَالَ بِهِ مَرَضُهُ حَتَّى مَرَّ بِهِ رَمَضَانَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ ، فَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَلَمْ يَكُنْ صَامَ رَمَضَانَ الْخَالِي فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ ، ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ .

بیماری بہت لمبی ہوگئی تھی، یہاں تک کہ اس کی بیماری میں ہی دو یا تین رمضان گزر گئے۔ تو نافع نے کہا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جسے رمضان آ پہنچے اور وہ رمضان کے روزے نہ رکھ سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلائے، پھر اس پر قضاء عائد نہیں ہوتی۔

[٢٣٤٢]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، نا زُهَيْرٌ ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ .

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جسے رمضان آ پہنچے اور کسی عذر کی بنا پر رمضان کے کچھ روزے نہ رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مد دے۔

[٢٣٤٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثنا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى ، ثنا مُسَدَّدٌ ، ثنا يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ ، قَالَ: يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ وَيُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ ، فَإِذَا فَرَغَ فِي هٰذَا صَامَ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو رمضان المبارک میں بیمار ہو جائے، پھر تندرست ہو اور روزے نہ رکھے، یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس ماہِ رمضان کے روزے رکھے گا جو اسے آ پہنچا ہو اور پہلے (رمضان کے چھوٹے ہوئے) ہر روزے کے بدلے میں ہر مسکین کو ایک مد گندم دے۔ پھر جب وہ اس میں فارغ ہو جائے تو وہ اس رمضان کے روزے رکھے جس میں اس نے کوتاہی کی ہو۔ یہ اسناد صحیح ہے اور یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٣٤٤]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ السَّمْحِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَمْعَةَ الرَّازِيُّ ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ الْمُقْرِي الرَّازِيُّ ، ثنا عُمَرُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَنْ فَرَّطَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ ، ق ب: يَصُومُ هٰذَا مَعَ النَّاسِ وَيَصُومُ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ماہِ رمضان (کے روزوں) کی قضاء میں کوتاہی کی، یہاں تک کہ اسے دوسرا رمضان آ پہنچا، تو آپ نے فرمایا: وہ لوگوں کے ساتھ اس رمضان کے روزے بھی رکھے گا اور اس رمضان کے بھی رکھے گا جس میں اس نے کوتاہی کی، اور وہ ہر دِن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔
یہ اسناد صحیح ہے اور یہ روایت موقوف ہے۔

وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ.

[٢٣٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ، ثنا بَكْرُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُكْرَمٍ الْفَزَارِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو إِسْحَاقَ الْجَلَّابُ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُوسَى بْنِ وَجِيهٍ، ثنا الْحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ قَالَ: ((يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ، ثُمَّ يَصُومُ الشَّهْرَ الَّذِي أَفْطَرَ فِيهِ، وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا)). إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، وَابْنُ وَجِيهٍ ضَعِيفَانِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے بیماری کے باعث ماہِ رمضان میں روزے چھوڑے ہوں، پھر وہ تندرست ہو جائے لیکن روزے نہ رکھے، یہاں تک کہ اگلا رمضان آ پہنچے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس رمضان کے روزے رکھے گا جو اسے آ پہنچا ہو، پھر وہ اس مہینے کے روزے رکھے گا جس میں اس نے روزے چھوڑے ہوں، اور ہر دِن کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ ابراہیم بن نافع اور ابن وجیہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٢٣٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، أنا رَقَبَةُ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمْرَضُ فِي رَمَضَانَ فَلَا يَصُومُ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ لَا يَصُومُ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ، قَالَ: يَصُومُ الَّذِي حَضَرَهُ وَيَصُومُ الْآخَرَ، وَيُطْعِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِسْكِينًا. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

عطاء رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آدمی کے بارے میں فرماتے سنا جو رمضان المبارک میں بیمار ہو جائے اور تب تک روزہ نہ رکھے جب تک کہ وہ صحت یاب نہ ہو جائے (یا کہا کہ) وہ اگلا رمضان آ جانے تک روزے نہ رکھے۔ انہوں نے فرمایا: وہ موجودہ رمضان کے روزے بھی رکھے گا اور دوسرے رمضان کے بھی روزے رکھے اور وہ ہر رات کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ فَرَّطَ فِي صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ فَلْيَصُمْ هٰذَا الَّذِي أَدْرَكَهُ، ثُمَّ لِيَصُمْ مَا فَاتَهُ وَيُطْعِمُ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. خَالَفَهُ مُطَرِّفٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ. [1]

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے ماہِ رمضان کے روزوں میں کوتاہی کی (اور پھر ان کی قضاء نہ دی) یہاں تک کہ اگلا رمضان آ پہنچا، تو اسے چاہیے کہ وہ اس موجودہ رمضان کے روزے رکھے، پھر وہ روزے رکھے جو (گزشتہ رمضان میں) اس سے چھوٹ گئے تھے اور ہر دِن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے۔ مطرف نے ابو اسحاق سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے مجاہدؒ کے واسطے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ پیچھے بھی گزر چکی ہے۔

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥٣

[٢٣٤٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا لَمْ يَصِحَّ بَيْنَ الرَّمَضَانَيْنِ صَامَ عَنْ هٰذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ صَامَ هٰذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي فَإِذَا أَفْطَرَ قَضَاهُ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رمضان کے دو مہینوں کے درمیان وہ تندرست نہ ہو تو وہ اس (موجودہ) رمضان کے روزے رکھے اور گزشتہ رمضان (کے روزوں کے فدیے میں) کھانا کھلا دے، اور اس پر قضاء لازم نہیں آئے گی۔ لیکن جب وہ تندرست ہو جائے اور پھر بھی روزے نہ رکھے، یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے، تو وہ اس رمضان کے روزے رکھے اور گزشتہ رمضان (کے چھوٹے ہوئے روزوں) کے بدلے میں کھانا کھلائے، اور جب (موجودہ رمضان کے روزے) ختم کر لے تو گزشتہ رمضان (کے روزوں) کی قضاء دے۔

یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، ثنا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ ، ثنا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: إِنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمِ أَرْبِعَاءَ فَأَتَى ذَالِكَ عَلَى يَوْمِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❶

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا، لیکن یہ بدھ عیدالفطر (یا کہا کہ) عیدالاضحیٰ کے دِن آ گیا ہے (اب وہ کیا کرے؟) تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دِن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

اس کی اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٥٠]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: لَقَدْ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ . ❷

علقمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیس روزوں کی بہ نسبت اُنتیس روزے زیادہ رکھے۔

[٢٣٥١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ ، ثنا

سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: اے اُم المومنین! کیا مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے؟ تو

❶ مسند أحمد: ٤٤٤٩

❷ مسند أحمد: ٣٧٧٦، ٣٨٤٠، ٣٨٧١، ٤٢٠٩، ٤٣٠٠

إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِيُّ، ثنا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قِيلَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَيَكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ؟ فَقَالَتْ: مَا صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْتُ ثَلَاثِينَ. وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ: ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ أَيْضًا: مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِينَ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَالَّذِي قَبْلَهُ غَيْرُ ثَابِتٍ، لِأَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى بْنَ أَبِي الْمُسَاوِرِ مَتْرُوكٌ. ❶

انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیس روزوں کی بہ نسبت اُنتیس روزے زیادہ رکھے۔

ابوالولید کہتے ہیں: ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ "جو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ تیس روزے رکھے، ان سے زیادہ (میں نے اُنتیس رکھے)۔" یہ اسناد صحیح حسن ہے اور اس سے پہلے والی ثابت نہیں ہے، اس لیے کہ عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور متروک راوی ہے۔

[٢٣٥٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا الْمِسْوَرُ بْنُ الصَّلْتِ الْمَدَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَا صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ. الْمِسْوَرُ ضَعِيفٌ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیس روزوں سے زیادہ اُنتیس اُنتیس روزے رکھے۔

اس کی سند میں مسور ضعیف راوی ہے۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

[٢٣٥٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے (اس کے متعلق) سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٥٤]..... وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ

❶ مسند أحمد: ٢٤٥١٨، ٢٤٥٩٧

❷ مسند أحمد: ٤٥٧٧، ٤٧٠٥، ٥٥٣٩۔ صحيح ابن حبان: ٤٣٧٩

بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الزُّبَيْرِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)) . فَاعْتَكَفَ عُمَرُ لَيْلَةً . إِسْنَادٌ ثَابِتٌ .

جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے، پھر جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

اس کی سند ثابت ہے۔

[۲۳۵۵]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّوسِيُّ مِنْ كِتَابِهِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّمْلِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سُهَيْلٍ عَمِّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ)) . ، رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ لَا يَرْفَعُهُ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (نذر کا) اعتکاف کرنے والے پر روزہ لازم نہیں ہے، البتہ اگر وہ خود اپنے آپ پر لازم کرلے (تو روزہ رکھ سکتا ہے)۔

شیخ رحمہ اللہ نے اسے مرفوع بیان کیا کہ جبکہ دیگر نے اسے مرفوع نہیں کہا۔

[۲۳۵۶]..... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ ، فِي الْإِجَازَةِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ)) . تَفَرَّدَ بِهِ سُوَيْدٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: اعتکاف؛ روزوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

اس حدیث کو اکیلے سوید نے سفیان بن حسین سے روایت کیا ہے۔

[۲۳۵۷]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإِمَامٌ فَالِاعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ)) . الضَّحَّاكُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حُذَيْفَةَ .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہر وہ مسجد؛ جس کا مؤذن اور امام ہو (یعنی جہاں اذان ہوتی ہو اور باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو) اعتکاف اسی مسجد میں کرنا درست ہے۔

ضحاک کا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٩ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٣١٩

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٣١٧

[٢٣٥٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الْمُعْتَكِفُ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَتْبَعُ الْجِنَازَةَ وَيَعُودُ الْمَرِيضَ.

عاصم سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معتکف (یعنی جو شخص اعتکاف بیٹھا ہو) جمعے میں شریک ہوسکتا ہے، جنازے میں جاسکتا ہے اور مریض کی عیادت کرسکتا ہے۔

[٢٣٥٩]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، أَوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجِنَازَةَ وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ وَيَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يُجَالِسُهُمْ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف؛ مریض کی عیادت کرسکتا ہے، جنازے میں شرکت کرسکتا ہے، جمعہ پڑھنے آ سکتا ہے اور اپنے اہل خانہ کے پاس بھی آ سکتا ہے؛ البتہ ان کے ساتھ بیٹھے نہیں۔

[٢٣٦٠]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اعْتِكَافٍ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ وَيَصُومَ. تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ذِمے (نذر کے) اعتکاف کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ اعتکاف کریں اور روزہ رکھیں۔
اس حدیث کو اکیلے ابن بدیل نے عمرو سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف الحدیث ہے۔

[٢٣٦١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ عَيَّاشٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا، قَالَ: ((اعْتَكِفْ وَصُمْ)). سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، لِأَنَّ الثِّقَاتِ مِنْ أَصْحَابِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ لَمْ يَذْكُرُوهُ، مِنْهُمُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں نے نذر مانی تھی کہ میں ایک دِن کا اعتکاف کروں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔
میں نے ابوبکر نیشاپوری کو فرماتے سنا: یہ حدیث منکر ہے، اس لیے کہ عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے ثقہ شاگردوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا، جن میں ابن جریج، ابن عیینہ، حماد بن سلمہ اور حماد بن زید وغیرہ شامل ہیں اور ابن بدیل ضعیف الحدیث ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٥٥

بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ ، وَابْنُ بُدَيْلٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❶

[٢٣٦٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَيْسَرَةَ ، ثنا أَبِي ، ثنا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلَى ذَالِكَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ماہِ رمضان کے آخری دس دِنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر آپ ہمیشہ اسی پر عمل پیرا رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلالیا۔

[٢٣٦٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ التُّبَّعِيُّ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ اعْتَكَفَهُنَّ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ ، وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا وَلَا يَمَسُّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ ، وَيَأْمُرُ مَنِ اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ . يُقَالُ: إِنَّ قَوْلَهُ: وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ إِلَى آخِرِهِ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَأَنَّهُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَمَنْ أَدْرَجَهُ فِي الْحَدِيثِ فَقَدْ وَهِمَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ، وَهِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمْ يَذْكُرْهُ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے آخری دس دِنوں کا اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات سے ہمکنار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج نے ان ہی دِنوں کا اعتکاف کیا۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے مسنون احکام یہ ہیں کہ وہ انسانی ضرورت کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے، نہ وہ جنازے میں شریک ہو، نہ مریض کی عیادت کرے، نہ عورت (بیوی) کو چھوئے اور نہ اس سے مباشرت کرے۔ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ حکم فرماتے تھے کہ جو اعتکاف کرے وہ روزے بھی رکھے۔
ایک قول کے مطابق: اعتکاف کرنے والے کے لیے مسنون احکام یہ ہیں۔۔۔ سے لے کر آخر تک کی تمام باتیں نبی ﷺ کے فرمان کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ یہ امام زہری رحمہ اللہ کی باتیں ہیں، اور جس نے اسے حدیث میں شامل کر دیا اس سے یقیناً غلطی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ ہشام بن سلیمان نے اس کو بیان نہیں کیا۔

---

❶ سلف برقم: ٢٣٥٣

❷ مسند أحمد: ٧٧٨٤ ، ٢٥٣٥٨ ـ صحيح ابن حبان: ٣٦٦٥

❸ مسند أحمد مختصر برقم: ٢٤٦١٣

[٢٣٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ الاعْتِكَافِ وَكَيْفَ سُنَّتِهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَنَّ السُّنَّةَ فِي الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا وَلَا يَمَسُّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةُ مَنِ اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ انسانی ضرورت کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے، نہ وہ جنازے میں شریک ہو، نہ مریض کی عیادت کرے، نہ عورت (بیوی) کو چھوئے اور نہ اس سے مباشرت کرے۔ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے اور سنت یہ ہے کہ جو اعتکاف کرے وہ روزے بھی رکھے۔

[٢٣٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبِي، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الشِّرْكِ وَيَصُومَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، فَقَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)). وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شرک کے زمانے میں (یعنی جب وہ مسلمان نہیں تھے) یہ نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ پھر انہوں نے قبولِ اسلام کے بعد نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔

یہ اسناد حسن ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ اکیلے سعید بن بشیر نے عبید اللہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے مسواک کا حکم

[٢٣٦٦]...... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ حَامِدُ بْنُ الشَّاذِي الْكَجِّيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْبَلْخِيُّ أَخُو عِصَامِ بْنِ يُوسُفَ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْخُوَارِزْمِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَاصِمًا الْأَحْوَلَ: أَيَسْتَاكُ الصَّائِمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: بِرَطْبِ السِّوَاكِ وَيَابِسِهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: عَمَّنْ؟، قَالَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ

ابو اسحاق الخوارزمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عاصم الاحول سے سوال کیا: کیا روزے دار مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: تر اور خشک؛ دونوں طرح کی مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: دن کے پہلے اور آخری (دونوں) حصوں میں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: آپ یہ بات کس حوالے سے بیان کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت کر رہا ہوں۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣١٧

مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَبُو إِسْحَاقَ الْخُوَارِزْمِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

ابو اسحاق الخوارزمی ضعیف راوی ہے۔

[٢٣٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ. عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ. ❷

سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا۔
عاصم بن عبداللہ کے علاوہ دوسرے اس سے زیادہ ثابت ہیں۔

[٢٣٦٨]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. ❸

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو بے شمار مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا۔

[٢٣٦٩]...... حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَوَكِيعٌ، وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، وَإِسْحَاقُ ابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، وَقَبِيصَةُ، وَإِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالُوا: ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

مذکورہ اسناد کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٣٧٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَيَّاطُ، ثنا أَبُو مَنْصُورٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَكَ السِّوَاكُ إِلَى الْعَصْرِ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَلْقِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((خَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)). ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم عصر تک مسواک کر سکتے ہو، جب تم عصر کی نماز پڑھ لو تو مسواک چھوڑ دو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی مہک سے بھی زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

---

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٢/ ٣٧٢

❷ مسند أحمد: ١٥٦٧٨، ١٥٦٨٨

❸ سنن أبي داود: ٢٣٦٤ـ جامع الترمذي: ٧٢٥ـ مسند أحمد: ١٥٦٧٨ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٧١٩٣

❹ مسند أحمد: ٨٠٥٧، ٩٢٧٥، ٩٩٤٦ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ١٣٣

[٢٣٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ بُهْلُولٍ، وَابْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ)). وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَنِيعٍ: ((مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ)). مُجَالِدٌ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔ اور ابن منیع کی (روایت کردہ) حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ روزے دار کے بہترین خصائل میں سے مسواک کرنا بھی ہے۔

مجالد کے علاوہ اس سے زیادہ ثابت ہیں۔

[٢٣٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْقَصَّارُ كَيْسَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالْغَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعَشِيِّ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفَتَاهُ بِالْعَشِيِّ إِلَّا كَانَتْ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷

یزید بن بلال سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کر لیا کرو لیکن شام کو مت کیا کرو، کیونکہ شام کو جس بھی روزے دار کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں، وہ روزِ قیامت اس کی دو آنکھوں کے درمیان نور بن کر چمکیں گے۔

[٢٣٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خُرَاسَانَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثنا كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ خَبَّابٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ غَيْرُ مَعْرُوفٍ. ❸

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ روایت نبی ﷺ کے حوالے سے منقول ہے۔ کیسان ابو عمر قوی راوی نہیں اور جو اس کے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان ہے وہ معروف نہیں ہے۔

بَابُ الْإِفْطَارِ فِي رَمَضَانَ لِكِبَرٍ أَوْ رَضَاعٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ غَيْرِ ذَالِكَ

بڑھاپے، بچے کو دودھ پلانے یا کسی عذر وغیرہ کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنا

[٢٣٧٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ الشِّيعِيُّ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب بوڑھا بزرگ روزے رکھنے سے عاجز آ جائے تو وہ ہر روز

❶ سنن ابن ماجه: ١٦٧٧ ـ الموطأ: ٨٥٦

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٣٦٩٦

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٧٤

زُرَيْعٍ ، ثنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ عَنِ الصِّيَامِ أَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مُدًّا . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❶

کے حساب سے ایک ایک مد کھانا کھلائے۔
اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ بَعْدَ الْإِفْطَارِ

غروب آفتاب سے پہلے ہی روزہ افطار کر لینے کا بیان

[٢٣٧٥]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ: أَفْطَرْنَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمِ غَيْمٍ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ . فَقِيلَ لِهِشَامٍ: أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: وَبُدٌّ مِنْ ذَالِكَ؟ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ . ❷

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے ماہِ رمضان کے ایک روزے میں آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے طلوعِ آفتاب میں ہی افطاری کر لی تھی۔ ہشام سے پوچھا گیا: کیا انہیں قضاء کا حکم دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں یہ ضروری ہے؟ یہ اسناد صحیح ثابت ہے۔

[٢٣٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ ، بِهٰذَا .

ایک اور سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔

[٢٣٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، ثنا وَرْقَاءُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤) وَاحِدٍ ، ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ (البقرة:١٨٤) ، قَالَ: زَادَ مِسْكِينًا آخَرَ ، ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ﴾ (البقرة:١٨٤) ، قَالَ: وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ وَأُمِرَ أَنْ يُطْعِمَ الَّذِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُطِيقُهُ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے فرمان:) ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ”اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے“ (کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) اس سے مراد ایک مسکین کا کھانا ہے، اور: ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ ”جو نفلی طور پر نیکی کرے“ کا مطلب ہے کہ وہ مزید ایک اور مسکین کو کھانا کھلا دے، اور ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ﴾ ”یہ اس کے لیے بہتر ہے۔“ فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے اس بوڑھے بزرگ کو رخصت دی ہے جو روزے رکھنے کی استطاعت ہی نہ رکھتا ہو اور اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسے شخص کو کھانا کھلا دے جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ یہ مالی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ اسناد صحیح ثابت ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٤٥٠٥ ـ سنن أبي داود: ٢٣١٨ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٩٠

❷ مسند أحمد: ٢٦٩٢٧

❸ سلف برقم: ٢٣٧٤

[۲۳۷۸]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَان ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، ثنا أَبُو بِشْرٍ وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي قَوْلِهِ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:۱۸٤)، قَالَ: يُطِيقُونَهُ يُكَلَّفُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ ، ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ (البقرة:۱۸٤) فَزَادَ مِسْكِينًا آخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ ، ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ (البقرة:۱۸٤) فَلا يُرَخَّصُ فِي هٰذَا إِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٍ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُشْفَى . وَهٰذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں انہیں اس بات کا مکلّف بنایا گیا ہے کہ وہ ایک مسکین کا کھانا بہ طورِ فدیہ دیں۔ ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ ''جو نفلی طور پر نیکی کرے'' کا مطلب ہے کہ وہ مزید ایک مسکین کو کھانا دے دے۔ یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ ''وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم روزے رکھو۔'' اس میں صرف اس بوڑھے شخص کو رخصت دی گئی ہے جس میں روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو یا وہ مریض ہو اور وہ جانتا ہو کہ وہ شفایاب نہیں ہوگا۔ یہ اسناد بھی صحیح ہے۔

[۲۳۷۹]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا رَوْحٌ ، ثنا شِبْلٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:۱۸٤) وَاحِدٍ ، ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ (البقرة:۱۸٤) زَادَ طَعَامَ مِسْكِينٍ آخَرَ ، ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ (البقرة:۱۸٤) وَلَا يُرَخَّصُ إِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصَّوْمَ ، أَوْ مَرِيضٍ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُشْفَى . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:) ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے'' اس سے مراد ایک مسکین کا کھانا ہے، اور: ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ ''جو نفلی طور پر نیکی کرے'' کا مطلب ہے کہ وہ مزید ایک اور مسکین کو کھانا کھلا دے، اور ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ ''وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم روزے رکھو۔'' صرف اس بوڑھے شخص کو رخصت دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ رکھتا ہو، یا اس مریض کو؛ جسے علم ہو کہ وہ شفایاب نہیں ہوگا۔ یہ اسناد بھی صحیح ہے۔

[۲۳۸۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ ، أَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ ، ثنا وُهَيْبٌ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بڑی عمر کے بزرگ شخص کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ چھوڑ سکتا ہے، وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اس پر قضاء عائد نہیں ہوگی۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

مِسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

[٢٣٨١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا رَوْحٌ ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤) ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . وَهٰذَا صَحِيحٌ .

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ آیت پڑھتے سنا: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ”اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے“ پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت منسوخ نہیں ہے، بلکہ ان سے مراد وہ بوڑھا بزرگ اور عورت ہیں جو روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، تو وہ ہر روزے کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٢٣٨٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا رَوْحٌ ، ثنا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِأُمِّ وَلَدٍ لَهُ حُبْلَى أَوْ تُرْضِعُ: أَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَ الصِّيَامَ عَلَيْكِ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكِ الْقَضَاءُ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❶

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ایک اُم ولد لونڈی؛ جو کہ حاملہ تھی یا (اپنے بچے کو) دودھ پلاتی تھی؛ سے فرمایا: تم ان میں سے ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، تم پر جزاء (فدیہ) عائد ہوتا ہے اور تم پر قضاء کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٨٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ ، ثنا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: صَاحِبُ السُّلِّ الَّذِي قَدْ يَئِسَ أَنْ يَبْرَأَ فَلَا يَسْتَطِيعُ الصَّوْمَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . حَجَّاجٌ ضَعِيفٌ .

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص کو ”سل“ بیماری لگی ہو اور اسے شفایاب ہونے کی اُمید نہ ہو، اور وہ روزے رکھنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو تو وہ روزے چھوڑ سکتا ہے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

اس کی سند میں حجاج راوی ضعیف ہے۔

[٢٣٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، ثنا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ تُرْضِعُ فَأُجْهِضَتْ ، فَأَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ تُفْطِرَ يَعْنِي: وَتُطْعِمَ وَلَا تَقْضِي . هٰذَا صَحِيحٌ .

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک لونڈی تھی جو بچے کو دودھ پلاتی تھی، تو اس کا حمل ساقط ہو گیا، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حکم فرمایا کہ وہ روزے چھوڑ دے اور (فدیے میں) کھانا کھلائے اور قضاء نہ دے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٢٣٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ

❶ سنن أبي داود: ٢٣١٨

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَوِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرُ وَلَا تَقْضِي. وَهٰذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ.

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزے چھوڑ سکتی ہے اور وہ قضاء نہیں دے گی۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت، دونوں صحیح ہیں۔

[۲۳۸۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَرَأَ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤)، يَقُولُ: هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَيُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ. ❶

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے'' اور فرماتے ہیں: اس سے مراد بڑی عمر کا وہ بزرگ ہے جو روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے چھوڑ سکتا ہے اور ہر روزے کے حساب سے ایک مسکین کو نصف صاع گندم کھلائے۔

[۲۳۸۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ (البقرة:١٨٤)، وَيَقُولُ: لَمْ تُنْسَخْ. ❷

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت پڑھا کرتے: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ اور فرماتے کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی۔

[۲۳۸۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا الْحَجَّاجُ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ امْرَأَتَهُ، سَأَلَتْهُ وَهِيَ حُبْلَى، فَقَالَ: أَفْطِرِي وَأَطْعِمِي عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا تَقْضِي. ❸

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی نے ان سے مسئلہ پوچھا، جبکہ وہ حاملہ تھی، تو انہوں نے فرمایا: روزے چھوڑ دو اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاؤ، اور تم قضاء نہیں دو گی۔

[۲۳۸۹]...... ثنا أَبُو صَالِحٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَتْ بِنْتٌ لِابْنِ عُمَرَ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَصَابَهَا عَطَشٌ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهَا ابْنُ عُمَرَ أَنْ تُفْطِرَ وَتُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. ❹

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک صاحبزادی ایک قریشی کے نکاح میں تھی، وہ حاملہ تھی تو اسے ماہِ رمضان میں (روزے کی حالت میں) پیاس لگ گئی، تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے حکم فرمایا کہ وہ روزے چھوڑ دے اور ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

---

❶ سلف برقم: ۲۳۷۹

❷ سلف برقم: ۲۳۷۷

❸ الأم للشافعي: ٧/ ٢٥١۔مصنف عبد الرزاق: ٧٥٥٨، ٧٥٥٩۔السنن الکبرٰی للبیهقي: ٤/ ٢٣٠

❹ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤١٩٤۔المعجم الكبير للطبراني: ٦٧٥۔السنن الکبرٰی للبیهقي: ٤/ ٢٧١

[٢٣٩٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَكِيلُ، ثنا ابْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، نا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ ضَعُفَ عَنِ الصَّوْمِ عَامًا فَصَنَعَ جَفْنَةً مِنْ ثَرِيدٍ وَدَعَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا فَأَشْبَعَهُمْ.

ایوب رحمہ اللہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سال وہ کمزوری کے باعث روزے نہ رکھ سکے، تو انہوں نے بڑے سے برتن میں ثرید تیار کروایا اور تیس مسکینوں کو بلا کر پیٹ بھر کر کھلا دیا۔

[٢٣٩١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا ابْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا سَعِيدٌ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا ضَعُفَ قَبْلَ مَوْتِهِ فَأَفْطَرَ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُطْعِمُوا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: فَأَطْعَمَ ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا .

قتادہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو وفات سے قبل بہت کمزوری ہوگئی تو انہوں نے روزے چھوڑ دیے اور اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ ہر دن کے حساب سے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ ہشام نے اپنی (روایت کردہ) حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ انہوں نے تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا۔

[٢٣٩٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ السَّائِبِ، يَقُولُ: إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ يَفْتَدِيهِ الْإِنْسَانُ أَنْ يُطْعِمَ عَنْهُ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا فَأَطْعِمُوا عَنِّي مِسْكِينَيْنِ .

قیس بن سائب فرماتے ہیں: یقیناً انسان ماہِ رمضان کا فدیہ اس طرح ادا کرے کہ وہ ہر دن کے حساب سے ایک مسکین کو کھانا کھلائے، اور تم میری طرف سے دو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

[٢٣٩٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، أَنَّ أَبَا حَمْزَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ أَدْرَكَهُ الْكِبَرُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصُومَ رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ مِنْ قَمْحٍ .

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو بڑھاپا آ پہنچے اور وہ ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر ہر دن کے حساب سے گندم کا ایک مُد (بہ طورِ فدیہ) لازم آتا ہے۔

[٢٣٩٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ عِمْرَانَ، ثنا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقُضِيَ عَنْهُ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ))، وَقَالَ فِي الْحَجِّ وَالصِّيَامِ مِثْلَ ذَالِكَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ذمے قرض ہو اور اس کا وہ قرض (اس کے ورثاء کی جانب سے) چکا دیا جائے تو وہ اس سے کفایت کر جائے گا۔ آپ ﷺ نے حج اور روزوں کے متعلق بھی اسی کی مثل فرمایا۔

دہثم ضعیف راوی ہے اور عمرو بن عثمان مجہول ہے۔

دَهْثَمٌ ضَعِيفٌ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ مَجْهُولٌ. ❶

[٢٣٩٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَا: ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ، فَقَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ؟))، قَالَ: أَتَيْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: لَا أُطِيقُ الصِّيَامَ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدًّا))، قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، قَالَ: ((أَطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: ((فَانْطَلِقْ فَكُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تجھے کس بات نے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: میں نے ماہِ رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ایک گردن پاتے ہو؟ (یعنی کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟) اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ لو۔ اس نے کہا: مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور ہر مسکین کو ایک مُد دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی حیثیت بھی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے پندرہ صاع (کھجوریں دینے) کا حکم دیا، اور فرمایا: اسے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دینِ حق دے کر بھیجا ہے! مدینہ منورہ میں ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی گھر نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اسے خود بھی کھا لو اور تمہارے گھر والے بھی کھا لیں، یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے۔

[٢٣٩٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا، فَقَالَ ﷺ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً، أَوْ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)). ❷

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے ماہِ رمضان کا ایک روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر، یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

---

❶ صحيح البخاري: ١٩٥٣ - صحيح مسلم: ١١٤٨ - مسند أحمد: ١٨٩٠

❷ مسند البزار: ١١٠٧

[٢٣٩٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: فَقَالَ: لَا أَجِدُ، فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((كُلْهُ)). تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبُو أُوَيْسٍ، وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ، وَيَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، وَشِبْلٌ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، مِنْ رِوَايَةِ أَشْهَبَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْهُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، مِنْ رِوَايَةِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْهُ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، مِنْ رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ عَنْهُ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ إِلَّا أَنَّهُ أَرْسَلَهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ وَجَعَلُوا كَفَّارَتَهُ عَلَى التَّخْيِيرِ. وَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا فَرَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ إِفْطَارَ ذَالِكَ الرَّجُلِ كَانَ بِجِمَاعٍ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا، مِنْهُمْ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَمَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، وَعُقَيْلٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں روزہ چھوڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کر کے، یا دو ماہ کے روزے رکھ کر، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کرے۔ تو اس نے کہا: مجھ میں (ان تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی) طاقت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس صدقے کا اپنے زیادہ ضرورت مند کسی کو نہیں سمجھتا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم ہی کھا لو۔

یحییٰ بن سعید انصاری، ابن جریج، عبداللہ بن ابی بکر، ابواویس، فلیح بن سلیمان، عمر بن عثمان مخزومی، یزید بن عیاض، شبل اور لیث بن سعد نے اشہب بن عبدالعزیز کی ان سے روایت سے اس کی موافقت کی ہے، ابن عیینہ نے نعیم بن حماد کی ان سے روایت سے اور ابراہیم بن سعد کی اشہب بن عبدالعزیز کی ان سے روایت سے اور عبیداللہ بن ابی زیاد نے بھی اس کی موافقت کی ہے، مگر اس نے اس روایت کو امام زہریؒ سے مرسل بیان کیا ہے۔ یہ سب کے سب امام زہریؒ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حُمید بن عبدالرحمان کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا اور ان اصحاب نے اس کے کفارے کو اختیار پر رکھا۔ تعداد کے اعتبار سے ان سے زیادہ راویوں نے ان کے خلاف بیان کیا اور انہوں نے اسی اسناد کے ساتھ امام زہریؒ سے روایت کیا کہ اس آدمی نے جماع کرنے سے روزہ توڑا تھا اور نبی ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کر کے کفارہ دے، لیکن اگر اسے میسر نہ ہو تو دو ماہ کے روزے رکھے، لیکن اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ان میں سے یہ اصحاب علم ہیں: عراک بن

وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْعَوصِيُّ، وَهَبَّارُ بْنُ عَقِيلٍ، وَثَابِتُ بْنُ ثَوْبَانَ، وَقُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَبَحْرٌ السَّقَّاءُ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، وَنُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَغَيْرُهُمْ. ❶

مالک، عبیداللہ بن عمر، اسماعیل بن اُمیہ، محمد بن ابی عتیق، موسیٰ بن عقبہ، معمر، یونس، عقیل، عبدالرحمان بن خالد بن مسافر، اوزاعی، شعیب بن ابی حمزہ، منصور بن معتمر، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن سعد، لیث بن سعد، عبداللہ بن عیسیٰ، محمد بن اسحاق، نعمان بن راشد، حجاج بن ارطاۃ، صالح بن ابی اخضر، محمد بن ابی حفصہ، عبدالجبار بن عمر، اسحاق بن یحییٰ العوصی، ھبار بن عقیل، ثابت بن ثوبان، قرہ بن عبدالرحمان، زمعہ بن صالح، بحر السقاء، ولید بن محمد، شعیب بن خالد اور نوح بن ابی مریم وغیرہ۔

[٢٣٩٨]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ، ثنا أَبُو ثَوْرٍ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هَلَكْتُ وَأَهْلَكْتُ، قَالَ: ((مَا أَهْلَكَكَ؟))، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: ((تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهٰذَا))، قَالَ: أَعَلَى أَحْوَجَ مِنَّا؟ قَالَ: ((فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ)). تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو ثَوْرٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِقَوْلِهِ: وَأَهْلَكْتُ. وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں خود بھی ہلاک ہو گیا اور (اپنی بیوی کو بھی) ہلاک کر دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کس نے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: میں رمضان المبارک میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے کوئی غلام میسر ہے جسے تو آزاد کر سکے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اس کی بھی حیثیت نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ ﷺ نے (اس آدمی سے) فرمایا: اسے پکڑ و اور صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: کیا ہم سے زیادہ ضرورت مند پر؟ (یعنی ہم سے زیادہ کوئی ضرورت مند کوئی نہیں ہے کہ جس پر میں یہ صدقہ کر دوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔
اکیلے ابوثور نے اسے معلّی بن منصور سے روایت کیا اور انہوں نے ابن عیینہ سے ان کے بیان ''اور میں نے ہلاک کر دیا''

❶ سلف برقم: ٢٣٠٣
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٢٧

کے ساتھ روایت کیا، اور یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٣٩٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، الْحَدِيثَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: ((كُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا)). تَابَعَهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا، جس نے ماہِ رمضان میں روزہ چھوڑا تھا۔۔۔ آگے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی ہے، اور انہوں نے اس میں اضافہ کیا ہے: اسے کھالو اور ایک دِن کا روزہ رکھ لو۔ عبدالجبار بن عمر نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٢٤٠٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً))، قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِكْتَلٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَأَطْعِمْهُ عَنْكَ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا، قَالَ: ((فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)). لَفْظُ بَكَّارٍ. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں رمضان المبارک میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کردو۔ اس نے کہا: یہ مجھے میسر ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ لو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی) ٹوکری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور اپنی طرف سے (مساکین کو) کھلا دو۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بستی (یعنی مدینہ منورہ) کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اسے پکڑو اور اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

یہ الفاظ بکار کے ہیں۔ محمد بن ابی حفصہ نے زہری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور انہوں نے حُمید کے واسطے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[٢٤٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ، قَالُوا: نا رَوْحٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ،

ایک اور سند کے ساتھ محمد بن حفصہ بیان کرتے ہیں اور انہوں نے "زنبیل" کا لفظ بیان کیا ہے۔ کھجوروں کے پتوں سے بنی ہوئی ٹوکری میں پندرہ صاع تھے، میرا خیال ہے کہ کھجوریں

وَقَالَ فِيهِ: بِزِنْبِيلٍ، وَالْمِكْتَلُ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَحْسَبُهُ تَمْرًا. وَكَذَالِكَ قَالَ هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَتَابَعَهُمْ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

تھیں۔ اسی طرح ھقل بن زیاد اور ولید بن مسلم نے اوزاعی سے بیان کیا اور انہوں نے زہریؒ سے روایت کیا۔ حجاج بن ارطاۃ اور ہشام بن سعد نے زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے ان کی موافقت کی، البتہ انہوں نے کہا کہ یہ حدیث سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[٢٤٠٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، قَالَا: نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً))، قَالَ: لَا أَجِدُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: مَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: مَا أَجِدُ ذَالِكَ، قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، فَقَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ))، قَالَ: عَلٰى أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِ بَيْتِي؟ فَمَا أَجِدُ أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِ بَيْتِي، قَالَ: ((كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)). [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے بیان کیا کہ وہ ماہِ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ایک غلام آزاد کردو۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ میسر ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ لو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی) ٹوکری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کے بہ مقدار کھجوریں تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور صدقہ کردو۔ اس نے کہا: کیا اپنے اور اپنے اہل خانہ سے زیادہ ضرورت مندوں پر؟ مجھے کوئی ایسا شخص دکھائی نہیں دیتا جو مجھ سے اور میرے اہل خانہ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم بھی کھالو اور تمہارے اہل خانہ بھی کھالیں، ایک دِن کا روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرنا۔

[٢٤٠٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَا: نا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا مِنْدَلٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرٍ)). هٰذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا، تو اس پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہو جاتا ہے۔

یہ اسناد ثابت نہیں ہے، کیونکہ مندل بھی ضعیف راوی ہے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نیچے کا راوی بھی ضعیف ہے۔

[1] سلف برقم: ٢٣٠٥

ثَابِتٍ، مِنْدَلٌ ضَعِيفٌ، وَمَنْ دُونَ أَنَسٍ ضَعِيفٌ أَيْضًا.

[٢٤٠٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی بیماری یا رُخصت کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تو پھر زندگی بھر روزے رکھنے سے بھی وہ اس (کے ثواب) کو نہیں پہنچ سکے گا۔

[٢٤٠٥]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، ثنا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا ضَمْرَةُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ جَمِيلٍ، قَالَ: كَانَ رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ صَامَ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ شَهْرًا مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا.

رجاء بن جمیل بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان فرمایا کرتے تھے: جو رمضان المبارک کے ایک دِن کا روزہ چھوڑے وہ (اس کے بدلے میں) بارہ روزے رکھے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ روزے رکھے۔

[٢٤٠٦]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا قَيْسٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی بیماری یا رُخصت کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تو ساری زندگی کے روزے بھی اس کی قضاء نہیں دے سکتے۔

[٢٤٠٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایامِ منیٰ میں مجھے اپنی سواری دے کر بھیجا اور میں یہ اعلان کر رہا تھا کہ اے لوگو! یقیناً یہ کھانے پینے اور جماع کے دِن ہیں۔
واقدی ضعیف راوی ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٧٢٣ـ سنن أبي داود: ٢٣٩٦ـ سنن النسائي: ٣٢٦٨ـ سنن ابن ماجه: ١٦٧٢ـ صحيح ابن خزيمة: ١٩٨٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٢٨ـ مسند أحمد: ٩٠١٤، ٩٧٠٦، ٩٩٠٨ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٥٢١، ١٥٢٢، ١٥٢٣

عَلٰی رَاحِلَتِهِ أَيَّامَ مِنًى أُنَادِي: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ)). الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

[٢٤٠٨]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتَتَبَّعُ رِحَالَ النَّاسِ بِمِنًى أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا لَا تَصُومُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. قَالَ قَتَادَةُ: إِنَّ الْمُنَادِيَ كَانَ بِلَالًا، قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ. ❷

سیدنا حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو منیٰ میں ایام تشریق کے دوران اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کی رہائشوں میں جا جا کر کہہ رہا تھا: آگاہ رہو! تم ان دنوں میں روزہ مت رکھنا، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دِن ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے درمیان موجود تھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ وہ اعلان کرنے والے صاحب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ قتادہ کا سلیمان بن یسار سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[٢٤٠٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الطَّحَّانُ، ثنا أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. قَالَ عُثْمَانُ: مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال میں پانچ روزوں سے منع فرمایا: عید الفطر کے دِن، قربانی کے دِن اور تشریق کے تین دِن۔
عثمان کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو صرف محمد بن خالد سے لکھا ہے۔

[٢٤١٠]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو فطرانے میں گندم کا نصف صاع یا کھجوروں کا نصف صاع (وصول کرنے) کا حکم فرمایا۔

[٢٤١١]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس دودھ کو مت خریدو جو ابھی تھنوں میں ہی ہو اور اس اُون کو

❶ سلف برقم: ٢٢٨٩
❷ صحيح البخاري: ١١٩٧۔ صحيح مسلم: ١١٤٢۔ سنن أبي داود: ٢٤١٩۔ جامع الترمذي: ٧٧٣۔ مسند أحمد: ١٦٠٣٨
❸ سلف برقم: ٢٠٩٤

إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا.

بھی مت خرید و جو جانوروں کی پشت پر ہی ہو (یعنی اُتاری نہ گئی ہو)۔

[٢٤١٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا أَبِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ: ((أَلَا إِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ عِيدٌ وَأَكْلٌ وَشُرْبٌ وَذِكْرٌ فَلَا تَصُومُوهُنَّ إِلَّا مُحْصَرٌ أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَلَمْ يَصُمْ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ)). ❶

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے ایامِ تشریق میں یہ اعلان کیا: سنو! یقیناً یہ عید کے ایام ہیں، یہ کھانے پینے اور ذکر کے دِن ہیں، تم ان دِنوں میں روزہ مت رکھو، سوائے محصر کے (یعنی جو بیماری یا خوف کی وجہ سے روک دیا گیا ہو) اور حج تمتع کرنے والے اس شخص کے؛ جسے قربانی نہ ملے، اور جس شخص نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ یہ روزے رکھ لے۔

❶ صحیح البخاری: ١٩٩٦

بَابُ أَحْكَامِ الْحَجِّ
حج کے احکام کا بیان

[٢٤١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ، أنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زِيَادٍ النَّصِيبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧) قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! سبیل (یعنی اللہ کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِراہ (یعنی سفر کے اخراجات) اور سواری (یعنی کرایہ وغیرہ)۔

[٢٤١٤]...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ نَافِعٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ، ثنا عَفِيفٌ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّبِيلُ إِلَى الْبَيْتِ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ تک پہنچنے کی راہ سے مراد زادِراہ اور سواری ہے۔

[٢٤١٥]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ رُسْتُمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کو کونسی چیز واجب کر دیتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِراہ اور سواری کا مہیا ہونا۔

❶ جامع الترمذي: ٨١٤، ٣٠٥٥۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٩٣۔ مسند البزار: ٩١٣

رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

[۲٤۱٦]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا قَيْسٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! سبیل (یعنی اللہ کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِ راہ اور سواری۔

[۲٤۱۷]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحُ الضَّرَابُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا بُهْلُولُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:۹۷)، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق روایت کرتے ہیں: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! سبیل سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِ راہ اور سواری۔

[۲٤۱۸]...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ الرَّازِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

[۲٤۱۹]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، نا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، نا أَبُو قَتَادَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. قَالَ الشَّيْخُ: وَرَوَاهُ عَتَّابُ بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہے۔ الشیخ فرماتے ہیں کہ عتاب بن اعین نے اسے ثوریؒ سے روایت کیا، انہوں نے یونس بن عبید سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے اپنی والدہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

[۲٤۲۰]...... حَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ٤٤۲

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ۳۳۰

يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ أَعْيَنَ، وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْخُوزِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَشْهُورٌ عَنْهُ. وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَذَالِكَ. ❶

نبی ﷺ سے اسی کے مثل منقول ہے اور وہ ان سے مشہور ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے اس کی موافقت کی اور انہوں نے اسے محمد بن عباد سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٢٤٢١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧)، قَالَ: ((السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ))، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((الشَّعِثُ التَّفِلُ))، وَسُئِلَ: أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ)). وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا گیا: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبیل سے مراد زادِراہ اور سواری ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: حاجی کون ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پراگندہ بالوں والا اور سادہ لباس والا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کونسا حج افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آواز بلند کرنا اور خون بہانا (یعنی تلبیہ کہنا اور قربانی کرنا)۔ یہی حدیث محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے بیان کی گئی، انہوں نے ابن جریج سے، انہوں نے محمد بن عباد سے، انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

[٢٤٢٢]..... حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُجَهِّزُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمْتَامٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سُئِلَ عَنِ السَّبِيلِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے حج کے لیے جانے کی راہ (استطاعت) سے مراد پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٣]..... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دَبُوقَا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ

محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ ایک۔

❶ المعرفة للبيهقي: ٧/ ١٩

الْمُضَفَّرُ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کے لیے جانے کی استطاعت سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ، نا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْوَانَ الْخَلَّالُ، نا أَبِي، نا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْعَرْزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧)، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((زَادٌ وَرَاحِلَةٌ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' کی تفسیر میں فرمایا، جب صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! (اس آیت میں مذکور لفظ) ''سبیل'' کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٥]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَبِي، نا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ حَجَّةٌ))، قِيلَ: فَمَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ایک ہی سال۔ پوچھا گیا: بیت اللہ تک پہنچنے کی راہ (یعنی استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٦]...... قَالَ: وَنا حُصَيْنٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے اس کے متعلق، یعنی: ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد

❶ سلف برقم: ٢٤٢٣

عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: السَّبِيلُ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ . وَرَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ يَعْنِي ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧)، قَالَ: ((أَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ)).

[٢٤٢٨]...... حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمَّانَا أَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧) قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ)). ❶

[٢٤٢٩]...... نَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ يَعْنِي ابْنَ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِضُبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ الْحَجَّ؟))، فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي: اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)). ❷

[٢٤٣٠]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ لَهَا: ((اشْتَرِطِي عِنْدَ إِحْرَامِكِ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي فَإِنَّ ذَالِكَ لَكِ)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ، وَخَالِدٌ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، وَهِلَالُ بْنُ

یہ ہے کہ تمہیں سواری کی پُشت میسر ہو (یعنی کرایہ وغیرہ)۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' آپ ﷺ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ تمہیں سواری کی پُشت میسر ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزری جو بیمار تھی، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم حج کرنا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کرلو اور مشروط کرلو، کہو: اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی (یعنی احرام کھول دوں گی) جب تو مجھے روک لے گا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہو۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے روک لے گا۔ تمہارے حج کی یہ صورت ہے۔
اسی طرح اس حدیث کو ایوب، خالد، ثابت البنانی، ابوزبیر، ہلال بن خباب اور عبدالکریم الجزری نے روایت کیا۔

❶ جامع الترمذي: ٨١٢
❷ مسند أحمد: ٢٥٣٠٨ ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٧٤

خَبَّابٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ. ❶

[٢٤٣١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، نا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ضباعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: حج کرو اور یہ شرط لگا دو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے روک لے گا۔

[٢٤٣٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَأَنَا أَنْظُرُ فِي هَذَا الْكِتَابِ، فَأَقَرَّ بِهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ لَبِسَ ثِيَابَهُ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کیا، پھر کپڑے پہنے اور ذوالحلیفہ میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی، پھر اپنے اونٹ پر بیٹھ گئے اور جب وہ آپ کو لے کر بیداء مقام کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔

[٢٤٣٣]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، نا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَغْتَسِلَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ. ❷

بکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقیناً مسنون عمل یہ ہے کہ آدمی جب احرام باندھنا چاہے اور جب مکہ میں داخل ہونا چاہے تو غسل کرے۔

[٢٤٣٤]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اغْتَسَلَ لِإِحْرَامِهِ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا سَمِعْنَاهُ إِلَّا مِنْهُ. ❸

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کے لیے غسل کیا۔
ابن صاعد کہتے ہیں کہ یہ روایت غریب ہے، میں نے یہ روایت صرف انہی سے سنی ہے۔

[٢٤٣٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

مذکورہ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٣١١٧، ٣٣٠٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٧٤ـ مسند البزار: ١٠٨٤ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٧

❸ جامع الترمذي: ٨٣٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤٨٦٢

أَبِی شَيْبَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا: نا أَبُو غَزِيَّةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

[٢٤٣٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اغْتَسَلَ بِفَخٍّ قَبْلَ دُخُولِهِ مَكَّةَ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ''فخ'' مقام پر غسل کیا۔

[٢٤٣٧]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ: كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ أَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُ مِنْهُ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: ((يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ))، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ لِي: ((فَإِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ)). مُخْتَصَرٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: میں لوگوں سے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی (روایت کردہ) حدیث کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، جبکہ وہ میرے پہلو میں رہتے تھے، لیکن میں ان سے نہیں پوچھتا تھا، پھر (ایک روز) میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث کیا تو مجھے آپ پسند نہیں تھے۔ پھر میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں آپ کے پاس جاؤں اور آپ کی باتیں سنوں۔ چنانچہ میں آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ، سلامتی میں رہو گے۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور (یہ بھی بیان کیا کہ) آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یقیناً (ایک دن ایسا آئے گا کہ) ایک عورت حیرہ شہر سے روانہ ہوگی اور بغیر کسی ہمراہی کے بیت اللہ کا طواف کرے گی (یعنی اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا)۔

یہ حدیث مختصر ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٤٣٨]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، وَقَفَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹھہرے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک عورت بغیر کسی ہمراہی کے حیرہ شہر سے روانہ ہوا اور آکر بیت اللہ کا حج کرے اور عنقریب ایسا بھی ہوگا کہ مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہو جائے کہ آدمی ایسے شخص کو تلاش کرے گا جو اس کا صدقہ قبول کرلے۔

❶ صحيح البخاري: ١٥٧٣ ـ صحيح مسلم: ١٢٥٩، ٢٢٧

❷ مسند أحمد: ١٨٢٦٠، ١٨٢٦٨، ١٨٢٦٩

مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارِ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ، وَيُوشِكُ أَنْ يَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى يَغْتَمَ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ)). ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ بِغَيْرِ جِوَارِ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ، مُخْتَصَرٌ. ❶

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ منظر دیکھا کہ ایک عورت بغیر کسی ہمراہی کے روانہ ہوئی اور آ کر بیت اللہ کا حج کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

[٢٤٣٩]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ حُذَيْفَةَ - شَكَّ ابْنُ عَوْنٍ - اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: نَتَحَدَّثُ بِحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُهُ مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَسْمَعُهُ مِنْكَ، قَالَ: فَقَالَ: لَمَّا بُعِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَرْتُ حَتَّى كُنْتُ بِأَقْصَى أَرْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ قُلْتُ: لَآتِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ فَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَأَسْمَعَنَّ مِنْهُ، فَلَمَّا جِئْتُ اسْتَشْرَفَ لِي النَّاسُ فَذَكَرَ لِي الْحَدِيثَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: ((أَتَيْتَ الْحِيرَةَ؟))، قُلْتُ: لَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا، قَالَ: ((فَتُوشِكُ الظَّعِينَةُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ)). قَالَ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، مُخْتَصَرٌ. نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ: كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ((يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ لِي: ((فَإِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى

محمد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے تھے اور وہ کوفے کے نواح میں رہتے تھے۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں ان کے پاس جاؤں اور میں وہ پہلا شخص بن جاؤں جوان سے یہ حدیث سنے۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث پہنچی ہے، میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ سے سنوں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو میں فرار ہو گیا، یہاں تک کہ میں مسلمانوں کے علاقے کے آخری کونے میں پہنچ گیا۔ پھر (ایک روز) میں نے سوچا کہ مجھے اس شخص کے پاس لازماً جانا چاہیے، اگر تو یہ سچا ہوا تو میں اس کی بات ضرور سنوں گا۔ چنانچہ جب میں آیا تو لوگ اُٹھ اُٹھ کر مجھے دیکھنے لگے۔۔۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی (اور یہ بھی) بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو حیرہ شہر گیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب ایک عورت اس شہر سے بغیر ہمراہی کے روانہ ہو گی، یہاں تک کہ (بلا خوف وخطر) کعبے کا طواف کرے گی۔ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر (وہ وقت آیا جب) میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے روانہ ہوئی، یہاں تک کہ کعبے کا طواف کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ مروی ہے کہ ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: میں لوگوں سے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی (روایت کردہ) حدیث کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، جبکہ وہ میرے پہلو میں رہتے تھے، لیکن میں ان سے

❶ انظر ما قبله موصولاً

تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ))، مُخْتَصَرٌ. ❶

نہیں پوچھتا تھا، پھر (ایک روز) میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بیان کیا (کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:) اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ اور (کہا کہ) آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یقیناً ایک عورت حیرہ شہر سے روانہ ہوگی، یہاں تک کہ وہ بغیر ہمراہی کے (بلاخوف وخطر) بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

[٢٤٤٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجَّاجًا، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيْنَ نَزَلْتَ؟))، قَالَ: عَلَى فُلَانَةَ، قَالَ: ((أَغْلَقَتْ عَلَيْكَ بَابَهَا لَا تَحُجَّنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مدینہ آیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم کہاں ٹھہرے ہو؟ اس نے کہا: فلاں عورت کے پاس۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے خود پر اس کا دروازہ بند لیا ہے، کوئی عورت اپنے ساتھ محرم کی موجودگی کے بغیر بالکل حج نہ کرے۔

[٢٤٤١]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُجَاشِعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، نا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، قَالَ: قَالَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا مَالٌ وَلَا يَأْذَنُ لَهَا فِي الْحَجِّ: ((لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْطَلِقَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جس کا خاوند بھی ہو اور اس عورت کے پاس مال بھی ہو، لیکن وہ (یعنی اس کا خاوند) اسے حج کرنے کی اجازت نہ دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت اپنے خاوند کی اجازت سے ہی حج کے لیے جائے۔

[٢٤٤٢]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کوئی عورت اپنے ہمراہ خاوند کے بغیر تین دن کا سفر یا حج نہ کرے۔

---

❶ سلف برقم: ٢٤٣٧

❷ مسند أحمد: ١٩٣٤، ٣٢٣١، ٣٢٣٢۔ صحيح ابن حبان: ٢٧٣١

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٢٥٩

سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَحُجَّ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا)). ❶

[٢٤٤٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَوْمُ عَرَفَةَ الْيَوْمُ الَّذِي يُعَرِّفُ النَّاسُ فِيهِ)). ❷

عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اُسید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کا دِن وہ ہے جس میں لوگوں کو پہچانا جاتا ہے۔

[٢٤٤٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا ابْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَرَفَةُ يَوْمَ يُعَرِّفُ النَّاسُ)).

زید بن طلحہ التیمی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عرفہ اس دِن ہے جس دِن لوگ پہچانے جائیں۔

[٢٤٤٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری عیدالفطر کا دِن وہ ہے جس دِن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور تمہاری عیدالاضحیٰ کا دِن وہ ہے جس دِن تم قربانیاں کرتے ہو۔

[٢٤٤٦]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، قَالَا: نا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ)). لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری عیدالفطر اس دِن ہے جس دِن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور تمہاری عیدالاضحیٰ اس دن ہے جس دِن تم قربانیاں کرتے ہو۔

یہ ابن صاعد کے الفاظ ہیں۔

[٢٤٤٧]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (ابوہشام کہتے ہیں کہ میرا خیال

❶ صحيح البخاري: ١٠٨٦ ـ صحيح مسلم: ١٣٣٨ ـ سنن أبي داود: ١٧٢٥ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٢ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٨٠١٦

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٥/ ١٧٦

❸ سنن أبي داود: ٢٣٢٤

الْعَزِيزِ، نا أَبُو هِشَامِ الرِّفَاعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَائِشَةَ، ـ قَالَ أَبُو هِشَامٍ: أَظُنُّهُ رَفَعَهُ ـ قَالَ: الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحِّي النَّاسُ. ❶

ہے انہوں نے اسے مرفوع روایت کیا، یعنی نبی ﷺ نے فرمایا:) عیدالفطر کا دِن وہ ہے جس دِن لوگ روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہیں اور عیدالاضحیٰ کا دِن وہ ہے جس دِن لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔

[۲۴۴۸]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تلبیہ یہ ہوتا تھا: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ۔

[۲۴۴۹]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو أُسَامَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَلَقَّفْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (تلبیہ کے یہ کلمات) سن کر جلدی سے یاد کر لیے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تر تعریفات، نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

[۲۴۵۰]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا يُوسُفُ، نا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: وَيُرَدِّدُهُنَّ. ❹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا۔ پھر انہوں نے اسی کے مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ ﷺ ان کلمات کو بار بار پڑھتے تھے۔

---

❶ الأم للشافعي: ۱/ ۲۳۰ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۵/ ۱۷۶

❷ سنن النسائي: ۵/ ۱۶۱ـ سنن ابن ماجه: ۲۹۲۰ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۴۴۹ـ مسند أحمد: ۸۴۹۷، ۸۶۲۹، ۱۰۱۷۱

❸ صحيح البخاري: ۱۵۴۹ـ صحيح مسلم: ۱۸۸۴ـ سنن أبي داود: ۱۸۱۲ـ سنن ابن ماجه: ۲۹۱۸ـ جامع الترمذي: ۸۲۵ـ سنن النسائي: ۵/ ۱۶۰ـ مسند أحمد: ۴۸۹۶، ۴۹۹۷، ۵۰۱۹ـ صحيح ابن حبان: ۳۷۹۹

❹ تاريخ بغداد للخطيب: ۲/ ۲۹۵

[٢٤٥١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ الْحُبُلِيُّ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ وَأُشْنَانٍ، وَدَهَنَهُ بِزَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھنا چاہتے تو اپنے سر کو خطمی اور اشنان سے دھوتے اور تھوڑا سا زیتون کا تیل لگا لیتے۔ (خطمی ایک بوٹی کا نام ہے جس کے پتوں کو کوٹ کر ان کے پانی سے سر دھویا جاتا ہے، یہ دوا کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ اور اشنان ایک گھاس تھی جو سر کی صفائی ستھرائی کے کام میں بھی لائی جاتی تھی)۔

[٢٤٥٢]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ح وَنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، قَالَا: نا وَكِيعٌ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

ابوالاحوص سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٣]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

ضحاک سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٤]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا عُثْمَانُ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنَ ذِي الْحِجَّةِ.

محمد بن عبیداللہ ثقفی سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٥]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، نا وَكِيعٌ، نا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ أَشْهُرِ الْحَجِّ، فَقَالَ: شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

ابوشیخ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کے مہینوں کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٦]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے فرمان:) ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ ''حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔'' (کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ یہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے

❶ مسند أحمد: ٦/ ٧٨

مَعْلُومَاتٌ﴾ (البقرة:۱۹۷)، قَالَ: شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

دس دن ہیں۔

[۲۴۵۷]...... نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، نا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى التَّمِيمِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[۲۴۵۸]...... نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَتَكِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا أَبُو نُصَيْرٍ حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے۔

[۲۴۵۹]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ الرَّمْلِيُّ، نا سَوَّارُ بْنُ عُمَارَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ وَسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. يَعْنِي: يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ.

سیدنا سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایامِ تشریق کے وسط میں خطبہ دیا۔ یعنی روانگی کے پہلے دن۔

[۲۴۶۰]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ (البقرة:۱۹۷)، قَالَ: أَهَلَّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ ''جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے۔'' (کی تفسیر) میں فرماتے ہیں کہ جو تلبیہ کہے۔

[۲۴۶۱]...... نا عَبْدُ اللهِ، نا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: فَرْضُ الْحَجِّ: الْإِحْرَامُ.

محمد بن عبید اللہ ثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: حج کا فرض؛ احرام باندھنا ہے۔

[۲۴۶۲]...... نا عَبْدُ اللهِ، نا عُثْمَانُ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ عُثْمَانُ: قَالَ لِي أَصْحَابُنَا:

ابوالاحوص سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کا فرض؛ احرام باندھنا ہے۔

هُوَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرْضُ الْحَجِّ: الْإِحْرَامُ.

[٢٤٦٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، أنا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((وَلَتَخْرُجَنَّ الظَّعِينَةُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِهَذَا الْبَيْتِ مَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یقیناً ایک عورت حیرہ شہر سے روانہ ہوگی اور آ کر بیت اللہ کا طواف کرے گی، اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔

[٢٤٦٤]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا شُعْبَةُ، ح وثنا عَبْدُ اللَّهِ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ يَقُولُ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میدانِ عرفات میں فرماتے سنا: جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

[٢٤٦٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا عَارِمٌ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٤٦٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا أَبُو مَعْمَرٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُحْرِمِ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُحرم کے بارے میں فرمایا: جب کسی کو جوتے نہ ملیں؛ وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

❶ سلف برقم: ٢٤٣٧

❷ صحيح البخارى: ١٨٤١ـ صحيح مسلم: ١١٧٨ـ مسند أحمد: ١٨٤٨، ١٩١٧، ٢٠١٥ـ شرح مشكل الآثار للطحاوى: ٥٤٣١، ٥٤٣٢، ٥٤٣٣ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٨١، ٣٧٨٥، ٣٧٨٦

((إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ)).

[٢٤٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا ابْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا زُهَيْرٌ، نا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مُحرِم کے بارے میں فرمایا: جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

[٢٤٦٨]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی کے مثل ہے۔

[٢٤٦٩]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، قَالُوا: نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). وَقَالَ الْعَبَّاسُ: الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ، وَيَقْطَعُهُمَا حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. قَالَ: وَقَالَ عَمْرٌو: انْظُرُوا أَيُّهُمَا كَانَ قَبْلُ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَوْ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مُحرِم کو جب جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ لے، یہاں تک کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔
عمرو کہتے ہیں: یہ دیکھنا ہوگا کہ ان دونوں میں سے کون سی حدیث پہلے کی ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی (روایت کردہ حدیث) یا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث۔

[٢٤٧٠]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا کہ جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٤٦٥، ١٥٢٥٣۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٤٣٨

❷ سيأتي برقم: ٢٤٧٢

لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ)). ❶

[٢٤٧١]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُويَهِ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ)). سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَجُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ: مَاذَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ بِالْمَدِينَةِ، وَحَدِيثُ شُعْبَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ هٰذَا بَعْدَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ میں نے ابوبکر نیشاپوری کو سنا، وہ ابن جریج، لیث بن سعد اور جویریہ بن اسماء کی حدیث کے بارے میں بیان کر رہے تھے، جو انہوں نے نافع کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو پکارا (اور پوچھا:) مُحرم کونسے کپڑے چھوڑ دے؟ (یعنی نہ پہنے) تو یہ بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ مدینہ میں احرام سے قبل کی بات ہے اور شعبہ اور سعید بن زید کی عمرو بن دینار اور ابوالشعثاء کے واسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث کہ انہوں نے نبی ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا، یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد کی ہے۔

[٢٤٧٢]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

[٢٤٧٣]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو خَيْثَمَةَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالُوا: نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

سالم اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ مُحرم کونسے کپڑے پہنے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قمیض، پگڑی، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے، نہ ہی ایسا کپڑا زیب تن کرے جسے ورس یا زعفران لگا ہو اور نہ ہی موزے پہنے، سوائے اس

❶ سلف برقم: ٢٤٦٤

❷ مسند أحمد: ٤٤٥٤، ٤٤٥٦، ٤٤٨٢۔صحيح ابن حبان: ٣٧٨٢، ٣٧٨٤، ٣٩٥٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٤٤٠، ٥٤٤١، ٥٤٤٥

سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: ((لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ، وَلَا الزَّعْفَرَانُ، وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). وَقَالَ يُوسُفُ: حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ❶

شخص کے جسے جوتے میسر نہ ہوں، لہٰذا جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔ یوسفؒ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: یہاں تک کہ وہ ٹخنوں سے نیچے تک ہو جائیں۔

[٢٤٧٤]...... نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومُسِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي قُبَّةٍ فَأَتَاهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ إِلَى عُمَرَ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَأَتَى رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّتِهِ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ؟ إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَغِطُّ كَذَالِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا؟)) فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ، فَقَالَ: ((أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ: ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا غَيْرُ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ، وَلَا أَحْسَبُهُ مَحْفُوظًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کاش! میں رسول اللہ کو دیکھ پاتا جب آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ ہم جعرانہ مقام پر تھے اور نبی ﷺ خیمے میں موجود تھے تو آپ پر وحی آئی۔ آپ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ ادھر آؤ۔ میں نے بھی خیمے میں اپنا سر داخل کیا تو ایک آدمی آیا؛ جس نے اپنے چوغے میں عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور وہ خوشبو سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو چوغے میں احرام باندھ لے؟ تو اسی وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور نبی ﷺ خراٹے سے لینے لگے، پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے سوال کیا تھا؟ چنانچہ اس آدمی کو لایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: چوغے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسے اُتار دے اور خوشبو کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو دھو ڈال، پھر نیا احرام باندھ۔ ابوعبدالرحمان کہتے ہیں کہ میرے علم میں نوح بن حبیب کے علاوہ ایک بھی ایسا راوی نہیں ہے جس نے ''پھر نیا احرام باندھ'' کے الفاظ بیان کیے ہوں اور میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا۔ واللہ اعلم

❶ صحيح البخاري: ٣٦٦۔ صحيح مسلم: ١١٧٧۔ سنن أبي داود: ١٨٢٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٩۔ جامع الترمذي: ٨٣٣۔ سنن النسائي: ٥/ ١٢٩۔ مسند أحمد: ٤٥٣٨، ٤٨٩٩، ٨٢٤٣

❷ صحيح البخاري: ٤٣٢٩۔ صحيح مسلم: ١١٨٠۔ مسند أحمد: ١٧٩٤٨، ١٧٩٦٤، ١٧٩٦٥۔ صحيح ابن حبان: ٣٧٧٨، ٣٧٧٩

[٢٤٧٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ)) . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم؛ چوہے، بچھو، چیل، کاٹنے والے کتے اور چتکبرے کوے کو مار سکتا ہے۔

[٢٤٧٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، نا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ ، عَنْ وَبَرَةَ ، وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ وَالْغُرَابَ وَالْحِدَأَةَ وَالْفَأْرَةَ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُحرِم؛ بھیڑیے، چتکبرے کوے، چیل اور چوہے کو مار سکتا ہے۔

[٢٤٧٧]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ ، نا حَبَّانُ ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، نا حَجَّاجٌ ، نا وَبَرَةُ ، وَنَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٤٧٨]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالْأَقْبِيَةِ وَالسَّرَاوِيلِ ، وَالْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ ، وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ ، يَعْنِي الْمُحْرِمَ . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیص، چادریں، شلواریں اور موزے پہننے سے منع فرمایا، البتہ جس شخص کو جوتے نہ ملیں (وہ موزے پہن سکتا ہے) اور وہ، یعنی مُحرِم ایسا کپڑا نہ پہنے جسے زعفران یا ورس لگا ہو۔

[٢٤٧٩]..... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ ، نا أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ ، ح وَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام باندھنے کے وقت بہت قیمتی اور عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔

❶ سنن النسائي: ٥/ ١٨٨ ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٨٧ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥٦٣٢ ، ٥٦٣٣

❷ مسند أحمد: ٤٤٦١ ، ٤٩٣٧ ، ٥٠٩١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٦١ ـ مصنف عبد الرزاق: ٨٣٨٤ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٥٥

❸ مسند أحمد: ٤٤٨٢ ، ٤٧٤٠ ، ٤٨٣٥ ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٨٤

أَبِي الْعُمَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ. ❶

[٢٤٨٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْمُحْرِمُ يَشُمُّ الرَّيْحَانَ وَيَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَنْزِعُ ضِرْسَهُ وَيَفْقَأُ الْقُرْحَةَ، وَإِذَا انْكَسَرَ ظُفْرُهُ أَمَاطَ عَنْهُ الْأَذَى.

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم خوشبو کو سونگھ سکتا ہے، حمام میں جا سکتا ہے، اپنی ڈاڑھ نکال سکتا ہے، پھوڑے پھنسی کو پھوڑ سکتا ہے اور جب اس کا ناخن ٹوٹ جائے تو اس سے گندگی کو دُور کر سکتا ہے۔

[٢٤٨١]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْهِمْيَانِ وَالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم کے لیے پیسوں والی تھیلی یا پٹی باندھنے میں اور انگوٹھی پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٢٤٨٢]..... نا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ فِي الْخَاتَمِ وَالْهِمْيَانِ.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم کے لیے پیسوں والی تھیلی یا پٹی باندھنے میں اور انگوٹھی پہننے میں رخصت دی گئی ہے۔

[٢٤٨٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم کے انگوٹھی پہن لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[٢٤٨٤]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور اس میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

[٢٤٨٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

❶ صحيح البخاري: ٥٩٢٣ـ صحيح مسلم: ١١٩٠ـ مسند أحمد: ٢٤١٠٥، ٢٤٩٨٨

عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، نا رَوْحٌ، ثنا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا. ❶

سفر کرتے تھے، تو جب ہم اونچائی پر چڑھتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب نیچے اُترتے تو ''سبحان اللہ'' پڑھتے۔

[٢٤٨٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ لَا يُحْرَمُ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. تَابَعَهُ شُعْبَةُ، وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ هُوَ مِقْسَمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ. ❷

ابوالقاسم سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کے مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں ہی باندھا جائے۔
شعبہ اور حمزہ الزیات نے اس کی موافقت کی اور ابوالقاسم سے مراد مِقسم ہیں جو عبداللہ بن حارث بن نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

[٢٤٨٧]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الرَّجُلِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ مِنَ السُّنَّةِ.

مِقسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے حج کے مہینوں کے علاوہ میں حج کا احرام باندھا ہو، فرمایا: یہ مسنون عمل نہیں ہے۔

[٢٤٨٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: أُهِلُّ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ؟ قَالَ: لَا.

ابوالزبیر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا حج کے مہینوں سے پہلے حج کا احرام باندھا جا سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٢٤٨٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ (البقرة:١٩٧) لِئَلَّا يُفْرَضُ الْحَجُّ فِي غَيْرِهِنَّ.

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی بناء پر ہی یہ فرمایا ہے کہ: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ ''حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔'' تاکہ ان مہینوں کے علاوہ (کسی اور مہینے) میں حج کا فریضہ ادا نہ کیا جائے۔

[٢٤٩٠]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ،

سالم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں

❶ مسند أحمد: ١٤٥٦٨

❷ صحيح ابن خزيمة: ٢٥٩٦ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٨

وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ، وَيَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ. ❶

شرط عائد کرنے کا انکار کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: کیا تمہیں تمہارے پیغمبر ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے۔

[۲۴۹۱]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، بِهٰذَا وَقَالَ: حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَإِذَا وَصَلَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَيَحْلِقُ وَيُقَصِّرُ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی مروی ہے، اور (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: تمہیں تمہارے پیغمبر ﷺ کی سنت ہی کافی ہے کہ انہوں نے کوئی شرط عائد نہیں کی تھی۔ لیکن اگر کسی شخص کو (بیماری یا خوف کی وجہ سے) رُکنا پڑ جائے تو جب وہ بیت اللہ پہنچے؛ وہ اس کا طواف کرے، صفا و مروہ کے درمیان چکر لگائے، سر منڈوائے یا بال چھوٹے کرائے اور آئندہ سال اس پر حج کرنا لازم ہوگا۔

[۲۴۹۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ، قَالَ: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)). قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں؛ جبکہ میں بیمار ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کرلو اور یہ شرط عائد کردو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی (یعنی احرام کھول دوں گی) جب تو مجھے روک لے گا۔

معمر کہتے ہیں: مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطے سے خبر دی، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔

[۲۴۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ طَاوُسًا، وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أُهِلَّ؟ قَالَ: ((أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: میں بیمار رہنے والی عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں، تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں کس طرح احرام باندھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: احرام باندھو اور یہ شرط عائد کردو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی (یعنی احرام کھول دوں گی) جب تو مجھے روک لے گا۔ راوی کہتے ہیں

❶ مسند أحمد: ٤٨٨١ ❷ سلف برقم: ٢٤٢٩

حَبَسْتَنِی)) . قَالَ: فَأَدْرَكَتْ . ❶

کہ انہوں نے وہ حج کر لیا تھا۔

[٢٤٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّ طَاوُسًا ، وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٤٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْخَلٍ ، قَالَا: نا مَكِّيٌّ ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٤٩٦]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالُوا: نا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ ، نا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ الْخَارِكِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ ضُبَاعَةَ أَنْ تَشْتَرِطَ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضباعہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ وہ شرط عائد کرے۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

مواقیت کا بیان

[٢٤٩٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، نا حَفْصٌ ، وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ ، نا حَفْصٌ ، وَنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ . ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لیے "ذاتِ عرق" کو میقات مقرر فرمایا۔

[٢٤٩٨]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ،

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

---

❶ سلف برقم: ٢٤٣٠

❷ سلف برقم: ٢٤٢٩

❸ سنن ابن ماجه: ٢٩١٥ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٢٢٢

مِثْلَهُ .

[٢٤٩٩]..... وَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل عراق کے لیے ''ذاتِ عرق'' کو میقات مقرر فرمایا۔

[٢٥٠٠]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَا: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میقات مقرر فرمائے۔۔۔اور انہوں نے (مکمل) حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اہل عراق کے لیے ''ذاتِ عرق'' ہے۔

[٢٥٠١]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ، وَأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل یمن کے لیے یلملم، اہل شام اور اہل مصر کے لیے جُحفہ اور اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا۔

[٢٥٠٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: وَوَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ أَنْ يُهِلُّوا مِنْهَا، وَذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ . ❹

سیدنا حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ منیٰ میں تھے۔۔۔آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں کہا: آپ ﷺ نے اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا کہ وہ اس جگہ سے احرام باندھیں، اور ذاتِ عرق کو اہل عراق کے لیے میقات بنایا۔

---

❶ مسند أحمد: ٦٦٩٧

❷ انظر ما قبله

❸ سنن أبي داود: ١٧٣٩ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٢٣

❹ مسند أحمد: ١٥٩٧٢

[٢٥٠٣]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو حُمَيْدٍ، قَالَا: نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، سُئِلَ عَنِ الْمُهَلِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى أَرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقِ الْأُخْرٰى مِنَ الْجُحْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)). ❶

ابوالزبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احرام باندھنے کی جگہ کے متعلق سوال ہوتا سنا، تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سنا۔۔ اتنا کہہ کر وہ رُک گئے۔ میرا خیال ہے کہ ان کی مراد یہ تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ سے ہے اور دوسرا راستہ جُحفہ سے ہے، اہل عراق کے احرام باندھنے کی جگہ ذاتِ عرق سے ہے، اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن سے ہے اور اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم سے ہے۔

[٢٥٠٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا. قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: قَرْنُ الْمَنَازِلُ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ، أَوْ قَالَ: أَلَمْلَمُ، قَالَ: ((فَهِيَ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ))، وَقَالَ عَمْرٌو: ((مِنْ أَهْلِهِ))، وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: ((مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ كَذَالِكَ فَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا)). تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، وَخَالَفَهُمْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، فَأَسْنَدَهُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

طاؤس اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس حدیث کو نبی ﷺ تک مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو، اہل شام کے لیے جُحفہ کو، اہل نجد کے لیے قرن کو۔ ابن طاؤس نے قرن المنازل کا لفظ بیان کیا۔ اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یا الملم کا لفظ بیان کیا۔ یہ میقات ان مقامات کے باشندوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرے کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے گزریں۔ اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھ لیں، یہاں تک کہ مکہ کے لوگ مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

سلیمان بن حرب اور متعدد نے اس کی موافقت کی جبکہ یحییٰ بن حسان نے اس کے خلاف بیان کیا اور انہوں نے اسے ابن طاؤس کے واسطے سے ان کے والد (طاؤس) سے بیان کیا اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

[٢٥٠٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نا وُهَيْبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

❶ صحيح مسلم: ١١٨٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٩١٥۔ مسند أحمد: ٦٦٩٧، ١٤٥٧٢، ١٤٦١٥

❷ صحيح البخاري: ١٥٢٩۔ صحيح مسلم: ١١٨١۔ مسند أحمد: ٢١٢٨، ٢٢٤٠، ٢٢٧٢

[٢٥٠٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، نا سُفْيَانُ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ)). لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ. ❶

سیدنا سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ میں اپنے صحابہ کو یہ حکم دوں کہ وہ اونچی آواز میں تلبیہ کہیں۔

[٢٥٠٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُمَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ صَالِحٌ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❷

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تلبیہ کہہ کر فارغ ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت اور اس کی رضامندی کا سوال کرتے اور اس کی رحمت کے باعث (جہنم کی) آگ سے پناہ طلب کرتے۔
صالح کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: آدمی کے لیے یہ عمل مستحب قرار دیا جاتا تھا کہ جب وہ تلبیہ سے فارغ ہو تو نبی ﷺ پر درود بھیجے۔

[٢٥٠٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَيْلَانَ، وَالْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالُوا: نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. قَالَ: وَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حج اِفراد کیا تھا۔ (حج اِفراد سے مراد یہ ہے کہ آدمی احرام باندھتے ہوئے صرف حج کی ہی نیت کرے اور اعمالِ حج مکمل ہونے تک احرام میں ہی رہے)۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٨١٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٢ـ جامع الترمذي: ٨٢٩ـ سنن النسائي: ٥/ ١٦٢ـ مسند أحمد: ١٦٥٥٧، ١٦٥٦٨، ١٦٥٦٩ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٠٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٠ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٤١

❷ مسند الشافعي: ١/ ٣٠٧

❸ صحيح البخاري: ٢٩٤ـ صحيح مسلم: ١٢١١ـ سنن أبي داود: ١٧٧٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٦٤ـ جامع الترمذي: ٨٢٠ـ سنن النسائي: ٥/ ١٤٥ـ مسند أحمد: ٢٤٧٦٠ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٣٦

[٢٥٠٩]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھا۔

[٢٥١٠]...... وَنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَزَّازُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَتَّابَ بْنَ أُسَيْدٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَفْرَدَ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَ أَبَا بَكْرٍ سَنَةَ تِسْعٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَنَةَ عَشْرٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَبَعَثَ عُمَرَ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ سَنِيهِ كُلَّهَا فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ عُمَرُ، وَاسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حُصِرَ عُثْمَانُ، فَأَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ بِالنَّاسِ فَأَفْرَدَ بِالْحَجِّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو حج کا نگران مقرر فرمایا تو انہوں نے حج اِفراد کیا۔ پھر سن نو (۹) ہجری میں آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نگران بنایا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ پھر سن دس (۱۰) ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تو آپ نے حج اِفراد ہی کیا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) حج کیا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو (حج کا نگران بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام سالوں میں حج اِفراد ہی کیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا (اور شہید کر دیا گیا) تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو لے کر اُٹھے اور انہوں نے بھی حج اِفراد ہی کیا۔

[٢٥١١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا أَبُو حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَجَرَّدَ، وَمَعَ عُمَرَ فَجَرَّدَ، وَمَعَ عُثْمَانَ فَجَرَّدَ.

اُسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو ان (تینوں اصحاب) نے خالی حج ہی کیا (یعنی حج اِفراد کیا)۔

[٢٥١٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔

❶ صحيح مسلم: ١٢٣١ ـ مسند أحمد: ٥٧١٩

مُحْرِمٌ. ❶

[٢٥١٣]..... قَالَ: وَنا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (ایک مقام پر) سینگی لگوائی، جبکہ آپ نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا اور احرام بھی باندھا ہوا تھا۔

[٢٥١٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَوْقِفِ مِنْ جَمْعٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللّٰهِ إِنْ تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى مَعَنَا الْغَدَاةَ بِجَمْعٍ وَقَدْ أَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَالِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ، وَتَمَّ حَجُّهُ)). ❸

سیدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں وقوف کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں قبیلہ بنو طے کے دو پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں نے اپنی سواری کو (چلا چلا کر) ہلکان کر دیا اور اپنے آپ کو بھی بہت تھکا دیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا، مگر اس پر وقوف کیا ہے، کیا اے اللہ کے رسول! میرا حج ہو گیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھ لی اور اس سے قبل وہ رات یا دِن کے وقت عرفات میں حاضر ہو چکا ہے تو اس نے اپنے (گناہوں کے) میل کچیل کو دُور کر لیا اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔

[٢٥١٥]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِجَمْعٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ: ((مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيضَ وَقَدْ أَفَاضَ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ)). قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَمَنْ لَمْ

سیدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا: کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ یہ (فجر کی) نماز پڑھی، پھر ہمارے ساتھ وقوف کیا، یہاں تک کہ ہم پلٹ گئے، اور وہ اس سے پہلے رات یا دِن (کسی بھی وقت میں) عرفات سے ہو کر آ چکا ہو، تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنے (گناہوں کے) میل کچیل کو دور کر لیا۔ شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے مزدلفہ میں وقوف نہ کیا؛ وہ اسے عمرہ بنا لے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٥٦٠، ٣٠٧٥

❷ صحيح البخاري: ١٨٣٥ـ صحيح مسلم: ١٢٠٢

❸ سنن أبي داود: ١٩٥٠ـ سنن ابن ماجه: ٣٠١٦ـ جامع الترمذي: ٨٩١ـ سنن النسائي: ٥/ ٢٦٣ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٣ـ مسند أحمد: ١٦٢٠٨، ١٦٢٠٩، ١٨٣٠٠ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٥٠، ٣٨٥١ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٦٨٨

يَقِفْ بِجَمْعٍ جعلَهَا عَمْرَةً.

[٢٥١٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيلِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْحَجُّ؟ قَالَ: ((الْحَجُّ عَرَفَةُ، الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ)). [1]

سیدنا عبدالرحمان بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے، تو آپ کے پاس کچھ نجدی لوگ آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج تو عرفہ ہی (کا نام) ہے، حج تو عرفہ ہی (کا نام) ہے۔ جو شخص قربانی کے دِن طلوعِ فجر سے پہلے عرفات میں آ گیا؛ اس کا حج مکمل ہو گیا۔ منیٰ کے دِن تین ہیں، لیکن جو شخص دو دِنوں میں جلدی سے (واپس) چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور جو تاخیر کرے (یعنی تیسرا دِن بھی وقوف کرے) تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

[٢٥١٧]...... نا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: أنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، نا شُعْبَةُ، نا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٥١٨]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، نا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ، نا دَاوُدُ بْنُ جُبَيْرٍ، نا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ أَبُو هَاشِمٍ الْفَرَّاءُ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بِلَيْلٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ، وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ بِلَيْلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْيَحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)). رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ، وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ. [2]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رات کو عرفات میں وقوف کیا؛ اس نے حج پورا کر لیا اور جس سے عرفات میں رات کا وقوف رہ گیا؛ اس سے حج رہ گیا، اسے چاہیے کہ وہ عمرے کا احرام باندھے اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔

رحمۃ بن مصعب ضعیف راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس روایت کو بیان نہیں کیا۔

[٢٥١٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے عرفات کا وقوف اور مزدلفہ مل گیا؛ اس کا حج مکمل ہو گیا اور جس سے عرفات رہ گیا؛ اس کا حج رہ گیا، اسے چاہیے

[1] سنن أبي داود: ١٩٤٩۔ سنن ابن ماجه: ٣٠١٥۔ جامع الترمذي: ٨٨٩۔ سنن النسائي: ٥/ ٢٥٦۔ مسند أحمد: ٣٠٩، ٣٣٥

[2] السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٧٤

ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَا وَالْمُزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ ، وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْيَحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)).

کہ وہ عمرے کا احرام باندھے اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔

[٢٥٢٠]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ هُدْبَةَ بْنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً وَلِلْمُحْصِرِ . ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! تمتع صرف ہمارے لیے اور مُحصر کے لیے خاص تھا۔ (حج تمتع یہ ہوتا ہے کہ آدمی پہلے عمرے کی نیت سے احرام باندھے اور مکہ پہنچ کر عمرے کے اعمال مکمل کر کے احرام کھول دے اور پھر آٹھ (۸) ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھے اور حج کے اعمال پورے کرے)۔

[٢٥٢١]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، وَأَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ لَنَا)). ❷

سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج کو فسخ کر دینا ہمارے لیے ہی ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ ہمارے لیے ہی ہے۔

[٢٥٢٢]...... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا قَيْسٌ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ ، فَقَالَ: هِيَ وَاللّٰهِ لَنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً ، وَلَيْسَتْ لِسَائِرِ النَّاسِ إِلَّا الْمُحْصَرَ . ❸

ابراہیم التیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے حجِ تمتع کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ہم اصحابِ محمد کے لیے ہی خاص تھا اور تمام لوگوں کے لیے نہیں، سوائے مُحصر کے۔

[٢٥٢٣]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجِ تمتع کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ حج کا احرام باندھے، پھر اسے عمرے کے ساتھ فسخ کر

❶ صحيح مسلم: ١٢٢٤ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١١٤٩٦ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٧٤

❷ سنن أبي داود: ١٨٠٨ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٧٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٨٤ ـ مسند أحمد: ١٥٨٥٣ ، ١٥٨٥٤

❸ سلف برقم: ٢٥٢٠

سَعِيدٍ، عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: لَمْ تَكُنْ مُتْعَةُ الْحَجِّ لِأَحَدٍ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخُهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

دے، سوائے ان سواروں کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

[٢٥٢٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ نا أَبِي، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِنَا أَنْ يُحْرِمَ أَحَدٌ مُهِلًّا بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخُ حَجَّهُ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً ہمارے بعد یہ کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے احرام باندھے، پھر حج کرنے سے پہلے ہی عمرے کے ساتھ اپنے حج کو فسخ کر دے۔

[٢٥٢٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: مَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخُهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا لِرَكْبٍ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ حج کا احرام باندھے، پھر اسے عمرے کے ساتھ فسخ کر دے، سوائے ان سواروں کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

[٢٥٢٦]...... نا الْقَاضِي بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَاقَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا، قَالَ: فَنَحَرَتْهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا، وَقَالَتْ: هٰكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبُدْنِ. [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ قربانی کے دو جانور لے کر آئیں تو وہ دونوں گم ہو گئے، چنانچہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی جگہ دو جانور انہیں بھیجے، تو انہوں نے ان دونوں کو قربان کیا۔ پھر انہیں وہ پہلے دو جانور بھی مل گئے، تو انہوں نے ان دونوں کی بھی قربانی کر دی، اور فرمایا: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت اسی طرح ہے۔

[٢٥٢٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے نفلی قربانی کے لیے اونٹ لیا، پھر وہ راستے میں گم ہو گیا تو اس پر بدلے میں قربانی کا ایک اور

[1] مسند اسحاق بن راهويه: ٦٩٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٤٤

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهْدٰى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْبَدَلُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ وَإِنْ كَانَتْ نَذْرًا فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ)). ❶

جانور دینا لازم نہیں ہے، ہاں اگر وہ خود چاہے تو دے سکتا ہے، اور اگر وہ جانور نذر کا تھا تو پھر اس پر بدلے میں جانور دینا لازم ہے۔

[٢٥٢٨]...... نا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو زَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَهْدٰى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطِبَتْ فَإِنْ شَاءَ بَدَّلَ وَإِنْ شَاءَ أَكَلَ وَإِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيُبَدِّلْ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نفلی قربانی کے لیے اونٹ لیا، پھر وہ ضائع ہو گیا تو اگر وہ چاہے تو بدلے میں قربانی کا ایک اور جانور دے دے اور اگر چاہے تو کھالے (یعنی رہنے دے) اور اگر وہ جانور نذر کا تھا تو اسے چاہیے کہ وہ بدلے میں جانور دے۔

[٢٥٢٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ يَعْنِي ابْنَ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاقَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً عَنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ. ❷

سیدنا مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے روز سات سو آدمیوں کی طرف سے ستر اونٹ لے کر چلے۔

[٢٥٣٠]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عُمَارَةَ أَبُو الْحَسَنِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَلِيٍّ، نا أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ، نا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجَزُورُ فِي الْأَضْحٰى عَنْ عَشَرَةٍ)). ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی میں ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے۔

[٢٥٣١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَطَاءٍ غَيْرُهُ.

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے۔ ایوب ابوالجمل راوی ضعیف ہے، اس کے علاوہ کسی نے عطاء سے روایت نہیں کی۔

---

❶ صحيح ابن خزيمة: ٢٥٧٩۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٤٣

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٣٥۔ مسند أحمد: ١٨٦١٠

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٦١٢٤

[٢٥٣٢]..... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا أَبُو قِلَابَةَ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَقَرَةَ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے قربان کرنا مسنون قرار دیا۔

[٢٥٣٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَنا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالُوا: نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً، الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ: ((لِيَشْتَرِكِ النَّفَرُ فِي الْهَدْيِ)). لَفْظُ ابْنِ مَهْدِيٍّ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے روز ستر اونٹ قربان کیے، ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن ارشاد فرمایا: قربانی کے ایک جانور میں تین سے دس تک لوگ شریک ہو جائیں۔

[٢٥٣٤]..... حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ثنا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو صَالِحٍ، كَاتِبُ اللَّيْثِ نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثُوهُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ أَوْ تَرَكَهُ فَلْيُهْرِقْ دَمًا. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اپنی قربانی میں سے کچھ بھول جائے یا اسے چھوڑ دے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور کو قربان کرے۔
اسی طرح اسے عبیداللہ بن عمر، مالک بن انس اور سفیان ثوری وغیرہ نے ایوب سے، انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

[٢٥٣٥]..... وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل روایت مروی ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٥٩٣.

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٠ـ السنن الكبرى للنسائي: ٤١٠٨ـ مسند أحمد: ١٤١٢٧، ١٤٢٢٩، ١٥٠٤٣ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٠٤، ٤٠٠٦

بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ.

[٢٥٣٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، نا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ تَرَكَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَلْيُهْرِقْ دَمًا.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے اپنی قربانی میں سے کچھ چھوڑ دیا تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور قربان کرے۔

[٢٥٣٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَتْنَا كَرَامَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ الْمَازِنِيَّةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي، يَذْكُرُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ بِمِنًى أَوْسَطَ أَيَّامِ الْأَضْحَى، يَعْنِي الْغَدَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ. ❶

سیدنا کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے ایام کے وسط میں منیٰ کے مقام پر خطبہ دیا، یعنی قربانی کے روز صبح کے وقت۔

[٢٥٣٨]...... نا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا التَّكْفِيرُ فِي الْعَمْدِ، وَإِنَّمَا غَلَّظُوا فِي الْخَطَأِ لِئَلَّا يَعُودُوا.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کفارہ تو صرف جان بوجھ کر (کوئی عمل چھوڑنے) میں دیا جاتا ہے اور غلطی سے کوئی کام رہ جانے میں سخت حکم اس لیے ہے تا کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کریں۔

[٢٥٣٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الضَّبُعِ: ((إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ جَزَاءُ كَبْشٍ مُسِنٍّ وَتُؤْكَلُ)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لگڑ بگڑ کے متعلق فرمایا: جب محرم اس کا شکار کرے تو اس کا کفارہ ایک دودانت والا مینڈھا ہے، جو کھایا جائے گا۔ (لگڑ بگڑ ایک جنگلی جانور ہے، جو کہ حلال ہے۔ اسے لگڑ بھگا بھی کہتے ہیں)۔

[٢٥٤٠]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

عبدالرحمان بن ابوعمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٤٠١

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٣۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٧٢

عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ ، فَقَالَ: فِيهَا كَبْشٌ ، فَقُلْتُ: فَرِيضَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ ، كَذَا قَالَ: فَرِيضَةٌ . ❶

بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لگڑ بگڑ (کو حالتِ احرام میں شکار کرنے) کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک مینڈھا (کفارہ) ہے۔ میں نے پوچھا: کیا یہ فرض ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ حکم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا کہ یہ فرض ہے۔

[٢٥٤١]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْقِرْمِيسِينِيُّ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ الرَّمْلِيُّ ، نا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ ، نا الْوَلِيدُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الضَّبُعُ صَيْدٌ)) ، وَجَعَلَ فِيهَا كَبْشًا . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لگڑ بگڑ؛ شکار ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس (کے کفارے) میں ایک مینڈھا مقرر کیا۔

[٢٥٤٢]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قُلْتُ: أَيُؤْكَلُ الضَّبُعُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: أَسَمِعْتَ ذَالِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ . ❸

عبدالرحمان بن ابوعمار سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا لگڑ بگڑ کو کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٢٥٤٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا أَبُو كُرَيْبٍ ، نا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ ، فَقُلْتُ: صَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: سَمِعْتَ رَسُولَ

ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لگڑ بگڑ کے متعلق سوال کیا کہ کیا وہ شکار ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

---

❶ مسند أحمد: ١٤١٦٥ ، ١٤٤٢٥ ، ١٤٤٤٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٦٤ ، ٣٩٦٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٦٥ ، ٣٤٦٦ ، ٣٤٦٧

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٥/ ١٨٣

❸ سنن أبي داود: ٣٨٠١ ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٨٥ ـ جامع الترمذي: ٨٥١ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩١

اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ .

[٢٥٤٤]..... نـا أَبُـو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، نـا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، نـا إِسْمَاعِيلُ بْـنُ أُمَيَّةَ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا عَنِ الضَّبُعِ قَالَ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: سَمِعْتَ ذَالِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ .

عبدالرحمان بن ابوعمار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لگڑ بگڑ کے متعلق سوال کیا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٢٥٤٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا أَبُو كُرَيْبٍ ، نا قَبِيصَةُ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ ، فَقَالَ: ((هِيَ صَيْدٌ)) ، وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لگڑ بگڑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شکار ہے۔ اور جب کوئی مُحرم اس کا شکار کرے گا تو آپ ﷺ نے اس میں ایک مینڈھا (بہ طورِ کفارہ ادا کرنا) مقرر فرمایا ہے۔

[٢٥٤٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نـا أَبُو كُرَيْبٍ ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ فِي الضَّبُعِ: ((إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ كَبْشٌ وَفِي الظَّبْيِ شَاةٌ وَفِي الْأَرْنَبِ عَنَاقٌ وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةٌ)) . قَالَ: وَالْجَفْرَةُ الَّتِي قَدِ ارْتَعَتْ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لگڑ بگڑ کے بارے میں فرمایا: جب مُحرم اس کا شکار کرے تو (اس کا کفارہ) ایک مینڈھا ہے، ہرن (کے شکار) میں ایک بکری ہے، خرگوش میں ایک سال تک کی عمر والا بھیڑ یا بکری کا بچہ ہے اور چوہے (کو مارنے) میں بھیڑ یا بکری کا موٹا اور بڑا بچہ (بہ طورِ کفارہ عائد ہوتا) ہے۔ موٹے اور بڑے بچے سے مراد وہ ہے جو چرتا ہو۔ (یربوع سے مراد چوہے کی ایک خاص قسم ہے، اس قسم کے چوہے کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی لمبی ہوتی ہیں)۔

[٢٥٤٧]..... نـا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا هُشَيْمٌ ، نا مَنْصُورٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قُضِيَ فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ . كَذَا قَالَ لَنَا يَعْقُوبُ: قَضَى .

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لگڑ بگڑ (کے شکار) میں ایک مینڈھے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یعقوب نے ہم سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے۔

[٢٥٤٨]..... نـا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا أَبُو مَلَكٍ الْجَنْبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حرم کے کبوتروں کے بارے میں فرمایا: کبوتر (کے شکار) میں ایک

الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي حَمَامِ الْحَرَمِ: فِي الْحَمَامِ شَاةٌ، وَفِي بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ، وَفِي النَّعَامَةِ جَزُورٌ، وَفِي الْبَقَرَةِ بَقَرَةٌ، وَفِي الْحِمَارِ بَقَرَةٌ. ❶

بکری (بہ طورِ فدیہ ادا کرنا) ہوگی، دو انڈوں میں ایک درہم ہے، شتر مرغ میں ایک اونٹ ہے، گائے میں ایک گائے اور گدھے (کو مارنے) میں بھی ایک گائے (بہ طورِ فدیہ ادا کرنا لازم) ہے۔

[۲۵٤۹]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيعٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، نا أَبُو مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الظَّبْيِ شَاةً، وَفِي الضَّبُعِ كَبْشًا، وَفِي الْأَرْنَبِ عَنَاقًا، وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةً. فَقُلْتُ لِابْنِ الزُّبَيْرِ: وَمَا الْجَفْرَةُ؟ قَالَ: الَّتِي قَدْ فُطِمَتْ وَرَعَتْ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہرن (کے شکار) میں ایک بکری (کفارے) کا، لگڑ بگڑ میں ایک مینڈھے کا، خرگوش میں ایک سال تک کی عمر والا بھیڑ یا بکری کے بچے کا اور چوہے (کو مارنے) میں بھیڑ یا بکری کے موٹے اور بڑے بچے (کی ادائیگی) کا فیصلہ فرمایا۔ میں نے ابن زبیر سے پوچھا: بھیڑ یا بکری کے موٹے اور بڑے بچے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو اور وہ چرنے لگ گیا ہو۔

[۲۵۵۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي بَيْضِ نَعَامٍ أَصَابَهُ مُحْرِمٌ بِقَدْرِ ثَمَنِهِ. ❸

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں؛ کہ جسے مُحرم اٹھا لیتا ہے، اس کی قیمت کے بہ مقدار ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔

[۲۵۵۱]...... وَنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، بِهٰذَا وَقَالَ: بِقِيمَتِهِ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے، البتہ اس میں (بِقَدْرِ ثَمَنِهِ کی بہ جائے) بِقِيمَتِهِ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

[۲۵۵۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيِّبِيُّ، نا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ، نا أَبِي، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ

ایک انصاری بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی سواری پر احرام باندھے ہوئے تھا تو وہ شتر مرغ کے پاس آیا اور اس کے کچھ انڈے اٹھا لیے، جو اس کے ہاتھوں میں سے گر (کر ٹوٹ) گئے۔ تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ فتویٰ

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/ ۱۸۲

❷ الموطأ: ۱۲٤٤۔مسند الشافعی: ۱/ ۳۳۰۔مصنف عبد الرزاق: ۸۲۲٤۔السنن الکبریٰ للبیهقی: ۵/ ۱۸۳

❸ مصنف عبد الرزاق: ۸۳۰۲

أَنَّ رَجُلًا كَانَ مُحْرِمًا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَتَى عَلَى أُدْحِيِّ نَعَامَةٍ، فَأَصَابَ مِنْ بَيْضِهَا فَسَقَطَ فِي يَدَيْهِ، فَأَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَشْتَرِيَ بَنَاتِ مَخَاضٍ فَيَضْرِبُهُنَّ فَمَا أَنْتَجَ مِنْهُنَّ أَهْدَاهُ إِلَى الْبَيْتِ وَمَا لَمْ يُنْتِجْ مِنْهُنَّ أَجْزَأَ عَنْهُ لِأَنَّ الْبَيْضَ مِنْهُ مَا يَصْلُحُ وَمِنْهُ مَا يَفْسُدُ، قَالَ: فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا أَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ قَالَ عَلِيٌّ مَا قَالَ فَهَلْ لَكَ فِي الرُّخْصَةِ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّ فِي كُلِّ بَيْضَةِ نَعَامٍ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ أَوْ صَوْمُ يَوْمٍ)). ❶

دیا کہ وہ ایک سالہ اونٹنیاں خریدے اور ان کی جفتی کرائے، پھر ان سے جو بچے پیدا ہوں گے انہیں وہ بیت اللہ کی جانب ہدیہ کردے اور ان میں سے جو بچے جنم نہیں دیں گی تو وہ اس سے کفایت کر جائے گا، اس لیے کہ اس کے انڈے کچھ ٹھیک ہوتے ہیں اور کچھ خراب بھی ہو جاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فتوے سے مطلع کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی نے جو کہا سو کہا، اب کیا تم رخصت چاہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شترمرغ کے ہر انڈے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا یا ایک دن کا روزہ رکھنا (اس کا کفارہ) ہے۔

[٢٥٥٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ، نا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٥٥٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيُّ، نا يَزِيدُ، أنا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسی حدیث کی ایک اور سند کا ذکر ہے۔

[٢٥٥٥]...... وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَوْطَأَ بَعِيرُهُ أُدْحِيَّ نَعَامَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَأَتَى عَلِيًّا يَذْكُرُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ ضَرِيبُ نَاقَةٍ أَوْ جَنِينُ نَاقَةٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَالِكَ،

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے اونٹ نے شترمرغ کے بچے روند ڈالے تو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس معاملے کا ذکر کرنے لگا، تو انہوں نے فرمایا: تجھ پر جفتی والی ایک اونٹنی یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ لازم آتا ہے۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: علی نے اس بارے میں جو کہا؛ سو کہا، لیکن تم رخصت پر عمل کر لو، تم پر ہر انڈے کے

❶ مسند أحمد: ٢٠٥٨٢

فَقَالَ لَهُ: ((قَدْ قَالَ عَلِيٌّ فِيهَا مَا قَالَ وَلَكِنْ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ، أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ)). ❶

بدلے میں ایک دن کا روزہ یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا عائد ہوتا ہے۔

[٢٥٥٦]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْمَحَامِلِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، أَنَّ رَجُلًا أَوْطَأَ بَعِيرَهُ أُدْحِيَّ نَعَامَةٍ، فَسَأَلَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ ضِرَابُ نَاقَةٍ، أَوْ جَنِينُ نَاقَةٍ، فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: ((قَدْ قَالَ مَا سَمِعْتَ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ)).

معاویہ بن قرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے اونٹ نے شترمرغ کے بچوں کو روندڈالا، تو اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تجھ پر ہر انڈے کے بدلے میں ایک جفتی کے قابل اونٹنی یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ (کفارہ) پڑتا ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا اور آپ کو اس جواب سے مطلع کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی نے جو کہا وہ تم نے سن لیا ہے، اب تم رخصت کی طرف آؤ، تم پر ہر انڈے کے بدلے میں ایک دن کا روزہ یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا عائد ہوتا ہے۔

[٢٥٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَنا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، نا الْوَلِيدُ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِي بَيْضَةِ نَعَامٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شترمرغ کے انڈے (کے کفارے) میں ایک دن کا روزہ رکھنا یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

[٢٥٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْهَرِ، نا دُحَيْمٌ، نا الْوَلِيدُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٥٥٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا أَبُو سَعِيدٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ مَنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ

یہی حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ١٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٠٧

عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[٢٥٦٠]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي بَيْضَةِ نَعَامٍ كَسَرَهُ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامُ يَوْمٍ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ)). قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ صِيَامُ يَوْمٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شترمرغ کے اس انڈے کے فدیے میں؛ کہ جسے مُحرم آدمی توڑ دیتا ہے، ہر انڈے کے بدلے میں ایک دِن کا روزہ رکھنا ہے۔ ابو خالد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ شترمرغ کے انڈے (کے فدیے) میں، جسے مُحرم توڑ دیتا ہے، ایک دِن کا روزہ رکھنا ہے۔

[٢٥٦١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَكَمَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ كَسَرَهُ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامَ يَوْمٍ لِكُلِّ بَيْضَةٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے شترمرغ کے ان انڈوں کے بارے میں کہ جنہیں مُحرم شخص توڑ دے، یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ ہر انڈے کے بدلے میں ایک دِن کا روزہ رکھے۔

[٢٥٦٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ غُرَابٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ثَمَنُهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے شترمرغ کے انڈے کا کفارہ روایت کرتے ہیں جسے مُحرم نے توڑ دیا ہو، کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے۔

[٢٥٦٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْمٍ أَصَابُوا ضَبُعًا، قَالَ: عَلَيْهِمْ كَبْشٌ يَتَخَارَجُونَهُ بَيْنَهُمْ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے لوگوں کے بارے میں؛ کہ جو لگڑ بگڑ کا شکار کریں، فرماتے ہیں کہ ان پر ایک مینڈھا (کفارہ) لازم آتا ہے جس کا خرچ وہ اپنے درمیان برابر تقسیم کریں گے۔

[٢٥٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ

بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن

❶ المراسيل لأبي داود: ١٣٨

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٠٧

بْـنُ مَـنْـصُـورٍ، نـا يَـزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَـمَةَ، عَـنْ عَـمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، أَنَّ مَوَالِيَ لِابْـنِ الـزُّبَيْرِ أَحْرَمُوا إِذْ مَرَّتْ بِهِمْ ضَبُعٌ فَجَذَفُوهَا بِـعِـصِيِّهِمْ فَأَصَابُوهَا، فَوَقَعَ فِي أَنْفُسِهِمْ فَأَتَوْا ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرُوا ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ كَبْشٌ، قَالُوا: عَـلَـى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا كَبْشٌ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ عَلَيْكُمْ جَمِيعًا كُلُّكُمْ كَبْشٌ. قَالَ: اللُّغَوِيُّونَ: قَوْلُهُ: إِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ: أَيْ لَمُشَدَّدٌ عَلَيْكُمْ إِذًا.

زبیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں نے احرام باندھا ہوا تھا تو ان کے پاس سے ایک لگڑ بگڑ گزرا، تو وہ اپنی لاٹھیاں لے کر اس کے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے اور اسے پکڑ لیا۔ پھر ان کے دِل میں کھٹکا سا لگا (کہ کہیں ہم نے ناجائز تو نہیں کیا؟) چنانچہ وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم پر ایک مینڈھا کفارہ پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا ہم میں سے ہر ایک پر ایک ایک مینڈھا؟ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً تم خود پر تھوڑے جرم کے بدلے میں زیادہ سزا لادنا چاہ رہے ہو، تم سب کے سب پر صرف ایک مینڈھا لازم آتا ہے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمانا کہ ''یقیناً تم خود پر تھوڑے جرم کے بدلے میں زیادہ سزا لادنا چاہ رہے ہو'' اس کا مطلب ہے کہ اس صورت میں تم پر بہت سختی ہو جائے گی۔

[٢٥٦٥]...... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو مُـحَـمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يُـوسُفُ بْـنُ مُـوسَـى الْـقَـطَّـانُ، نـا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَـانِـيِّ، عَـنْ زِيَـادِ بْـنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَـرِيكٍ، قَـالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ، أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا، فَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ: ((لَا حَرَجَ إِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ)). وَلَمْ يَقُلْ: سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ إِلَّا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. ❶

سیدنا اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے نکلا، تو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، کوئی کہتا: اے اللہ کے رسول! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے، یا (کہتا کہ) میں نے ایک چیز کو مؤخر کر دیا ہے، یا ایک چیز کو پہلے کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ انہیں یہی فرمایا کرتے کہ کوئی گناہ نہیں ہے، مگر جو کوئی ظلم کرتے ہوئے کسی مسلمان کی عزت کو اُچھالے (یعنی غیبت اور طعن و تشنیع کرے) تو اس نے گناہ کمایا اور ہلاک و برباد ہو گیا۔

یہ الفاظ کہ ''میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے'' صرف جریر نے شیبانی سے روایت کیے ہیں۔

[٢٥٦٦]...... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْـلَـى، ثـنـا سُـفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَـى بْـنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَـأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُـلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: میں نے (قربانی کا جانور) ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے (میرے لیے کیا حکم ہے؟) تو

❶ مسند أحمد: ١٨٤٥٤

أَذْبَحَ، قَالَ: ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)). [1]

آپ ﷺ نے فرمایا: اب ذبح کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور آدمی نے کہا: میں نے رمی سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب رمی کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔

[٢٥٦٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْحَرْ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا سَمِعْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ أَوْ يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ الْأُمُورِ بَعْضِهَا قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْعَلْهُ وَلَا حَرَجَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے روز اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ لوگ آپ سے سوالات کرنے لگے۔ ان میں ایک کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہیں تھا کہ رمی کا عمل قربانی سے پہلے کرنا ہے، تو میں رمی سے پہلے قربانی کر بیٹھا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرا آدمی آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہیں تھا کہ قربانی؛ سرمنڈوانے سے پہلے کرنی ہے، تو میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دن کسی بھی کام کے بارے میں ایسا جو بھی سوال ہوتا سنا کہ آدمی سے بھول ہوگئی ہو، یا وہ لاعلمی میں کچھ امور کو دوسروں سے پہلے کر بیٹھا ہو، یا اس جیسے دیگر جو بھی مسائل تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔

[٢٥٦٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

مذکورہ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٥٦٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ فَجَاءَهُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں سمجھتا تھا کہ قربانی سے پہلے سرمنڈوانا ہے، لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا تو آپ ﷺ

[1] مسند أحمد: ٦٤٨٤، ٦٤٨٩، ٦٨٠٠

رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: ((انْحَرْ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: وَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَلَا أَخَّرَهُ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ فِي حَدِيثِهِ: أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَأَرَاهُ وَهَمَ فِيهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

نے فرمایا: قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں سمجھتا تھا کہ رمی سے پہلے سر منڈوانا ہے، چنانچہ میں نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دِن کسی بھی عمل کے متعلق ایسا جو بھی سوال ہوتا سنا کہ آدمی نے اسے پہلے کرلیا ہو یا بعد میں کیا ہو، تو آپ ﷺ نے (اس کے جواب میں) یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح عبدالرزاق نے معمر سے یہ الفاظ بیان کیے کہ ''میں نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا'' اور محمد بن ابی حفصہ نے زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی، اور ابن ابی حفصہ نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ ''میں رمی سے پہلے ہی منیٰ کو لوٹ گیا'' اس پر موافقت نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے کہ انہیں اس میں وہم ہوا ہے۔ واللہ اعلم

[٢٥٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا رَوْحٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، جب کہ آپ ﷺ جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی سر منڈوالیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی (قربانی کا جانور) ذبح کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: میں رمی کرنے سے پہلے ہی منیٰ کو لوٹ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دِن آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سے جس بھی چیز کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔

[٢٥٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے

❶ صحيح البخاري: ١٧٣٦ ـ صحيح مسلم: ١٣٠٦

الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحٌ، نا هِشَامٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ أَوْ ذَبَحَ أَوْ نَحَرَ وَأَشْبَاهِ هٰذَا فِي التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ)). [1]

نحر کے روز ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے رمی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا، یا (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا، یا تقدیم وتاخیر سے متعلقہ اس جیسے دیگر مسائل، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

[۲۵۷۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحٌ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا عَطَاءٌ، وَغَيْرُهُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لِرَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ الْحَلْقُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ الْحَلْقِ))، وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ النَّحْرِ))، وَقَالَ: رَجُلٌ آخَرُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ، قَالَ: ((احْلِقْ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الْحَلْقِ وَالْحَلْقُ مِنَ النَّحْرِ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدِيثُ عَطَاءٍ هٰذَا فِي أَثَرِ حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَرَجَ))، وَفِي هٰذِهِ الثَّلَاثِ: الْحَلْقُ قَبْلَ الرَّمْيِ.

عطاء رحمہ اللہ وغیرہ نے نبی ﷺ سے ایک آدمی کے لیے تین امور بیان کیے ہیں: ایک آدمی نے رمی سے پہلے سرمنڈوالیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو؛ کوئی حرج نہیں، سر منڈوانا؛ رمی سے ہے اور رمی؛ سرمنڈوانے سے ہے۔ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو؛ کوئی حرج نہیں، قربانی؛ رمی سے ہے اور رمی؛ قربانی سے ہے۔ ایک اور آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے سرمنڈوانے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سرمنڈوالو؛ کوئی حرج نہیں، قربانی کرنا سرمنڈوانے سے ہے اور سرمنڈوانا قربانی کرنے سے ہے۔

ہم سے ابوبکر نے کہا: اس حدیث کو ابن جریج نے روایت کیا۔ عطاء کی یہ حدیث ابن شہاب کی حدیث کے مفہوم میں ہی ہے جو انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے روایت کیا کہ اس دوران کہ آپ نحر کے روز خطبہ دے رہے تھے۔۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی، اور اس میں (یہ الفاظ بیان کیے کہ) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھتا تھا کہ یہ تینوں کام اس کام سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ان تین کاموں میں رمی سے پہلے سرمنڈوانا بھی ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: ١٧٢١۔ صحيح مسلم: ١٣٠٧۔ سنن أبي داود: ١٩٨٣۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٥٠۔ سنن النسائي: ٥/ ٢٧٢۔ مسند أحمد: ١٨٥٧۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٠١٧۔ صحيح ابن حبان سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نحر کے

[۲۵۷۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، قَالَ: كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ))، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: مَا وَجَدْتُ: يَخْطُبُ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَهُوَ حَسَنٌ. ❶

روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو اسی دوران ایک آدمی نے اُٹھ کر آپ سے کہا: میں سمجھتا تھا کہ فلاں فلاں کام فلاں فلاں کام سے پہلے ہوتا ہے۔ پھر دوسرا آدمی اُٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھتا تھا کہ یہ تینوں کام اس سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔ اس روز آپ ﷺ سے جس بھی کام کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔
ابوبکر نے ہم سے کہا: مجھے ''خطبہ ارشاد فرما رہے تھے'' کے الفاظ صرف ابن جریج کی زہری سے روایت کردہ حدیث میں ہی ملے ہیں، اور وہ حسن ہے۔

[۲۵۷٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ وَشَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے نحر کے روز ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا کہ جس نے کسی ایک عمل کو دوسرے سے پہلے کرلیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا (اور فرمایا:) کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

[۲۵۷٥]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسْأَلُ فَيَقُولُ: ((لَا حَرَجَ))، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: ((لَا حَرَجَ))، قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ، قَالَ: ((لَا حَرَجَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے (کسی عمل کی تقدیم و تاخیر کے متعلق) سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: کوئی حرج نہیں۔ ایک آدمی نے کہا: میں نے (قربانی کا جانور) ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ ایک نے کہا: میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

---

❶ سلف برقم: ۲۵٦٦

❷ مسند أحمد: ۱۸۵۸، ۲٦٤۸، ۲۸۳۲

[۲۵۷٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔

[۲۵۷۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((ابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرة:۱۵۸). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اسی سے ابتداء کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ''صفا'' کا ذکر پہلے کیا ہے، اس لیے تم سعی کی ابتداء صفا سے کرو)۔

[۲۵۷۸]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، أنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[۲۵۷۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الزَّمْرَانِيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرة:۱۵۸) فَابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ صفا کے قریب گئے تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' (اور فرمایا:) تم بھی اسی سے ابتداء کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے صفا سے (سعی کی) ابتداء کی۔

[۲۵۸۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سلف برقم: ۲۵۷۱

❷ صحيح مسلم: ۱۲۱۸۔ سنن أبي داود: ۱۹۰۵۔ جامع الترمذی: ۸۵٦۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۷٤۔ سنن النسائی: ۵/ ۲۳۹۔ مسند أحمد: ۱٤٤٤۰، ۱۵۱۷۰۔ صحيح ابن حبان: ۳۹٤٤

نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرة:١٥٨)، فَرَقَى عَلَى الصَّفَا حَتّٰى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ.

فرمایا: تم اسی سے ابتداء کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ صفا پر چڑھ گئے، یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ کی جانب نظر ڈالی۔

[٢٥٨١]...... نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو هِشَامٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ عَطَاءٍ، وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ، وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْأَرْكَانِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جس وقت مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے حجر اسود اور رُکن یمانی کا استلام کیا، اور ان دو کے علاوہ کسی رُکن کا استلام نہیں کیا۔

[٢٥٨٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلاءً، نا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ مُشْكَانَ، أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اللَّائِي أَدْرَكْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قُلْنَ: دَخَلْنَا دَارَ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ فَاطَّلَعْنَا مِنْ بَابٍ مُقَطَّعٍ، فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشْتَدُّ فِي الْمَسْعَى حَتّٰى إِذَا بَلَغَ زُقَاقَ بَنِي فُلانٍ - مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ مِنَ الْمَسْعَى - اسْتَقْبَلَ النَّاسَ، وَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْعَوْا، فَإِنَّ السَّعْيَ قَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ)).

بنو عبد الدار کی وہ خواتین جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ مبارک دیکھا ہے، بیان کرتی ہیں کہ ہم ابن ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئیں تو ہم نے ٹوٹے ہوئے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سعی کے مقام پر دوڑ رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ زقاق بنی فلاں پر پہنچے (یہ ایک جگہ ہے جس کا نام راوی نے سعی کرنے کی جگہ میں لیا ہے) تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا اور فرمایا: اے لوگو! سعی کرو، کیونکہ یقیناً سعی کو تم پر فرض کیا گیا ہے۔

[٢٥٨٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ برہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ سعی کے مقام پر پہنچے تو فرمایا: سعی کرو، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سعی کر رہے تھے، یہاں تک

حِيـنَ انْتَهـى إِلَى الْمَسْعَى ، قَالَ: ((اسْعَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَـبَ عَـلَيْكُمُ السَّعْيَ)). فَرَأَيْتُهُ يَسْعٰى حَتّٰى بَدَتْ رُكْبَتَاهُ مِنِ انْكِشَافِ إِزَارِهِ. ❶

کہ آپ کا تہبند ہٹ جانے کی وجہ سے آپ کے گھٹنے دِکھائی دے رہے تھے۔

[٢٥٨٤]..... نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَـاقَ الـصَّغَانِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُعَاذُ بْـنُ هَـانِئٍ ، قَالَا: نا ابْنُ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُـحَيْصِنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِـنْـتِ أَبِـي تَـجْرَاةَ ، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَيَقُولُ: ((اسْعَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)). ❷

سیدہ حبیبہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: سعی کرو، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے۔

[٢٥٨٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ ، نـا الْـحَسَـنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَ: وَقَالَ أَبُو عَبْـدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَـاحٍ ، عَـنْ صَـفِيَّةَ ، عَنْ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ ، قَالَتْ: دَخَـلْـتُ دَارَ آلِ أَبِـي حُسَيْـنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُولُ: إِنِّي لَأَرَى رُكْبَتَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اسْعَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)). ❸

سیدہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ قریشی خواتین کے ساتھ آلِ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی جانب دیکھا تو آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ سعی کر رہے ہیں اور تیز رفتاری کی وجہ سے آپ کا تہبند اس قدر گھوم رہا تھا کہ میں کہنے لگ گئی کہ میں نے آپ کے گھٹنوں کو دیکھ لیا ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: سعی کرو، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے۔

[٢٥٨٦]..... نـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ مَـخْلَدٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُـحَـمَّـدِ بْـنِ زِيَادٍ ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْـمَـدَ بْـنِ حَـنْبَـلٍ ، حَـدَّثَنِي أَبِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّـافِعِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ عُـمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَـاحٍ ، عَـنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ بِنْتِ أَبِي

سیدہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا، جو کہ بنی عبدالدار کی خواتین میں سے ایک ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ قریشی خواتین کے ساتھ آلِ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی جانب دیکھنے لگیں۔۔۔ پھر انہوں نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٣٦٧ـ مسند الشافعي: ١/ ٣٥١

❷ مسند أحمد: ٢٧٣٦٧ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٧٠

❸ سيتكرر برقم: ٣٩٤١

تَجْرَاةَ، إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَهُ. ❶

[۲۵۸۷]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، يُحَدِّثُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ فِي خَوْخَةٍ لِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَأَيْتُهُ إِذَا أَتَى عَلَى بَطْنِ الْوَادِي يَسْعَى.

سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے چھوٹے سے دروازے میں تھی اور رسول اللہ ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھ رہی تھی، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ وادی کے درمیان میں آئے تو سعی کرنے لگے۔

[۲۵۸۸]..... نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، نَا يَحْيَى الْجَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَصْلَعِ: يُمِرُّ الْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے گنجے آدمی کے بارے میں فرمایا: وہ بھی اپنے سر پر اُسترا پھیرے گا۔

[۲۵۸۹]..... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْأَصْلَعِ: يَمُرُّ الْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ. قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَرَّةً لَمْ يَرْفَعْهُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے گنجے آدمی کے بارے میں فرمایا: وہ بھی اپنے سر پر اُسترا پھیرے گا۔
عبدالکریم کہتے ہیں: میں نے اپنی کتاب میں دیکھا کہ انہوں نے ایک مرتبہ اسے رسول اللہ ﷺ سے مرفوع بیان کیا اور ایک مرتبہ اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

[۲۵۹۰]..... نَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا قُرَادٌ، وَثنا الصَّغَانِيُّ، وَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ الْحَفَرِيُّ، وَابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالُوا: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل موقوفاً مروی ہے۔

[۲۵۹۱]..... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَهَلَّ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرے کا احرام باندھا، پھر جب آپ ذوالحلیفہ آئے تو فرمایا: ان دونوں کا حکم ایک ہی ہے، میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرے پر داخل کرلیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان دونوں کا ایک

❶ سیتکرر برقم: ۳۹٤۰

بِالْعُمْرَةِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ ، قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَدْخَلْتُ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا ، وَقَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

ہی طواف کیا اور ان دونوں کی ایک ہی سعی کی، اور فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ (اس حج کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی حج اور عمرے کی اکٹھی نیت کرے اور دونوں کا اکٹھا احرام باندھے، پھر پہلے عمرہ کی ادائیگی کرے، اس کے بعد احرام نہ کھولے بلکہ اسی احرام میں ہی حج کے اعمال پورے کرے اور اس کے بعد احرام کھولے۔ اس کو حج قران کہتے ہیں)۔

[٢٥٩٢]...... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)) . ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج اور عمرے (دونوں) کا احرام باندھا؛ اسے ایک طواف اور ایک سعی ہی کفایت کر جائے گی۔ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک سے احرام مت کھولے، یہاں تک کہ وہ ان دونوں کا اکٹھا ہی احرام کھولے۔

[٢٥٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ ثُمَّ يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے حج اور عمرے (دونوں کا اکٹھا) احرام باندھا؛ اسے ایک ہی طواف کفایت کر جائے گا، پھر وہ تب تک احرام نہ کھولے جب تک کہ اپنا حج پورا نہ کر لے، پھر وہ ان دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔

[٢٥٩٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا ، وَقَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے کو ملایا اور ان دونوں کی ایک ہی سعی کی، اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

[٢٥٩٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، وَنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے حج قران کا ایک ہی طواف کیا تھا اور اس نے آپ کو حلال نہیں کیا

❶ جامع الترمذي: ٩٤٨ - سنن ابن ماجه: ٢٩٧٥ - مسند أحمد: ٥٣٥٠ - صحيح ابن حبان: ٣٩١٥

صَاعِدٍ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ لِقِرَانِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يَحِلَّهُ ذَالِكَ.

(یعنی آپ نے احرام نہیں کھولا)۔

[٢٥٩٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافًا وَسَعَى سَعْيًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ حِينَ قَرَنَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حج قِران کی نیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی کی۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جب حج قِران کیا تھا تو اسی طرح کیا تھا۔

[٢٥٩٧]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّرَّافُ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ مَعًا، وَقَالَ: سَبِيلُهُمَا وَاحِدٌ، قَالَ: فَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ. لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْحَكَمِ غَيْرُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے حج اور عمرہ؛ دونوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا: ان دونوں کا ایک ہی راستہ ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کے دو طواف کیے اور دو مرتبہ سعی کی، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا تھا جیسے میں نے کیا ہے۔
حَکَم سے حسن بن عمارہ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

[٢٥٩٨]...... نا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ أَسَدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَشْكَابٍ، قَالُوا: نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالُوا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبِي، نا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، حَدَّثَنِي لَيْثٌ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، وَطَاوُسٌ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ خود نبی ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے عمرے اور حج کے لیے صفا و مروہ کے درمیان ایک ہی بار چکر لگائے۔

وَمُجَاهِدٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَطُفْ هُوَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ . ❶

[٢٥٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: نا أَيُّوبُ بْنُ هَانِءٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَلَى طَاوُسٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَدِمْنَا حُجَّاجًا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَحْلَلْنَا لَمَّا طُفْنَا وَمَا طُفْنَا لِعُمْرَتِنَا وَحَجَّتِنَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. لَفْظُ أَبِي كُرَيْبٍ.

ہانی الجعفی بیان کرتے ہیں کہ میں، سلمہ بن کُہیل اور لیث بن ابی سُلیم طاؤس رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجِ تمتع کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حج کی غرض سے (مکہ) آئے تو جب ہم نے طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق احرام کھول دیا، اور ہم نے اپنے عمرے اور حج کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔ یہ الفاظ ابوکریب کے ہیں۔

[٢٦٠٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَا طَافَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے (یعنی) اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کی۔

[٢٦٠١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَا: نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، نا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ يَعْنِي لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے اصحاب نے ایک طواف سے زیادہ نہیں کیا، یعنی حج اور عمرے کے لیے۔

[٢٦٠٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، نا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، نا الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کو جمع کیا اور ان دونوں کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٩٧٢ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٤٩٨

❷ مسند أحمد: ١٤٩٤٣، ١٥٠٨٦

فَلَمْ يَطُفْ لَهُمَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

[٢٦٠٣]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، نا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک طواف سے زیادہ نہیں کیا۔

[٢٦٠٤]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، نا أَبِي، عَنِ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ. وَقَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ: فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج قِران کیا تو آپ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک ہی طواف کیا۔ ابن مبشر نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک طواف کیا اور ایک سعی کی۔

[٢٦٠٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ، نا إِسْحَاقُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦٠٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْيَمَانِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ مِنْ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَأَحَلَّ أَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان حج قِران کیا اور ایک ہی طواف کیا، جبکہ آپ ﷺ کے صحابہ نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا۔

[٢٦٠٧]...... ثنا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأُمَوِيُّ، نا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى بَرًّا)). [1]

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کی طرف سے اور ان والدین کی طرف سے وہ حج قبول کر لیا جاتا ہے، آسمانوں میں ان کی رُوحیں خوشی محسوس کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس (حج کرنے والے بیٹے) کو نیک و صالح اور فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے۔

[1] المعجم الكبير للطبراني: ٥٠٨٣

[٢٦٠٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ، نا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ أَوْ قَضَى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا، یا ان کا قرض چکایا، اسے قیامت کے روز نیکوکار لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[٢٦٠٩]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دَيْنًا عَلَيْهِ أَقْضَيْتَهُ عَنْهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ أَبِيكَ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ﷺ سے پوچھا: میرے والد کی وفات ہوگئی ہے اور ان کے ذمے اسلام (کا فرض کردہ) حج تھا، تو کیا ان کی طرف سے میں حج کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارا والد کوئی قرض چھوڑ جاتا تو تم اس کی طرف سے ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرو۔

[٢٦١٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حُجَجٍ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا تو اس نے اپنی طرف سے حج کا فریضہ بھی ادا کرلیا اور اسے دس حج کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

[٢٦١١]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، نا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هَلَكَ أَبِي وَلَمْ يَحُجَّ، قَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَيُتَقَبَّلُ مِنْهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْهُ)). ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: میرا والد فوت ہوگیا ہے لیکن اس نے حج نہیں کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور تم اس کی طرف سے ادا کرتے تو کیا وہ اس کی جانب سے قبول کرلیا جاتا؟ اس نے کہا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی طرف سے حج بھی کرو۔

❶ مسند أحمد: ١٨١٢، ٣٣٧٧، ٣٣٧٨۔صحيح ابن حبان: ٣٩٩٠

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٧٤٨۔المعجم الأوسط للطبراني: ١٠٠۔مسند البزار: ١١٤٥

[٢٦١٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَجِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((احْجُجْ عَنْهُ أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَنَّ ذَالِكَ يُجْزِءُ عَنْهُ؟))، قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے حج کرو، کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر اس پر قرض ہوتا اور تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے، تو یہ اس سے کفایت نہ کر جاتا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کا حق (ادائیگی کا) زیادہ حق دار ہے۔

[٢٦١٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صَبِيحٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مَرْوَانَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا طَافَ لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ حِينَ قَرَنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ طَوَافًا وَاحِدًا، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا وَاحِدًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں قران کیا تھا تو اپنے حج اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا تھا اور صفا و مروہ کے درمیان ایک ہی سعی کی تھی۔

[٢٦١٤]...... قَالَ: وَنا سُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَ ذَالِكَ. وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَالِكَ، وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ مِثْلَ ذَالِكَ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل منقول ہے۔

[٢٦١٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا هَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَجَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا، وَسَعَى سَعْيًا وَاحِدًا، ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الصَّدْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کی تھی، پھر آپ مکہ تشریف لائے تو طوافِ صدر (یعنی طوافِ افاضہ) کے بعد ان دونوں کے درمیان سعی نہیں کی۔

[٢٦١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اور حج

❶ سلف برقم: ٢٦٠٩
❷ سلف برقم: ٢٥٩١
❸ سلف برقم: ٢٦٠٠

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَنَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

کوملایا اوران دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦١٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ، نا أَبِي، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ لِي مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي أَنْتَ يَا حُصَيْنُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ طَافُوا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا.

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦١٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَطَافَ لَهُمَا بِالْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کیا، پھر ان دونوں کے لیے بیت اللہ کا ایک ہی طواف کیا اور صفا ومروہ کے چکر بھی ایک ہی بار لگائے۔

[٢٦١٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ، نا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦٢٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا، اس سے زیادہ نہیں کیا۔

[٢٦٢١]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج

الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦٢٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: لَا وَاللَّهِ مَا طَافَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا، فَهَاتُوا مَنْ هٰذَا الَّذِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ؟

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (یعنی حج اور عمرے) کے لیے ایک ہی طواف کیا (اور اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر کوئی ایسا آدمی لاؤ جو یہ بیان کرتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے دو طواف کیے۔

[٢٦٢٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَامِرٍ الْبَزَّارُ، قَالَا: نا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكْفِيكِ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَهُمَا جَمِيعًا)). [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے ان دونوں کے لیے مغرب کے بعد ایک ہی طواف کافی ہو جائے گا۔

[٢٦٢٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا قَبِيصَةُ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اس اسناد کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٦٢٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهْرِيُّ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، قَالَا: نا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((إِنَّ طَوَافَكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَافِيكِ بِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یقیناً تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان (سعی کرنا) تمہارے حج اور عمرے میں تمہیں کافی ہے۔

[٢٦٢٦]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سرف مقام پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

[1] السنن الکبریٰ للبیهقی: ٥/ ١٧٣

النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا أَبُو نُعَيْمٍ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: حَاضَتْ عَائِشَةُ بِسَرِفَ وَطَهُرَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ طَوَافَكِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يُجْزِءُ عَنْكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ طَوَافًا وَاحِدًا)) . لَفْظُ أَبِي نُعَيْمٍ . ❶

کو حیض آ گیا اور وہ عرفہ کے روز پاک ہوئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً تیرا صفا ومروہ کے درمیان ایک ہی بار چکر لگانا تیرے حج وعمرے (دونوں) میں تجھے کفایت کر جائے گا۔ یہ الفاظ ابونعیم کے ہیں۔

[۲۶۲۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ ، نا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، ح وَثنا أَبُو عَلِيِّ بْنُ الصَّوَّافِ ، نا هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُعَدَّلُ ، نا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ)) . وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْأَوَّلُ بِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: صفا ومروہ کے درمیان تمہارا پہلی مرتبہ چکر لگانا ہی تمہیں حج وعمرہ (دونوں) کے لیے کافی ہو جائے گا۔ ابن مخلد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے حج وعمرہ میں تمہارا پہلا طواف ہی تمہیں کافی ہو جائے گا۔

[۲۶۲۸]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً ، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ ، نا حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ . حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى رَدِءُ الْحِفْظِ كَثِيرُ الْوَهْمِ . ❷

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حج وعمرے کو اکٹھا کیا، پھر ان دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور دو بار سعی کی، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی کیا تھا۔
حفص بن ابی داؤد ضعیف راوی ہے اور ابن ابی لیلیٰ کا حافظہ ٹھیک نہیں اور انہیں وہم بہت زیادہ ہوتا ہے۔

[۲۶۲۹]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا جَدِّي ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنِ

ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (یعنی حج وعمرے) کے لیے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کی،

❶ صحيح مسلم: ۱۲۱۱ ❷ المحلى لابن حزم: ۷/ ۱۷۵ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۵/ ۱۰۸

الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ حسن بن عمارہ متروک الحدیث ہے۔

[٢٦٣٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ. عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهُ: مُبَارَكٌ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حج قران کی نیت کیے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی۔
عیسیٰ بن عبداللہ کا نام مبارک بھی بیان کیا جاتا ہے اور یہ متروک الحدیث ہے۔

[٢٦٣١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، نا أَبِي، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، نا أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: إِنْ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَافَ لِعُمْرَتِهِ وَحِجَّتِهِ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ. أَبُو بُرْدَةَ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفٌ وَمَنْ دُونَهُ فِي الْإِسْنَادِ ضُعَفَاءُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اور سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا علی اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہم اپنے عمرے اور حج کے لیے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کی۔
ابو بردہ سے مراد عمرو بن یزید ہے جو ضعیف ہے اور اس کے علاوہ بھی سند میں متعدد ضعیف رُواۃ ہیں۔

[٢٦٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ. قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ: خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى غَيْرَهُ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ، نُخَرِّجُهُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: يُقَالُ: إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الْأَزْدِيَّ حَدَّثَ بِهٰذَا مِنْ حِفْظِهِ فَوَهِمَ فِي مَتْنِهِ وَالصَّوَابُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کی۔
ہم سے ابن صاعد نے کہا: اس روایت میں محمد بن یحییٰ نے اپنے علاوہ کی مخالفت کی ہے، ہم ان شاء اللہ ان کی طرف سے اسے بھی نقل کریں گے۔ الشیخ ابوالحسن (امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ محمد بن یحییٰ ازدی نے اس روایت کو اپنے حافظے سے بیان کیا ہے، لہٰذا انہیں اس کے متن میں غلطی لگ گئی، جبکہ اس اسناد سے درست یہ ہے کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو ملایا۔ اور اس میں طواف اور سعی کا ذکر نہیں ہے۔ محمد بن یحییٰ ازدی نے اسی درست روایت کو متعدد بار بیان کیا۔ اور

الطَّوَافِ وَلَا السَّعْيِ، وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ عَلَى الصَّوَابِ مِرَارًا، وَيُقَالُ: أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذِكْرِ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ إِلَى الصَّوَابِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

کہا جاتا ہے کہ انہوں نے طواف اور سعی کے ذکر سے رجوع کر کے درست الفاظ بیان کر دیے تھے۔ واللہ اعلم

[٢٦٣٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ. وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُهَلَّبِيِّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَنَ. ❶

مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حج قِران کیا۔

[٢٦٣٤]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ أَوْ مَنْصُورٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَلِيًّا وَقَدْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ هُوَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَقُلْتُ: هَلْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: ذَالِكَ لَوْ كُنْتَ بَدَأْتَ بِالْعُمْرَةِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ إِذَا أَرَدْتُ ذَالِكَ؟ قَالَ: تَأْخُذُ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَتُفِيضُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ تُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، ثُمَّ تَطُوفُ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَتَسْعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَلَا يَحِلُّ لَكَ إِحْرَامٌ دُونَ يَوْمِ النَّحْرِ. قَالَ مَنْصُورٌ: فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نُفْتِي إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا نَفْعَلُ. ❷

ابونصر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ انہوں نے حج اور عمرے (دونوں) کا احرام باندھا ہوا تھا، تو میں نے عرض کیا: کیا میں بھی اسی طرح کر سکتا ہوں جس طرح آپ نے کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم ایسا تب کر سکتے ہو جب تم نے عمرے سے ابتدا کی ہو۔ میں نے پوچھا: اگر میں ایسا کرنا چاہوں تو کیسے کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم پانی کا ایک برتن پکڑو اور اسے خود پر بہا لو، پھر ان دونوں کا اکٹھا احرام باندھو، پھر ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرو، اور تم قربانی کے دِن سے پہلے احرام مت کھولنا۔
منصور کہتے ہیں کہ میں نے اس کا تذکرہ مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم تو ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے، لیکن اب ایسا نہیں کریں گے۔

[٢٦٣٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، أَنَا أَبِي، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: اخْتَرْتُ الْإِفْرَادَ،

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حج اِفراد کو اختیار کیا اور حج تمتع کرنا اچھا عمل ہے، ہم اسے مکروہ نہیں سمجھتے۔

❶ مسند أحمد: ١٩٨٣٣

❷ سلف برقم: ٢٦٢٨

وَالتَّمَتُّعَ حَسَنٌ لَا نَكْرَهُهُ .

[٢٦٣٦]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلَى عَفْرَاءَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ فَأَخَذَ بِعِضَادَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ))، يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. ❶

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے کعبے کے دروازے کی چوکھٹ پکڑی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کوئی بھی شخص صبح کے بعد طلوع آفتاب تک بالکل نماز نہ پڑھے اور نہ ہی عصر کے بعد پڑھے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، البتہ مکہ میں (ہر وقت) پڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

[٢٦٣٧]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَانَ)). ❷

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! تم کسی کو منع مت کرنا؛ جو بھی اس گھر کا طواف کرنا چاہے اور نماز پڑھنا چاہے (اسے پڑھنے دینا) خواہ رات یا دِن کا کوئی بھی وقت ہو۔

[٢٦٣٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ، يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرَ عَطَاءٍ هٰذَا: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلَا أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! اگر تمہیں اس معاملے (یعنی بیت اللہ کے انتظام و انصرام) میں سے کچھ ذِمہ داری اور اختیار ملا ہے تو مجھے یہ اطلاع بالکل نہ ملے کہ تم نے کسی کو اس بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے، چاہے وہ دِن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں نماز پڑھے۔

[٢٦٣٩]...... نا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى، نا يَحْيَى الْبَابَلُتِّيُّ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((يَا بَنِي

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! تم کسی کو بھی دِن یا رات کے کسی بھی پہر میں اس بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے بالکل مت روکنا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤٦١

❷ سنن أبي داود: ١٨٩٤۔ سنن ابن ماجه: ١٢٥٤۔ جامع الترمذي: ٨٦٨۔ سنن النسائي: ١/ ٢٨٤۔ صحيح ابن خزيمة: ١٢٨٠۔ صحيح ابن حبان: ١٥٥٢۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٨

عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

[٢٦٤٠]...... نَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، نَا مَالِكٌ، ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، أنا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ))، زَادَ الشَّافِعِيُّ: ((وَلَا يَخْطُبُ)). ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص احرام میں ہو؛ وہ نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اضافہ کیا کہ وہ نکاح کا پیغام بھی نہ بھیجے۔

[٢٦٤١]...... نَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذَالِكَ، فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ)). ❷

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُحرم نہ خود نکاح کرے، نہ نکاح کا پیغام بھیجے اور نہ کسی کا نکاح کرائے۔

[٢٦٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ، فَقَالَ: ((أَحَجَجْتَ قَطُّ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پکارتے سنا، تو آپ ﷺ نے اس کی طرف آدمی بھیج کر اسے بلایا اور پوچھا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

❶ صحيح مسلم: ١٤٠٩ ـ سنن أبي داود: ١٨٤١ ـ سنن ابن ماجه: ١٩٦٦ ـ جامع الترمذي: ٨٤٠ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩٢

❷ مسند أحمد: ٤٠١، ٤٦٢، ٤٦٦، ٤٩٢، ٥٣٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤١٢٣، ٤١٢٤، ٤١٢٥

❸ سنن أبي داود: ١٨١١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٠٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٨٨ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٣٣٦

[٢٦٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرٍو، بِهٰذَا وَقَالَ: ((هَلْ حَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((هٰذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)).

یک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حج تمہاری طرف سے ہے اور شبرمہ کی طرف سے (دوبارہ) حج کرنا۔

[٢٦٤٤]...... حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُوسٰى، نا إِسْحَاقُ الْأَنْصَارِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ، نا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ رَجُلٍ، فَقَالَ لَهُ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ، وَإِلَّا فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کسی اور آدمی کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے فلاں شخص کی طرف سے تلبیہ کہنے والے! اگر تو تم نے (اپنی طرف سے) اسلام کا (فرض کردہ) حج کر لیا ہے؛ تو تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہہ لو، وگرنہ پہلے اپنی طرف سے تلبیہ کہو۔ (یعنی پہلے اپنا حج کرو، پھر کسی اور کی طرف سے حج کرنا)۔

[٢٦٤٥]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ هٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ)). تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَالْمَحْفُوظُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ شُبْرُمَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نُبیشہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نُبیشہ کی طرف سے تلبیہ کہنے والے! یہ حج نبیشہ کی طرف سے ہو گیا اور تم اپنی طرف سے بھی حج کرو۔

اس حدیث کو اکیلے حسن بن عمارہ نے روایت کیا ہے اور وہ متروک الحدیث ہے، جبکہ محفوظ حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی شبرمہ والی ہے۔

[٢٦٤٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا هٰذَا الْمُهِلُّ عَنْ نُبَيْشَةَ، هِيَ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا: لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پکارنے والے! یہ حج نبیشہ کی طرف سے ہو گیا اور تم اپنی طرف سے بھی حج کرنا۔

[٢٦٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک

الْمُقْرِءُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ هَلْ حَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَحُجَّ عَنْ نَفْسِكَ)).

آدمی کو نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پکارتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نُبیشہ کی طرف سے تلبیہ پکارنے والے! کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حج نُبیشہ کی طرف سے ہو گیا اور تم اپنی طرف سے بھی حج کرنا۔

[٢٦٤٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ، نا عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟))، قَالَ: أَخٌ لِي، قَالَ: ((هَلْ حَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ)). هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ وَهْمٌ، يُقَالُ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ كَانَ يَرْوِيهِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ إِلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى الصَّوَابِ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو نبی ﷺ نے اس سے استفسار فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔
یہی وہ صحیح روایت ہے جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور اس سے پہلے والی روایت وہم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن عمارہ اسے روایت کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے اس سے رجوع کر کے درست کو اختیار کر لیا۔ پھر انہوں نے اسی درست الفاظ کے ساتھ اپنے علاوہ (دیگر رُواۃ) کی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث کے مطابق روایت کیا، اور وہ ہر حالت میں متروک الحدیث ہے۔

[٢٦٤٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَافِعٍ الْبَاهِلِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ الْكُلَيْبِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، نا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((هٰذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیری طرف سے ہو گیا اور شبرمہ کی طرف سے (پھر کبھی) حج کر لینا۔

[٢٦٥٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ

اختلافِ سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل

[1] سلف برقم: ٢٦٤٢

مَرَّةً أُخْرَى ، نا أَبُو بَكْرٍ الْكُلَيْبِيُّ ، نا الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، مِثْلَهُ سَوَاءً .

ہی مروی ہے۔

[٢٦٥١]..... نا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَزِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، نا الْفِرْيَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: ((حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((عَنْ نَفْسِكَ فَلَبِّ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی طرف سے تلبیہ پکارو۔

[٢٦٥٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَابْنُ مَخْلَدٍ ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ ، نا الْفِرْيَابِيُّ ، نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٦٥٣]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ ، نا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُلَبِّي عَنْ رَجُلٍ ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو وہ کسی اور آدمی کی طرف سے تلبیہ کہہ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں کی طرف سے تلبیہ کہنے والے! اگر تو نے اسلام کا (فرض کردہ) حج نہیں کیا تو اپنی طرف سے تلبیہ کہہ۔

[٢٦٥٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا سُورَةُ بْنُ الْحَكَمِ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ آخَرَ ، فَقَالَ لَهُ: ((إِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ ، فَلَبِّ عَنْهُ ، وَإِلَّا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دوسرے کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہے تو پھر اس کی طرف سے تلبیہ پکار، وگرنہ پہلے اپنی طرف سے حج کر۔

[٢٦٥٥]..... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأُبُلِّيُّ ، نا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے استفسار

نَافِعٍ، نا ثُمَامَةُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: ((حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)).

فرمایا: تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

[٢٦٥٦]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا هُشَيْمٌ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: ((وَمَا شُبْرُمَةُ؟))، قَالَ: فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ، فَقَالَ: ((أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟))، قَالَ: فَقَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ تو اس نے اپنی قرابت داری بیان کی (یعنی اس سے جو رشتہ تھا وہ بتلایا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) تم اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔

[٢٦٥٧]...... وَنا هُشَيْمٌ، نا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

ایک اور سند کے ساتھ ابن ابی لیلیٰ کی (یعنی پچھلی) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٦٥٨]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، قَالَ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟))، قَالَ: أَخٌ لِي أَوْ قَرَابَةٌ لِي، قَالَ: ((هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی ہے۔ یا (کہا کہ) میرا قرابت دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حج کو اپنی طرف سے بنا لے، پھر شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہنا۔

[٢٦٥٩]...... ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، نا عَبْدَةُ بِهٰذَا، وَقَالَ: ((فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ)).

ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حج کو اپنی طرف سے بنا لے، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

[٢٦٦٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ،

مذکورہ سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[1] صحيح ابن حبان: ٣٩٨٨

قَالَا: نا عَبْدَةُ، بِهٰذَا، وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ مَرْفُوعًا.

[٢٦٦١]..... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقِيُّ، نا الْأَنْصَارِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، نَحْوَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا۔ آگے اسی کے مثل حدیث بیان کی۔

[٢٦٦٢]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أنا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟))، فَقَالَ: أَخِي أَوْ ذُو قَرَابَةٍ لِي، قَالَ: ((حَجَجْتَ؟))، فَقَالَ: قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی ہے۔ یا (کہا کہ) میرا قرابت دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حج کو اپنی طرف سے بنا لے، پھر اس کی طرف سے حج کرنا۔

[٢٦٦٣]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُذَكِّرُ أَبُو يُوسُفَ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: ((أَحَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((لَبِّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) اپنی طرف سے تلبیہ کہہ، پھر شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہنا۔

[٢٦٦٤]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، نا غُنْدَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ مَوْقُوفًا.

سعید بن جبیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٦٦٥]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، نا يَحْيَى بْنُ فُضَيْلٍ، نا

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث موقوفاً مروی ہے۔

حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، نا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مَوْقُوفًا نَحْوَ لَفْظِ أَبِي يُوسُفَ .

[٢٦٦٦]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ)) . ❶

سیدنا ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے سر منڈوانا نہیں ہے، ان کے لیے صرف بال کٹوانا ہے۔

[٢٦٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ يَعْنِي يَعْقُوبَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ)) .

سیدنا ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے سر منڈوانا نہیں ہے، ان کے لیے صرف بال کٹوانا ہے۔

[٢٦٦٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ ، نا أَبُو يُونُسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ الْحَفَرِيُّ ، نا هُرَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي الْمُحْرِمَةِ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهَا مِثْلَ السَّبَّابَةِ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر ﷠ نے احرام والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ انگشتِ شہادت جتنے بال کاٹے گی۔

[٢٦٦٩]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ ، نا أَبِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مِنَ السُّنَّةِ تُدَلِّكُ الْمَرْأَةُ مِنْ رَأْسِهَا بِشَيْءٍ مِنْ حِنَّاءٍ عَشِيَّةَ الْإِحْرَامِ ، وَتُغَلِّفُ رَأْسَهَا بِغَسْلَةٍ لَيْسَ فِيهَا طِيبٌ وَلَا تُحْرِمُ عُطْلًا .

عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر ﷠ فرمایا کرتے تھے: سنت میں سے یہ بھی ہے کہ عورت احرام باندھنے کی شام کو اپنے سر میں کچھ مہندی لگالے اور اپنے سر پر دھونے کی کسی چیز (یعنی صابن وغیرہ) کا لیپ کرلے جس میں خوشبو نہ ہو، اور وہ زیورات سے خالی ہو کر احرام نہ باندھے (یعنی کچھ نہ کچھ پہن لے)۔

[٢٦٧٠]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا

سیدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں

❶ سنن أبي داود: ١٩٨٥ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٠١٨

عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقَرَنِيُّ، نا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ. قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُهُ حَتّٰى حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ، عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا. ❶

کے لیے احرام کے وقت موزے پہننے میں رخصت دی ہے۔ سالم کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے مکروہ سمجھا کرتے تھے، یہاں تک کہ صفیہ نے انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہی حدیث بیان کی۔

[٢٦٧١]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي النِّسَاءَ أَنْ يَقْطَعْنَ الْخُفَّيْنِ، حَتّٰى قَالَتْ لَهُ صَفِيَّةُ: إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْمُرُهُنَّ أَنْ لَا يَقْطَعْنَ. مَوْقُوفٌ.

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے کہ وہ موزوں کو کاٹ لیں۔ یہاں تک کہ (ان کی اہلیہ) صفیہ نے ان سے کہا: یقیناً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں حکم فرمایا کرتی تھیں کہ وہ (موزوں کو) مت کاٹیں۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٦٧٢]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبِيدَةُ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: يَنْحَرَانِ جَزُورًا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

عطاء رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نحر کے روز بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی، تو انہوں نے فرمایا: وہ دونوں مل کر (کفارے میں) ایک اونٹ کی قربانی دیں اور ان پر آئندہ سال حج کرنا لازم نہیں ہے۔

[٢٦٧٣]...... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ نا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اخْتَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَأَرْسَلُونِي إِلٰى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهِ وَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ بِهِمَا. ❷

عبداللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا مُحرم کے اپنے سر کو دھونے کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کو حالتِ احرام میں اپنا سر کس طرح دھوتے دیکھا؟ تو انہوں نے اپنے سر پر پانی بہایا اور اپنے ہاتھوں کو آگے بھی لائے اور پیچھے بھی لے گئے۔

❶ سنن أبي داود: ١٨٣١ ـ مسند أحمد: ٤٨٣٦، ٢٤٠٦٧

❷ صحيح البخاري: ١٨٤٠ ـ صحيح مسلم: ١٢٠٥ ـ سنن أبي داود: ١٨٤٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٣٤ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٢٨ ـ مسند أحمد: ٢٣٥٢٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٤٨

[٢٦٧٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجٍ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ أُمُّهُ كَبْشَةُ بِنْتُ مَعْدِي كَرِبَ عَمَّةُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي آلَيْتُ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَبْوًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوفِي عَلَى رِجْلَيْكِ سَبْعَيْنِ سَبْعًا عَنْ يَدَيْكِ وَسَبْعًا عَنْ رِجْلَيْكِ)).

سیدنا معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کی والدہ کبشہ بنت معدیکرب رضی اللہ عنہا بھی تھیں، جو کہ اشعث بن قیس کی پھوپھی تھیں، تو ان کی والدہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے قسم اٹھائی تھی کہ میں گھٹنوں کے بل بیت اللہ کا طواف کروں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اپنی ٹانگوں پر سات سات طواف کرو، سات اپنے ہاتھوں کی طرف سے اور سات اپنی ٹانگوں کی طرف سے۔

[٢٦٧٥]..... ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ الْفَقِيهُ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَأَةَ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُطْلَبُ وَلٰكِنْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم جمرہ کو تب تک کنکریاں نہ مارو جب تک کہ سورج نہ طلوع ہو جائے۔

[٢٦٧٦]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ نِسَاءَهُ أَنْ يَخْرُجْنَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَيَرْمِينَ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ تُصْبِحُ فِي مَنْزِلِهَا فَكَانَتْ تَصْنَعُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ. قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ أَزَلْ أَفْعَلُهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو حکم فرمایا کہ وہ مزدلفہ سے رات کو ہی روانہ ہو جائیں اور جمرات کو کنکریاں ماریں، پھر وہ اپنی قیام گاہ میں صبح کریں۔ چنانچہ وہ تادمِ وفات ایسے ہی کرتی رہیں۔ عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں بھی ہمیشہ سے ایسے ہی کرتا ہوں۔

[٢٦٧٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي مَيْمُونُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائی، جس وقت آپ نے

❶ سنن أبي داود: ١٩٤١ ـ مسند أحمد: ٢٠٨٢، ٢٠٨٩، ٢٨٤١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٦٩

بْـنُ يَـحْيَـى بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْأَشَجِّ، حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْـنُ بُـكَيْـرٍ، عَـنْ أَبِيـهِ، قَـالَ: سَـمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُـعَيْـبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: سَـمِـعْـتُ عَـائِشَةَ، تَـقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَضَى حَجَّهُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ. ❶

اپنا حج مکمل کیا۔

[٢٦٧٨]...... ثـنـا مُـحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُـوسُفَ الْـجَـوْهَـرِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَـالَـتْ: كُـنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِيَـدِي بَعْدَمَا يَذْبَحُ وَيَحْلِقُ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے اور (قربانی کا جانور) ذبح کرنے اور سر منڈوانے کے بعد اپنے ہاتھ سے خوشبو لگایا کرتی تھی۔

[٢٦٧٩]...... ثـنـا مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعَـلِـيُّ بْـنُ مُـحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَا: نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْـنُ زَيْـدِ بْـنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ أَبِي بَكْرٍ الْحَزْمِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُـحَـمَّـدٍ، عَـنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِـي إِحْـرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام باندھنے کے وقت احرام باندھنے سے پہلے بھی خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے وقت طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے بھی۔

[٢٦٨٠]...... ثـنـا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْـنِ يَـزْدَادَ الْـكَـاتِبُ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا أَبُو خَـالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الـرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الـلّٰـهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَـوْمِ الـنَّـحْـرِ حَتّٰـى صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ وَمَكَثَ بِـمِـنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّـمْـسُ كُـلَّ جَمْرَةٍ سَبْعَ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کے آخری دن طوافِ افاضہ کیا، یہاں تک کہ آپ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر آپ لوٹ آئے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں ٹھہرے، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ جمرات کو کنکریاں مارتے، ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہتے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس کافی دیر کھڑے ہوتے اور خوب عاجزی و انکساری کا اظہار کرتے، پھر تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارتے لیکن اس کے پاس

❶ صحيح البخاري: ١٥٣٩ـ صحيح مسلم: ١١٨٩ـ مسند أحمد: ٢٤٩٨٨ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٧٢

❷ مسند أحمد: ٢٤١١١ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٦٦، ٣٧٧٠، ٣٧٧١

حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى وَعِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. ❶

کھڑے نہ ہوتے۔

[٢٦٨١]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْشِي فِي رَمْيِهِ الْجِمَارَ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَلَا يَرْكَبُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا. وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذَالِكَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمرات کی رمی کے لیے جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے پیدل ہی چلا کرتے تھے اور ان میں سے کسی کے پاس بھی سوار ہو کر نہیں جاتے تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

[٢٦٨٢]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَالِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَهُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نے نحر کے روز چاشت کے وقت جمرات کی رمی کی اور جو اس کے بعد کی وہ زوالِ آفتاب کے وقت کی تھی۔ ابن ابی شیبہ نے اس طرح بیان کیا: آپ ﷺ نے نحر کے روز چاشت کے وقت جمرۂ عقبہ کی رمی کی، اور اس کے بعد کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے۔

[٢٦٨٣]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٦٨٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ

امام زہری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کی رمی کرتے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے اور جب بھی آپ کنکری پھینکتے تو "اللہ اکبر"

❶ مسند أحمد: ٢٤٥٩٢ ـ سنن أبي داود: ١٩٧٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٦٨ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٧

❷ مسند أحمد: ٥٩٤٤، ٦٢٢٢، ٦٤٥٧

❸ مسند أحمد: ١٤٣٥٤، ١٤٤٣٥، ١٤٦٧١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٨٦

إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ وَيَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّالِثَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ . ❶

کہتے۔ پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رُو ہو کر ٹھہرتے، آپ اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے ہوتے تھے اور دعا فرماتے۔ آپ وہاں کافی دیر تک ٹھہرے رہتے۔ پھر دوسرے جمرہ کے پاس آتے اور اسے بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پھینکتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر بائیں جانب وادی کے قریب اُتر جاتے اور قبلہ رُو ہو کر ٹھہر جاتے، آپ اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے ہوتے تھے اور دعا فرماتے۔ پھر تیسرے جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے پاس ہے، اسے بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پھینکتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر واپس آ جاتے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے سنا، اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

[٢٦٨٥]...... ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ، نا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، نا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ شَاءُوا .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو رخصت دی کہ وہ رات کے وقت بھی رمی کر سکتے ہیں اور دن کے کسی بھی پہر میں جب چاہیں رمی کر سکتے ہیں۔

[٢٦٨٦]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَمَى وَحَلَقَ وَذَبَحَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءُ)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب حاجی رمی کر لے، سر منڈوا لے اور (قربانی کا جانور) ذبح کر لے تو اس کے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

[٢٦٨٧]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا أَبُو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح البخاري: ١٧٥٣ـ مسند أحمد: ٦٤٠٤

❷ مسند أحمد: ٢٥١٠٣

سَعِيدِ الْأَشَجُّ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَأَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَحَلَّ لَكُمُ الثِّيَابُ وَالطِّيبُ)).

جب تم رمی کرلو، سر منڈوالو اور (قربانی کے جانور) ذبح کرلو تو تمہارے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے، کپڑے اور خوشبو بھی حلال ہو جاتی ہے۔

[١/٢٦٨٨]...... وَثنا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءُ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم رمی کرلو، سر منڈوالو اور (قربانی کے جانور) ذبح کرلو تو تمہارے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

[٢/٢٦٨٨]...... وَعَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

[٢٦٨٩]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا أَبِي، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَالِكَ الْيَوْمُ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کو نحر کی شب بھیجا تو انہوں نے فجر سے پہلے رمی کی، پھر انہوں نے جا کر طوافِ افاضہ کیا، اور یہ وہ دن تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں موجود تھے۔

[٢٦٩٠]...... نا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُغَلِّسُ، نا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ح وَثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالُوا: نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا نَفَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، إِلَّا الْحُيَّضُ؛ فَإِنَّ رَسُولَ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص واپس جائے تو اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے، سوائے حائضہ عورتوں کے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے رخصت دی ہے۔ ابو عمار نے یوں بیان کیا ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے؛ تو اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے، سوائے حائضہ عورتوں کے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں رخصت دی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٩٤٢

اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ . وَقَالَ أَبُو عَمَّارٍ: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . ❶

[٢٦٩١]...... ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ أَبُو الْأَشْعَثِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ يَعْنِي الْحَائِضَ تَنْفِرُ، فَقَالَ: تُقِيمُ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ . قَالَ طَاوُسٌ: فَلَا أَدْرِي ابْنُ عُمَرَ نَسِيَهُ أَمْ لَمْ يَسْمَعْ مَا سَمِعَ أَصْحَابُهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَالِكَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ شَهِدْتُهُ وَسُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُنَّ .

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا، یعنی حائضہ کے واپس جانے کے متعلق، تو انہوں نے فرمایا: وہ تب تک قیام ہی کرے گی جب تک کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف نہ ہو جائے۔ طاؤسؒ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھول ہوگئی ہے یا انہوں نے وہ حدیث نہیں سنی جو ان کے ساتھیوں نے سنی ہے؟ پھر اس کے ایک یا دو سال بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حائضہ کے متعلق ہی سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے لیے رخصت دی ہے۔

[٢٦٩٢]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)) . قَالَ عِكْرِمَةُ: فَسَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَا: صَدَقَ . ❷

حجاج بن عمرو انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

[٢٦٩٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

---

❶ صحيح مسلم: ١٣٢٧۔ سنن أبي داود: ٢٠٠٢۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٧٠۔ جامع الترمذي: ٩٤٤۔ السنن الكبرٰى للنسائي: ٤١٨٢۔ صحيح ابن حبان: ٣٨٩٩

❷ سنن أبي داود: ١٨٦٢۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٧٧۔ جامع الترمذي: ٩٤٠۔ سنن النسائي: ٥/ ١٩٨۔ مسند أحمد: ١٥٧٣١۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦١٥، ٦١٦

فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي)).

[٢٦٩٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، وَالْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا خَالِدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَأَبُو عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ حَاطِبٍ، عَنْ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي، وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری موت کے بعد میری (قبر کی) زیارت کی تو اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص حرمین (یعنی مکہ اور مدینہ) میں سے کسی ایک میں فوت ہوا؛ اسے قیامت کے روز (عذاب اور خوف سے) امن پانے والوں میں سے اُٹھایا جائے گا۔

[٢٦٩٥]..... ثنا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، نا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی؛ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

[٢٦٩٦]..... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، وَالْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ، وَحَجَّةٌ قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تین حج کیے، دو حج ہجرت کرنے سے پہلے اور ایک حج کے ساتھ عمرے کو ملایا (یعنی حج قِران کیا)۔

[٢٦٩٧]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نا رَوْحٌ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: الْحَجُّ لِكُلِّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ایک ہی حج فرض ہے، سو جو اس کے بعد (مزید) حج کرے تو وہ نفل ہوگا، اور اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو یہ واجب ہو جاتا، اور اگر واجب ہو جاتا تو نہ تم سنتے اور نہ ہی اس کی طاقت رکھتے۔

عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَالِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَسْمَعُوا وَلَمْ تُطِيقُوا)). ❶

[٢٦٩٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَا قَوْمُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ))، فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ، فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَالِكَ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا بَلْ هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَالِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ عَلَيْكُمْ وَإِذًا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيقُونَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال (واجب ہے)؟ تو رسول اللہ ﷺ اس وقت خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: نہیں، بلکہ (زندگی میں) ایک ہی مرتبہ حج (کرنا واجب) ہے، پھر جو شخص اس کے بعد حج کرے گا تو وہ نفل ہے، اور اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو تم پر (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اور تب تم نہ سن پاتے اور نہ طاقت رکھتے۔

[٢٦٩٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج کرنا ایک ہی بار (فرض) ہے، البتہ جو زیادہ بار کرے گا تو وہ نفلی ہوگا۔

[٢٧٠٠]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❹

اختلاف رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٧٠١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي خَالِي مُوسَى

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٣٠٤، ٢٦٤٢، ٣٣٠٣، ٣٥١٠، ٣٥٢٠

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٠

❸ سنن أبي داود: ٣٣٠٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٨٨٦۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٠

❹ مسند أحمد: ٢٣٠٤۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧١

بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصِبِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. ❶

[۲۷۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدِّينَوَرِيُّ الْمُكْتِبُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ بْنِ صُبَيْحٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ قَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ إِنَّمَا هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ)). قَوْلُهُ: عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ: عَنْ أَبِي سِنَانٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حج کا اعلان کیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا (واجب ہے)؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا، یہ صرف (زندگی میں) ایک ہی بار واجب ہے، اور جو شخص نفلی نیکی کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ قدردان بہت علم والا ہے۔
ان کا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بیان کرنا وہم ہے جبکہ درست عَنْ أَبِي سِنَانٍ ہے، اور یحییٰ بن ابی انیسہ متروک ہے۔

[۲۷۰۳]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو مُوسَى، ح وَثنا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: نا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:۹۷)، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ، فَقَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ))، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدة:۱۰۱) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. وَقَالَ الْأَشَجُّ: نا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِمَامُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' تو لوگوں نے پوچھا: کیا ہر سال (حج کرنا واجب ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اور اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔۔۔الخ﴾ ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال مت کرو کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں، اور اگر تم ان کے متعلق نزولِ قرآن کے زمانے میں پوچھو گے تو وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں گی، (جو بے مقصد سوالات تم کر چکے ہو) ان سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت والا؛ بڑا بردبار ہے۔''

❶ سنن النسائی: ۵/ ۱۱۱

مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ: فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ، فَقَالَ: ((لَا))، وَالْبَاقِي مِثْلُهُ. ❶

اشج کہتے ہیں کہ ہم سے مسجد کوفہ کے امام منصور بن وردان ابومحمد نے بیان کیا۔ اور زعفرانی نے یوں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے پھر کہا: کیا ہر سال؟ آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر کہا: کیا ہر سال؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ باقی حدیث اسی کے مثل ہے۔

[۲۷۰٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا بِالْكُوفَةِ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((لَا بَلْ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَلَوْ قُلْتُ: كُلَّ عَامٍ، لَكَانَتْ كُلَّ عَامٍ))، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: أَحُجُّ مَكَانَ أَبِي فَإِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ؟ فَقَالَ: ((حُجَّ مَكَانَ أَبِيكَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو پکارا اور کہا: کیا ہر سال حج کرنا (واجب) ہے؟ تو آپ ﷺ اس کی بات سن کر کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: نہیں، بلکہ ہر مسلمان پر ایک ہی حج کرنا واجب ہے، اور اگر میں کہہ دیتا کہ ہر سال واجب ہے، تو ہر سال ہی واجب ہو جاتا تھا۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: کیا میں اپنے والد کی جگہ حج کر سکتا ہوں؟ کیونکہ وہ بہت بوڑھے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی جگہ حج کر لو۔

[۲۷۰٥]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ))، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَجَعَلَ يُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا))، ثُمَّ قَالَ: ((دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض کیا ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا، لیکن آپ اس سے اعراض کرتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو (ہر سال ہی) واجب ہو جاتا تھا، اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اس کی ادائیگی نہ کر پاتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک میں خود تمہیں کوئی بات نہ بتلاؤں تب تک تم بھی مجھے چھوڑے رکھا کرو (یعنی اس کے بارے میں مجھ سے سوال مت کیا کرو)، کیونکہ تم سے پہلے لوگ (بے مقصد اور کثرت سے) سوالات کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے ہیں، لہٰذا جب میں تمہیں کوئی حکم دوں؛ اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجا لاؤ

---

❶ مسند أحمد: ٩٠٥

❷ مسند أحمد: ٢٦٦٣، ٢٧٤١، ٢٩٦٩

❸ صحيح مسلم: ١٣٣٧۔ مسند أحمد: ١٠٦٠٧۔ صحيح ابن حبان: ٣٧٠٤، ٣٧٠٥۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٧٢

اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں؛ تو اس سے اجتناب کرو۔

[٢٧٠٦]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَخَطَبَ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض کیا ہے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٢٧٠٧]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، نا الْهَجَرِيُّ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ))، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((وَمَنِ الْقَائِلُ؟))، قَالُوا: فُلَانٌ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا أَطَقْتُمُوهَا وَلَوْ لَمْ تُطِيقُوهَا لَكَفَرْتُمْ))، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدة:١٠١). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ اس نے دوبارہ کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: یہ کون کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ فلاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اگر واجب ہو جاتا تو تم اس کی طاقت نہ رکھتے اور اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے تو تم کفر کے مرتکب ہو جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال مت کرو کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔''

[٢٧٠٨]..... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبدالرحمان! یقیناً لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہمارے پاس موجود ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: پھر جب تم ان سے ملو تو انہیں میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دینا کہ ابن عمر اللہ کے حضور میں تم سے بری

[1] شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٧٣

الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنْ لَيْسَ قَدْرٌ، قَالَ: فَهَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي إِذَا لَقِيتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَرَاءٌ إِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ شَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطَّى حَتّٰى وَرِكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا يَجْلِسُ أَحَدُنَا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتُتِمَّ الْوُضُوءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ))، قَالَ: فَإِنْ فَعَلْتُ هٰذَا فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: صَدَقْتَ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيَّ بِالرَّجُلِ))، فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هٰذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ، فَخُذُوا عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شُبِّهَ عَلَيَّ مُنْذُ أَتَانِي قَبْلَ مَرَّتِي هٰذِهِ وَمَا عَرَفْتُهُ حَتّٰى وَلّٰى)). إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. ❶

ہے اورتم اس سے بری ہو۔ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی وقت ایک آدمی آیا، جس پر سفر کے آثار دِکھائی نہیں دے رہے تھے اور نہ ہی وہ اس شہر کا باسی لگتا تھا۔ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، یہاں تک کہ وہ زمین پر سرین رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسی طرح بیٹھ گیا جس طرح ہم میں سے کوئی نماز میں بیٹھتا ہے۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھا اور کہا: اے محمد! اسلام کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اورتم نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، حج اور عمرے کی ادائیگی کرو، غسلِ جنابت کرو، مکمل وضوء کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے کہا: اگر میں یہ اعمال کرلوں تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ راوی نے باقی حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ ہم نے اسے ڈھونڈا لیکن وہ ہمیں نہ ملا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون تھے؟ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے، جو تمہیں تمہارے دِین کی تعلیم دینے کے لیے تمہارے پاس آئے تھے، لہٰذا ان سے سیکھ لو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اب سے پہلے یہ جب سے میرے پاس آ رہے ہیں کبھی میرے لیے انہیں پہچاننے میں دُشواری نہیں ہوئی اور (آج) میں انہیں پہچان نہیں پایا، یہاں تک کہ یہ واپس چلے گئے۔

یہ اسناد صحیح ثابت ہے۔ اسے امام مسلمؒ نے اس اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٩١، ٣٦٧، ٣٦٨۔ صحيح ابن حبان: ١٦٨، ١٧٣

[٢٧٠٩]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ الْأَنْمَاطِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ، نا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ لِلْأَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسی سال کے لیے) نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ عمرہ قیامت کے دن تک حج میں داخل ہو گیا ہے۔

[٢٧١٠]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ، أنا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ، نا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ، قَالَ: ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابورزین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، انہوں نے اسلام بھی قبول کیا ہے، لیکن نہ تو وہ حج وعمرہ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ سواری کر سکتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے تم حج اور عمرہ کرلو۔
اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٧١١]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). ❸

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد اقصیٰ سے لے کر مسجد حرام تک حج یا عمرے کا احرام باندھا؛ اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

[٢٧١٢]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَحْنَسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ،

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھا تو وہ گناہوں سے اس طرح (پاک) ہو جائے گا جس طرح وہ اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

❶ مسند أحمد: ١٧٥٨٩، ١٧٥٩٠

❷ مسند أحمد: ١٦١٨٤، ١٦١٨٥، ١٦١٩٠۔صحيح ابن حبان: ٣٩٩١۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٥٤٦

❸ سنن أبي داود: ١٧٤١۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٣٠۔سنن ابن ماجه: ٣٠٠١

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). ❶

[٢٧١٣]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتُ أُمَيَّةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھا؛ اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

[٢٧١٤]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عَبْدُ الْحَكِيمِ أَبُو سُفْيَانَ الْخُزَاعِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ يَرْجِعُ كَهَيْئَةِ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج یا عمرہ کیا؛ پھر نہ کوئی بے ہودہ گوئی کی اور نہ گناہ کا کام کیا، تو وہ اس (طرح گناہوں سے پاک صاف) حالت میں واپس آتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

[٢٧١٥]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ: عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ)). ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کیا عورتوں پر بھی جہاد لازم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، حج اور عمرہ (عورتوں کا جہاد ہے)۔

[٢٧١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر بھی جہاد لازم ہے؟ تو آپ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٢٦٥٥٧ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٠١

❷ صحيح البخاري: ١٨٢٠ـ صحيح مسلم: ١٣٥٠ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٨٩ـ مسند أحمد: ٧١٣٦، ٧٣٨١، ٩٣١١ـ صحيح ابن حبان: ٣٦٩٤

❸ مسند أحمد: ٢٤٤٦٣

الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ، الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ)). ❶

نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد لازم ہے جس میں قتال نہیں ہوتا، (اور وہ) حج اور عمرہ ہے۔

[٢٧١٧]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَابُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَّا أَهْلَ مَكَّةَ فَإِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَافُهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَلْيَخْرُجُوا إِلَى التَّنْعِيمِ ثُمَّ يَدْخُلُونَهَا مُحْرِمِينَ وَاللهِ مَا دَخَلَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَطُّ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا. ❷

عطاء بن ابی رباحؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج وعمرہ؛ دونوں تمام لوگوں پر فرض ہیں، سوائے اہل مکہ کے۔ ان کا عمرہ طواف ہی ہے، لیکن اگر وہ انکار کریں تو انہیں چاہئے کہ مقام تنعیم کی طرف نکل جائیں، پھر وہاں سے احرام کی حالت میں داخل ہوں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ مکہ میں صرف حج یا عمرے کی نیت سے ہی داخل ہوئے ہیں۔

[٢٧١٨]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتُمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا بَدَأْتَ)). ❸

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً حج اور عمرہ دو فریضے ہیں، تم ان دونوں میں سے جس سے بھی ابتدا کرلو؛ کوئی مضائقہ نہیں۔

[٢٧١٩]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ، فَقَالَ: ((صَلَاتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا بَدَأْتَ)).

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ دو نمازیں ہیں، تم ان دونوں میں سے جسے بھی پہلے ادا کرلو؛ کوئی حرج نہیں۔

[١/٢٧٢٠]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کی مخلوق

❶ مسند أحمد: ٢٤٣٨٣۔ صحيح ابن حبان: ٣٧٠٢

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٠

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣٥١۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧١

وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَاجِبَتَانِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَى ذَالِكَ سَبِيلًا، فَمَنْ زَادَ بَعْدَهُمَا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ وَتَطَوُّعٌ. قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ فِي أَهْلِ مَكَّةَ شَيْئًا.

میں سے جو بھی شخص ہے اس پر حج اور عمرہ دونوں واجب ہیں، جو ان کی ادائیگی کے لیے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو ان دونوں کے بعد کچھ اضافی کرے تو وہ بہتر اور نفل ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں اہل مکہ کے بارے میں کچھ بھی فرماتے نہیں سنا۔

[۲/۲۷۲۰]..... قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمرہ بھی اس شخص پر حج کی طرح ہی واجب ہے جو اس کی ادائیگی کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو۔

[۲۷۲۱]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ، وَهُوَ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ.

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمرہ بھی حج کی طرح واجب ہے اور یہ چھوٹا حج ہے۔

[۲۷۲۲]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ، وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ.

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج اکبر نحر کا دن ہے اور حج اصغر عمرہ ہے۔

[۲۷۲۳]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيهِ: ((وَأَنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ وَلَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ)). ❶

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل یمن کی جانب ایک خط لکھا اور وہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا، اس میں مرقوم تھا کہ عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو صرف پاک شخص ہی چھوئے۔

[۲۷۲٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نماز، زکاۃ اور حج کے متعلق سوال کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے

❶ سلف برقم: ٤٣٩

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ أَوَاجِبٌ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: ((لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ)). رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ. ❶

عمرے کے متعلق سوال کیا کہ کیا یہ بھی واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ تمہارا عمرہ کرنا تمہارے لیے ہی بہتر ہے۔
یحییٰ بن ایوب نے اسے ابن جریج اور حجاج سے روایت کیا، انہوں نے ابن منکدر سے اور انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا ہے۔

[٢٧٢٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ؟ قَالَ: ((لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عمرہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ تمہارا عمرہ کر لینا تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔

[٢٧٢٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

مذکورہ اسناد کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٧٢٧]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالُوا: نا ابْنُ عُفَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ؟ فَرِيضَتُهَا كَفَرِيضَةِ الْحَجِّ؟ قَالَ: ((لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عمرہ واجب ہے؟ کیا یہ حج کی طرح ہی فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ تمہارا عمرہ کر لینا تمہارے ہی لیے بہتر ہوگا۔

[٢٧٢٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ يَعْقُوبَ أَبُو الْفَضْلِ، نا الْحَسَنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْحُلْوَانِيُّ، نا مِهْرَانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے ان کے اس عمرے میں فرمایا جو انہوں نے کیا تھا کہ یقیناً تمہارے عمرے کا اجر تمہارے خرچ کے بہ قدر ہی ملے گا۔

❶ مسند أحمد: ١٤٣٩٧ - جامع الترمذي: ٩٣١ - السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣٤٩

❷ انظر ما قبله

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا الَّتِي اعْتَمَرَتْهَا: ((إِنَّمَا أَجْرُكِ مِنْ عُمْرَتِكِ عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ)). ❶

[٢٧٢٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عَتَّابٍ أَبُو عُثْمَانَ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا: ((إِنَّ لَكِ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے عمرے کے سلسلے میں فرمایا: یقیناً تمہیں تمہاری مشقت اور تمہارے خرچ کے مطابق اَجر ملے گا۔

[٢٧٣٠]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، نا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يُمْسِكُ الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتَّى يَفْتَتِحَ الطَّوَافَ.

عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمرہ کرنے والا تب تک تلبیہ نہ روکے جب تک کہ طواف شروع نہ کر لے۔

[٢٧٣١]...... ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، قَالَ: ((يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَحْدَهُ وَلَا يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھانا چاہے: وہ بیت اللہ کے سات طواف کرے گا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گا، پھر جب نحر کا دِن آئے گا تو صرف بیت اللہ کا طواف کرے گا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرے گا۔

[٢٧٣٢]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقِيلَ لِعَلِيٍّ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا، فَلَبَّى عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ

سعید بن میبؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے حج کیا، جب یہ دونوں اصحاب راستے میں ہی تھے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اُٹھانے سے منع فرما دیا۔ اس بات کا ذکر جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا کہ انہوں نے تو تمتع سے منع کر دیا ہے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو کہ وہ چل پڑے ہیں تو تم بھی چل پڑو۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے عمرے کا احرام باندھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں منع نہیں کیا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے یہ خبر (درست) نہیں پہنچی کہ آپ عمرے کا فائدہ اٹھانے سے

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٢

❷ انظر ما قبله

التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ؟ قَالَ: بَلٰى ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَمَتَّعَ؟ قَالَ: بَلٰى . ❶

منع فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔

[۲۷۳۳]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، قَالَ: حَجَّ عُثْمَانُ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أُخْبِرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى أَصْحَابَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَصْحَابِهِ: ((إِذَا ارْتَحَلَ عُثْمَانُ فَارْتَحِلُوا)) ، قَالَ: فَأَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ عُثْمَانُ ، فَقَالَ لَهُ: أَلَمْ أُخْبَرْ عَنْكَ أَنَّكَ نَهَيْتَ أَصْحَابَكَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ يَعْنِي إِلَى الْحَجِّ؟ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَمَتَّعَ؟ قَالَ: بَلٰى . قَالَ سَعِيدٌ: فَلَا أَدْرِي مَا أَجَابَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا، ابھی آپ راستے میں ہی تھے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اُٹھانے سے منع کر دیا ہے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جب عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوں تو تم بھی روانہ ہو جانا۔ پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا احرام باندھا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا مجھے آپ کے حوالے سے یہ بات (درست) پتہ چلی ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں کو حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اُٹھانے سے منع فرمایا ہے؟ کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ سعیدؒ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا جواب دیا۔

[۲۷۳٤]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا)) . قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحَدَّثَنَاهُ حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا)) . قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا الْحَدِيثُ كَتَبَهُ مَعَنَا مِرْبَعٌ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَدِمُوا فَكَانَ فِي فَوَائِدِهِمْ . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا "میں حج وعمرہ؛ دونوں کی اکٹھی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔" یزید بن زُریع کہتے ہیں کہ ہم سے حُمید نے بیان کیا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا "میں حج وعمرہ؛ دونوں کی اکٹھی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔"
ابن صاعد نے ہم سے کہا: اس حدیث کو ہمارے ساتھ مربع اور ان کے اصحاب نے لکھا، پھر وہ آگے بڑھ گئے اور یہ ان کے فوائد میں شامل ہو گئی۔

[۲۷۳٥]...... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، نا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج وعمرہ کو جمع کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اس کے بعد آپ حج

❶ صحيح البخاري: ١٥٦٩ ـ صحيح مسلم: ١٢٢٣ ـ مسند أحمد: ٤٠٢ ، ٤٢٤ ، ١١٤٦

❷ مسند أحمد: ١٢٠٩١ ، ١٢٨٧٠ ، ١٣٨٠٦

بْـنُ أَبِـي خَـالِـدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيـهِ، قَـالَ: إِنَّـمَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍّ بَعْدَهَا. ❶

نہیں کر سکیں گے۔

[۲۷۳٦]...... ثـنـا عَبْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْـنُ زَكَـرِيَّـا أَبُـو زِيَـادٍ، عَـنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، حَـدَّثَـنِـي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَـى ابْـنِ عَبَّـاسٍ، فَـقَـالَ لَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ فَقَالَ شَـرِبْـتُ مِـنْ زَمْـزَمَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشَرِبْتَ مِنْهَـا كَـمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَـالَ: إِذَا شَـرِبْـتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ الـلّٰـهِ وَتَـنَـفَّـسْ ثَلَاثًـا وَتَـضَلَّعْ مِنْهَا، فَإِذَا فَرَغْتَ فَـاحْـمَـدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((آيَةُ بَيْـنَـنَـا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ)). ❷

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، تو آپ نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: میں زم زم پی کر آیا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: کیا تم نے آبِ زم زم ویسے ہی پیا ہے جس طرح پینا چاہیے؟ اس نے کہا: اے ابن عباس! کیسے پینا چاہیے؟ تو آپ نے فرمایا: جب تم زم زم پینے لگو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ، بسم اللہ پڑھو، تین سانس میں پیو اور خوب سیر ہو کر پیو۔ پھر جب تم پی کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا شکر ادا کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقوں کے درمیان یہ نشانی ہے کہ وہ زم زم سیر ہو کر نہیں پیتے۔

[۲۷۳۷]...... ثـنـا مُـحَـمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَـنْـصُـورٍ الـرَّمَـادِيُّ، نـا مُـحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، نا إِسْـمَـاعِيـلُ بْـنُ زَكَـرِيَّا، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، حَـدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل مروی ہے۔

[۲۷۳۸]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ مَخْلَدٍ، نـا عَبَّـاسٌ الـتَّـرْقُـفِـيُّ، نـا حَـفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي الْـحَـكَـمُ، عَـنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَـرِبَ مِـنْ زَمْـزَمَ، قَـالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب زم زم پیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔''

[۲۷۳۹]...... ثـنـا عُـمَـرُ بْـنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثنا مُـحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آبِ زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ پورا ہوتا

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٦٤٥

❷ سنن ابن ماجه: ٣٠٦١ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٢

بْـنُ حَبِيبِ الْجَارُودِيُّ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْـنِ أَبِـي نَـجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَـاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَـهُ ، إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللهُ ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ أَشْبَعَكَ اللهُ بِهِ ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَـطَـعَـهُ الـلّٰـهُ ، وَهِـيَ هَـزْمَةُ جِبْـرِيلَ وَسُقْيَا اللهِ إِسْمَاعِيلَ)) . ❶

ہے، اگر تم اسے شفا حاصل کرنے کے لیے پیتے ہو تو اللہ تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے سیر ہونے کے لیے پیتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں سیر کر دے گا اور اگر اسے اپنی پیاس بجھانے کے لیے پیتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی بجھا دے گا۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کی لات ہے (جوانہوں نے زمین پر ماری تو پانی نکل آیا) اور اللہ تعالیٰ کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پلایا ہوا پانی ہے۔

[٢٧٤٠]...... ثـنـا مُـحَـمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَـنْ عَـمْـرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الـلّٰـهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْزَقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزَمِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا چہرہ اور سینہ ملتزم کے ساتھ چمٹاتے دیکھا۔

[٢٧٤١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نـا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ ، ثـنـا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَـنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود پر سجدہ کیا۔

[٢٧٤٢]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَـغَـوِيُّ ، نـا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَـنْ عَـطَـاءٍ ، قَـالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَابْـنَ عُـمَـرَ ، وَجَـابِـرَ بْـنَ عَبْـدِ اللهِ إِذَا اسْتَلَمُوا الْـحَجَرَ قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ ، فَقُلْتُ: وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ حَسِبْتُهُ كَثِيرًا .

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب انہوں نے استلام کیا تو اپنے ہاتھوں کو چوما۔ (ابن جریج کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: اور ابن عباس؟ تو انہوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو میں نے بہت بار دیکھا۔

[٢٧٤٣]...... ثـنـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا الرَّمَادِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، أنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رُکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور اپنا رُخسار مبارک اس پر رکھ لیتے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٦٤

❸ مسند الشافعي: ١/ ٣٤١ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٧٥ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٥ـ مسند الدارمي: ١٨٧٢ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٧١٤

مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

[٢٧٤٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، أَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ)). ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خشکی کا شکار تمہارے لیے حالتِ احرام میں حلال ہے، بشرطیکہ تم نے اسے شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لیے نہ کیا گیا ہو۔

[٢٧٤٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ، أنا الشَّافِعِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٧٤٦]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٢٧٤٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا أَشْهَبُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اس سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل منقول ہے۔

[٢٧٤٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ، نا الشَّافِعِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ

یہ بھی سند کا ہی بیان ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٨٥١ ـ جامع الترمذي: ٨٤٦ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٧٨ ـ مسند أحمد: ١٤٨٩٤، ١٥١٥٨، ١٥١٨٥ ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٦٤١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٧١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٢ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ١٩٠

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ابْنُ أَبِي يَحْيَى أَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَمَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى.

[٢٧٤٩]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمْ، فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَأَنِّي لِهَذَا اصْطَدْتُهُ لَكَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: اصْطَدْتُهُ لَكَ، وَقَوْلُهُ: وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ مَعْمَرٍ وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ. ❶

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صلح حدیبیہ کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (عمرے کے لیے) روانہ ہوا تو میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا اور میں نے نہ باندھا۔ پھر مجھے ایک جنگلی گدھا دکھائی دیا تو میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کا شکار کر لیا۔ پھر میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا اور یہ بھی بتلایا کہ میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا، اسی لیے میں نے یہ آپ کے لیے شکار کیا ہے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو یہ بتلایا کہ میں نے یہ آپ کے لیے شکار کیا ہے تو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ کھا لیں، لیکن آپ نے نہیں کھایا۔

ابوبکرؒ نے ہم سے فرمایا: راوی کا یہ بیان کہ ''میں نے یہ آپ کے لیے شکار کیا ہے'' اور یہ بیان کہ ''آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ نہ کھایا'' میرے علم میں معمر کے سوا کوئی نہیں ہے جس نے ان الفاظ کو اس حدیث میں ذکر کیا ہو اور یہ اس حدیث کے موافق ہے جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[٢٧٥٠]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَكْبٍ فَأُهْدِيَ لَهُ طَائِرٌ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ وَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: أَنَأْكُلُ مِمَّا لَسْتَ مِنْهُ آكِلًا؟ فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ فِي ذَاكُمْ مِثْلَكُمْ إِنَّمَا اصْطِيدَ لِي وَأُمِيتَ بِاسْمِي.

عبدالرحمان بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قافلے کے ہمراہ عمرہ ادا کیا۔ انہیں ایک پرندہ تحفے میں دیا گیا تو انہوں نے لوگوں کو وہ کھانے کا کہہ دیا لیکن خود کھانے سے انکار کر دیا۔ تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم اسے کھا لیں جسے آپ نہیں کھا رہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرا معاملہ تمہارے جیسا نہیں ہے، یہ شکار میرے لیے کیا گیا ہے اور میرے نام پہ اس کو مارا گیا ہے (یعنی مجھے تحفہ دینے کے لیے)۔

❶ مسند أحمد: ٢٢٥٦٩۔سنن ابن ماجه: ٣٠٩٣۔السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٨٨۔صحيح ابن خزيمة: ٢٦٣٥۔صحيح ابن حبان: ٣٩٧٧

[۲۷۵۱]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْكَاهِلِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنِّي رَجُلٌ أُكْرِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّهُ لَا حَجَّ لَكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ (البقرة:۱۹۸)، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لَكَ حَجًّا)). ❶

ابواُمامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں ایسا آدمی ہوں کہ میں ان دِنوں میں چیزیں کرائے پر دیتا ہوں (اور ساتھ حج بھی کر لیتا ہوں) جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوتا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھی آپ ﷺ سے اسی کے مثل سوال کیا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ ”تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تمہارا حج ہو گیا۔

[۲۷۵۲]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا قَوْمٌ نُكْرِي ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ: ((أَنْتُمْ حُجَّاجٌ)).

ابواُمامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ کرائے پر چیزیں دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے نبی ﷺ سے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم حاجی ہو (یعنی تمہارا حج ہو گیا)۔

[۲۷۵۳]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۲۷۵۴]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا نا هُشَيْمٌ، نا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے (قربانی کا جانور) ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا تھا یا رمی کرنے سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا تھا، تو آپ ﷺ فرمانے لگے: کوئی حرج نہیں، کوئی گناہ نہیں۔

[۲۷۵۵]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ نا أَبُو مُوسَى نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

بنو تیم اللہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا۔ پھر راوی نے نبی ﷺ سے اسی پہلی حدیث

❶ مسند أحمد: ٦٤٣٤، ٦٤٣٥

❷ سلف برقم: ٢٥٧١

رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

کے مثل ہی بیان کیا۔

[٢٧٥٦]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا قَوْمٌ نُكْرِي فَهَلْ لَنَا مِنْ حَجٍّ؟ قَالَ: أَلَسْتُمْ تَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَتَأْتُونَ الْمُعَرَّفَ وَتَرْمُونَ الْجِمَارَ وَتَحْلُقُونَ رُءُوسَكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِي سَأَلْتَنِي فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ (البقرة:١٩٨)، فَقَالَ: أَنْتُمْ حُجَّاجٌ. ❶

ابواُمامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ کرائے پر چیزیں دیتے ہیں (اور ساتھ حج بھی کر لیتے ہیں) تو کیا ہمارا حج ہو جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے؟ میدانِ عرفات میں نہیں آتے؟ جمرات کو کنکریاں نہیں مارتے؟ اور اپنے سر نہیں منڈواتے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے اسی کے متعلق سوال کیا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہ دیا، یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر آپ کے پاس تشریف لائے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ ''تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم حاجی ہو (یعنی تمہارا حج ہو گیا)۔

[٢٧٥٧]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَرَاهُ رَفَعَهُ، قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنِّي صَرُورَةٌ. ❷

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے مرفوع روایت کیا (یعنی نبی ﷺ نے فرمایا:) تم میں سے کوئی بھی شخص ایسے بالکل نہ کہے کہ میں ''صرورۃ'' ہوں۔ (صرورۃ سے مراد وہ شخص ہے جو استطاعت کے باوجود حج کرنے سے اعراض کرے)۔

[٢٧٥٨]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ، نا أَبِي، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ: صَرُورَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ مسلمان کو ''صرورۃ'' کہا جائے۔

[٢٧٥٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٦٤٣٤

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ١٦٥

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَتَطَاوَلَ فِي غَرْزِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: ((أَلَا تَسْمَعُونَ؟))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ: مَا تَقُولُ أَوْ مَا تُرِيدُ؟ فَقَالَ: ((أَطِيعُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)). قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً. [1]

کو فرماتے سنا، جبکہ آپ حجۃ الوداع میں اپنی جدعاء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے تو آپ اونٹنی کی رکاب میں پاؤں رکھ کر اونچے ہوئے اور فرمایا: کیا تم سن نہیں رہے؟ لوگوں میں آخر سے ایک آدمی بولا: (حضور! ہم سن رہے ہیں، فرمائیے) آپ کیا فرماتے ہیں؟ یا (کہا کہ) آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کی اطاعت بجا لاؤ، پانچ وقت کی نمازیں پڑھو، اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو، اپنے مہینے (یعنی ماہِ رمضان) کے روزے رکھو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو (ان اعمال کے بدلے میں) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (سلیمان بن عامرؒ کہتے ہیں) میں نے پوچھا: جب آپ نے یہ حدیث کتنے عرصے سے سن رکھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ حدیث تیس سال کی عمر میں سنی تھی۔

[٢٧٦٠]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ح وَثنا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْجَمَلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ إِحْرَامٌ إِلَّا فِي وَجْهِهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت پر احرام لازم نہیں ہے، مگر اس کے چہرے میں۔

[٢٧٦١]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا وَإِحْرَامُ الرَّجُلِ فِي رَأْسِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے اور آدمی کا احرام اس کے سر میں ہوتا ہے (یعنی عورت چہرے کو نہیں چھپائے گی اور آدمی سر کو نہیں ڈھانپے گا)۔

[٢٧٦٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَخْرُجُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالتِ احرام میں روانہ ہوتیں تو جب ہمارا سامنا قافلوں سے ہوتا تو ہم اپنے چہروں پر کپڑا لٹکا لیتیں۔

[1] مسند أحمد: ٢٢١٦١ ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٦٣

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا الْتَقَيْنَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلٰى وُجُوهِنَا سَدْلًا . ❶

[٢٧٦٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَإِذَا لَقِينَا الرَّاكِبَ أَرْسَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُءُوسِنَا عَلٰى وُجُوهِنَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا . خَالَفَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو جب کسی سوار سے سامنا ہوتا تو ہم اپنے اپنے سروں سے اپنے چہرے پر کپڑے لٹکا لیتیں اور جب وہ ہم سے آگے گزر جاتا تو ہم کپڑے اُٹھا دیتیں۔
ابن عیینہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[٢٧٦٤]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: كُنَّا نَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَيَمُرُّ بِنَا الرَّاكِبُ فَتَسْدِلُ الْمَرْأَةُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا . ❸

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں تو جب ہمارے پاس سے کوئی سوار گزرتا تو عورت اپنے سر سے اپنے چہرے پر کپڑا لٹکا لیتی۔

[٢٧٦٥]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْهِ وَيُغَسَّلَ وَلَا يُغَطِّي وَجْهَهُ وَلَا يَمَسَّ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا . لَفْظُ ابْنِ مَخْلَدٍ . ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو اس کی اونٹنی نے اس زور سے گرایا کہ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، وہ حالتِ احرام میں تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، اس کو غسل دیا جائے، اس کے چہرے کو نہ ڈھانپا جائے اور اس کو خوشبو نہ لگائی جائے، کیونکہ یقیناً وہ روزِ قیامت تلبیہ کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔

[٢٧٦٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عورتوں پر بیت اللہ کا رمل نہیں ہے اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی ہے۔ (طوافِ قدوم میں پہلے تین چکروں میں کندھے ہلا ہلا کر آہستہ آہستہ دوڑنا ''رمل'' کہلاتا ہے)۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٤٠٢١ ـ سنن أبي داود: ١٨٣٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٣٥ ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٦٩١
❷ مسند أحمد: ٢٤٠٢١
❸ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٦٠٨
❹ سيأتي برقم: ٢٧٦٩

[٢٧٦٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَا تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ. وَقَالَ ابْنُ بُهْلُولٍ: لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ عَلَى الصَّفَا وَلَا عَلَى الْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عورت صفا و مروہ کے اوپر نہیں چڑھے گی اور نہ ہی بلند آواز سے تلبیہ کہے گی۔ ابن بہلول نے یوں بیان کیا ہے کہ عورت نہ تو صفا پر چڑھے گی اور نہ مروہ پر۔ انہوں نے اس سے زیادہ بیان نہیں کیا۔

[٢٧٦٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عورتوں کے لیے بیت اللہ کی سعی (رمل) اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں ہے۔

[٢٧٦٩]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا خَرَّ عَنْ رَاحِلَتِهِ غَدَاةَ عَرَفَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عرفہ کی صبح ایک آدمی اپنی سواری سے گر پڑا اور مر گیا، وہ حالتِ احرام میں تھا۔ نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا چہرہ مت ڈھانپنا، کیونکہ یہ روزِ قیامت تلبیہ کہتا ہوا ہی اٹھایا جائے گا۔

[٢٧٧٠]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ: ((وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ)).

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے، اور (اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا سر مت ڈھانپنا۔

[٢٧٧١]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں

[1] صحيح مسلم: ١٢٠٦ - سنن النسائي: ٥/ ١٩٧ - سنن ابن ماجه: ٣٠٨٤ - مسند أحمد: ١٨٥٠، ١٩١٤، ١٩١٥، ٢٣٩٤ - صحيح ابن حبان: ٣٩٥٧، ٣٩٥٨، ٣٩٥٩ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٥٤، ٢٥٦، ٢٥٧

عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ، يَقُولُ: سَمِعَ عَمْرٌو، سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَادْفِنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).

نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا تو اس کی موت واقع ہوگئی اور وہ حالتِ احرام میں تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں (کفن دے کر) دفن کر دو اور اس کا سر مت ڈھانپنا، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو روزِ قیامت تلبیہ کہتے ہوئے ہی اٹھائے گا۔

[۲۷۷۲]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ، قَالَ: ((خَمِّرُوهُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے احرام میں فوت ہو جانے والے کے متعلق فرمایا: ان کو ڈھانپ دو اور یہود کے ساتھ مشابہت مت کرو۔

[۲۷۷۳]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّيُوطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ مِثْلَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَمِّرُوا وُجُوهَ مَوْتَاكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدگان کے چہرے ڈھانپ دیا کرو اور تم یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔

[۲۷۷۴]..... قُرِئَ عَلَى ابْنِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي)). قَالَ: وَحَدَّثَنَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حالتِ احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آیا تو وہ اپنے اونٹ سے گر پڑا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اسے (کفن میں) دو کپڑے پہناؤ اور اس کا سر مت ڈھانپنا، کیونکہ یہ روزِ قیامت تلبیہ پکارتے ہوئے ہی آئے گا۔

ہم سے عبدالمجید نے بیان کیا، اس نے ابن جریج سے روایت کیا کہ اس نے کہا: میں نے عمرو سے پوچھا کہ سعید بن جبیرؒ نے آپ کو بتلایا تھا کہ وہ آدمی کہاں گرا تھا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔

عَبْدُ الْمَجِيدِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرًوا هَلْ أَخْبَرَ دَمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَيْنَ خَرَّ الرَّجُلُ؟ قَالَ: لَا .

[۲۷۷۵]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرٍو إِيَّايَ عَنْهُ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَكَذَالِكَ رَوَاهُ الْبُرْسَانِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا .

ایک اور سند کے ساتھ اسی حدیث کے مثل منقول ہے۔ ابن صاعد کہتے ہیں: اسی طرح اسے برسانی نے ابن جریج سے دونوں اسناد کے ساتھ اکٹھا روایت کیا۔

[۲۷۷٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو القَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمِّرُوا وُجُوهَ مَوتَاكُمْ ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے فوت شدگان کے چہرے ڈھانپ دیا کرو اور تم یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔

[۲۷۷۷]..... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ يَتْبَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَّ عَنْ بَعِيرِهِ فَوَقَصَتْهُ وَقْصًا فَمَاتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حالتِ احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا آ رہا تھا کہ وہ اپنے اونٹ سے گر پڑا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اسے (کفن میں) دو کپڑے پہناؤ اور اس کا سر مت ڈھانپنا، کیونکہ یہ روزِ قیامت تلبیہ پکارتے ہوئے ہی آئے گا۔

[۲۷۷۸]..... ثنا أَبُو حَامِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرٍو إِيَّايَ .

اختلافِ سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۲۷۷۹]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ ، نا عَائِذٌ الْمُكْتِبُ ، عَنْ عَطَاءٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی حج یا عمرہ کرنے والا شخص اس حالت میں فوت ہو جائے تو اس کی نہ تو پیشی ہوگی اور نہ اس سے حساب لیا جائے گا، بلکہ

بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ فِي هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ)). ❶

اسے کہا جائے گا کہ جنت میں چلے جاؤ۔

[۲۷۸۰]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). ❷

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر تھے، تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ سر منڈوا دیں، جبکہ وہ حدیبیہ کے مقام پر ہی تھے۔ اور آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ واضح نہیں کیا تھا کہ وہ وہیں احرام کھول دیں گے، جبکہ لوگ یہ اُمید لگائے ہوئے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فدیے کی آیت نازل فرما دی، تو رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ چھ مسکینوں کو ایک فرق (تین صاع) کھلائیں، یا ایک بکری کی قربانی کریں، یا تین دن کے روزے رکھیں۔

[۲۷۸۱]..... ثنا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ، فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟))، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَحْلِقَ وَيَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يَنْسُكَ. قَالَ سُفْيَانُ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے سر کی جائیں تمہیں تکلیف میں ڈال رہی ہیں؟ پھر نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ سر منڈوا دیں اور تین دن کے روزے رکھیں، یا چھ مسکینوں کو ایک فرق (تین صاع) کھلائیں، یا قربانی کریں۔ سفیانؒ فرماتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ﴾ "جو شخص مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ ادا کر دے۔"

❶ أخرجه اسحاق بن راهويه: ١٧٥٤ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٦٠٨

❷ صحيح البخاري: ١٨١٧ـ صحيح مسلم: ١٢٠١ـ سنن أبي داود: ١٨٥٦ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٧٩ـ جامع الترمذي: ٩٥٣ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩٤ـ مسند أحمد: ١٨١٠١ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٧٨

فِفِدْيَةٌ﴾ (البقرة:١٩٦) الحديث .

[٢٧٨٢]...... ثنا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأُبُلِّيُّ، قَالُوا: نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ تَتَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف میں ڈال رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ سر منڈوا دیں، جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے، اور آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ واضح نہیں کیا کہ وہ وہیں احرام کھول دیں گے، جبکہ لوگ یہ اُمید لگائے ہوئے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فدیے (کی آیت) نازل فرما دی، تو رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ چھ مسکینوں کو ایک (تین صاع) کھلائیں، یا ایک بکری کی قربانی کریں، یا تین دن کے روزے رکھیں۔

[٢٧٨٣]...... حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَيُّوبَ، وَسَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: مَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((احْلِقْ))، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (البقرة:١٩٦) . فَالصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ حدیبیہ کے مقام پر اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سر منڈوا دو۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ''جو شخص مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزوں سے، یا صدقے سے، یا قربانی سے فدیہ ادا کر دے۔'' روزے رکھنے ہوں تو تین رکھے، صدقہ کرنا ہو تو چھ مسکینوں کو ایک فرق (یعنی تین صاع) کھلائے اور قربانی کرنی ہو تو ایک بکری کی کرے۔

[٢٧٨٤]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا دَاوُدُ بْنُ

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، ان کے بال گھنے تھے اور ہر بال کی

أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَلَهُ وَفْرَةٌ وَبِأَصْلِ كُلِّ شَعْرَةٍ وَبِأَعْلَاهَا قَمْلَةٌ أَوْ صُؤَابٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا الْأَذَى أَمَعَكَ نُسُكٌ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ، بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينٍ صَاعٌ)). ❶

جڑ میں اور اس کے اوپر جوئیں یا لیکھیں تھیں، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً یہ بہت تکلیف ہے، کیا تمہارے ساتھ قربانی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تین دن کے روزے رکھ لو، یا تین صاع کھجوریں کھلا دو اور ہر دو مسکینوں کو ایک صاع دو۔

[٢٧٨٥]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُزَنِيُّ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمُحْرِمِ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، قَالَ: يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ كَفٍّ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

عطاءؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس مُحرم کے بارے میں؛ کہ جو اپنے ناخن کاٹ لے، فرمایا: وہ ہر ہاتھ کے بدلے میں طعام کا ایک صاع کھلائے۔

[٢٧٨٦]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُونَ مِنْ مِنًى إِلَى وُجُوهِهِمْ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ وَرَخَّصَ لِلْحَائِضِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ منیٰ سے ہی سیدھے اپنے گھروں کو لوٹ جایا کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے، البتہ آپ نے حائضہ عورتوں کو رخصت دی۔

[٢٧٨٧]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخُتُلِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ كَرَا بُيُوتِ مَكَّةَ أَكَلَ نَارًا)). ❸

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مکہ کے گھروں کا کرایہ کھایا؛ اس نے (جہنم کی) آگ کھائی۔

[٢٧٨٨]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زُهَيْرُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گن کر کنکریاں مارنے کا حکم اسی

---

❶ مسند أحمد: ١٨١٢٤

❷ مسند أحمد: ١٩٣٦ ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٩٧

❸ سنن ابن ماجه: ٣١٠٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٣٥

مُحَمَّدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّمَا جُعِلَ الْحَصٰى لِيُحْصٰى بِهِ التَّكْبِيرَ . يَعْنِي حَصَى الْجِمَارِ .

لیے دیا گیا ہے تا کہ اس کے ساتھ تکبیر کو شمار کیا جائے، یعنی جمرات کو کنکریاں مارنا۔

[٢٧٨٩]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا أَبِي، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنٍ لِأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجِمَارُ الَّتِي يُرْمَى بِهَا كُلَّ عَامٍ فَنَحْتَسِبُ أَنَّهَا تَنْقُصُ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ مَا تُقُبِّلَ مِنْهَا رُفِعَ وَلَوْلَا ذَالِكَ لَرَأَيْتَهَا أَمْثَالَ الْجِبَالِ)) . ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان جمرات کو ہر سال ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کم ہوتی رہتی ہیں (یعنی جتنی تعداد میں کنکریاں مری جاتی ہیں اتنی تعداد میں یہاں پڑی ہوئی دکھائی نہیں دیتیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جسے قبول کر لیا جاتا ہے؛ اسے اُٹھالیا جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتو تم انہیں پہاڑوں کی مانند دیکھو۔

[٢٧٩٠]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَتِيقِ، نا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، نا أَبُو ضَمْرَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيُعَجِّلِ الرِّحْلَةَ إِلٰى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِهِ)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنا حج پورا کر لے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی سے اپنے اہل خانہ کی طرف روانہ ہو جائے، کیونکہ یہ اس کے لیے عظیم ترین اجر کا باعث ہے۔

[٢٧٩١]..... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ، قَالَا: نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرٍ فَلْيُهْدِ إِلٰى أَهْلِهِ وَلْيُطْرِفْهُمْ وَلَوْ كَانَتْ حِجَارَةً)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سفر سے (واپس) آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے کوئی ہدیہ لائے اور انہیں تحفہ پیش کرے، خواہ ایک پتھر ہی ہو۔

[٢٧٩٢]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ، قَالُوا: نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ تعداد کے اعتبار سے یوم عرفہ کی بہ نسبت زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہو، اللہ

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٦ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٥/ ١٢٨

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٧ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٥/ ٢٥٩

مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ عَدَدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَأَنَّهُ لَيَدْنُو عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟)). ❶

عزوجل قریب ہو جاتا ہے، پھر ان کی وجہ سے فرشتوں پر اظہارِ فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟

[٢٧٩٣]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ، نا أَبِي، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ: الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ، وَمِقْيَسٌ، وَهِلَالُ بْنُ خَطَلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ)). فَأَمَّا الْحُوَيْرِثُ فَقَتَلَهُ عَلِيٌّ، وَأَمَّا مِقْيَسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحًا، وَأَمَّا هِلَالُ بْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ، وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ تُغَنِّيَانِ بِهِجَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الْأُخْرٰى فَأَسْلَمَتْ. ❷

سیدنا سعید مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: چار افراد کو میں حِل وحرم میں امان نہیں دوں گا (یعنی ان چار افراد کو میری طرف سے نہ تو حدودِ حرم میں کوئی پناہ حاصل ہے اور نہ ہی اس سے باہر:) حُویرث بن نُقید، مِقیس، ہلال بن خطل اور عبداللہ بن ابی سرح۔ حُویرث کو تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا، مِقیس کو اس کے چچازاد لحا نے قتل کر ڈالا، ہلال بن خطل کو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، اور عبداللہ بن ابی سرح کے لیے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے امان طلب کر لی، وہ ان کا رضاعی بھائی تھا۔ مِقیس کی دو لونڈیاں تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں گانے گایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک تو قتل کر دی گئی تھی اور دوسری بچ کر بھاگ گئی تھی، پھر وہ مسلمان ہوگئی تھی۔

[٢٧٩٤]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، وَكَانَ يُسَمَّى الصَّرْمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْتَ سَعِيدٌ فَأَيُّنَا أَكْبَرُ أَنَا أَوْ أَنْتَ؟))، فَقَالَ: أَنَا أَقْدَمُ مِنْكَ وَأَنْتَ أَكْبَرُ مِنِّي، وَأَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي. ❸

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ، جنہیں صرم کے نام سے پکارا جاتا تھا، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب سے تمہارا نام سعید ہے، ہم میں سے کون بڑا ہے؟ میں یا تم؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ سے پہلے کا ہوں لیکن آپ مجھ سے بڑے اور مجھ سے بہتر ہیں۔

❶ صحيح مسلم: ١٣٤٨۔ سنن النسائي: ٥/ ٢٥١۔ سنن ابن ماجه: ٣٠١٤

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٥٥٢٩۔ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٩/ ٢١٢

❸ المعجم الكبير للطبراني: ٥٥٢٨

[٢٧٩٥]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى بْنِ بَحِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُجُّوا قَبْلَ أَنْ لَا تَحُجُّوا))، قِيلَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ؟ قَالَ: ((تَقْعُدُ أَعْرَابُهَا عَلَى أَذْنَابِ أَوْدِيَتِهَا فَلَا يَصِلُ إِلَى الْحَجِّ أَحَدٌ)). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج کرلو؛ اس سے پہلے کہ تم حج نہ کرسکو۔ پوچھا گیا: حج کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیہاتی لوگ اپنی وادیوں کے کناروں پر بیٹھے ہوں گے لیکن کوئی حج کے لیے نہیں پہنچے گا۔

[1] السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ٣٤١

بَابُ أَحْكَامِ الْبُيُوعِ

خرید وفروخت کے احکام کا بیان

[٢٧٩٦]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، وَجَدِّي، وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ، فَابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا))، فَقَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ: ((لَا، رُدَّ حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا)). ❶

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر کے روز ایک ہار لایا گیا جس میں سونے کے ساتھ نگینے جڑے ہوئے تھے، تو ایک آدمی نے اسے سات یا نو دینار کے عوض خرید لیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: (یہ جائز) نہیں، یہاں تک کہ تم ان دونوں کو (یعنی سونے کو اور نگینوں کو) الگ الگ کرلو۔ اس نے کہا: میں نے تو پتھر (نگینے) خریدنا چاہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ تم ان دونوں کو الگ الگ کرلو۔

[٢٧٩٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ حُمَيْدِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَأَمَرَ بِالذَّهَبِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ، وَقَالَ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا جس میں سونا اور نگینے تھے، تو آپ ﷺ نے سونے کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے اکیلے کو الگ کرلیا گیا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے میں سونے کی خرید وفروخت اسی صورت میں جائز ہے جب وہ دونوں وزن میں برابر ہوں۔

[٢٧٩٨]...... ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزَّيَّاتُ، نا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف

❶ صحيح مسلم: ١٥٩١۔ سنن أبي داود: ٣٣٥١۔ جامع الترمذي: ١٢٥٥۔ سنن النسائي: ٧/ ٢٧٩۔ مسند أحمد: ٢٣٩٦٢۔ صحيح ابن حبان: ٤٩٢٥۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٠٩٣، ٦٠٩٤، ٦٠٩٦

حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، ح وَنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِمُونَ فِي الثِّمَارِ ، فَقَالَ: ((أَسْلِمُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)) وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ. فَقَالَ: ((سَلِّفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)). ❶

لائے تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھلوں میں بیع سلم کرو تو معلوم ماپ میں اور معلوم مدت تک کرو۔ ابن مہدی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (اہل مدینہ) ایک اور دو سال تک (بیع سلم کیا کرتے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: معلوم ماپ اور معلوم وزن میں بیع سلف کرو۔ (کسی چیز کی قیمت پہلے وصول کر لینا اور وہ چیز بعد میں مقررہ وقت پر ادا کرنا؛ بیع سلم اور بیع سلف کہلاتا ہے)۔

[٢٧٩٩]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ ، وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ)). لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ ، فَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ: فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ أَوِ النَّخْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک اور دو سال تک بیع سلف کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلف کرے؛ اسے چاہیے کہ وہ معلوم ماپ میں، معلوم وزن میں اور معلوم مدت تک کرے۔ یہ الفاظ نیشاپوری کے ہیں۔ محاملی نے یوں بیان کیا ہے کہ (اہل مدینہ) طعام، کھجوروں اور کھجور کے درختوں میں (بیع سلف کیا کرتے تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقررہ وقت تک اور معلوم ماپ میں (بیع سلف کرو)۔

[٢٨٠٠]...... ثنا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ الْأَهْوَازِيُّ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَثِيرٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک اور دو سال تک بیع سلف کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلف کرے؛ اسے چاہیے کہ وہ معلوم ماپ یا معلوم وزن میں اور معلوم مدت تک کرے۔

❶ صحيح البخاري: ٢٢٣٩ - صحيح مسلم: ١٦٠٤ - سنن أبي داود: ٣٤٦٣ - سنن ابن ماجه: ٢٢٨٠ - جامع الترمذي: ١٣١١ - سنن النسائي: ٧/ ٢٩٠ - مسند أحمد: ١٨٦٨ ، ١٩٣٧ ، ١٥٤٨

فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ أَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

[٢٨٠١]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ أَبُو طَلْحَةَ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک اور دو سال تک بیعِ سلف کیا کرتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھجوروں میں بیعِ سلف کرے؛ اسے چاہیے کہ وہ معلوم ماپ اور معلوم وزن میں کرے۔

[٢٨٠٢]...... ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، نا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ فِي السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں ایک اور دو سال تک بیعِ سلف کیا کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معلوم ماپ میں، معلوم وزن میں اور معلوم مدت تک بیعِ سلف کرو۔

[٢٨٠٣/١]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ مَكْحُولٍ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: هَذَا مُرْسَلٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ.

مکحول رحمہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی چیز خریدے جو اس نے دیکھی نہ ہو تو جب وہ اسے دیکھے تو اسے اختیار حاصل ہے، چاہے تو اسے لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

❶ سلف برقم: ٢٧٩٨

[٢/٢٨٠٣]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، نا سَعِيدٌ، نا هُشَيْمٌ، نا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلافِ سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٨٠٤]...... قَالَ هُشَيْمٌ: وأنا يُونُسُ، وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا وَصَفَهُ لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ.

ابن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب وہ چیز ویسی نہ ہو جیسی اس نے (یعنی بیچنے والے نے) بتلائی ہوتو تب اس کو (اختیار) لازم ہوگا۔

[٢٨٠٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ خُرَّزَادَ الْقَاضِي الْأَهْوَازِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى عَبْدَانَ، نا دَاهِرُ بْنُ نُوحٍ، نا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ، نا وَهْبٌ الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ)). قَالَ عُمَرُ: وَأَخْبَرَنِي فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. قَالَ عُمَرُ: وَأَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُقَالُ لَهُ: الْكُرْدِيُّ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ، وَهٰذَا بَاطِلٌ لَا يَصِحُّ لَمْ يَرْوِهَا غَيْرُهُ، وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مَوْقُوفًا مِنْ قَوْلِهِ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی چیز خریدے جو اس نے دیکھی نہ ہو تو جب وہ اسے دیکھے تب اسے اختیار حاصل ہے۔
دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل ہی حدیث منقول ہے۔
عمر بن ابراہیم کو الکردی کہا جاتا ہے، یہ اپنی طرف سے ہی احادیث گھڑا کرتا تھا، یہ روایت باطل ہے اور صحیح نہیں ہے، اس کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا، صرف ابن سیرینؒ سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کی گئی ہے۔

[٢٨٠٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ التِّنِّيسِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، نا أَبُو مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى بَيْعًا فَوَجَبَ لَهُ

عطاء بن ابی رباحؒ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے کہ جس شخص نے کوئی سودا خریدا اور سودا پکا ہوگیا، تو (پھر بھی) اسے تب تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک کہ اس کا ساتھی اس سے جدا نہ ہو جائے، اگر وہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو جدا ہو جائے (یعنی اس کے پاس سے چلا جائے) تو پھر اسے کوئی اختیار

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٦٨

فَهُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ صَاحِبُهُ، إِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ)).

حاصل نہیں رہتا۔

[۲۸۰۷]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا اللَّيْثُ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَيَتَبَايَعَانِ عَلَى ذَالِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی باہم خرید وفروخت کریں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اس وقت تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل رہتا ہے جب تک کہ وہ دونوں ایک ساتھ رہیں اور جدا نہ ہو جائیں، یا (دوسری صورت یہ ہے کہ) ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو اختیار دے دے (کہ اگر تم بعد میں بھی سودا ختم کرنا چاہو تو کر سکتے ہو) چنانچہ جب وہ اس پر سودا کر لیں تو بیع پکی ہو جاتی ہے۔

[۲۸۰۸]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ ذَالِكَ فِي الْبَيِّعَيْنِ. تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خرید وفروخت کرنے والے دو آدمیوں کے متعلق اسی کے مثل منقول ہے۔ اس کو اکیلے ابن وہب نے ہی امام مالکؒ سے روایت کیا ہے۔

[۲۸۰۹]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي، نا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ فِي عَسْكَرٍ فَأَتَى رَجُلٌ مَعَهُ فَرَسٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَّا: أَتَبِيعُ هَذَا الْفَرَسَ بِهَذَا الْغُلَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَبَاعَهُ ثُمَّ بَاتَ مَعَنَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ إِلَى فَرَسِهِ؛ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُنَا: مَا لَكَ وَلِلْفَرَسِ؟ أَلَيْسَ قَدْ بِعْتَنِيهَا؟ قَالَ: مَا لِي فِي هَذَا الْبَيْعِ مِنْ حَاجَةٍ، قَالَ: مَا لَكَ ذَالِكَ، لَقَدْ بِعْتَنِي، فَقَالَ لَهُمَا الْقَوْمُ: هَذَا أَبُو بَرْزَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيَاهُ، قَالَ لَهُمَا: أَتَرْضَيَانِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَا: نَعَمْ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ

ابو الوضی بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے کے سفر میں تھے تو ایک آدمی آیا، اس کے ساتھ گھوڑا تھا، ہم میں سے ایک آدمی نے اس سے کہا: کیا اس غلام کے بدلے تم یہ گھوڑا بیچو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ چنانچہ اس نے وہ گھوڑا اسے بیچ دیا۔ پھر اس نے رات ہمارے ساتھ ہی قیام کیا، جب صبح ہوئی تو اس نے اُٹھ کر اپنا گھوڑا پکڑنا چاہا تو ہمارے ساتھی نے اس سے کہا: کیا بات ہے تم گھوڑے کو کیوں پکڑ رہے ہو؟ کیا تم نے یہ مجھے بیچ نہیں دیا؟ تو اس نے کہا: مجھے اس سودے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تم نے تو یہ مجھے بیچ دیا ہے۔ تو لوگوں نے ان دونوں سے کہا: آپ صحابی رسول سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا معاملہ لے جائیں۔ چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آ گئے، تو انہوں نے دونوں سے فرمایا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہو جاؤ گے؟ ان دونوں نے کہا: جی

❶ صحيح البخاري: ۲۱۰۷۔صحيح مسلم: ۱۵۳۱۔سنن أبي داود: ۳٤٥٤۔سنن ابن ماجه: ۲۱۸۱۔ جامع الترمذي: ۱۲٤٥۔سنن النسائي: ۷/ ۲٤۸۔مسند أحمد: ۳۹۳، ٤٤٨٤، ۵۱۵۸۔صحيح ابن حبان: ٤۹۱۲، ٤۹۱۵، ٤۹۱٦

يَتَفَرَّقَا))، وَإِنِّي لَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا. ❶

ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کو تب تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہو جاتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ تم دونوں جدا ہو چکے ہو (لہٰذا سودا ختم ہوسکتا ہے)۔

[٢٨١٠]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: كُنَّا فِي بَعْضِ مَغَازِينَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا؛ فَجَاءَ نَا رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ عَلَى فَرَسِهِ فَسَاوَمَهُ صَاحِبٌ لَنَا بِفَرَسِهِ؛ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

ابوالوضی العبدی بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں شریک تھے تو ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ ہمارے پاس لشکر کے ایک کونے سے ایک آدمی اپنے گھوڑے پر آیا تو ہمارے ساتھی نے اس سے اس کے گھوڑے کا سودا کر لیا۔۔۔ پھر راوی نے اسی کے مثل سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے روایت کردہ حدیث بیان کی۔

[٢٨١١]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنَّا إِذَا تَبَايَعْنَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقِ الْمُتَبَايِعَانِ، قَالَ: فَتَبَايَعْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ فَبِعْتُهُ مَالِي بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ، قَالَ فَلَمَّا بِعْتُهُ طَفِقْتُ أَنْكُصُ الْقَهْقَرَى خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي عُثْمَانُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ أُفَارِقَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم جب باہم خرید و فروخت کیا کرتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک کو تب تک اختیار حاصل ہوتا تھا جب تک کہ وہ دونوں سودا کرنے والے جدا نہ ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سودا کیا، میں نے اپنی وادی ان کے خیبر والے مال کے عوض انہیں فروخت کر دی۔ جب میں نے انہیں فروخت کر دی تو میں اس خدشے کی وجہ سے وہاں سے اُلٹے پاؤں واپس چلا گیا کہ کہیں عثمان رضی اللہ عنہ میرے ان سے جدا ہونے سے پہلے سودے کو ختم نہ کر دیں۔

[٢٨١٢]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، نا كُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). وَقَالَ الْفَضْلُ: ((مَعَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا اور امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے روز شہداء کے ساتھ ہو گا۔ اور فضل رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: قیامت کے روز نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢١٨٢ ـ مسند أحمد: ١٩٨١٣

❷ سنن أبي داود: ٣٤٥٧

النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

[٢٨١٣]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر روزِ قیامت نبیوں، سچے لوگوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

[٢٨١٤]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، نا أَبِي، نا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ الرَّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ، وَإِنْ أَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ ثَمَنَهُ فَامْلَأْ يَدَيْهِ تُرَابًا، وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ، وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شراب کی قیمت حرام ہے، طوائف کی اُجرت حرام ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے، اگر تمہارے پاس کتے کا مالک اس کی قیمت وصول کرنے آئے تو اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دو، شطرنج حرام ہے، شراب، جوا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٢٨١٥]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ، عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت کو (یعنی اس کی خرید وفروخت کو) بھی حرام کر دیتا ہے۔

[٢٨١٦]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت (یعنی اس کی خرید و فروخت) کو حرام کیا ہے، مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢١٣٩ ـ جامع الترمذي: ١٢٠٩

❷ مسند أحمد: ٢٠٩٤، ٢٥١٢، ٢٦٢٦

❸ مسند أحمد: ٢٢٢١، ٢٦٧٨، ٢٩٦١

وَثَمَنَهُ)) . ❶

[٢٨١٧]..... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُنَادِي ، نا شَبَابَةُ ، نا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ ثَمَنُ شَيْءٍ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ)) .

سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی کسی چیز کی قیمت حلال نہیں ہے جس کو کھانا اور پینا حلال نہ ہو۔

[٢٨١٨]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ ، قَالُوا: نا أَبُو صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُنْقِذٍ مَوْلَى ابْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعُثْمَانَ: ((إِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ ، وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ)) . ❷

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم خریدو تو ماپ کر کے لو اور جب بیچو تو ماپ کر کے دو۔

[٢٨١٩]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالُوا: نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ؛ صَاعُ الْبَائِعِ ، وَصَاعُ الْمُشْتَرِي . ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کی چیز (غلہ وغیرہ) فروخت کرنے سے منع فرمایا، یہاں تک کہ اسے دو پیمانے ماپ لیں، بیچنے والے کا پیمانہ اور خریدنے والے کا پیمانہ۔

[٢٨٢٠]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا أَبُو مُوسَى ، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، نا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، حَدَّثَهُ أَنَّ يُوسُفَ بْنَ مَاهَكٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ

سیدنا حکیم بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں یہ سودے وغیرہ خریدتا رہتا ہوں، تو آپ میرے لیے کیا چیز حلال قرار دیتے ہیں اور مجھ پر کیا چیز حرام کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بھتیجے! جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے تب تک (آگے) فروخت مت کرو

❶ سنن أبي داود: ٣٤٨٥ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ١١٦

❷ مسند أحمد: ٤٤٤ ، ٤٤٥ ، ٥٦٠ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ١٩٧ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٣١٥

❸ سنن ابن ماجه: ٢٢٢٨ ـ مسند عبد بن حميد: ١٠٥٩ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٣١٦

حَـدَّثَـهُ، أَنَّـهُ قَـالَ: يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّـي رَجُلٌ أَشْتَـرِي هٰـذِهِ الْبُيُوعَ فَمَا تُحِلُّ لِي مِنْهَا، وَمَا تُحَرِّمُ عَلَيَّ؟ قَالَ: ((يَا ابْنَ أَخِي إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ)). ❶

جب تک کہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے لو۔

[٢٨٢١]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ، قَالَا: نـا عَبْـدُ الـصَّمَدِ، نا أَبَانُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ: ((فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ)).

یک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے تب تک نہ بیچو جب تک کہ اسے پوری طرح قبضے میں نہ لے لو۔

[٢٨٢٢]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَـعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا هَمَّامٌ، نا يَـحْيَـى بْـنُ أَبِـي كَثِيـرٍ، نـا يَـعْلَى بْنُ حَكِيمٍ، أَنَّ يُـوسُفَ بْـنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَـدَّثَـهُ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ لَـهُ: ((إِذَا بِـعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ)).

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو اسے تب تک مت بیچو جب تک کہ اسے مکمل طور پر اپنے قبضے میں نہ لے لو۔

[٢٨٢٣]..... ثـنـا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْـحَـضْـرَمِيُّ، قَالَا: نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْـدِيٍّ، نـا سُـفْيَانُ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْـطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَّةً، فَاشْتَرَى أُضْـحِيَّةً بِـدِيـنَـارٍ فَبَـاعَهَـا بِـدِينَارَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرٰى أُضْـحِيَّةً بِـدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَأُضْحِيَّةٍ، فَتَصَدَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِالدِّينَارِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ. ❷

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا، تاکہ وہ اس سے قربانی خرید لائیں۔ تو انہوں نے ایک دینار سے قربانی کا جانور خریدا، پھر اسے دو دیناروں کے عوض فروخت کر دیا، پھر ایک دینار کے ساتھ جانور خرید لیا اور (یوں) ایک دینار بھی لے آئے اور قربانی بھی لے آئے۔ تو نبی ﷺ نے ایک دینار کو صدقہ کر دیا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

[٢٨٢٤]..... ثـنـا إِسْـحَـاقُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّـاتُ، نـا يُـوسُفُ بْـنُ مُـوسٰى، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ،

سیدنا عروہ بن جعد البارقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک تجارتی قافلے کا پتہ چلا تو آپ نے عروہ رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا اور فرمایا: ہمارے لیے ایک بکری خرید لاؤ۔ وہ

❶ سنن أبي داود: ٣٥٠٣ـ سنن ابن ماجه: ٢١٨٧ـ جامع الترمذي: ١٢٣٢ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٨٩ـ مسند أحمد: ١٥٣١٦ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٨٣

❷ سنن أبي داود: ٣٣٨٦

عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ جَلْبًا فَأَعْطَاهُ دِينَارًا، فَقَالَ: ((اشْتَرِ لَنَا شَاةً))، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَبَاعَهُ شَاةً بِدِينَارٍ، قَالَ: فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ))، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ لَأَقُومُ بِالْكُنَاسَةِ فَمَا أَبْرَحُ حَتَّى أَرْبَحَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا. ❶

گئے اور ایک دینار میں دو بکریاں خرید لیں۔ پھر انہیں ایک آدمی ملا تو انہوں نے ایک دینار کے عوض ایک بکری اس کو فروخت کر دی، اور نبی ﷺ کے پاس ایک بکری بھی لے آئے اور ایک دینار بھی لے آئے۔ تو نبی ﷺ نے ان کے لیے یہ دعا فرمائی: اللہ تعالیٰ! اللہ تعالیٰ تجھے تیرے داہنے ہاتھ کی خرید و فروخت میں برکت دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (اس دعا کے بعد) پھر میں کناسہ (بازار) میں کھڑا ہوتا تو کھڑے کھڑے چالیس ہزار منافع کما لیتا تھا۔

[۲۸۲۵]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: عُرِضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جَلَبٌ فَأَعْطَانِي دِينَارًا وَقَالَ: ((أَيْ عُرْوَةُ ائْتِ الْجَلَبَ فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً بِهٰذَا الدِّينَارِ))، فَأَتَيْتُ الْجَلَبَ فَسَاوَمْتُ فَاشْتَرَيْتُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ أَسُوقُهُمَا، أَوْ قَالَ: أَقُودُهُمَا، فَلَقِيَنِي رَجُلٌ فِي الطَّرِيقِ فَسَاوَمَنِي فَبِعْتُ إِحْدَى الشَّاتَيْنِ بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَبِدِينَارٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الشَّاةُ وَهٰذَا دِينَارُكُمْ، فَقَالَ: ((صَنَعْتَ كَيْفَ؟)) فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ))، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِفُ فِي كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَأَرْبَحُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ أَصِلَ إِلَى أَهْلِي.

سیدنا عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک تجارتی قافلہ آیا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور فرمایا: اے عروہ! تجارتی قافلے میں جاؤ اور اس دینار کی ہمارے لیے ایک بکری خرید لاؤ۔ چنانچہ میں اس قافلے میں گیا اور بھاؤ تاؤ کر کے ایک دینار کی دو بکریاں خرید لیں۔ پھر میں انہیں ہانک کر لا رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک آدمی مل گیا، اس نے مجھ سے سودا کیا تو میں نے ایک دینار کے عوض ایک بکری اسے فروخت کر دی، اور (یوں) ایک بکری اور (باقی) ایک دینار لے آیا، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ بکری لیجیے اور یہ اپنا دینار بھی لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تم نے یہ کیسے کیا؟ میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتلائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے لیے اس کے دائیں ہاتھ کی تجارت میں برکت عطا فرما۔ پھر میں نے اپنی یہ کیفیت دیکھی کہ میں کوفے کے بازار میں کھڑا ہوتا تو اپنے گھر واپس آنے سے پہلے چالیس ہزار منافع کما لیتا تھا۔

[۲۸۲۶]...... ثنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً مِنْ حِفْظِهِ، نا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو يَحْيَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَلَا يَبِعْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نیلامی کی خرید و فروخت سے منع فرمایا (اور فرمایا:) تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے (یعنی وہ کسی چیز کا سودا کر رہا ہو تو اوپر سے یہ اپنی بولی لگا دے)، سوائے مالِ غنیمت کے یا مالِ وراثت کے۔

❶ سنن أبي داود: ٣٣٨٥۔جامع الترمذي: ١٢٥٨۔سنن ابن ماجه: ٢٤٠٢۔مسند أحمد: ١٩٣٥٦

أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ . ❶

[۲۸۲۷]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ شَهْرٌ كَانَ تَاجِرًا وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ .

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہر نامی ایک تاجر کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نیلامی کی خرید وفروخت کے متعلق سوال کرتے سنا، تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے (یعنی اگر پہلے سودا کرنے والا اس چیز کو نہ خریدے تو پھر دوسرا آدمی اس کا سودا کر سکتا ہے)، سوائے مالِ غنیمت کے یا مالِ وراثت کے۔

[۲۸۲۸]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرَّزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[۲۸۲۹]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوقِ فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَأَرْبَحَنِي حَتَّى رَضِيتُ، قَالَ: فَلَمَّا أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَضْرِبَ عَلَيْهَا أَخَذَنِي بِذِرَاعِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَأَمْسَكَ يَدَيَّ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى بَيْتِكَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ذَالِكَ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار سے تیل خریدا۔ پھر ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اتنا نفع دیا کہ میں راضی ہو گیا۔ جب میں نے اس کا ہاتھ پکڑا، تاکہ اس پر (اپنا ہاتھ) مار کر سودا پکا کروں، تو پیچھے سے کسی آدمی نے میرا بازو پکڑ کر میرے ہاتھوں کو روک لیا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: تم اسے تب تک مت بیچو جب تک کہ اسے اپنے گھر نہیں لے جاتے، کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

[۲۸۳۰]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

مذکورہ اسناد کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۲۸۳۱]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار میں تیل

❶ مسند أحمد: ٥٣٩٨

❷ مسند أحمد: ٢١٦٦٨۔صحيح ابن حبان: ٤٩٨٤

مُحَمَّدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ، فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ: لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى تَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ. ❶

خریدا۔ جب میں نے اسے وصول کرلیا تو مجھے ایک آدمی آ کر ملا اور اس نے مجھے اچھے منافع کی پیشکش کی، تو میں نے چاہا کہ (سودا پکا کرنے کے لیے) اس کے ہاتھ پر ہاتھ ماروں، تو پیچھے سے ایک آدمی نے میرا بازو پکڑ لیا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: تم اسے وہاں مت بیچو جہاں تم نے اسے خریدا ہے، یہاں تک کہ تم اسے اپنی منزل پر لے جاؤ، کیونکہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ سامان کو اسی جگہ بیچ دیا جائے جہاں سے وہ خریدا ہو، یہاں تک کہ تاجر لوگ اسے اپنی منازل میں لے جائیں۔

[٢٨٣٢]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، نا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ.

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درخت کی خرید وفروخت اس وقت تک کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

[٢٨٣٣]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ، نا وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ، نا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، ح وثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَالِكَ فَقَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثَّمَرَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ: قَدْ أَصَابَ الثِّمَارَ الدُّمَانُ، وَأَصَابَهُ قُشَامٌ، وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ

یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالزناد سے پھلوں کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی خرید وفروخت کے متعلق اور اس بارے میں منقول حکم کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: عروہ بن زبیر سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اور انہوں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ لوگ پھلوں کی خرید وفروخت ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہی کرلیا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ فصل کاٹتے اور تقاضا کرنے والے آ جاتے تو خریدار کہتا: پھل کو غلاظت لگ گئی ہے، اسے چیچڑی لگ گئی ہے، اسے کوئی بیماری اور آفت آن پڑی ہے۔ لوگ اس وجہ سے جھگڑ پڑتے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ایسے جھگڑے کثرت سے آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے مشورے کے طور پر فرمایا: سنو! تم ایسا نہ کیا کرو، تم پھل کو تب تک نہ خریدا

❶ صحيح ابن حبان: ٣٩٨٤ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٠

عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا ، فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا: ((أَمَا لَا ، فَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى تَبْدُوَ صَلَاحُهَا)) لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ . اللَّفْظُ لِعَنْبَسَةَ ، وَقَالَ أَبُو الرَّدَّادِ: أَصَابَ الثَّمَرُ مَرَاقٌ ، وَأَصَابَهُ قُشَامٌ .

کرو جب تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے اس کے بہت زیادہ جھگڑنے اور اختلافات کی وجہ سے یہ فرمایا تھا۔ یہ الفاظ عنبسہ کے ہیں۔ ابوالرداد نے یہ الفاظ بیان کیے کہ پھل کو بیماری لگ گئی ہے اور اسے چیچڑی لگ گئی ہے۔

[٢٨٣٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدَكَ ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ، نا أَبِي ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا رِبًا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ مِمَّا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ وَيُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ)) . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: هٰذَا مُرْسَلٌ وَوَهِمَ الْمُبَارَكُ عَلَى مَالِكٍ بِرَفْعِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ مُرْسَلٌ . [1]

سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سود صرف سونا چاندی میں ہوتا ہے یا ان چیزوں میں جن کا ماپ کیا جاتا ہے، یا وزن کیا جاتا ہے، یا جنہیں کھایا پیا جاتا ہے۔

ابوالحسن (امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور مبارک کو امام مالکؒ کے حوالے سے اس روایت کو نبی ﷺ تک مرفوع نقل کرنے میں وہم ہوا ہے، جبکہ یہ صرف سعید بن میّب رحمہ اللہ کا قول ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔

[٢٨٣٥]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، نا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تَبَيَّنَ صَلَاحُهَا ، أَوْ يُبَاعَ صُوفٌ عَلٰى ظَهْرٍ ، أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ ، أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ . [2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پھلوں کی خرید وفروخت کی جائے؛ یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت خوب ظاہر ہو جائے، یا (جانور کی) پشت پر موجود اُون کا، یا تھنوں میں موجود دودھ کا، یا دودھ میں موجود گھی کا سودا کیا جائے۔ (یعنی جو اُون جانور کے جسم سے الگ نہ کی گئی ہو، جو دودھ تھنوں سے نکالا نہ گیا ہو، اور جو گھی دودھ میں سے نہ نکالا گیا ہو، ان کی خرید وفروخت ممنوع ہے)۔

[٢٨٣٦]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ ، نا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ ، نا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ ، نا خُبَيْبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَتَبِينَ تَبْيَضَّ أَوْ تَحْمَرَّ ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی تب تک خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور یہ واضح نہ ہو جائے کہ وہ سفید ہے یا سرخ ہے، اور آپ ﷺ نے جانور کے تھنوں میں موجود دودھ کی اور اس کی پُشت پر موجود اُون کی

[1] الموطأ: ٢/ ٦٣٥
[2] مسند أحمد: ٢٢٤٧، ٣٣٦١۔ صحيح ابن حبان: ٤٩٨٨

وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا، وَالصُّوفِ عَلٰى ظُهُورِهَا.

خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

[٢٨٣٧]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَكِيلِ، أنا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةٌ حَتّٰى يُطْعَمَ، أَوْ صُوفٌ عَلٰى ظَهْرٍ، أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ، أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ. أَرْسَلَهُ وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ پھل کی خرید وفروخت کی جائے، یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائے، یا (جانور کی) پشت پر موجود اُون کی، یا تھن میں موجود دودھ کی، یا دودھ میں موجود گھی کی خرید و فروخت سے بھی منع فرمایا۔
وکیع نے اسے عمرو بن فروخ سے مرسل روایت کیا۔

[٢٨٣٨]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلٰى ظُهُورِهَا. مَوْقُوفٌ. ❷

عکرمہؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم (جانور کے) تھنوں میں موجود دودھ کو اور اس کی پشت پر موجود اُون کو مت خریدو۔
یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٨٣٩]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ حَتّٰى تَضَعَ، وَعَنْ شِرَاءِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنْ شِرَاءِ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ. ❸

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے پیٹوں میں موجود (ان کے بچوں) کو تب تک خریدنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ انہیں جنم نہ دے دیں، اور غنیمت کے مالوں کو تب تک خریدنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ تقسیم نہ کر دیے جائیں، اور صدقے کے مال کو تب تک خریدنے سے منع فرمایا جب تک کہ اسے تقسیم نہ کر دیا جائے، اور غوطہ مارنے والے کے غوطے (سے حاصل ہونے والی چیز کی پیشگی) خریداری سے منع فرمایا۔

[٢٨٤٠]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا وَكِيعٌ، نا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ الْقَتَّابُ، سَمِعَهُ مِنْ خُبَيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ لَبَنٌ

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ دودھ کو تھنوں میں ہی بیچ دیا جائے یا گھی کو دودھ میں ہی بیچ دیا جائے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٣٤٠۔ مصنف ابن أبي شيبة: ٦/ ٥٣٤
❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٣٧٢٠
❸ مسند أحمد: ١١٣٧٧

فِي ضَرْعٍ، أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ.

[٢٨٤١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَعْرَابِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، نا شَاذَانُ، نا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. قَالَ أَيُّوبُ: فَسَّرَ يَحْيَى بَيْعَ الْغَرَرِ، قَالَ: إِنَّ مِنَ الْغَرَرِ ضَرْبَةَ الْغَائِصِ، وَبَيْعُ الْغَرَرِ الْعَبْدُ الْآبِقُ، وَبَيْعُ الْبَعِيرِ الشَّارِدِ، وَبَيْعُ مَا يَكُونُ فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ، وَبَيْعُ تُرَابِ الْمَعَادِنِ، وَبَيْعُ مَا فِي ضُرُوعِ الْأَنْعَامِ إِلَّا بِكَيْلٍ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔ ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: یحییٰ رحمہ اللہ نے دھوکے کی بیع کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: دھوکے کی بیع کی چند صورتیں یہ ہیں کہ غوطہ مارنے والے کے غوطے (سے حاصل ہونے والی چیز کی پیشگی) خرید وفروخت کی جائے، بھاگا ہوا غلام بیچا یا خریدا جائے، گم گشتہ راہ اُونٹ کا سودا کرلیا جائے، جانوروں کے پیٹوں میں موجود ان کے بچوں کا سودا کیا جائے، کانوں کی مٹی کا سودا کیا جائے، جانوروں کے تھنوں میں موجود دودھ کی خرید وفروخت کی جائے، سوائے اس صورت کے کہ ماپ کر کے لیا اور دیا جائے۔

[٢٨٤٢]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاللَّفْظُ لِبُنْدَارٍ، قَالُوا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دھوکے کی بیع سے اور کنکری والی بیع سے منع فرمایا۔ (کنکری والی بیع یہ ہوتی تھی کہ آدمی خریدار کو کہتا ہے کہ تم کنکری پھینکو، وہ جس چیز کو لگ جائے گی وہ تمہیں اتنی قیمت میں دے دوں گا، حالانکہ وہ چیزیں معیار، مقدار اور قیمت میں مختلف ہوتی تھیں۔ آج کل یہ بیع؛ لاٹری کی صورت میں رائج ہے)۔

[٢٨٤٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ يَزْدَادَ أَبُو الصَّقْرِ الْوَرَّاقُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِرْهَمٌ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً)). رَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَجَعَلَهُ عَنْ كَعْبٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. ❸

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جانتے ہوئے بھی سود کا ایک درہم کھاتا ہے؛ تو اس کا گناہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

عبدالعزیز بن رُفیع نے اسے ابن ابی مُلیکہ سے روایت کیا اور انہوں نے اسے سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کا قول بنایا ہے اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

[٢٨٤٤]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

❶ مسند أحمد: ٢٧٥٢ ❷ مسند أحمد: ٧٤١١، ٩٦٢٨، ٩٦٦٧، ١٠٤٣٩

❸ مسند أحمد: ٢١٩٥٧۔ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٧٠٣

اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: ((لَأَنْ أَزْنِيَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ زَنْيَةً، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا يَعْلَمُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنِّي أَكَلْتُهُ أَوْ أَخَذْتُهُ وَهُوَ رِبًا)). هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوعِ.

ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں تینتیس مرتبہ زنا کروں؛ یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سود کا ایک درہم کھاؤں، جبکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو کہ میں نے وہ سود کے طور پر کھایا، یا وصول کیا ہے۔

یہ روایت مرفوع سے زیادہ صحیح ہے۔

[٢٨٤٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الدِّرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ سِتَّةٍ وَثَلاثِينَ زَنْيَةً فِي الْخَطِيئَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے ہاں غلطی سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔

[٢٨٤٦]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ حُرًّا أَفْلَسَ. ❶

ابن سعید یا ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آزاد شخص کو بیچ دیا تھا جو مفلس ہو گیا تھا۔

[٢٨٤٧]...... ثنا أَبُو رَوْقٍ الْهَزَّانِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ، يَقُولُ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ بِنَسِيئَةٍ، فَقُلْتُ: لا يَصْلُحُ هٰذَا، فَقَالَ: لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذَالِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ، قَالَ: فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، فَقَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلا يَصْلُحُ)). وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْلَمَنَا بِتِجَارَةٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَالِكَ. ❷

ابوالمنہال عبدالرحمان بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ میرے حصے دار نے کچھ درہم اُدھار بیچے، تو میں نے کہا: یہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: میں نے تو یہ بازار میں بھی بیچے ہیں لیکن کسی نے مجھے روکا ٹوکا نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ہم یہی تجارت کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو نقد بہ نقد ہو؛ اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو اُدھار ہو؛ وہ جائز نہیں ہے۔ (پھر انہوں نے کہا:) تم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملو اور ان سے مسئلہ پوچھو، کیونکہ وہ تجارت کے مسائل کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی کے مثل جواب دیا۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٥٠

❷ مسند أحمد: ١٨٥٤١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٠٥٨، ٦٠٥٩، ٦٠٦٠

[٢٨٤٨]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ، سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ، يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: وَكُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: ((إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ)).

سیدنا براء اور سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کرنسی کے کاروبار کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر نقد بہ نقد ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اُدھار ہو تو وہ جائز نہیں ہے۔

[٢٨٤٩]..... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَّرَهُ عَلَى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ يَعْنِي الطَّيِّبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟))، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ آصُعٍ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَفْعَلْ، وَلٰكِنْ بِعْ هٰذَا وَاشْتَرِ بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ)). قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: يُقَالُ: كُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلِ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ فَهُوَ جَمْعٌ، يُقَالُ: مَا أَكْثَرَ الْجَمْعَ فِي أَرْضِ فُلَانٍ، بِفَتْحِ الْجِيمِ. ❶

سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے قبیلے بنوعبدالدار کے آدمی سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کا تحصیلدار بنا کر بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم ''جمع'' کھجوروں کے دو صاع کے بدلے میں (اس قسم کی کھجوروں کا) ایک صاع خریدتے ہیں اور تین صاع کے بدلے میں دو صاع خریدتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، البتہ ایک قسم کی کھجوریں بیچ کر اس کی قیمت سے دوسری کھجوریں خرید لیا کرو، اسی طرح وزن والی چیزوں میں کیا کرو۔
الشیخ ابوالحسن (امام دارقطنی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: کھجوروں کی ہر وہ قسم کہ جس کا نام معلوم نہ ہو؛ اسے ''جمع'' کہا جاتا ہے۔

[٢٨٥٠]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي

دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٢٢٠١ ـ صحيح مسلم: ١٥٩٣ ـ مسند أحمد: ١١٤١٢، ١١٦٤٠ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٢١

سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[٢٨٥١]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی جیسی روایت ہی مروی ہے۔

[٢٨٥٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمَذَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت ہی مروی ہے۔

[٢٨٥٣]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُبَادَةَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا وُزِنَ مِثْلٌ بِمِثْلٍ إِذَا كَانَ نَوْعًا وَاحِدًا، وَمَا كِيلَ فَمِثْلُ ذَالِكَ، فَإِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَأْسَ بِهِ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ هٰكَذَا. وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ فَرَوَوْهُ عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَادَةَ، وَأَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

سیدنا عبادہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے وہ برابر برابر ہوں تو جائز ہے؛ جبکہ ان کی ایک ہی قسم ہو، اور جن چیزوں کا ماپ کیا جاتا ہے وہ بھی اسی کے مثل ہیں، لیکن جب دونوں قسمیں مختلف ہو جائیں تو پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ابوبکر کے علاوہ کسی نے اسے ربیع سے اس طرح روایت نہیں کیا اور ایک جماعت نے اس کے خلاف بیان کیا ہے، انہوں نے اسے ربیع سے روایت کیا، انہوں نے ابن سیرین سے اور انہوں نے سیدنا عبادہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے ان الفاظ کے علاوہ دیگر الفاظ میں روایت کیا۔

[٢٨٥٤]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، نا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحٌ أَبُو الْخَلِيلِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ بْنِ

ابواشعث روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے خطبے میں شریک ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں فرماتے سنا: سونے کو سونے کے بدلے میں صرف اسی صورت میں خریدا اور بیچا جا سکتا ہے جب وہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور چاندی کو بھی وزن کی برابری کی صورت میں ہی، خواہ وہ ڈلے کی صورت میں ہو یا ڈھلا ہوا (یعنی زیور کی

الصَّامِتِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا، تِبْرَهُ وَعَيْنَهُ، وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ، وَلَا بَأْسَ بِالشَّعِيرِ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ، وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبِي فَاسْتَحْسَنَهُ. ❶

صورت میں) ہو۔ پھر انہوں نے جو کے بدلے میں جو کا، گندم کے بدلے میں گندم کا، کھجور کے بدلے میں کھجور کا اور نمک کے بدلے میں نمک کا ذکر کیا (اور فرمایا:) گندم کے بدلے میں جو کی دست بہ دست خرید وفروخت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے؛ جبکہ ان دونوں میں سے جو زیادہ ہوں لیکن دست بہ دست ہوں (تو جائز ہے) لیکن جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو وہ سود ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث اپنے والد سے بیان کی تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا۔

[٢٨٥٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَا شَهَادَةَ بَيْنَهُمَا اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ، ثُمَّ كَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)). ❷

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بیچنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے اور ان دونوں میں کوئی گواہ بھی نہ ہو تو بیچنے والے سے قسم لی جائے گی، پھر خریدار کو اختیار حاصل ہوتا ہے، اگر وہ چاہے تو وصول کرلے اور اگر وہ چاہے تو چھوڑ دے۔

[٢٨٥٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً، فَقَالَ هٰذَا: أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، وَقَالَ الْآخَرُ: بِعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ: حَضَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ مِثْلَ هٰذَا، فَأَمَرَ بِالْبَائِعِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، ثُمَّ يُخْتَارُ الْمُبْتَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

عبدالملک بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھا تو ان کے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے باہم کسی سامان کی خرید وفروخت کی تھی۔ ایک نے کہا: میں نے یہ سامان اتنی رقم میں لیا ہے۔ جبکہ دوسرے نے کہا: میں نے اسے اتنی رقم میں بیچا ہے۔ تو ابوعبیدہ نے کہا: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اسی جیسا معاملہ لایا گیا تھا تو انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس اسی کے مثل معاملہ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے بیچنے والے کے متعلق حکم دیا کہ اس سے قسم لی جائے، پھر خریدار کو اختیار دیا جائے کہ اگر وہ چاہے تو لے لے، اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

[٢٨٥٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَنا الْحُسَيْنُ

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن عبداللہ

---

❶ صحيح مسلم: ١٥٨٧ ـ سنن أبي داود: ٣٣٥٠ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٧٦ ـ سنن ابن ماجه: ٢٢٥٤ ـ مسند أحمد: ٢٢٦٨٣ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠١٥، ٥٠١٨ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦١٠٤، ٦١٠٥

❷ مسند أحمد: ٤٤٤٢

بْـنُ صَـفْوَانَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِـي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سَـالِـمِ الْـقَدَّاحُ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَـرَهُ، عَـنْ عَبْـدِ الْـمَـلِكِ بْـنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَـضَـرْتُ أَبَـا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَـايَـعَـا سِـلْـعَةً، فَـقَالَ هٰذَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَـذَا، وَقَـالَ هٰـذَا: بِـعْـتُ بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أَبُو عُبَيْـدَةَ: أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ: حَـضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِـيَ فِي مِثْلِ هٰذَا، فَأَمَرَ بِـالْبَـائِـعِ أَنْ يُسْتَـحْلَفَ، ثُمَّ يُخَيَّرُ الْمُبْتَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَـذَ وَإِنْ شَـاءَ تَـرَكَ. قَـالَ عَبْـدُ الـلّٰـهِ: قَالَ: إِنِّي أُخْبِـرْتُ عَـنْ هِشَـامِ بْـنِ يُـوسُفَ فِـي الْبَيِّعَيْنِ فِي حَـدِيـثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ، وَقَالَ حَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ. ❶

بن مسعود کے پاس موجود تھا کہ ان کے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے باہم کسی سامان کی خرید وفروخت کی تھی۔ اس نے کہا: میں نے یہ سامان اتنی رقم میں لیا ہے۔ جبکہ اس نے کہا: میں نے اسے اتنی رقم میں بیچا ہے۔ تو ابوعبیدہ نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اسی جیسا معاملہ لایا گیا تھا تو انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا اور آپ کے پاس ایسا ہی معاملہ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے بیچنے والے کے متعلق حکم دیا کہ اس سے قسم لی جائے، پھر خریدار کو اختیار دیا جائے کہ اگر وہ چاہے تو لے لے، اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

عبداللہ کہتے ہیں: مجھے ہشام بن یوسف سے بیچنے اور خریدنے والے کے بارے میں ابن جریج کی حدیث بیان کی گئی جو انہوں نے اسماعیل بن اُمیہ سے روایت کی اور انہوں نے عبدالملک بن عبیدہ سے۔ اور حجاج الاعور نے عبدالملک بن عبید سے بیان کی۔

[٢٨٥٨]...... ثـنـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُـحَـمَّدٍ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَـنْ أَبِـي عُـمَيْسٍ، نـا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُـحَـمَّـدِ بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اشْتَرَى الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي ثَمَنِهِمْ، قَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، قَالَ عَبْدُ الـلّٰـهِ: فَـاخْتَـرْ رَجُلًا يَـكُـونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، فَقَالَ الْأَشْـعَـثُ: أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّـعَـانِ وَلَيْسَـتْ بَيِّـنَةٌ فَهُوَ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ)).

عبدالرحمان بن قیس بن محمد بن اشعث اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: اشعث بن قیس نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیس ہزار کے عوض خُمس کے کچھ غلام خریدے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت کی ادائیگی کے لیے آدمی (یا پیغام) بھیجا تو انہوں نے کہا: میں نے تو انہیں دس ہزار میں لیا ہے۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی کو منتخب کر لو؛ جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے۔ تو اشعث نے کہا: آپ ہی میرے اور اپنے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب بیچنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے اور کوئی دلیل (یا گواہ) موجود نہ ہو تو وہی بات معتبر ہوگی جو سامان کا مالک کہے گا، یا وہ دونوں اس سودے کو ترک کر دیں۔

❶ سنن أبي داود: ٣٥١١۔ سنن النسائي: ٧/ ٣٠٣۔ سنن ابن ماجه: ٢١٨٦۔ مسند أحمد: ٤٤٤٢

[٢٨٥٩]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، نا أَبِي، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْأَشْعَثِ، مِثْلَ هٰذَا سَوَاءً، وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. [1]

ایک سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) روایت مرفوعاً منقول ہے اور دوسری سند سے موقوفاً مروی ہے۔

[٢٨٦٠]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، وَغَيْرُهُ قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْإِمَارَةِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، يَعْنِي مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فَجَاءَ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، قَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ وَإِنِّي أَرْضَى فِي ذَالِكَ بِرَأْيِكَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَبَايَعَ الْبَيِّعَانِ بَيْعًا لَيْسَ بَيْنَهُمَا شُهُودٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)) قَالَ الْأَشْعَثُ: قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ.

عبدالرحمان اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار کے عوض کچھ سرکاری لونڈیاں فروخت کیں، یعنی اشعث بن قیس کو۔ وہ دس ہزار لے کر آ گئے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو تمہیں بیس ہزار کے عوض فروخت کی ہیں۔ انہوں نے کہا: لیکن میں نے یہ دس ہزار میں لی ہیں اور میں اس بارے میں آپ کی رائے (فیصلے) پر خوش ہوں۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کروں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی کسی چیز کا باہم سودا کریں اور ان دونوں میں کوئی گواہ نہ ہو تو اس صورت میں وہی بات معتبر ہو گی جو بیچنے والا کہے، یا وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں۔ (یہ سن کر) اشعث نے کہا: میں اس سودے کو ختم کرتا ہوں۔

[٢٨٦١]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي طَاهِرٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ، فَإِذَا اسْتَهْلَكَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِي)). الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خریدنے اور بیچنے والے کا اختلاف ہو جائے تو وہی بات معتبر ہو گی جو بیچنے والا کہے گا، لیکن جب وہ سامان (جس کا سودا کیا تھا) ضائع ہو چکا ہو تو پھر خریدار کی بات معتبر ہو گی۔
حسن بن عمارہ متروک راوی ہے۔

[٢٨٦٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

[1] مسند أحمد: ٤٤٤٣، ٤٤٤٥، ٤٤٤٦، ٤٤٤٧

الْهَمْدَانِيُّ، نا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ فِي الْبَيْعِ وَالسِّلْعَةِ كَمَا هِيَ لَمْ تُسْتَهْلَكْ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)).

نے فرمایا: جب خرید وفروخت کرنے والے دو آدمیوں کا سودے میں اختلاف ہو جائے اور سامان اسی طرح موجود ہو (یعنی) ضائع نہ ہوا ہو تو اسی بات کا اعتبار کیا جائے گا جو بیچنے والے کی بات ہوگی، یا وہ دونوں سودا ختم کر دیں۔

[۲۸۶۳]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا الْمُغِيرَةُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۲۸۶۴]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمَّارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ مُسْتَهْلَكٌ، كَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)). تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي، عَنْ هِشَامٍ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بیچنے اور خریدنے والے کا اختلاف ہو جائے اور سامان بھی ضائع ہو چکا ہو، تو خریدار کو اختیار حاصل ہوتا ہے؛ وہ چاہے تو لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

ان الفاظ کے ساتھ اکیلے ابوالاحوص نے ہشام سے روایت کیا ہے۔

[۲۸۶۵]...... وَنا أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُسَبِّحٍ الْجَمَّالُ، نا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ مُسْتَهْلَكٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ. وَرَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَالِكَ.

ابووائل سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بیچنے اور خریدنے والے کا اختلاف ہو جائے اور سامان بھی ضائع ہو چکا ہو، تو بات وہی معتبر ہوگی جو بیچنے والے کی ہوگی۔ اسی سیاق میں انہوں نے اس حدیث کو نبی ﷺ تک مرفوع بھی روایت کیا ہے۔

[۲۸۶۶]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا هُشَيْمٌ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنَ الْأَشْعَثِ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ، فَقَالَ عَبْدُ

عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث کو کچھ سرکاری غلام فروخت کیے، تو ان دونوں کا قیمت میں اختلاف ہو گیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ کو بیس ہزار کے عوض فروخت کیے ہیں جبکہ اشعث نے کہا: میں نے آپ سے دس ہزار کے عوض خریدے ہیں۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ

اللّٰهِ: بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، وَقَالَ الْأَشْعَثُ: اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بِعَشَرَةِ آلافٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: هَاتِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ ، أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)) قَالَ الْأَشْعَثُ: أَرَى أَنْ تَرُدَّ الْبَيْعَ .

نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا: جی بیان کیجیے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب خریدنے اور بیچنے والے میں اختلاف ہو جائے، جبکہ سامان اپنی اصل حالت میں موجود ہو اور ان دونوں کا کوئی گواہ بھی نہ ہو، تو وہی بات معتبر ہوگی جو بیچنے والا کہے گا، یا وہ دونوں سودے کو ختم کر دیں۔ (یہ سن کر) اشعث نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ سودا ختم کر دیں۔

[٢٨٦٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا عَمِّي ، ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ أَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبَطٍ ، فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ)) ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا . وَقَالَ أَحْمَدُ: فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ: عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا . قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: مَعْنَى قَوْلِ الْعَرَبِ: عَمَرَكَ بِفَتْحِ الرَّاءِ سَأَلْتُ اللّٰهَ تَعْمِيرَكَ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی سے درخت کے پتوں کی ایک گٹھڑی خریدی۔ جب بیع ہو چکی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اختیار ہے (یعنی تو سودا ختم بھی کر سکتا ہے اور قائم بھی رکھ سکتا ہے)۔ تو اس نے نبی ﷺ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ جیسا سودا کرنے والے کو لمبی عمر دے۔ امام احمد نے یہ الفاظ بیان کیے: اعرابی نے آپ ﷺ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ جیسا سودا کرنے والے کو لمبی عمر دے۔

اہل لغت کہتے ہیں کہ عرب کی اس دعا کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری عمر بڑھنے کی دعا کرتا ہوں۔ اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٨٦٨]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، نا الْمُعَافَى ، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ: عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ أَعْرَابِيٍّ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حِمْلَ خَبَطٍ ، فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ)) ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَهُ بَيِّعًا عَمَّرَكَ اللّٰهُ ، مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((مِنْ قُرَيْشٍ)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک اعرابی سے (میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا:) بنو عامر بن صعصعہ کے اعرابی سے درخت کے پتوں کی ایک گٹھڑی خریدی۔ جب اس کے ساتھ سودا کر لیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔ تو اعرابی نے کہا: میں نے آج جیسا سودا کرنے والا کبھی نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر دے۔ آپ کا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریش سے۔

[٢٨٦٩]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا بِشْرُ بْنُ

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک اعرابی سے

❶ سنن ابن ماجه: ٢١٨٤ ـ جامع الترمذي: ١٢٤٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٨ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٧٠

مُوسٰی ، نا الْحُمَيْدِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ: ابْتَاعَ النَّبِيُّ ﷺ عَكْمًا مِنْ خَبَطٍ مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَخَيَّرَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

درخت کے پتوں کا ڈھیر خریدا اور سودا ہونے کے بعد اسے اختیار دیا۔۔۔ پھر راوی نے بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[۲۸۷۰]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيَّ ، قَالَا: نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِأَبِيهِ فَكَانَ يَغْلِبُهُ حَتّٰى يَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَصِيحَ بِهِ عُمَرُ ، وَيَغْلِبُهُ الْبَكْرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِعْنِيهِ يَا عُمَرُ)) فَاشْتَرَاهُ ، فَدَعَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ . وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ عَبَّادٍ . ❶

عمرو بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے، وہ اونٹ ان کے قابو میں نہیں آتا تھا، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ (کی سواری) سے بھی آگے بڑھ جاتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کرتے لیکن وہ پھر آگے بڑھ جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یہ مجھے بیچ دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے خرید لیا۔ پھر آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا ہے، اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔ یہ ابن عباد کے الفاظ ہیں۔

[۲۸۷۱]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ حَبْشُونَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰی ، نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ كُلَّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ ، فَجَاءَتْ إِلٰى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتِ عَدَدْتُ لَهُمْ مَالَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ ، فَجَاءَتْ عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَّتْهَا بِمَا قَالَتْ لَهُمْ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا إِذَنْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَتْنِي بَرِيرَةُ تَسْتَعِينُنِي فِي مُكَاتَبَتِهَا ، فَقُلْتُ: لَا ، إِنْ يَشَاءُ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّ لَهُمْ مَالَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي ، فَذَهَبَتْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے نو اوقیہ کے عوض مکاتبت کر لی (یعنی اپنے مالک سے یہ طے کر لیا کہ جب وہ نو اوقیہ ادا کر دے گی تو آزاد ہو جائے گی) ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی طے پائی۔ پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مدد لینے آئیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں، لیکن اگر تم چاہو تو میں ساری رقم ایک ہی بار انہیں ادا کر دیتی ہوں اور ولاء مجھے ملے گی۔ چنانچہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا (اور کہا کہ) ولاء صرف انہی کی ہوگی۔ پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے آہستہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا جو انہوں نے ان سے کہا تھا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس صورت میں نہیں کر سکتی، ہاں اگر ولاء مجھے ملے گی تو پھر ٹھیک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس بریرہ آئی جو مجھ سے اپنی مکاتبت کے

❶ صحيح ابن حبان: ٧٠٧٣

إِلَيْهِمْ ، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) ، فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى ، تَعْلَمُنَّ بِأَنَّ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنَّ الشَّرْطَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ ، وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ ، مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُونَ: اعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي ، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) ، قَالَتْ: وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. ❶

بارے میں مدد طلب کر رہی تھی، تو میں نے کہا: نہیں، البتہ اگر تمہارے مالک چاہیں کہ میں انہیں ساری رقم یک مُشت ادا کر دوں اور وِلاء مجھے مل جائے۔ چنانچہ یہ ان کے پاس گئی (اور انہیں بتلایا) تو انہوں نے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا، وِلاء ہماری ہی ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو خرید کر آزاد کر دو اور وِلاء کی شرط لگائے رکھو، کیونکہ وِلاء اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ میں نے یہ شرط عائد ہی رکھی اور اسے (خرید کر) آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ وہ ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ اچھی طرح جان لو کہ جس شخص نے کوئی ایسی شرط عائد کی جس کا ذکر کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (عمل پیرائی کا) زیادہ حق رکھتا ہے اور اللہ کی شرط زیادہ پختہ ہے۔ تم میں سے کچھ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: فلاں کو تم آزاد کر دو لیکن وِلاء میں رکھوں گا۔ وِلاء صرف اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو اس کے ساتھ نکاح کو برقرار رکھ سکتی ہے اور اگر چاہے تو ختم کر سکتی ہے) چنانچہ اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا (یعنی اس کے ساتھ نکاح کو ختم کر دیا) اگر وہ آزاد ہوتا تو آپ ﷺ اسے اختیار نہ دیتے۔ (وِلاء سے مراد وہ تعلق ہے جو آزاد کرنے والے اور آزاد ہونے والے کے درمیان آزاد کرنے کی وجہ سے قائم ہوتا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے آزاد ہونے والا اسی خاندان کا فرد سمجھا جاتا ہے جس سے آزاد کرنے والے کا تعلق ہوتا ہے۔ آزاد ہونے والے کا اگر کوئی اور وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔ اس کو حقِ وِلاء کہا جاتا ہے)۔

❶ صحيح البخاري: ٢١٥٥، ٢٥٦٣۔صحيح مسلم: ١٥٠٤۔مسند أحمد: ٢٤٠٥٣۔صحيح ابن حبان: ٤٢٧٢، ٤٣٢٥

[۲۸۷۲]...... نـا إِبْـرَاهِيـمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَـوَان، نـا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْـمَـنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَـا: يَـا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ، وَإِنَّ ابْـنَـهُ وَامْـرَأَتَـهُ بَـاعُـونِي وَاشْتَرَطُوا وَلَائِي، فَـمَـوْلَى مَنْ أَنَا؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ دَخَلَتْ عَلَى بَرِيرَةُ وَهِـيَ مُـكَـاتَبَةٌ، فَـقَالَتِ: اشْتَرِينِي، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَـقَـالَـتْ: إِنَّ أَهْـلِـي لَا يَبِيعُـونَنِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِـي، قُـلْـتُ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، فَسَمِعَ ذَالِكَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ بَـلَـغَـهُ، فَقَالَ: ((وَمَا قَالَتْ بَرِيرَةُ؟)) فَـأَخْبَـرْتُـهُ، فَـقَـالَ: ((اشْتَـرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَـرِطُـونَ مَـا شَـاءُ وا))، فَـاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا، فَـقَـالَ رَسُـولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْـوَلَاءُ لِـمَنْ أَعْتَقَ وَلَوِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ مَرَّةٍ)).

ایمن بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا: اے اُم المومنین! میں عتبہ بن ابی لہب کا غلام تھا، اس کے بیٹے اور بیوی نے مجھے بیچ دیا اور میری وِلاء کی شرط عائد کردی، تو اب میں کس کا آزاد کردہ غلام ہوں؟ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور اس نے مکاتبت کر رکھی تھی، تو اس نے کہا: مجھے خرید لو۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ اس نے کہا: یقیناً میرے مالک مجھے تب تک نہیں بیچیں گے جب تک کہ وہ وِلاء کی شرط عائد نہ کردیں گے۔ میں نے کہا: پھر مجھے تم کو آزاد کرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے اس بات کو سن لیا، یا آپ کو پتہ چل گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بریرہ کیا کہتی ہے؟ میں نے آپ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے خریدو اور آزاد کردو، اور انہیں چھوڑ دو؛ وہ جو چاہیں شرط عائد کرتے رہیں۔ چنانچہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِلاء اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے، خواہ وہ سو بار شرط عائد کریں۔

[۲۸۷۳]...... حَـدَّثَـنَـا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُـو قِلَابَةَ عَبْـدُ الْـمَـلِكِ بْـنُ مُـحَـمَّدٍ، نـا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَـا يَـزِيـدَ الْمَدَنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَـانَ لِبَشِيـرٍ الـصَّـغِيـرِ مَـقْعَدٌ لَا يَكَادُ يُخْطِئُهُ عِنْدَ رَسُـولِ اللَّهِ ﷺ فَـفَـقَـدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّـامٍ فَلَمَّا عَادَ إِلَى مَقْعَدِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَشِيرُ لَمْ أَرَكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّـامٍ))، فَـقَـالَ: بِأَبِي وَأُمِّي ابْتَعْتُ بَعِيرًا مِنْ فُلَانٍ فَـمَـكَـثَ عِنْدِي ثُمَّ شَرَدَ، فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَـى صَـاحِـبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّي، قَالَ: ((فَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذَاكَ؟))، قَـالَ: لَا وَلَـكِـنْ قَبِـلَـهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الشُّرُودَ يُرَدُّ مِنْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بشیر الصغیر رضی اللہ عنہ کی ایک خاص نشست ہوتی تھی جہاں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس باقاعدگی سے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک بار آپ ﷺ نے انہیں تین دن تک غیر حاضر پایا۔ جب وہ واپس اپنی نشست پر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بشیر! میں نے تین دن سے تمہیں دیکھا نہیں۔ تو انہوں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے فلاں شخص سے ایک اونٹ خریدا تھا، جو کچھ دیر میرے پاس رہا، پھر وہ بدکنے لگ گیا، میں اسے لے کر گیا تاکہ اس کے مالک کو واپس کر دوں، تو اس نے مجھ سے وہ واپس لے لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے تم سے (سودا کرتے ہوئے) یہ شرط عائد کی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں، لیکن پھر بھی اس نے واپس کر لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بدک جانے والے جانور اس وجہ سے واپس کیے جاسکتے ہیں۔

[٢٨٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجْلَانَ الْعُجَيْفِيُّ، نا أَبُو يَزِيدَ الْمَدِينِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَفِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّ الْبَعِيرَ الشَّرُودَ يُرَدُّ)).

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کی طرح ہی مروی ہے، اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! یقیناً بدک جانے والے اونٹ کو واپس کیا جا سکتا ہے۔

[٢٨٧٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ، آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ، إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ بِالدَّرَاهِمِ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ، آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِهَا يَوْمَهَا، مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ)). وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: فَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، فِي الْمَوْضِعَيْنِ جَمِيعًا وَالْبَاقِي مِثْلَهُ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا تو میں دیناروں کے عوض بیچتا اور درہموں میں قیمت وصول کرتا اور (کبھی) درہموں کے عوض بیچتا اور دیناروں میں قیمت وصول کرتا، میں انہیں ایک دوسرے کے بدلے میں لے لیا کرتا یا دے دیا کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ذرا ٹھہریے! مجھے آپ سے ایک سوال کرنا ہے۔ میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا ہوں تو (کبھی) میں دیناروں کے عوض بیچتا ہوں اور درہموں میں قیمت وصول کرتا ہوں اور (کبھی) درہموں کے عوض بیچتا ہوں اور دیناروں میں قیمت وصول کرتا ہوں، میں انہیں ایک دوسرے کے بدلے میں لے بھی لیتا ہوں اور دے بھی دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اسی دن کے نرخ کے مطابق لو اور تمہارے جدا ہونے پر تم میں کوئی چیز باقی نہ ہو۔

ابن منیع نے (اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے) دونوں جگہ (وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ کی جگہ) فَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ کے الفاظ بیان کیے ہیں، باقی ساری حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٢٨٧٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ النُّعْمَانِيِّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو

❶ جامع الترمذي: ١٢٤٢ـ سنن النسائي: ٤٥٨٦ـ سنن ابن ماجه: ٢٢٦٢ـ مسند أحمد: ٤٨٨٣، ٥٥٥٥، ٥٥٥٩ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٢٠ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٤

عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). ❶

اور نمک کے بدلے نمک (کی خرید وفروخت جائز ہے) جبکہ وہ دونوں ایک جیسے ہوں اور سودا ہاتھوں ہاتھ ہو، لیکن جب یہ اقسام مختلف ہوں اور سودا ہاتھوں ہاتھ (نقد بہ نقد) ہو تو پھر جیسے چاہو تو بیچو۔

[۲۸۷۷]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ بُرٍّ، فَقَالَ: بِعْهُ وَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ الصَّاعِ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَهُ بِذَالِكَ، فَقَالَ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ)) يَعْنِي مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ، قَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ. ❷

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا اور کہا: اسے فروخت کر کے اس کے عوض جو خرید لاؤ۔ غلام گیا اور ایک صاع سے کچھ زیادہ ہی لے آیا۔ جب وہ آیا اور اس نے آپ کو اس کا بتلایا تو معمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ اور اسے واپس کر کے آؤ، تم صرف مثل بہ مثل (یعنی یکساں) ہی وصول کرنا، کیونکہ یقیناً میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کرتا تھا: طعام کے بدلے طعام ہے۔ یعنی دونوں مثل بہ مثل (یکساں) ہوں۔ اور ان دِنوں ہمارا طعام جو ہوتا تھا۔ غلام نے کہا: یہ اس کے مثل نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً مجھے خدشہ ہے کہ یہ اس کے مشابہ ہو جائے گا۔

[۲۸۷۸]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ، فَقَالَ: بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَالِكَ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ دَخَلْتَ هٰذَا؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ، وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الطَّعَامُ

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا اور کہا: اسے بیچ دینا، پھر اس کے عوض جو خرید لانا۔ غلام گیا تو اس نے ایک صاع اور صاع سے کچھ زیادہ (جو) لے لیے۔ جب وہ معمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس کا بتلایا تو معمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم یہ کیوں لائے؟ جاؤ اور اسے واپس کر کے آؤ، تم صرف مثل بہ مثل (یعنی یکساں) ہی وصول کرنا، کیونکہ یقیناً میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کرتا تھا: طعام کے بدلے طعام؛ مثل بہ مثل ہونا چاہیے۔ اور ان دِنوں ہمارا طعام جو ہوتا تھا۔ (معمر رضی اللہ عنہ)

❶ صحيح مسلم: ۱۵۸۷۔ سنن أبي داود: ۳۳۵۰۔ سنن ابن ماجه: ٤٤٥٤۔ جامع الترمذي: ۱۲٤۰۔ سنن النسائي: ۷/ ۲۷٦

❷ مسند أحمد: ۲۷۲۵۰۔ صحيح ابن حبان: ۵۰۱۱

بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ))، وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ، قِيلَ: فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِثْلًا، قَالَ: فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ. ❶

سے کہا گیا: یہ اس کے مثل تو نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً مجھے خدشہ ہے کہ یہ اس کے مشابہ ہو جائے گا۔

[٢٨٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، أنا أَبُو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّعْفَرَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْآخِذُ وَالْمُعْطِي مِنَ الرِّبَا سَوَاءٌ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود لینے والا اور سود دینے والا (گناہ میں) برابر ہوتے ہیں۔

[٢٨٨٠]...... نا أَبُو إِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّ[illegible] يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ [illegible]، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِذَهَبٍ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِوَرِقٍ، وَالصَّرْفُ هَاءٌ وَهَاءٌ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دینار کے بدلے دینار ہے اور درہم کے بدلے درہم، ان میں کوئی کمی بیشی (جائز) نہیں ہے۔ جس کو چاندی کی ضرورت ہو وہ سونے کے بدلے اسے حاصل کر لے اور جسے سونے کی ضرورت ہو وہ اسے چاندی کے بدلے حاصل کر لے، اور یہ تبادلہ ہاتھوں ہاتھ (نقد بہ نقد) ہونا چاہیے۔

[٢٨٨١]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعَكْبَرِيُّ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ فِي حَجَّتِهِ: ((أَلَا وَإِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَحِلُّ لَهُ دَمُهُ وَلَا شَيْءٌ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسِهِ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے خطبہ میں فرمایا: آگاہ رہو! یقیناً مسلمان؛ مسلمان کا بھائی ہے، اس کے لیے نہ تو اس کا خون حلال ہے اور نہ اس کا کوئی مال، مگر اس کی دلی رضامندی کے ساتھ۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام تم تک) پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔

[٢٨٨٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

❶ صحيح مسلم: ١٥٩٢

❷ مسند أحمد: ١١٤٦٦، ١١٦٣٥، ١١٩٢٨

الْكَاتِبُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، نا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاءَ أَخِيهِ إِلَّا بِطِيبٍ مِنْ نَفْسِهِ)). ❶

میں سے کوئی بھی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کا پانی اس کی دِلی رضامندی کے بغیر بالکل نہ پیے۔

[٢٨٨٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَحْوَلِ مَوْلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ حَارِثَةَ الضَّمْرِيُّ، ذَكَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ))، فَقُلْتُ حِينَئِذٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَخَذْتُ مِنْهَا شَاةً فَاجْتَزَرْتُهَا أَعَلَيَّ فِي ذَالِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا فَلَا تَمَسَّهَا)). ❷

سیدنا عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: کسی آدمی کے لیے اس کے (مسلمان) بھائی کا کچھ بھی مال اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ خود اپنی دِلی رضامندی کے ساتھ اسے نہ دے۔ میں نے اس وقت عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے اپنے چچازاد کی بکریوں کا ریوڑ ملے اور میں اس میں سے ایک بکری لے کر چلا جاؤں، تو کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں ایسی بھیڑ ملے جو چھری اور چقماق کا تحمل کر سکتی ہو، اسے ہاتھ بھی مت لگانا۔

[٢٨٨٤]...... وأنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ، قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مُسْلِمٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيبَةِ نَفْسٍ مِنْهُ))، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّي، ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ، وَقَالَ فِيهِ: ((إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ أَرْضٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْجَارِ، أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا أَنِيسٌ)). وَهٰذَا إِلَّا أَنَّهُ أُسْقِطَ مِنْهُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

سیدنا عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: آگاہ رہو! کسی آدمی کے لیے اس کے (مسلمان) بھائی کا کچھ بھی مال اس کی دِلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے اپنے چچازاد کی بکریوں کا ریوڑ ملے۔۔۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں (یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں خبت الجمیش (یہ مکہ اور جار کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، یہ ایسی جگہ ہے جہاں مانوسیت والی کوئی چیز نہیں تھی) میں ایسی بھیڑ ملے جو جو چھری اور چقماق کا تحمل کر سکتی ہو (اسے ہاتھ بھی مت لگانا)۔

---

❶ سيأتي برقم: ٢٨٨٥

❷ مسند أحمد: ١٥٤٨٨، ٢١٠٨٢

[٢٨٨٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ، نا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِهْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسِهِ)). ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کا مال اس کی دِلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔

[٢٨٨٦]...... ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الزُّبَيْدِيُّ جَارُ الْبَعْرَانِيِّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا عَنْ طِيبِ نَفْسٍ)). ❷

ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا مال (اس کی) دِلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔

[٢٨٨٧]...... نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٨٨٨]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ مَالِ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ)). ❸

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے مال کی حرمت؛ اس کے خون کی حرمت کے مثل ہے۔

[٢٨٨٩]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ لَازِمٌ غَرِيمًا لَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غَرِيمٌ لِي، فَقَالَ:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے مقروض سے چمٹے ہوئے تھے، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا مقروض ہے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا تمہارے لیے گنجائش ہے؟ یعنی کیا تم قرض کی آدھی رقم لے لو

❶ سلف برقم: ٢٨٨٢

❷ مسند أحمد: ٢٠٦٩٥

❸ مسند البزار: ١٣٧٢

((هَلْ لَكَ؟))، يَعْنِي أَنْ تَأْخُذَ النِّصْفَ؟ وَقَالَ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ الشَّطْرَ وَتَرَكَ الشَّطْرَ، أَوْ قَالَ النِّصْفَ. ❶

گے؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے آدھا وصول کیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

[٢٨٩٠]...... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، جَمِيعًا عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ)). لَفْظُ يُونُسَ، وَقَالَ الْآخَرُ: بَيْنَ النَّاسِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں اور مسلمانوں کا آپس میں صلح کر لینا جائز ہے۔
یہ لفظ (یعنی ''مسلمانوں'' کا لفظ) یونس نے بیان کیا ہے، جبکہ دوسروں نے ''لوگوں'' کا لفظ بیان کیا ہے۔

[٢٨٩١]...... ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصِّيصِيُّ، نا عَفَّانُ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ)) هٰكَذَا كَانَ فِي أَصْلِهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کا آپس میں صلح کر لینا جائز ہے۔
اپنی اصل میں یہ اسی طرح مذکور ہے۔

[٢٨٩٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ الْخَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْآدَمِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ، إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا)). ❸

سیدنا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں، سوائے اس شرط کے جو کسی حلال کو حرام قرار دے یا کسی حرام کو حلال قرار دے۔

[٢٨٩٣]...... ثنا رِضْوَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَالِينُوسَ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَارَةَ، نا عَبْدُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں، جب وہ حق کے موافق ہوں۔

---

❶ مسند أحمد: ١٥٧٦٦، ١٥٧٩١، ١٧١٧٣۔صحيح ابن حبان: ٥٠٤٨

❷ سنن أبي داود: ٣٥٩٤۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٩۔صحيح ابن حبان: ٥٠٩١۔مسند أحمد: ٨٧٨٤

❸ جامع الترمذي: ١٣٥٢۔سنن ابن ماجه: ٢٣٥٣

الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ)). ❶

[٢٨٩٤]...... وَعَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذَالِكَ)). ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی ان شرطوں کے پابند ہیں جو حق کے موافق ہوں۔

[٢٨٩٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ، نا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى أَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا وَقٰى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّ خَلَفَهَا عَلَى اللّٰهِ ضَامِنٌ، إِلَّا مَا كَانَ فِي بُنْيَانٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ)). فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: مَا يَعْنِي وَقٰى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ؟ قَالَ: أَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَّقٰى. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اچھی بات (اور اچھا کام) صدقہ ہے اور بندۂ مومن جو کچھ بھی اپنے اہل خانہ پر اور اپنی ذات پر خرچ کرے؛ وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہی لکھ دیا جاتا ہے، جس مال سے آدمی اپنی عزت کو محفوظ کرے؛ وہ بھی اس کے لیے صدقہ لکھ دیا جاتا ہے اور بندۂ مومن جو بھی چیز خرچ کرتا ہے تو یقیناً اس کا نعم البدل عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے، سوائے اس مال کے جو وہ عمارت بنانے یا (اللہ ورسول کی) نافرمانی کے کام میں خرچ کرے۔ میں نے محمد بن منکدر سے پوچھا: ''آدمی جس مال سے اپنی عزت کو محفوظ رکھے'' اس سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شاعر (کی ہجو) اور ناقد (کی تنقید سے اپنی) عزت بچانے کے لیے اسے کچھ مال دے۔

[٢٨٩٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا هُشَيْمٌ، نا مُوسَى بْنُ السَّائِبِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ أَخَذَهُ، وَطَلَبَ ذَالِكَ الَّذِي اشْتَرٰى مِنْهُ)).

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا سامان کسی آدمی کے پاس پہچان لے تو وہ اسے لے لے اور وہ آدمی (یعنی جس کے پاس سے مال ملا ہو) اس سے مطالبہ کرے جس سے اس نے خرید ا ہو۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٤٩

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٩، ٥٠

❸ مسند أحمد: ١٤٧٠٩، ١٤٨٧٧۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٠

[٢٨٩٧]...... نا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، وَيَتْبَعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ)). ❶

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بعینہ (یعنی جوں کا توں) کسی کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے (لہٰذا وہ اسے لے لے) اور (جس کے پاس سے وہ ملا ہو) اسے چاہیے کہ وہ اپنے بیچنے والے کے درپے ہو (یعنی اس سے مطالبہ کرے)۔

[٢٨٩٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْمَيْمُونِيُّ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، فَقَالَ لِي: اذْهَبْ إِلَى حَدِيثٍ رَوَاهُ هُشَيْمٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، وَيَتْبَعُ الْمُشْتَرِي مَنْ بَاعَهُ)). قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ هُشَيْمٍ، وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ هُشَيْمٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَرَوَى النَّاسُ عَنْهُ وَهُوَ ثِقَةٌ، وَرَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ، وَكَنَّاهُ أَبَا سَعْدَةَ.

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال کسی کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدار اپنے بیچنے والے کے درپے ہو۔
امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم سے یہ حدیث ہمارے اصحاب نے ہُشیم سے بیان کی اور ان سے ہشام نے بغیر کسی چیز کے بیان کی اور ان سے لوگوں نے روایت کی، وہ ثقہ راوی ہیں۔ ان سے شعبہ نے روایت کیا اور انہوں نے ان کی کنیت ابوسعید بیان کی۔

[٢٨٩٩]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا الْحَجَّاجُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، وَيَتْبَعُ صَاحِبَهُ مَنِ اشْتَرَى مِنْهُ)). ❷

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنا مال بعینہ مل جائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور وہ (یعنی جس سے وہ مال ملا ہو) اس کے درپے ہو جس سے اس نے خریدا ہو۔

[٢٩٠٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا شَبَابَةُ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ:

عمر بن خلدہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے متعلق (حکم پوچھنے) آئے جو قرض تلے دب چکا تھا، یعنی وہ مفلس ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں؛ جو کہ

❶ سنن أبي داود: ٣٥٣١ ـ مسند أحمد: ٢٠١٠٩

❷ صحيح البخاري: ٢٤٠٢ ـ صحيح مسلم: ١٥٥٩ ـ سنن أبي داود: ٣٥١٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٥٨ ـ جامع الترمذي: ١٢٦٢ ـ سنن النسائي: ٧/ ٣١١

جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ لِهٰذَا الدَّيْنِ يَعْنِي أَفْلَسَ، فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ أَنْ يَتْرُكَ صَاحِبُهُ وَفَاءً.

مر گیا تھا، یا مفلس (یعنی دیوالیہ) ہو گیا تھا، یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ سامان کا مالک جب اپنا سامان بعینہٖ پائے تو وہ اپنے سامان کا زیادہ حق رکھتا ہے، وہ (یعنی جس کے پاس سے سامان ملے) اس کے مالک کو پورا پورا ادا دے۔

[٢٩٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ، وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ، أَنَّهُ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ: هٰذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)).

ابن خلدہ الزرقی، جو کہ مدینہ کے جج تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے متعلق؛ جو کہ مفلس (دیوالیہ) ہو گیا تھا، (حکم دریافت کرنے) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جو بھی شخص فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو سامان کا مالک جب اپنے سامان کو بعینہٖ پائے تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٩٠٢]...... وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، أنا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، ح وَأنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَأَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغُرَمَاءِ)). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی سامان بیچے، پھر اس کا مالک مفلس ہو جائے اور وہ اس (سامان) کو بعینہٖ پائے تو وہ (دیگر) قرض خواہوں کی بہ نسبت خود اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٩٠٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ، نا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ، ح وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْخَبَايِرِيُّ، نا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی سامان بیچے، پھر وہ وہ اپنا سامان بعینہٖ اس شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو، جبکہ اس نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا، تو وہ اس (بیچنے والے) کا ہے۔

[1] مسند أحمد: ٧١٢٤، ٧٣٧٢، ٧٣٩٠۔صحیح ابن حبان: ٥٠٣٦، ٥٠٣٧۔شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٤٦٠٠، ٤٦٠١، ٤٦٠٥

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ، وَإِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)). وَقَالَ دَعْلَجٌ: فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ. إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ، وَلَا يَثْبُتُ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مُسْنَدًا وَإِنَّمَا هُوَ مُرْسَلٌ.

لیکن اگر اس نے اس کی قیمت کا کچھ حصہ وصول کر لیا ہو تو وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کے حکم میں ہے۔ دعلج نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اگر اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر لیا ہو تو وہ دوسرے قرض خواہوں کے حکم میں ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش مضطرب الحدیث ہے اور یہ امام زہریؒ سے مستند طور پر ثابت نہیں ہے، یہ صرف مرسل روایت ہے۔

[٢٩٠٤]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: ((وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)). خَالَفَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ فِي إِسْنَادِهِ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اور اس کے پاس کسی کا مال بعینہ موجود ہو، خواہ وہ اس کی قیمت وصول کر چکا ہو یا وصول نہ کی ہو، تو وہ (دیگر) قرض خواہوں کے حکم میں ہوگا۔

یمان بن عدی نے اس کی اسناد میں اس کی مخالفت کی ہے۔

[٢٩٠٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے، لیکن اس کی سند میں یمان بن عدی نامی راوی ضعیف ہے۔

[٢٩٠٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مفلس (دیوالیہ) ہو جائے اور فروخت کنندہ اپنا سامان بعینہ پائے تو (دیگر) قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس

أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغُرَمَاءِ)). ❶

کا زیادہ حق دار ہے۔

[٢٩٠٧]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، ح وَنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)) وَالْمَعْنَى قَرِيبٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال کسی ایسے آدمی کے پاس بعینہٖ پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو اپنے علاوہ کسی اور کی بہ نسبت وہ خود اس کا زیادہ حق دار ہے۔

[٢٩٠٨]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)). ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو کھجور بیچو اور پھر اس پر آفت آ جائے تو تمہارے لیے اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے لینا چنداں حلال نہیں ہے۔

[٢٩٠٩]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو پھل فروخت کرو، پھر اس پر آفت آن

---

❶ صحيح ابن حبان: ٥٠٣٨

❷ سلف برقم: ٢٩٠٢

❸ صحيح مسلم: ١٥٥٤ـ سنن أبي داود: ٣٤٧٠ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٦٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٢١٩ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٣٤

أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، لِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟)). قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ: هَلْ سَمَّى لَكَ الْجَوَائِحَ؟ قَالَ: لَا. ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءٌ، قُلْتُ: هَلْ سَمَّى لَكُمُ الْجَوَائِحَ؟ قَالَ: لَا.

پڑے تو تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم اس سے کچھ وصول کرو، تم اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے کیونکر وصول کر سکتے ہو؟ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے ابوالزبیرؒ سے پوچھا: کیا انہوں نے آپ سے آفات کے نام بیان کیے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔ میں نے پوچھا: کیا انہوں نے آپ سے آفات کے نام بیان کیے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔

[۲۹۱۰]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا تَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پھل خریدے؛ پھر اسے آفت آن پڑے تو تم اس (کی قیمت) سے کچھ بھی وصول مت کرو، تم اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے کس طرح وصول کر سکتے ہو؟

[۲۹۱۲]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ. [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آفات سے پہنچنے والے نقصان کی صورت میں (قیمت) ساقط کرنے کا حکم فرمایا اور سالہا سال کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

[۲۹۱۳]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، نا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُرْتَهَنُ فَيَضِيعُ، قَالَ: إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدَّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ. ثنا أَبُو سَهْلٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، نا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُرْتَهَنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ، قَالَ: إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدَّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ، وَإِنْ

عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق؛ کہ جس کے پاس (کوئی چیز) گروی رکھی جائے اور پھر وہ چیز ضائع ہو جائے، فرمایا: اگر وہ اس چیز سے کم ہے جس کے عوض اسے گروی رکھا گیا تھا تو وہ اسے پورا حق واپس کرے گا اور اگر وہ اس سے زیادہ ہے تو وہ امانت دار (کے حکم میں) ہو گا۔ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہی روایت مروی ہے۔

[1] مسند أحمد: ۱۴۳۲۰۔ صحيح ابن حبان: ۵۰۳۱

كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ . ❶

[٢٩١٤]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَرَّاقُ الْحُمَيْدِيُّ ، نا الْحُمَيْدِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الْجَوَائِحَ بِشَيْءٍ . قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي كَمْ ذَالِكَ الْوَضْعُ . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آفات آن پڑنے کی صورت میں کچھ ادائیگی معاف کرنے کا ذکر فرمایا۔ سفیانؒ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ کس قدر ادائیگی معاف کی جائے گی؟

[٢٩١٥]..... ثنا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، أَنَّ مَوْلًى لِأُمِّ حَبِيبَةَ أَفْلَسَ ، فَأُتِيَ بِهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَضَى فِيهِ عُثْمَانُ: أَنْ مَنْ كَانَ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ .

سعید بن مسیبؒ روایت کرتے ہیں کہ اُم حبیبہ کا آزاد کردہ غلام مفلس (دیوالیہ) ہوگیا تو اسے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ جس شخص نے اس کے مفلس ہونے سے پہلے اپنا کچھ حق اس سے وصول کرلیا تھا تو وہ اسی کا ہے اور جو اپنا سامان اس کے پاس بعینہٖ پہچان لے (یعنی اس کے پاس موجود پائے) تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٩١٦]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)) . لَا يَثْبُتُ هٰذَا عَنْ حُمَيْدٍ ، وَكُلُّ مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْخِنَا ضُعَفَاءُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو (یعنی وہ چیز اپنے تمام تر اجزاء کے ساتھ گروی ہوتی ہے)۔
یہ حدیث حُمید سے ثابت نہیں ہے، ان کے اور ہمارے شیخ کے درمیان تمام راوی ضعیف ہیں۔

[٢٩١٧]..... ثنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ، نا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ ، نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو۔

[٢٩١٨]..... قَالَ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو۔
یہ اسماعیل راوی حدیث گھڑتا تھا اور اس حدیث کا قتادہ اور حماد

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ١٨٨ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ٤٣ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٩١٤
❷ سلف برقم: ٢٩١٢

إِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَهٰذَا بَاطِلٌ عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

بن سلمہ سے مروی ہونا باطل ہے۔ واللہ اعلم

[٢٩١٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمَذَانِيُّ الْخَبَّازُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ الْقَوَّاسُ، نا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، نا أَبُو عِصْمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغَلُّ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)). أَبُو عِصْمَةَ وَبِشْرٌ ضَعِيفَانِ، وَلَا يَصِحُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز میں خیانت نہیں کی جائے گی، اس کا فائدہ بھی وہی حاصل کرے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہوگا۔
ابوعصمہ اور بشر دونوں ضعیف راوی ہیں اور محمد بن عمرو سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

[٢٩٢٠]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)). زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ، وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (مستقل طور پر) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی حاصل کرے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہوگا۔
زیاد بن سعد حفاظ اور ثقہ راویوں میں سے ہیں اور یہ اسناد حسن متصل ہے۔

[٢٩٢١]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (مستقل طور پر) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی اُٹھائے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہوگا۔

[٢٩٢٢]...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرَّانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّقِّيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، یہاں تک کہ اس کا فائدہ اس کو ملے گا اور اس کا نقصان تمہارے ذمے ہو گا۔

❶ صحيح ابن حبان: ٥٩٣٤

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ حَتّٰى يَكُونَ لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ)).

[٢٩٢٣]..... ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ، نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی اٹھائے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہوگا۔

[٢٩٢٤]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا إِسْمَاعِيلُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے اسی کے مثل ہی حدیث ہے۔

[٢٩٢٥]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ، نا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الرَّوَّاسِ، نا كُدَيْرٌ أَبُو يَحْيَى، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَكَ غُنْمُهُ، وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ)). أَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَغَيْرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (مستقل طور پر) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی تجھے ملے گا اور اس کا نقصان بھی تیرے ذمے ہوگا۔

عبدالرزاق وغیرہ نے اسے معمر سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢٩٢٦]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

ابن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی اسی کو ملے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہو گا۔

[٢٩٢٧]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِطَرَسُوسَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَصْرٍ الْأَصَمُّ، نا شَبَابَةُ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

ابن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (ہمیشہ کے لیے) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی اٹھائے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہوگا۔

اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، وَالرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

[۲۹۲۸]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الظَّهْرِ يُرْكَبُ بِالنَّفَقَةِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سواری والے جانور کو جب گروی رکھا جائے تو اس خرچے کے عوض (جو اس پر ہوتا ہے) اس پر سواری کی جا سکتی ہے، (اسی طرح) دودھ والے جانور کو جب گروی رکھا جائے تو اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے۔ جو شخص سواری کرے گا اور دودھ پیئے گا؛ خرچ اسی کے ذمے ہوگا۔

[۲۹۲۹]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلَفُهَا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ، وَعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ نَفَقَتُهُ وَيَرْكَبُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جانور کو گروی رکھا جائے تو اس کا چارہ وغیرہ اسی کے ذمے ہوتا ہے جس کے پاس گروی رکھا جائے اور دودھ والے جانور کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے۔ اس کا خرچہ اسی کے ذمے ہوگا جو (دودھ) پیئے گا اور سواری کرے گا۔

[۲۹۳۰]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گروی رکھے گئے جانور پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے۔

[۲۹۳۱]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ، نا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الذَّارِعُ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)). إِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَهٰذَا لَا يَصِحُّ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو (یعنی وہ چیز اپنے تمام تر اجزاء کے ساتھ گروی ہوتی ہے)۔
اسماعیل نامی یہ راوی حدیث گھڑتا تھا اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

[۲۹۳۲]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ صحيح البخاري: ٢٥١٢۔ سنن أبي داود: ٣٥٢٦۔ جامع الترمذي: ١٢٥٤۔ مسند أحمد: ٧١٢٥، ١٠١١٠۔ صحيح ابن حبان: ٥٩٣٥

❷ سلف برقم: ٢٩١٨

بْنُ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ، نا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ، نا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَشْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي دَرَقَةٍ سُلِّحْنَاهَا، وَأَشْرَكَنَا فِيمَا أَصَبْنَا، فَأَخْفَقْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ، وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ.

نے مجھے، عمار رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مشترکہ طور پر چمڑے کی ایک ڈھال دی؛ جس سے ہمیں مسلح کیا گیا، اور ہم نے جو مالِ غنیمت حاصل کیا تھا اس میں بھی آپ ﷺ نے ہمیں شراکت دار بنایا، میں اور عمار رضی اللہ عنہ خالی ہاتھ آئے جبکہ سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لے کر آئے۔

[٢٩٣٣]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعْنِي يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا)). قَالَ لُوَيْنٌ: لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو هَمَّامٍ وَحْدَهُ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شراکت داروں میں تیسرا ہوتا ہوں، جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے، لیکن اگر وہ خیانت کر لے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔
لُوین کہتے ہیں: اکیلے ابو ہمام کے سوا کسی نے اس کو مستند بیان نہیں کیا۔

[٢٩٣٤]...... ثنا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ النَّهَاوَنْدِيُّ، نا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدُ اللّٰهِ عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا)).

ابو حیان التیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شراکت داروں پر اللہ تعالیٰ کا تب تک (تائید ونصرت کا) ہاتھ رہتا ہے جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے، لیکن جب ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کر لے تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنا ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔

[٢٩٣٥]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)).

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو اسے امانت ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔

[٢٩٣٦]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو كُرَيْبٍ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سنن أبي داود: ٣٣٨٣۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٢۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٧٨

نا طلق بن غنام، عن شريك، وقيس، عن أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله ﷺ: ((أد الأمانة إلى من ائتمنك، ولا تخن من خانك)). ❶

فرمایا: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو اسے امانت ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔

[٢٩٣٧]...... ثنا أبو بكر النيسابوري، نا أحمد بن الفضل بن سالم، ثنا أيوب بن سويد، نا ابن شوذب، عن أبي التياح، عن أنس، قال: قال رسول الله ﷺ: ((أد الأمانة إلى من ائتمنك، ولا تخن من خانك)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو اسے امانت ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔

[٢٩٣٨]...... ثنا أحمد بن إسحاق بن بهلول، نا أبي، نا يعلى، عن محمد بن إسحاق، عن يحيى، وهشام ابني عروة، عن عروة، أن رجلين من الأنصار اختصما في أرض غرس أحدهما فيها نخلا والأرض للآخر، فقضى رسول الله ﷺ بالأرض لصاحبها، وأمر صاحب النخل أن يخرج نخله، وقال: ((من أحيا أرضا ميتة فهي لمن أحياها، وليس لعرق ظالم حق)). قال: فلقد أخبرني الذي حدثني بهذا الحديث أنه رأى النخل وهي عم، تقلع أصولها بالفؤوس. قال ابن إسحاق: العم: الشباب، ((وليس لعرق ظالم حق)) قال: أن تأتي أرض غيرك فتزرع فيها. ❸

عروہؒ روایت کرتے ہیں کہ دو انصاری آدمی زمین کے بارے میں جھگڑ پڑے، ان میں سے ایک نے اس میں کھجوروں کی کاشت کی تھی جبکہ دوسرے کی زمین تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے زمین کا فیصلہ اس کے مالک کے حق میں دے دیا اور کھجوریں لگانے والے کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے کھجوروں کے درخت اُکھیڑ لے، اور فرمایا: جو کسی بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہوتی ہے جس نے اسے آباد کیا ہو اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی جس نے ظلماً کسی کی زمین پر قبضہ کر لیا، اس کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جائے گا)۔
مجھے انہوں نے خبر دی جنہوں نے اس حدیث کو بیان کیا، کہ انہوں نے وہ کھجور کا درخت دیکھا تھا، وہ بہت لمبا تھا، اس کی جڑوں کو کلہاڑے کے ساتھ کاٹا گیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: بہت لمبا ہونے کا مطلب ہے کہ پوری جوانی پر تھا۔ اور ''ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے'' سے مراد یہ ہے کہ تم کسی غیر کی زمین میں جا کر اس میں کاشت کاری کرنے لگ جاؤ۔

[٢٩٣٩]...... وثنا أبو القاسم بن منيع، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة، نا أبو الأحوص، عن طارق، عن

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا اور فرمایا: کاشت کاری تین

❶ جامع الترمذي: ١٢٦٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦

❸ سنن أبي داود: ٣٠٧٥ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٣٠

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَقَالَ: ((إِنَّمَا تُزْرَعُ ثَلاثَةٌ، رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا، أَوْ رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُهَا، أَوْ رَجُلٌ اكْتَرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ)). ❶

طرح سے ہی ہوسکتی ہے: آدمی کی اپنی زمین ہو اور وہ اسے کاشت کرے، یا اسے عطیہ کی گئی ہو اور وہ کاشت کرے، یا آدمی نے سونے یا چاندی کے بدلے میں کرائے پر لی ہو۔ (محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ معلوم اور متعین غلے کے بدلے میں کھڑی کھیتی کی بیع کرنا، جس کا غلہ ابھی بالیوں میں ہی ہو۔ اور مزابنہ سے مراد یہ ہے کہ درختوں پر لگی کھجوروں یا بیلوں پر لگے انگوروں کو اس جنس کے متعین پھل کے بدلے میں فروخت کرنا)۔

[٢٩٤٠]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَقَالَ لَهُ: أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: أَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلا بَأْسَ بِهِ. ❷

حنظلہ بن قیس الزرقی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر دینے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے ان سے پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض دی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک سونے اور چاندی کے عوض دینے کی بات ہے تو اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٢٩٤١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ إِلَّا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ. ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا، سوائے سونے یا چاندی کے عوض میں۔

[٢٩٤٢]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ، عَنْ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں روانہ ہوئے تو آپ نے (راستے میں) دیکھا کہ ایک کھیتی خوب لہلہا رہی ہے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کس کی کھیتی ہے؟ لوگوں نے بتایا: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بلوایا۔ وہ زمین کو آدھی یا ایک تہائی پیداوار کے عوض

---

❶ صحيح البخاري: ٢٢٨٦۔صحيح مسلم: ١٥٤٨

❷ مسند أحمد: ١٥٨٠٩، ١٧٢٥٨، ١٧٢٧٩۔صحيح ابن حبان: ٥١٩٦، ٥١٩٧۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٦٨٦، ٢٦٨٧، ٢٦٨٨

❸ مسند أحمد: ١٤٦٣٥، ١٥١٨٢۔صحيح ابن حبان: ٥١٩٣

مَسِيرٍ لَهُ فَإِذَا هُوَ بِزَرْعٍ تَهْتَزُّ، فَقَالَ: ((لِمَنْ هٰذَا الزَّرْعُ؟))، قَالُوا: لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَخَذَ الْأَرْضَ بِالنِّصْفِ أَوْ بِالثُّلُثِ، فَقَالَ: ((انْظُرْ نَفَقَتَكَ فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ فَخُذْهَا مِنْ صَاحِبِ الْأَرْضِ وَادْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَزَرْعَهُ)).

میں لیتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس زمین میں جو تمہارا خرچہ ہو چکا ہے؛ اس کا حساب لگاؤ اور زمین کے مالک سے وصول کرو، اور اس کی زمین اور کاشت کاری اس کے حوالے کر دو۔

[٢٩٤٣]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا إِلَى الْيَهُودِ مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین اور اس کے کھجوروں کے باغات یہود کو نصف پیداوار کے عوض بٹائی پر دیے تھے۔

[٢٩٤٤]...... ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ خَيْبَرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى الشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کو پھلوں اور غلے کی نصف پیداوار کے عوض خیبر دیا تھا۔

[٢٩٤٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، بِهٰذَا وَقَالَ: عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ پھلوں یا غلے کی نصف پیداوار کے عوض معاملہ طے فرمایا تھا۔

[٢٩٤٦]...... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ بِمِصْرَ، نا وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو زُرْعَةَ الْحَجْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ

سہل بن ابی حثمہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے: لوگ عہد رسالت میں پھلوں کی خرید وفروخت (ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہی) کر لیا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ فصل کاٹتے اور تقاضا کرنے والے آ جاتے تو خریدار کہتا: پھل کو غلاظت لگ گئی ہے، اسے چیچڑی لگ گئی ہے، اسے کوئی بیماری اور آفت آن پڑی ہے۔ لوگ ان آفات کی وجہ سے جھگڑ پڑتے۔ جب

❶ مسند أحمد: ٢٢٥٥

❷ صحيح البخاري: ٢٣٢٩ ـ صحيح مسلم: ١٥٥١ ـ سنن أبي داود: ٣٤٠٨ ـ سنن ابن ماجه: ٢٤٦٧ ـ جامع الترمذي: ١٣٨٣ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٤٦٤٦ ـ مسند أحمد: ٤٦٦٣، ٤٧٣٢، ٤٨٥٤ ـ صحيح ابن حبان: ٥١٩٩

قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ، عَاهَاتٌ كَانُوا يَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَالِكَ: ((أَمَا لَا فَلَا تَبْتَاعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ)) كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ. ❶

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسے جھگڑے کثرت سے آنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! تم ایسا نہ کیا کرو، تم پھل کو تب تک نہ خریدا کرو جب تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے ان کے بہت زیادہ جھگڑنے کی وجہ سے مشورے کے طور پر یہ فرمایا تھا۔

[٢٩٤٧]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: نا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ النَّخْلِ وَالزَّرْعِ. وَقَالَ يُوسُفُ: مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهِمَ فِي ذِكْرِ الشَّجَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ غَيْرُهُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ معاملہ طے فرمایا کہ کھجوروں اور غلے کی نصف پیداوار انہیں ملے گی۔

یوسفؒ نے کھجور اور درخت کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ ابن صاعد کہتے ہیں کہ انہیں درخت کا لفظ بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے، کیونکہ ان کے علاوہ کسی نے یہ لفظ بیان نہیں کیا۔

[٢٩٤٨]..... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَاقَى يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى تِلْكَ الْأَمْوَالِ عَلَى الشَّطْرِ، وَسِهَامُهُمْ مَعْلُومَةٌ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ إِنَّا إِذَا شِئْنَا أَخْرَجْنَاكُمْ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ ان اموال کے نصف پر سودا کیا تھا، جبکہ ان کے حصے معلوم ہوں، اور ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے۔

[٢٩٤٩]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، ح وثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا أَبِي سَهْلُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقَرَنِيُّ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ. زَادَ ابْنُ عُمَرَ: بِهِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین اور اس کے کھجوروں کے باغات یہود کو نصف پیداوار کے عوض بٹائی پر دیے تھے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے وہ زمین یہود کو دی تھی۔

---

❶ سلف برقم: ٢٨٣٣
❷ سلف برقم: ٢٩٤٤
❸ مسند أحمد: ٩٠

أَعْطَى الْيَهُودَ. ❶

[٢٩٥٠]..... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، نا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ كُلِّ نَخْلٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ شَيْءٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو ہر کھجور کے درخت، کھیتی، یا ہر چیز میں سے نصف پر دیا تھا۔

[٢٩٥١]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا صَالِحُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَدْرَاعًا وَسِلَاحًا فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: ((عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے کچھ زِرہیں اور اسلحہ اُدھار مانگا، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بہ طورِ اُدھار ہیں جو واپس لوٹائے جائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُدھار ہیں اور واپس لوٹائے جائیں گے۔

[٢٩٥٢]..... ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، نا مُسْلِمٌ الْجُهَنِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ سِلَاحًا، فَقَالَ صَفْوَانُ: أَمُؤَدَّاةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے ہتھیار اُدھار مانگے تو صفوان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ واپس کیے جائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

[٢٩٥٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ الْأَعْرَجُ، نا نَصْرُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ، نا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ كَذَا وَكَذَا))، أُرَاهُ قَالَ: ثَلَاثِينَ دِرْعًا، أَوْ قَالَ: ثَلَاثِينَ بَعِيرًا، قُلْتُ: وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). ❹

سیدنا یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس میرے نمائندے آئیں تو انہیں فلاں فلاں چیز دے دینا۔ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیس زِرہیں، یا فرمایا کہ تیس اونٹ دے دینا۔ میں نے عرض کیا: اُدھار اور قابل واپسی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٤٦٨ـ مسند أحمد: ٢٢٥٥
❷ سلف برقم: ٢٩٤٤
❸ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٨٨
❹ مسند أحمد: ١٧٩٥٠ـ صحيح ابن حبان: ٤٧٢٠

[٢٩٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: ((بَلْ مُؤَدَّاةٌ)).

اس اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ عاریت تاوان ہوگی یا یہ واپس کی جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تاوان نہیں ہوگی) بلکہ واپس کی جائے گی۔

[٢٩٥٥]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَدْرَاعًا، فَقَالَ: أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: ((بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ))، قَالَ: فَضَاعَ بَعْضُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَضْمَنَهَا، فَقَالَ: أَنَا الْيَوْمَ فِي الْإِسْلَامِ أَرْغَبُ. ❶

سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے روز ان سے زِرہیں اُدھار لیں، تو انہوں نے کہا: اے محمد! کیا یہ غصب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ یہ ادھار ہیں اور یہ ضمانت شدہ ہیں (یعنی اگر نقصان بھی ہوا تو اس کی قیمت ادا کی جائے گی) پھر کچھ زِرہیں ضائع ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پیشکش کی کہ وہ ان کی قیمت وصول کرلیں۔ تو انہوں نے کہا: آج میرا اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ بن گیا ہے۔

[٢٩٥٦]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَعَارَ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَدْرَاعًا مِنْ حَدِيدٍ، فَقُلْتُ: مَضْمُونَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَضْمُونَةٌ))، فَضَاعَ بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ غَرِمْتُهَا))، قَالَ: لَا، أَلَا إِنَّ فِي قَلْبِي مِنَ الْإِسْلَامِ غَيْرَ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ.

سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے لوہے کی کچھ زِرہیں اُدھار لیں، تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ ضمانت شدہ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ضمانت شدہ ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ ضائع ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان کا جرمانہ وصول کر سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا: نہیں، یقیناً آج میرے دِل میں اسلام کی وہ محبت پیدا ہوچکی ہے جو اس دِن نہیں تھی۔

[٢٩٥٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ؟))، قَالَ: عَارِيَةً أَمْ

اُناس، جن کا تعلق آلِ عبداللہ بن صفوان سے تھا، سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ انہوں نے کہا: اُدھار مانگ رہے ہیں یا غصب کر لیے جائیں گے؟ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

❶ مسند أحمد: ١٥٣٠٢ـ سنن أبي داود: ٣٥٦٢ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٤٧ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٧

غَضْبًا؟ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ .

[٢٩٥٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ ، قَالَ: اسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ . ❶

اختلافِ سند کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے۔

[٢٩٥٩]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، وَابْنُ الْعَلَاءِ ، قَالُوا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ ، نا الْمُعْتَمِرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَوْصَابِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ ، وَالْمِنْحَةُ أَوِ الْمَنِيحَةُ مُؤَدَّاةٌ)) ، فَقَالَ رَجُلٌ: فَعَهْدُ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عَهْدُ اللّٰهِ أَحَقُّ مَا أُدِّيَ)) . ❷

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اُدھار والی چیز کوادا کیا جائے گا اور (عارضی طور پر) عطیہ کی ہوئی چیز کو بھی ادا کیا جائے گا (یعنی یہ دونوں قابل واپسی ہوتی ہیں)۔ ایک آدمی نے کہا: اللہ کا عہد؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عہد اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

[٢٩٦٠]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ ، وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى ، مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)) ، ثُمَّ قَالَ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)) ❸

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرماتے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا وارث کے حق میں وصیت نہیں ہوگی، بچہ اسی کو ملے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں (یعنی زنا کرنے والے کو سنگسار کیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذِمے ہے، جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کا دعویٰ نہ کرے اور جو غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہ کرے تو اس پر قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت برستی رہے گی، اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر کی کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ہمارا افضل مال ہے (یعنی یہ تو بالاولیٰ خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں کرنا چاہیے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار!

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٤٥٧

❷ صحيح ابن حبان: ٥٠٩٤

❸ مسند أحمد: ٢٢٢٩٤ـسنن أبي داود: ٢٨٧٠ـسنن ابن ماجه: ٢٠٠٧ـجامع الترمذي: ٦٧٠

اُدھار کی واپسی ضروری ہے، عطیہ کی واپسی ضروری ہے، قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت دینے والا ضامن ہے۔

[۱/۲۹۶۱]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَمَانَ عَلَى مُؤْتَمَنٍ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس امانت رکھی جائے؛ اس پر تاوان نہیں پڑتا۔

[۲/۲۹۶۱]..... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ، وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ)). عَمْرٌو وَعُبَيْدَةُ ضَعِيفَانِ، وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ شُرَيْحٍ الْقَاضِي غَيْرُ مَرْفُوعٍ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو اُدھار لینے والا شخص دھوکے باز نہ ہو اس پر (نقصان کی صورت میں) کوئی تاوان عائد ہوگا اور جس کے پاس امانت رکھی جائے اور وہ دھوکے باز نہ ہو تو اس پر بھی کوئی تاوان عائد نہیں ہوگا۔
عمرو اور عبیدہ دونوں ضعیف راوی ہیں اور شریح القاضی سے مرفوع کے علاوہ ہی روایت کی جاتی ہے۔

[۳/۲۹۶۱]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، نا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ تَفْسِيرِ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ))، قَالَ: أَسْلَمَ قَوْمٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ عَوَارِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالُوا: قَدْ أَحْرَزَ لَنَا الْإِسْلَامُ مَا بِأَيْدِينَا مِنْ عَوَارِي الْمُشْرِكِينَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((الْإِسْلَامُ لَا يُحْرِزُ لَكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ، الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ)). فَأَدَّى الْقَوْمُ مَا بِأَيْدِيهِمْ مِنْ تِلْكَ الْعَوَارِي. هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ''اُدھار لی ہوئی چیز کو ادا کیا جائے گا'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا اور ان کے پاس مشرکوں سے لی ہوئی اُدھار کی کچھ چیزیں موجود تھیں، تو انہوں نے کہا: اسلام نے ہمیں وہ چیزیں عطا کر دی ہیں جو ہمارے پاس مشرکین سے ادھار لی ہوئی موجود ہیں (یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد اب ہم ان کو واپس کرنے کے پابند نہیں ہیں) اس بات کا رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام تمہیں وہ چیز عنایت نہیں کرتا جو تمہاری نہ ہو، اُدھار لی ہوئی چیز کو ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے پاس موجود وہ ادھار چیزیں (مشرکین کو) ادا کر دیں۔
یہ روایت مرسل ہے اور اس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٨٩

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٩١

[٤/٢٩٦١]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحٌ، نا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ، وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ.

محمدؒ سے مروی ہے کہ شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اُدھار لینے والا شخص دھوکے باز نہ ہو اس پر (نقصان کی صورت میں) کوئی تاوان نہیں عائد ہوگا اور جس کے پاس امانت رکھی جائے اور وہ دھوکے باز نہ ہو تو اس پر بھی کوئی تاوان عائد نہیں ہوگا۔

[٥/٢٩٦١]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا رِبْعِيُّ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: جَاءَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَ النُّعْمَانَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَأَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِي، أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟))، قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ)) وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ: ((أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ)). ❶

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور کہا: گواہ ہو جائیے! میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے فلاں فلاں عطیہ کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی کے مثل عطیہ کیا ہے جو تم نے نعمان کو کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بناؤ، کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تمہارے لیے وہ سب نیک سلوک میں برابر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس صورت میں (صرف ایک بیٹے کو عطیہ کرنا) جائز نہیں۔ محاملی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو عطیہ کیا ہے؟

[٢٩٦٢]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ: ((لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا: تم مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔

[٢٩٦٣]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، نا أَبِي، نا وَرْقَاءُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ، أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَبَاهُ بَشِيرًا عَلَى أَنْ يُعْطِيَ النُّعْمَانَ ابْنَهُ حَائِطًا مِنْ نَخْلٍ فَفَعَلَ، فَقَالَ: مَنْ أُشْهِدُ لَكِ؟ فَقَالَتِ: النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کے والد کا ارادہ بنایا کہ وہ اپنے بیٹے نعمان کو کھجوروں کا ایک باغ عطیہ کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے کر دیا۔ پھر انہوں نے کہا: میں تمہارے لیے کس کو گواہ بناؤں؟ تو انہوں نے کہا: نبی ﷺ کو۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح البخاري: ٢٥٨٧ـ صحيح مسلم: ١٦٢٣ـ سنن أبي داود: ٣٥٤٢ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٦٠ـ مسند أحمد: ١٨٣٥٤ـ صحيح ابن حبان: ٥١٠٢، ٥١٠٣، ٥١٠٤ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٧٢، ٥٠٧٣، ٥٠٧٤

((فَأَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ؟))، قَالَ: لَا ، قَالَ: ((لَيْسَ مِثْلِي يَشْهَدُ عَلَى هٰذَا ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَنْفُسِكُمْ)).

پھر جس طرح تم نے اس کو عطیہ کیا ہے اسی طرح انہیں بھی عطیہ کرو۔ انہوں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میرے جیسا شخص اس پر گواہ نہیں بن سکتا، یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کو؛ کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو؛ اسی طرح پسند فرماتا ہے جس طرح وہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ تم آپس میں عدل کرو۔

[٢٩٦٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا سُفْيَانُ ، نا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، يَقُولُ: نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا فَأَمَرَتْنِي أُمِّي أَنْ أَذْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأُشْهِدَهُ عَلَى ذَالِكَ ، فَقَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ؟))، قَالَ: لَا ، قَالَ: ((فَارْدُدْهُ)). [1]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام عطیہ کیا، پھر میری والدہ نے مجھے کہا کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں، تاکہ میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں۔ تو آپ ﷺ نے (میرے والد سے) فرمایا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو یہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے واپس لے لو۔

[٢٩٦٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا سُفْيَانُ بِهٰذَا مِثْلَهُ .

اختلاف سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٩٦٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، نا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَأَشْهَدَهُ عَلَى وَصِيَّةٍ فَإِذَا هُوَ قَدْ آثَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَشْهَدَ عَلَى جَوْرٍ ، وَقَالَ: ((مَنْ شَهِدَ عَلَى جَوْرٍ فَهُوَ شَاهِدُ زُورٍ)) ثُمَّ أَسْرَعَ الْمَشْيَ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے انہیں بلایا اور ایک وصیت پر انہیں گواہ بنایا، انہوں نے دیکھا کہ اس نے اپنے ایک بچے کو دوسرے پر ترجیح دی ہے، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظلم پر گواہ بننے سے منع کیا ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ظلم پر گواہی دی؛ وہ جھوٹ کا گواہ ہے۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما (وہاں سے) جلدی سے چلتے بنے۔

[٢٩٦٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر اسے واپس لے لے، سوائے اس ہبہ کے جو والد اپنی اولاد کو کرتا ہے (یعنی وہ

[1] صحيح ابن حبان: ٥٠٩٧ ، ٥١٠٠ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٧٠

يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا فِيمَا يُعْطِي الْوَالِدُ وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ)) أَوْ قَالَ: ((فِي عَطِيَّتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)). حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ مِنَ الثِّقَاتِ. تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، وَرَوَاهُ عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ. ❶

اسے واپس لے سکتا ہے) اور جو شخص اپنی ہبہ کی ہوئی چیز، یا عطیہ کی ہوئی چیز کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہوتا ہے جو قے کرے، پھر خود ہی اپنی قے کو چاٹ لے۔
حسین المعلم ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ اسحاق الازرق اور علی بن عاصم نے حسین سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور عامر الاحول نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا۔

[٢٩٦٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَ: نا رَوْحٌ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ، وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)). تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَعَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، وَرَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَالْحَجَّاجُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعَائِدِ فِي هِبَتِهِ دُونَ ذِكْرِ الْوَالِدِ يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ. وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: الْوَالِدُ يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنی ہبہ (عطیہ) کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا، البتہ والد اپنی اولاد سے واپس لے سکتا ہے، اور اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کے جیسا ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔
ابراہیم بن طہمان اور عبدالوارث نے عامر الاحول سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، اور اسے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اور حجاج نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا کے واسطے سے نبی ﷺ سے اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والے کے بارے میں روایت کیا ہے اور اس میں اس بات کا تذکرہ نہیں ہے کہ والد اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے۔ حسن بن مسلم نے طاؤس کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل طور پر روایت کیا ہے کہ والد اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے۔

[٢٩٦٩]...... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی چیز ہبہ کی؛ تو وہ اس (کو واپس لینے) کا زیادہ حق رکھتا ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔
یہ روایت مرفوعاً ثابت نہیں ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ

❶ سنن أبي داود: ٣٥٣٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٣٧٧۔ جامع الترمذي: ١٢٩٩۔ سنن النسائي: ٦/ ٢٦٥۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦۔ مسند أحمد: ٢١١٩، ٢١٢٠۔ صحيح ابن حبان: ٥١٢٣

❷ مسند أحمد: ٦٧٠٥

قَالَ: ((مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا)). لَا يَثْبُتُ هٰذَا مَرْفُوعًا، وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔

[۲۹۷۰]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، وَعُثْمَانُ، نا وَكِيعٌ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز (کو واپس لینے) کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔

[۲۹۷۱]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَارِثِ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَاهِبُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہبہ کرنے والا اپنی ہبہ کی ہوئی چیز (کو واپس لینے) کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔

[۲۹۷۲]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

مذکورہ سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۲۹۷۳]...... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَتِ الْهِبَةُ لِذِي رَحِمٍ لَمْ يَرْجِعْ فِيهَا)). انْفَرَدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ. ❷

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی رشتہ دار کو ہبہ (عطیہ) کیا جائے تو (ہبہ کرنے والا) اسے واپس نہ لے۔
اس کو اکیلے عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا۔

[۲۹۷۴]...... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الرَّجُلُ

ابن ابزی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز (کو واپس لینے) کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢٣٨٧ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ١٨١ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٦/ ٤٧٤

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٢ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ١٨١

أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

[٢٩٧٥]..... ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحِ بْنِ حَرْبٍ الْعَسْكَرِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَارْتَجَعَ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا ، وَلَكِنَّهُ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی چیز ہبہ کی، پھر وہ اس کا تقاضا کرے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے، البتہ وہ اس کتے کی مانند ہوگا جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

[٢٩٧٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، نا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَأَنَا فِي تِبَاعَةٍ لِي هٰكَذَا ، قَالَ: أَبِيعُهَا ، فَمَرَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا)) ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: هٰذَا غُلَامُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ؟ قَالُوا: هٰذَا عَمُّهُ عَبْدُ الْعُزَّى وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ ، فَلَمَّا ظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ أَقْبَلْنَا فِي رَكْبٍ مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ حَتَّى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَنَا ظَعِينَةٌ لَنَا ، قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ قُعُودٌ إِذْ أَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلَ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ ، قَالَ: وَمَعَنَا جَمَلٌ أَحْمَرُ ، قَالَ: تَبِيعُونِي جَمَلَكُمْ هٰذَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ ، قَالَ: بِكَمْ؟ قُلْنَا: بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، قَالَ: فَمَا اسْتَوْضَعْنَا شَيْئًا ، وَقَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ ، ثُمَّ أَخَذَ

سیدنا طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ ذوالمجاز کے بازار میں، جبکہ میں اپنے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھا، جسے میں نے فروخت کرنا تھا۔ آپ ﷺ وہاں سے گزرے اور آپ نے سرخ چوغہ زیب تن کیا ہوا تھا اور آپ بلند آواز سے پکار رہے تھے: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، فلاح پا جاؤ گے۔ ایک آدمی پتھر لے کر آپ کے پیچھے پیچھے تھا اور اس نے آپ کے ٹخنوں اور ایڑھیوں کو لہولہان کر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! اس کی بات نہ ماننا، یہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ بنو عبدالمطلب کا بچہ ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے جو اس کے پیچھے پیچھے اسے پتھر مار رہا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اس کا چچا عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔ پھر جب اسلام غالب آ گیا اور آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ہم ایک قافلے کی صورت میں ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے آئے، یہاں تک کہ ہم نے مدینے کے قریب آ کر پڑاؤ کیا اور ہمارے ساتھ ہماری ایک عورت بھی تھی۔ اسی دوران کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے؛ اچانک وہاں ایک صاحب آئے جنہوں نے دو سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ انہوں نے سلام کہا تو ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا: یہ قوم کہاں سے آئی ہے؟ ہم نے کہا: ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک سرخ اونٹ تھا۔ انہوں نے کہا: تم مجھے اپنا یہ

بِرَأْسِ الْجَمَلِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَتَوَارَى عَنَّا، فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا، وَقُلْنَا: أَعْطَيْتُمْ جَمَلَكُمْ مَنْ لَا تَعْرِفُونَهُ، فَقَالَتِ الظَّعِينَةُ: لَا تَلَاوَمُوا فَقَدْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ مَا كَانَ لِيَحْقِرَكُمْ، مَا رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ أَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعِشَاءُ أَتَانَا رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ: وَإِنَّهُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ هٰذَا حَتّٰى تَشْبَعُوا وَتَكْتَالُوا حَتّٰى تَسْتَوْفُوا، قَالَ: فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا، وَاكْتَلْنَا حَتّٰى اسْتَوْفَيْنَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ: ((يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، أُمَّكَ وَأَبَاكَ، وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ، وَأَدْنَاكَ أَدْنَاكَ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، فَقَالَ: ((أَلَا لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهِ)). ❶

اونٹ فروخت کرو گے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: کتنی قیمت میں؟ ہم نے بتلایا کہ اتنے اتنے صاع کھجوروں کے عوض۔ انہوں نے ہم سے کچھ بھی کم نہیں کرایا، اور کہا: میں نے یہ خرید لیا۔ پھر ان صاحب نے اونٹ کا سر پکڑا (اور چل دِیے) یہاں تک کہ مدینے میں داخل ہو گئے اور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ہم نے ایک دوسرے کو ملامت کیا اور کہا: تم نے اپنا اونٹ ایسے شخص کو دے دِیا ہے جسے تم جانتے تک نہیں ہو۔ تو عورت نے کہا: تم ایک دوسرے کو ملامت مت کرو، یقیناً میں نے ایسے آدمی کی صورت دیکھی ہے جو تمہیں حقیر نہیں سمجھ سکتا، میں نے کسی آدمی کا ایسا چہرہ نہیں دیکھا جو اس شخص سے زیادہ چودھویں کے چاند کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ پھر جب رات کا وقت ہوا تو وہی صاحب ہمارے پاس آئے اور انہوں نے کہا: السلام علیکم، میں تمہاری جانب اللہ کی طرف سے بھیجا جانے والا پیغمبر ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ تم سیر ہو جانے تک کھاؤ اور پورا پورا تول کر لو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور پورا پورا تول کر لیا۔ پھر جب اگلا دِن ہوا اور ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ بلند ہوتا ہے اور (عطیہ دیتے ہوئے) ان سے ابتدا کرو جو تمہارے زیرِ کفالت ہوں: تمہاری والدہ اور والد، تمہاری بہن اور بھائی، پھر اس کے قریب تر، اور اس کے قریب تر۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان بنو ثعلبہ بن یربوع نے دورِ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا، لہٰذا آپ ہمیں ان سے بدلہ لے کر دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا، یہاں تک کہ ہمیں آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! والد کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر عائد نہیں ہو سکتی۔

❶ صحيح ابن حبان: ٦٥٦٢

[٢٩٧٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ، قَالُوا: نا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ فِي غَيْرِهِ)). وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ: فَلَا يَأْخُذْ إِلَّا مَا أَسْلَمَ فِيهِ أَوْ رَأْسَ مَالِهِ. ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی چیز میں بیع سلم کی ہو تو وہ اسے دوسری سے نہ بدلے۔
ابراہیم بن سعدؒ فرماتے ہیں: وہ صرف وہی چیز وصول کرے جس میں اس نے بیع سلم کی ہو یا اصل مال لے۔

[٢٩٧٨]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، وَالْحَجَّاجِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ عَبْدُ السَّلَامِ وَهُوَ عِنْدِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَكِنِ اقْتَصَرْتُهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: ((إِذَا أَسْلَفْتَ فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔۔۔عبدالسلام کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جبکہ میں نے اسے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ تک ہی مختصر کیا ہے۔۔۔فرمایا: جب تم بیع سلف کرو تو اسے تب تک فروخت نہ کرو جب تک کہ پورا حاصل نہ کرلو۔

[٢٩٧٩]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي لَوْذَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ عَلَى صَاحِبِهِ غَيْرَ قَضَائِهِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیع سلف کرے وہ اپنے ساتھی پر (یعنی جس کے ساتھ سودا کر رہا ہو) اس کی طے شدہ قیمت کے علاوہ اور کوئی شرط نہ لگائے۔

[٢٩٨٠]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَذْكُرُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنو نضیر کو مدینہ سے نکالنے کا حکم فرمایا تو ان میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یقیناً (لوگوں کے ذمے) ہمارے قرض ہیں جو (ہم کو) ادا نہیں کیے گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاف کر دو اور جلدی سے نکل جاؤ۔

❶ سنن أبي داود: ٣٤٦٨۔ سنن ابن ماجه: ٢٢٨٣
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٣٥٠

أَمَرَ بِإِخْرَاجِ بَنِي النَّضِيرِ مِنَ الْمَدِينَةِ جَاءَهُ أُنَاسٌ مِنْهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّ لَنَا دُيُونًا لَمْ تَحِلَّ، فَقَالَ: ((ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا)). ❶

[٢٩٨١]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

[٢٩٨٢]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِجْلَاءِ بَنِي النَّضِيرِ، قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَنَا دُيُونًا عَلَى النَّاسِ، قَالَ: ((ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کرنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے کہا: اے محمد! لوگوں کے ذِمے ہمارے قرض ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاف کردو اور جلدی سے نکل جاؤ۔

[٢٩٨٣]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى، نا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِإِخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دُيُونٌ لَمْ تَحِلَّ، قَالَ: ((ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا)). اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ضَعِيفٌ، مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ إِلَّا أَنَّهُ سَيِّءُ الْحِفْظِ، وَقَدِ اضْطَرَبَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کو نکالنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ نے ہمیں نکالنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ لوگوں کے ذِمے ہمارے قرض ہیں جو (ابھی تک ہمیں) ادا نہیں کیے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاف کردو اور جلدی سے نکل جاؤ۔

اس کی اسناد میں مسلم بن خالد مضطرب ہے، اس کا حافظہ بھی کمزور ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔ مسلم بن خالد ثقہ ہے، البتہ اس کا حافظہ بھی کمزور ہے اور اس حدیث میں یہ بھی اضطراب کا شکار ہوا ہے۔

[٢٩٨٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّكُونِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَاصِمِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ اس آدمی کے کسی کام کے متعلق نہیں پوچھتے تھے، بس اس کے قرض کے متعلق پوچھتے تھے۔ لہٰذا اگر کہا جاتا کہ اس کے ذِمے قرض ہے تو آپ ﷺ

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٧٧

بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دَيْنِهِ، فَإِنْ قِيلَ: عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَإِنْ قِيلَ: لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْحَابَهُ: ((هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟))، قَالُوا: دِينَارَانِ، فَعَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ وَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ))، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرِءَ مِنْهُمَا، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ((جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَكَّ اللَّهُ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ، وَمَنْ فَكَّ رِهَانَ مَيِّتٍ فَكَّ اللَّهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ((هٰذَا لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟))، فَقَالَ: ((بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً)). ❶

اس کا جنازہ پڑھانے سے رُک جاتے۔ اور اگر کہا جاتا کہ اس پر کوئی قرض نہیں ہے، تو آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھا دیتے۔ ایک بار ایک جنازہ لایا گیا اور جب آپ "اللہ اکبر" کہنے کے لیے کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے پوچھا: کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟ لوگوں نے کہا: دو دینار قرض ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس سے ایک طرف ہٹ گئے اور فرمایا: تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ دو دینار ادا کرنا میرے ذِمے ہیں؛ یہ ان سے بری ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ آگے (مصلیٰ امامت پر) بڑھے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تیری گروی چیز بھی اسی طرح چھوڑ دے جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گروی رکھی ہوئی چیز چھڑائی ہے، یقیناً جو بھی میت فوت ہوتی ہے اور اس کے ذِمے قرض ہوتا ہے تو وہ اپنے قرض کی وجہ سے گروی ہی رہتی ہے، اور جو شخص کسی میت کی گروی چیز چھڑائے گا؛ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی گروی رکھی ہوئی چیز کو چھوڑ دے گا (یعنی اسے نجات سے ہمکنار کرے گا)۔ لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بات علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

[۲۹۸۵]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا وَكِيعٌ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ عَسِيبِ الْفَحْلِ. زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَعَنْ قَفِيزِ الطَّحَّانِ. ❷

ابن ابی نُعم البجلی سے مروی ہے کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانور کو جفتی کرانے کی قیمت لینے سے منع کیا گیا ہے۔ عبیداللہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ چکی پیسنے والے کے قفیز سے بھی منع فرمایا۔ (اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ دورِ جاہلیت میں لوگ چکی پیسنے والے سے کوئی چیز پسواتے تو اسے کہتے کہ ہماری اس چیز میں سے ہی ایک قفیز (یہ پیمانے کا نام ہے) اپنی مزدوری

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١٧٣

❷ صحيح البخاري: ٢٢٨٤ ـ سنن أبي داود: ٣٤٢٩ ـ جامع الترمذي: ١٢٧٣ ـ سنن النسائي: ٧/ ٣١٠ ـ مسند أحمد: ٤٦٣٠ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٣٣٩

رکھ لینا۔ واللہ اعلم)۔

[۲۹۸۶]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّى يَسْوَدَّ، وَلَا الْحَبُّ حَتَّى يَشْتَدَّ)). ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انگوروں کو تب تک نہ بیچا جائے جب تک کہ وہ سیاہ نہ ہو جائیں اور غلے (یعنی گندم اور جو وغیرہ) کو تب تک نہ بیچا جائے جب تک کہ وہ سخت نہ ہو جائے۔

[۲۹۸۷]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَأَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالْيَابِسِ كَيْلًا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع کیا کہ تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے ماپ کر فروخت کیا جائے۔

[۲۹۸۸]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّطَبِ بِالْيَابِسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے (فروخت کرنے) سے منع فرمایا۔

[۲۹۸۹]...... ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيُّ، نا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ مُرْشَلٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالتَّمْرِ الْجَافِّ.

سالم اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچا جائے۔

[۲۹۹۰]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالُوا: نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے اور استثناء کر لینے سے منع فرمایا، سوائے اس صورت کے کہ معلوم اور متعین ہو۔ (محاقلہ اور مزابنہ کی تعریف پیچھے حدیث نمبر ۲۹۳۹ کے تحت گزر چکی ہے

❶ سنن أبي داود: ۳۱۷۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۲۱۷۔ جامع الترمذي: ۱۲۲۸۔ المستدرك للحاكم: ۲/ ۱۹۔ مسند أحمد: ۱۳۳۱٤، ۱۳٦۱۳۔ صحيح ابن حبان: ٤۹۹۳

❷ صحيح ابن حبان: ٤۹۹۹

عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ . ❶

اور مخابرہ سے مراد بٹائی پر کاشت کاری کرنا ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مالک کاشت کے لیے کسان کو زمین دے اور کسان کے لیے پیداوار کا کچھ حصہ، مثلاً تہائی یا چوتھائی حصہ مقرر کردے)۔

[۲۹۹۱]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا عَبَّادٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، حَدَّثَنِي الثِّقَةُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتَّى يُعْلَمَ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استثناء کی بیع سے منع فرمایا، یہاں تک کہ وہ معلوم اور متعین ہو۔

[۲۹۹۲]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ، وَلَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)) . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پھلوں کی تب تک خرید وفروخت نہ کرو جب تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور تم پھل کو کھجور کے بدلے مت بیچو۔

[۲۹۹۳]...... قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي سَالِمٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ، مِثْلَهُ سَوَاءً . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔۔۔آگے بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی ہے۔

[۲۹۹۴]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ، أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً . تَابَعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى ، وَخَالَفَهُ مَالِكٌ ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اُدھار بیچنے سے منع فرمایا۔

حرب بن شداد نے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور مالک، اسماعیل بن اُمیہ، ضحاک بن عثمان اور اسامہ بن زید نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کیا اور اس میں ''اُدھار'' کا لفظ بیان نہیں کیا۔ ان چاروں کا یحییٰ کی روایت کردہ حدیث کے

❶ مسند أحمد: ١٤٨٧٦ ، ١٥٠٨٢ ، ١٥٠٨٤۔صحيح ابن حبان: ٤٩٩٢

❷ صحيح مسلم: ١٥٣٨۔سنن النسائي: ٧/ ٢٦٣۔سنن ابن ماجه: ٢٢١٥۔مسند أحمد: ٧٥٥٩

❸ مسند أحمد: ١٥٤١ ، ٦٣٧٦

عُثْمَانَ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَقُولُوا فِيهِ: نَسِيئَةً . وَاجْتِمَاعُ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى يَدُلُّ عَلٰى ضَبْطِهِمْ لِلْحَدِيثِ، وَفِيهِمْ إِمَامٌ حَافِظٌ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ . ❶

خلاف اکٹھا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہیں یہ حدیث بالضبط یاد ہے اور ان میں ایک امام اور حافظ بھی ہیں اور وہ امام مالک بن انس رحمہ اللہ ہیں۔

[٢٩٩٥]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ مِنْ حِفْظِهِ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ، وَقَالَ سَعْدٌ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، وَقَالَ فِيهِ: إِنَّهُ إِذَا يَبِسَ نَقَصَ . ❷

عبداللہ بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ابوعیاش نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے سفید گندم کو سلت (جو کی ایک قسم) کے بدلے بیچنے کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کو تازہ کھجور کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یقیناً جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو (وزن میں) کم ہو جاتی ہے۔

[٢٩٩٦]..... ثنا أَبُو رَوْقٍ، نا ابْنُ خَلَّادٍ، نا مَعْنٌ، نا مَالِكٌ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ، نا الشَّافِعِيُّ، أنا مَالِكٌ، ح وثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَأَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْقَعْنَبِيُّ، وَأَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟، قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ سَعْدٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَمَّنِ اشْتَرَى التَّمْرَ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟))، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ .

ابوعیاش زید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے سفید گندم کو سلت (جو کی ایک قسم) کے بدلے بیچنے کے متعلق سوال کیا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ان دونوں میں سے افضل (بہتر) کون سی چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا: سفید گندم۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال ہوتا سنا جو خشک کھجور کو تازہ کھجور کے بدلے خریدے۔ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا جب تازہ کھجور خشک ہوتی ہے تو (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

[٢٩٩٧]..... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا حَنْبَلُ

ابوعیاش بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو

---

❶ سنن أبي داود: ٣٣٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨ ـ مسند أحمد: ١٥١٥، ١٥٤٤، ١٥٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٩٧

❷ سنن أبي داود: ٣٣٥٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٢٦٤ ـ جامع الترمذي: ١٢٢٥ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٦٨ ـ مسند أحمد: ١٥١٥ ـ صحيح حبان: ٤٩٩٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨

بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ، قَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدٍ بِسُلْتٍ وَشَعِيرٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ وَرُطَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ يَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟))، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَلَا إِذًا)).

آدمیوں نے سلت (جو کی ایک خاص قسم) اور عام جو کا باہم سودا کیا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں دو آدمیوں نے خشک اور تازہ کھجور کا سودا کیا تھا تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا جب تازہ کھجور خشک ہوتی ہے تو (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر یہ جائز نہیں ہے۔

[٢٩٩٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، أنا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ شُعَيْبًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَيْعَةً فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَكَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَقِيلَهُ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی شخص کسی آدمی سے سودا کرتا ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ دونوں اپنی جگہ سے جدا ہو جائیں، سوائے اس صورت کے کہ سودے میں اختیار طے کر لیا گیا ہو، اور کسی آدمی کے لیے یہ حلال (یعنی جائز) نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس خدشے کی وجہ سے جدا ہو کہ کہیں وہ اسے واپس نہ لے لے۔

[٢٩٩٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ: يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: قُلْتُ: فَأَبُوهُ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؟ قَالَ: نَعَمْ أُرَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ، يَقُولُ: هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ شُعَيْبٍ، وَصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

محمد بن علی الوراق بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کوئی روایت سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ پھر میں نے پوچھا: کیا ان کے والد نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں جی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان سے سماع کیا ہے۔ میں نے ابوبکر نیشاپوری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ان کا نام ونسب یوں تھا: عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص۔ اور یقیناً عمرو بن شعیب کا اپنے والد شعیب سے سماع صحیح ثابت ہے اور شعیب کا اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع صحیح ثابت ہے۔

[٣٠٠٠]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ،

❶ سنن أبي داود: ٣٤٥٦ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٥١ـ جامع الترمذي: ١٢٤٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٧١ـ مسند أحمد: ٦٧٢١

وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَسْأَلُهُ عَنْ مُحْرِمٍ وَقَعَ بِامْرَأَةٍ، فَأَشَارَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَى ذَالِكَ فَاسْأَلْهُ، قَالَ شُعَيْبٌ: فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: بَطَلَ حَجُّكَ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: أَفَأَقْعُدُ؟ قَالَ: بَلْ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُونَ، فَإِذَا أَدْرَكْتَ قَابِلًا فَحِجَّ وَاهْدِ، فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاسْأَلْهُ، قَالَ شُعَيْبٌ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَقُولُ أَنْتَ؟، قَالَ: أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَا. ❶

عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس محرم کے بارے میں سوال کرنے لگا جو بیوی سے ہمبستری کر لے۔ تو انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اشارہ کیا اور کہا کہ ان سے جا کر یہ مسئلہ پوچھو۔ شعیبؒ کہتے ہیں کہ اس آدمی کو ان کا پتہ نہیں تھا، چنانچہ میں اس کے ساتھ گیا، تو اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارا حج باطل ہو گیا ہے۔ اس آدمی نے کہا: کیا میں بیٹھ جاؤں؟ (یعنی کیا میں باقی حج نہ کروں؟) تو انہوں نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تم لوگوں کے ساتھ نکل جاؤ اور جیسے وہ کرتے ہیں تم بھی ویسے ہی کرو، پھر اگر آئندہ سال تک تم زندہ رہو تو تب حج کرنا اور قربانی کرنا۔ وہ آدمی واپس سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں (ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب) بتلایا۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اب تم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور ان سے یہی مسئلہ پوچھو۔ شعیبؒ کہتے ہیں کہ میں بھی اس کے ساتھ گیا۔ اس نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو اسے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیا تھا۔ پھر وہ آدمی واپس عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں وہ جواب بتلایا جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیا تھا۔ پھر اس نے کہا: آپ (اس بارے میں) کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں بھی وہی کہتا ہوں جو ان دونوں اصحاب نے کہا ہے۔

[۳۰۰۱]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، نا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ: شُعَيْبٌ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: فَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ يَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِيهِ؟، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ، وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، وَالْحُمَيْدِيَّ، وَإِسْحَاقَ بْنَ

احمد بن تمیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا: عمرو بن شعیب کے والد شعیبؒ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا لوگ ''عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا'' کے بارے میں کلام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے علی بن مدینی، احمد بن حنبل، حمیدی اور اسحاق بن راھویہ کو دیکھا کہ وہ ان سے

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٦٥۔ المعرفة للبيهقي: ٧/ ٣٦٢

رَاهَوَيْهِ يَحْتَجُّونَ بِهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ يَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ أَكْثَرَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

دلیل پکڑتے تھے۔ میں نے کہا: جو اس بارے میں کلام کرتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ زیادہ تر ''عمرو بن شعیب'' ہی بیان کرتے تھے، یا اسی کے مثل ہی۔

[٣٠٠٢]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وُهَيْبٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ أَنْفَعَ، قَالَتْ: حَجَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مَحَبَّةَ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ، قَالَتْ: خَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مَحَبَّةَ إِلَى مَكَّةَ فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ لَنَا: مَنْ أَنْتُنَّ؟، قُلْنَا: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَتْ: فَكَأَنَّهَا أَعْرَضَتْ عَنَّا، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ مَحَبَّةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ وَإِنِّي بِعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ إِلَى عَطَائِهِ، وَإِنَّهُ أَرَادَ بَيْعَهَا فَابْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا، قَالَتْ: فَأَقْبَلَتْ عَلَيْنَا، فَقَالَتْ: بِئْسَمَا شَرَيْتِ وَمَا اشْتَرَيْتِ، فَأَبْلِغِي زَيْدًا أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ، فَقَالَتْ لَهَا: أَرَأَيْتِ إِنْ لَمْ آخُذْ مِنْهُ إِلَّا رَأْسَ مَالِي؟ قَالَتْ: ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾ (البقرة:٢٧٥) . قَالَ الشَّيْخُ: أُمُّ مَحَبَّةَ وَالْعَالِيَةُ مَجْهُولَتَانِ لَا يُحْتَجُّ بِهِمَا. [1]

عالیہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور اُم محبہ مکہ کی جانب روانہ ہوئیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم اہل کوفہ سے ہیں۔ تو انہوں نے (یہ سن کر) گویا ہم سے اعراض کیا۔ پھر اُم محبہ نے ان سے کہا: اے اُم المومنین! میری ایک لونڈی تھی جسے میں نے زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کی تنخواہ ملنے (کے وعدے) تک آٹھ سو درہم کے عوض بیچا تھا، پھر انہوں نے اسے فروخت کرنا چاہا تو میں نے ان سے چھ سو درہم کے عوض خرید لیا۔ (یہ سن کر) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا: تیری خرید وفروخت بری ہے اور زید (رضی اللہ عنہ) کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کیے ہوئے) اپنے جہاد کو باطل کر دیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کریں۔ پھر اُم محبہ نے ان سے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں صرف ان سے اصل مال ہی وصول کرلوں (تو پھر ٹھیک ہے)؟ تو انہوں نے قرآنِ کریم کی یہ آیت پڑھی: ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾ ''جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ (آئندہ سود کھانے سے) رک گیا، تو جو وہ کھا چکا وہ اس کے لیے (معاف) ہے۔''

الشیخ (امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں کہ اُم محبہ اور عالیہ دونوں مجہول راویہ ہیں، ان دونوں سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

[٣٠٠٣]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنِ امْرَأَتِهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَخَلَتْ

ابواسحاق سبیعی اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان کے ساتھ زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کی اُم ولد (یعنی ایسی لونڈی کہ جس سے ان کی اولاد تھی) اور ایک اور عورت بھی گئی۔ تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اُم ولد نے

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٣٣٠۔ مصنف عبد الرزاق: ١٤٨١٣

مَعَهَا أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى، فَقَالَتْ أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بِعْتُ غُلَامًا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً، وَإِنِّي ابْتَعْتُهُ بِسِتِّمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: بِئْسَمَا اشْتَرَيْتِ وَبِئْسَمَا شَرَيْتِ، إِنَّ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ بَطَلَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

کہا: اے اُم المومنین! میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک غلام آٹھ سو درہم کے عوض اُدھار بیچا اور (پھر) میں نے اسے چھ سو درہم کے عوض نقد خرید لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: تو نے جو خریدا اور بیچا وہ برا ہے، یقیناً ان کا (یعنی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد باطل ہو گیا، سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کریں۔

[٣٠٠٤]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ جعل الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آمدنی کا حق ۔ راس کو بنایا ۔ ضامن ہو۔

[٣٠٠٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِيِّ، أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ شُرَكَائِهِ فَبَاعُوهُ وَرَجُلٌ مِنَ الشُّرَكَاءِ غَائِبٌ، فَلَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يُجِيزَ بَيْعَهُ، فَاخْتَصَمُوا فِي ذَالِكَ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، فَقَضَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ وَيَتَبَايَعُوهُ الْيَوْمَ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ الْخَرَاجُ، وَوُجِدَ الْخَرَاجُ فِيمَا مَضَى مِنَ السَّنَتَيْنِ أَلْفُ دِرْهَمٍ، قَالَ: فَبِيعَ فِيهِ غُلَامَانِ لَهُ، قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَالِكَ فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. فَدَخَلَ عُرْوَةُ عَلَى هِشَامٍ فَحَدَّثَهُ بِذَالِكَ فَرَدَّ بَيْعَ الْغُلَامَيْنِ وَتَرَكَ الْخَرَاجَ.

مخلد بن خفاف بن ایماء بن رُحضہ الغفاری روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام کے متعدد حصے دار تھے تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا جبکہ ایک حصے دار (بہ وقتِ فروخت) موجود نہیں تھا، جب وہ آیا تو اس نے اس غلام کو فروخت کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنا جھگڑا لے کر ہشام بن اسماعیل کے پاس آ گئے۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ سودا ختم کیا جائے اور وہ سب آج اس کی باہم خرید وفروخت کریں، اور اس سے خراج وصول کیا جائے۔ چنانچہ گزشتہ دو سالوں کا خراج ایک ہزار درہم بن گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اس ایک غلام کے بدلے میں دو غلاموں کو فروخت کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ آمدنی کا حق دار وہی شخص ہوگا جو ضامن ہوگا۔ پھر عروہ رحمہ اللہ ہشام کے پاس آئے اور انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے دو غلاموں کا سودا

❶ مسند أبي داود الطيالسي: ١٤٦٤۔جامع الترمذي: ١٢٨٥۔صحيح ابن حبان: ٤٩٢٧۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٤۔مسند أحمد: ٢٤٢٢٤۔صحيح ابن حبان: ٤٩٢٧

واپس کر دیا اور خراج کو چھوڑ دیا۔

[٣٠٠٦]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَا أَدْرَكَتْهُ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر سودا صحیح سالم اور زندہ پر ہوا تھا تو وہ خریدار کے مال سے ہوگا۔

[٣٠٠٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، أَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْبُيُوعِ، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ شَيْئًا أَوْسَعَ مِمَّا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ، إِنَّهُ كَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ، فَجَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُهْدَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ سَخِطَ تَرَكَ.

طلحہ بن یزید بن رُکانہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے تجارت کی صورتوں کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے لیے کوئی حکم اس سے زیادہ فراخی والا نہیں پاتا جو رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ کے لیے جاری فرمایا تھا۔ انہیں ضعف بصارت کا عارضہ لاحق تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے تین دن کا وقت مقرر فرمایا کہ اگر وہ راضی ہیں تو (سودا) قبول کر لیں اور اگر وہ ناخوش ہیں تو چھوڑ دیں۔

[٣٠٠٨]...... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ رَجُلًا ضَعِيفًا، وَكَانَ قَدْ سُفِعَ فِي رَأْسِهِ مَأْمُومَةً فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَهُ الْخِيَارَ فِيمَا يَشْتَرِي ثَلَاثًا، وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِعْ وَقُلْ: لَا خِلَابَةَ))، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ: ((لَا خِذَابَةَ، لَا خِذَابَةَ)). [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حبان بن منقذ ضعیف آدمی تھے اور ان کے سر میں ایک چوٹ لگی تھی جس وجہ سے وہ بڑبڑاتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو خریداری میں تین دن کا اختیار دے دیا۔ ان کی زبان میں لکنت تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو: لا خلابۃ (دھوکہ نہ ہو)۔ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنتا: لا خذابۃ، لا خذابۃ۔

[٣٠٠٩]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَبْتَاعُ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ يَعْنِي فِي عَقْلِهِ ضَعْفٌ، فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلٰى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص تھا جو تجارت کیا کرتا تھا اور اس کی عقل کچھ کمزور تھی۔ اس کے گھر والے نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! فلاں پر (تجارت کرنے کی) پابندی لگا دیجیے، کیونکہ وہ خرید وفروخت کرتا ہے، حالانکہ وہ معاملہ کرنے میں کمزور ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور

[1] المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٢۔السنن المأثورة للشافعي: ٢٦٦

عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَدَعَاهُ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعَ فَقُلْ: هَا وَهَا وَلَا خِلَابَةَ)). ❶

اسے منع کر دیا۔ تو اس نے کہا: میں تجارت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تجارت کو نہیں چھوڑ سکتے تو (سودا بیچتے وقت) کہا کرو: لاؤ (نقد پیسے دو) اور (یہ سودا) لے لو، اور کوئی دھوکہ فریب نہ ہو۔

[٣٠١٠]...... ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَثْرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّوسِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ كُنْتَ لَا تَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقُلْ: هَا وَهَا، وَلَا خِلَابَةَ)). قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: يَعْنِي لَا يَغْبُنُونَهُ.

اختلاف رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ راوی نے اس میں یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تجارت کو نہیں چھوڑ سکتے تو (سودا بیچتے وقت) کہا کرو: لاؤ (نقد پیسے دو) اور (یہ سودا) لے لو، اور کوئی دھوکہ فریب نہ ہو۔

عبدالوہاب ؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ لوگ اس سے دھوکہ بازی نہ کریں۔

[٣٠١١/١]...... ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، نا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بِلِسَانِهِ لُوثَةٌ وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبَنُ فِي الْبُيُوعِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ)) مَرَّتَيْنِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کی زبان میں بندش کی سی کیفیت تھی اور تجارت میں ہمیشہ اس سے دھوکہ ہو جاتا تھا، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس معاملے کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو سودا کرے تو دو مرتبہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکہ فریب نہ ہو۔

[٣٠١١/٢]...... قَالَ مُحَمَّدٌ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: هُوَ جَدِّي مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو، وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أَصَابَتْهُ آمَّةٌ فِي رَأْسِهِ فَكَسَرَتْ لِسَانَهُ وَنَازَعَتْهُ عَقْلَهُ، وَكَانَ لَا يَدَعُ التِّجَارَةَ وَلَا يَزَالُ يُغْبَنُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَالِكَ، فَقَالَ: ((إِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ، ثُمَّ أَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ تَبْتَاعُهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَإِنْ رَضِيتَ

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سر میں بہت سخت چوٹ لگ گئی تھی، جس نے ان کی زبان کو بھی کاٹ دیا اور ان کی عقل بھی کھینچ لی، وہ تجارت نہیں چھوڑتے تھے جبکہ ان سے ہمیشہ دھوکہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ وہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکہ فریب نہ کیا جائے،

❶ سنن أبي داود: ٣٥٠١۔ سنن ابن ماجه: ٢٣٥٤۔ جامع الترمذي: ١٢٥٠۔ سنن النسائي: ٧/ ٢٥٢۔ مسند أحمد: ١٣٢٧٦۔ صحيح ابن حبان: ٥٠٤٩، ٥٠٥٠

❷ مسند أحمد: ٦١٣٤

فَأَمْسِكْ، وَإِنْ سَخِطْتَ فَارْدُدْهَا عَلَى صَاحِبِهَا)). وَقَدْ كَانَ عَمَّرَ عُمْرًا طَوِيلًا عَاشَ ثَلاثِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَكَانَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ فَشَا النَّاسُ وَكَثُرُوا يَتَبَايَعُ الْبَيْعَ فِي السُّوقِ وَيَرْجِعُ بِهِ إِلَى أَهْلِهِ وَقَدْ غُبِنَ غُبْنًا قَبِيحًا، فَيَلُومُونَهُ وَيَقُولُونَ: لِمَ تَبْتَاعُ؟ فَيَقُولُ: أَنَا بِالْخِيَارِ إِنْ رَضِيتُ أَخَذْتُ وَإِنْ سَخِطْتُ رَدَدْتُ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلاثًا، فَيَرُدُّ السِّلْعَةَ عَلَى صَاحِبِهَا مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ، فَيَقُولُ: وَاللَّهِ لا أَقْبَلُهَا، قَدْ أَخَذْتَ سِلْعَتِي وَأَعْطَيْتَنِي دَرَاهِمَ، قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلاثًا، فَكَانَ يَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُ لِلتَّاجِرِ: وَيْحَكَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ جَعَلَهُ بِالْخِيَارِ ثَلاثًا. قَالَ: وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَعَلَ الْعُهْدَةَ ثَلاثًا إِلَّا لِذَلِكَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو. ❶

پھر تم جو بھی سامان خریدو گے تو تین دِن تک تمہیں اختیار حاصل رہے گا کہ اگر تم راضی ہوتو سودا رکھ لو لیکن اگر تم ناخوش ہوتو اسے اس کے مالک کو واپس کر دو۔ انہوں نے بہت لمبی عمر پائی اور ایک سوتیس برس تک زندہ رہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جب لوگ پھیل گئے اور کثرت میں ہو گئے تو یہ بازار میں خرید وفروخت کرتے تھے اور جب اپنے گھر واپس جاتے تو بہت بڑے دھوکے کا شکار ہو کر جاتے تھے، تو گھر والے انہیں ملامت کرتے اور کہتے: آپ تجارت کرتے ہی کیوں ہیں؟ تو وہ جواب دیتے کہ مجھے اختیار حاصل ہے کہ اگر میں راضی ہوں تو (سودا) قبول کرلوں اور اگر ناخوش ہوں تو واپس کردوں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین دِن تک اختیار دیا تھا۔ چنانچہ وہ سامان کو کل اور پرسوں تک اس کے مالک کو واپس کر دیتے تھے، لیکن وہ کہتا: اللہ کی قسم! میں تو اسے قبول نہیں کروں گا، کیونکہ تم نے مجھ سے سامان لیا ہے اور مجھے درہم دیے ہیں۔ تو وہ (یعنی میرے دادا منقذ رضی اللہ عنہ) کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین دِن تک اختیار دِیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی شخص گزرتا تو وہ تاجر سے کہتا: تجھ پر افسوس ہے! یہ سچ کہہ رہے ہیں، یقیناً رسول اللہ ﷺ انہیں تین دِن کا اختیار دِیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا (انہوں نے کہا کہ) ہم سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میرے علم کے مطابق سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے معاملے میں اسی حکم کی وجہ سے تین دِن کا وقت مقرر کیا۔

[٣٠١٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ مِنْ أَصْلِهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ، نا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ، نا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (سودا واپس کرنے کا) اختیار تین دِن تک ہوتا ہے۔

❶ مصنف ابن أبی شيبة: ١٤/ ٢٢٨

عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخِيَارُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)) .

[٣٠١٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، أنا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي نَظَرْتُ فَلَمْ أَجِدْ لَكُمْ فِي بُيُوعِكُمْ شَيْئًا أَمْثَلَ مِنَ الْعُهْدَةِ الَّتِي جَعَلَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَبَّانَ بْنَ مُنْقِذٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَالِكَ فِي الرَّقِيقِ .

حبان بن واسع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں نے دیکھا ہے کہ تمہاری تجارتوں میں مجھے ایسی کوئی چیز نہیں نظر آئی جو تین دن کی اس مدت اختیار کے ساتھ زیادہ مماثلت رکھتی ہو جسے رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ غلام کے بارے میں تھا۔

[٣٠١٤]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَزَارِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَمْدَانُ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَكَّةُ حَرَامٌ ، وَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا ، وَحَرَامٌ أَجْرُ بُيُوتِهَا)) . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ حرم ہے، اس کی جائیداد کی خرید و فروخت حرام ہے اور اس کے گھروں کا کرایہ لینا حرام ہے۔

[٣٠١٥]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَذِيُّ ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، كَذَا قَالَ: عَنْ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا ، وَأَكْلُ ثَمَنِهَا)) ، وَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بُيُوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا)). كَذَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ مَرْفُوعًا ، وَوَهِمَ أَيْضًا فِي قَوْلِهِ: عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ ، وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ ❷

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے، چنانچہ اس کی جائیداد کی خرید و فروخت اور اس (کے ذریعے حاصل ہونے والی) قیمت کھانا حرام ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مکہ کے گھروں کو کرائے پر دے کر کچھ (مال کما کر) کھایا تو یقیناً وہ (جہنم کی) آگ کو ہی کھاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور انہیں اپنے بیان میں عبیداللہ بن ابی زیاد نام ذکر کرنے میں وہم ہوا ہے، جبکہ وہ تو ابن ابی زیاد القداح ہیں، اور اس روایت کا موقوف ہونا صحیح بات ہے۔

[٣٠١٦]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

ابونجیح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں (جہنم کی) آگ ہی ٹھونستا ہے۔

❶ سلف برقم: ٢٧٨٧

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٣

بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ كِرَاءَ بُيُوتِ مَكَّةَ إِنَّمَا يَأْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا .

[٣٠١٧]...... ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، سَمِعَ أَبَا نَجِيحٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أُجُورَ بُيُوتِ مَكَّةَ ، مِثْلَهُ .

ابونجیح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً جولوگ مکہ کے گھروں کی اُجرت کھاتے ہیں۔۔۔آگے اسی (گزشتہ روایت) کے ہی مثل ہے۔

[٣٠١٨]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَكَّةُ مُنَاخٌ لَا تُبَاعُ رِبَاعُهَا وَلَا تُؤَاجَرُ بُيُوتُهَا)) . إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ضَعِيفٌ ، وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُهُ . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ اقامت گاہ ہے، اس کی جائیداد فروخت نہیں ہو سکتی اور اس کے گھروں کا کرایہ نہیں لیا جا سکتا۔
اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر ضعیف راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

[٣٠١٩]...... ثنا ابْنُ مَنِيعٍ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا تُدْعَى رِبَاعُ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَائِبَ ، مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ . ❷

علقمہ بن نضلہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئے (اور پھر) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے (اور ان سب کے زمانے میں یہ صورت تھی کہ) مکہ کے مکانات وقف کہلاتے تھے، جس کو ضرورت ہوتی وہ ان میں رہائش رکھ لیتا اور جس کو ضرورت نہ ہوتی وہ (کسی اور کو) رہائش فراہم کر دیتا۔

[٣٠٢٠]...... ثنا أَخُو زُبَيْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْآدَمِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ ، مِثْلَهُ وَزَادَ: وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے اور اس میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نام کا اضافہ کیا ہے۔

[٣٠٢١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ

علقمہ بن نضلہ الکنانی بیان کرتے ہیں کہ عہدِ رسالت میں اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے ادوارِ خلافت میں مکہ کے

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٣

❷ سنن ابن ماجه: ٣١٠٧ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٧

عُـمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ نَـافِـعِ بْـنِ جُبَيْـرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ: كَانَتْ تُدْعَى بُيُوتُ مَكَّةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِـي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا السَّوَائِبُ لَا تُبَاعُ ، وَمَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ .

گھروں کو وقف املاک کہا جاتا تھا، جس کو ضرورت ہوتی وہ ان میں رہائش رکھ لیتا اور جس کو ضرورت نہ ہوتی وہ (کسی اور کو) رہائش فراہم کر دیتا۔

[٣٠٢٢]..... ثـنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، نا أَسْبَاطُ بْـنُ نَـصْـرٍ ، قَـالَ زَعَـمَ السُّدِّيُّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَـعْـدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الـنَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةً وَامْرَأَتَيْنِ ، وَقَالَ: ((اقْتُلُـوهُـمْ وَإِنْ وَجَـدْتُـمُـوهُـمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْـكَـعْبَةِ ، عِـكْـرِمَةُ بْـنُ أَبِي جَهْلٍ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ ، وَمَقِيسُ بْنُ صَبَابَةَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ)). ❶

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے (تمام) لوگوں کو امان دے دی؛ سوائے چار آدمیوں اور دو عورتوں کے، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں تم قتل کر دو، خواہ تم انہیں کعبے کے پردوں سے چمٹے ہوئے ہی دیکھو (وہ چار آدمی یہ تھے:) عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ (اور دو عورتوں کا نام قریبہ اور فرتنی تھا، یہ دونوں ابن خطل یا مقیس بن صبابہ کی لونڈیاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں)۔

[٣٠٢٣]..... ثنا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، نا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، نا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ الـلّٰهِ ﷺ حِيـنَ سَـارَ إِلَـى مَـكَّةَ لِيَفْتَحَهَا قَالَ لِأَبِي هُـرَيْـرَةَ: ((اهْتِفْ بِـالْأَنْـصَـارِ)) ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْـصَـارِ أَجِيبُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَـجَاءُوا كَأَنَّمَا كَـانُوا عَلَى مِيعَادٍ ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ وَلَا يَشْـرُفَـنَّ لَـكُـمْ أَحَـدٌ إِلَّا أَنَـمْـتُـمُوهُ)) ، يَقُولُ: قَتَلْتُمُوهُ ، فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ، فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَـرَجَ مِـنَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي الصَّفَا ، فَصَعِدَ الصَّفَا فَـخَـطَـبَ الـنَّاسَ ، وَالْأَنْصَارُ أَسْفَلَ مِنْهُ ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ

عبداللہ بن رباح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار کو آواز دو۔ تو انہوں نے کہا: اے انصار کی جماعت! رسول اللہ ﷺ کی بات سنو۔ چنانچہ وہ سب یوں (تیزی سے) جمع ہو گئے کہ جیسے انہیں پہلے سے ملاقات کا وقت دیا گیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم یہ راستہ لو اور جو بھی تمہارے سامنے سر اٹھانے کی کوشش کرے (یعنی مقابلے میں آ کر لڑے) تو اسے سُلا دو (یعنی) اسے قتل کر دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے نوازا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ اس دروازے سے نکلے جو صفا کی جانب تھا۔ آپ نے صفا پر چڑھ کر لوگوں کو خطبہ دیا، اور انصار اس کے نیچے کھڑے

❶ سنن أبي داود: ٢٦٨٣ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٠٥ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٩/ ٢١٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٥٠٦

بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِي قَرْيَتِهِ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْوَحْيَ بِمَا قَالَتِ الْأَنْصَارُ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ تَقُولُونَ: فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَأْفَةٌ بِقَوْمِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، قَالَ: فَمَنْ أَنَا إِذًا، كَلَّا وَاللّٰهِ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ حَقًّا، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا ذَالِكَ إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تُفَارِقَنَا، قَالَ: ((أَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ))، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ قَدْ بَلَّ نَحْرَهُ بِالدُّمُوعِ. ❶

تھے۔ تو انصار نے ایک دوسرے سے کہا: بہرحال آدمی اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے سے دلچسپی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے انصار کی یہ گفتگو رسول اللہ ﷺ کو بتادی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم کہتے ہو کہ آدمی بہرحال اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ پھر میں کون ہوں؟ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میرا جینا تمہارے ساتھ اور میرا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے یہ بات محض اس خدشے کے پیش نظر کی تھی کہ کہیں آپ ہم سے جدا نہ ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک سچے ہو۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ان میں سے ہر شخص اتنا رویا کہ اس کا دامن آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

[٣٠٢٤]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَمَعَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَصْنَعُ الطَّعَامَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ هٰذَا يَوْمًا وَهٰذَا يَوْمًا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا، قَالَ: فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ، وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْأُخْرَى، وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى السَّاقَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ))، قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ، قَالَ: فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هٰذِهِ أَوْبَاشُ قُرَيْشٍ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا فَاحْصُدُوهُمْ حَصْدًا، ثُمَّ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا))، قَالَ: وَأَشَارَ بِيَدِهِ،

عبداللہ بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم میں سے ایک آدمی کھانا تیار کیا کرتا تھا اور اپنے ساتھیوں کو (کھانے کے لیے) بلاتا۔ (کھانا تیار کرنے کی) اس دن فلاں کی باری تھی اور اس دن فلاں کی۔ جس دن میری باری تھی تو میں نے کہا: اے ابوہریرہ! مجھے نبی ﷺ کی حدیث بیان کیجیے، یہاں تک کہ ہمارا کھانا تیار ہو جائے۔ تو وہ بیان کرنے لگے کہ فتح مکہ کے روز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے دو بازوؤں میں سے ایک پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے پر زبیر رضی اللہ عنہ کو، اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو گھاٹی کے درمیان میں پیچھے چلنے والوں پر مقرر کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلایا تو وہ دوڑتے ہوئے آ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! راستے میں تمہارا سامنا قریش کے اوباش لوگوں سے ہو سکتا ہے، لہٰذا

❶ مسند أحمد: ٧٩٢٢، ١٠٩٤٨۔ صحيح ابن حبان: ٤٧٦٠

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَمْ يُشْرِفْ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ، قَالَ: وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَتَى الصَّفَا فَقَامَ عَلَيْهِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ فَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ))، قَالَ: فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَالِكَ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، كَلَّا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ، وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ، وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ)). ❶

کل جب تمہارا ان سے ٹکراہو جائے تو انہیں کاٹ پھینکنا، پھر تمہارے وعدے کی جگہ صفا ہے (یعنی تم صفا پہاڑی کے پاس آ جانا ہماری وہیں ملاقات ہوگی)۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ پھر جب اگلا دِن آیا (اور مسلمان روانہ ہوئے) تو جو کوئی بھی ان کے سامنے سر اُٹھاتا تو وہ اسے (ہمیشہ کی نیند) سُلا دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فتح سے ہمکنار کیا اور آپ صفا کے پاس آئے اور اس پر کھڑے ہوگئے۔ پھر ابوسفیان آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کے خون جائز قرار دے دِیے گئے اور آج کے بعد قریش باقی نہ رہیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ محفوظ ہوگا، جو اپنا دروازہ بند کر لے وہ محفوظ ہے اور جو اپنے ہتھیار پھینک دے وہ بھی محفوظ ہے (یعنی ایسے لوگوں کو قتل نہیں کیا جائے گا)۔ پھر انصار نے کہا: بہر حال آدمی اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے سے دِلچسپی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا بتلا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم کہتے ہو کہ آدمی بہر حال اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے میں دِلچسپی رکھتا ہے، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری جانب ہجرت کی، میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔ انصار نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے ایسا صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ شدید چاہت (اور ان سے جدائی کے ڈر سے) کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں سچا ہی مانتے ہیں اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں۔

❶ صحيح مسلم: ١٧٨٠ ـ السنن الكبرى للنسائي: ١١٢٣٤ ـ مسند أحمد: ٧٩٢٢

[٣٠٢٥]..... ثنا علي بن إبراهيم المستملي، نا محمد بن إسحاق بن خزيمة، نا محمد بن زياد بن عبيد الله، نا مسلم بن خالد الزنجي، نا زيد بن أسلم، عن ابن البيلماني، عن سرق، قال: كان لرجل مال علي، أو قال: علي دين، فذهب بي إلى رسول الله ﷺ فلم يصب لي مالا، فباعني منه، أو باعني له. خالفه ابنا زيد بن أسلم. ❶

سُرّق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ذمے ایک آدمی کا مال تھا، یا کہا کہ مجھ پر قرض تھا، تو وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا تو آپ ﷺ نے میرے پاس کوئی مال نہ پایا تو مجھے اس کے ہاتھ بیچ دیا، (یا کہا کہ) مجھے اس کا قرض چکانے کے لیے بیچ دیا۔

زید بن اسلم کے دونوں بیٹوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[٣٠٢٦]..... ثنا علي بن إبراهيم، نا ابن خزيمة، نا أبو الخطاب زياد بن يحيى الحساني، نا مرحوم بن عبد العزيز، حدثني عبد الرحمن بن زيد بن أسلم، وعبد الله بن زيد، عن أبيهما، أنه كان في غزاة فسمع رجلا ينادي آخر، يقول: يا سرق يا سرق، فدعاه، فقال: ما سرق؟ فقال: سمانيه رسول الله ﷺ، إني اشتريت من أعرابي ناقة ثم تواريت عنه فاستهلكت ثمنها، فجاء الأعرابي يطلبني، فقال له الناس: ائت رسول الله ﷺ فاستعدي عليه، فأتى رسول الله ﷺ، فقال: يا رسول الله إن رجلا اشترى مني ناقة ثم توارى عني فما أقدر عليه، قال: ((اطلبه))، قال: فوجدني فأتى بي النبي ﷺ، وقال: يا رسول الله إن هذا اشترى مني ناقة ثم توارى عني، فقال: ((أعطه ثمنها))، قال: فقلت: يا رسول الله استهلكته، فقال رسول الله ﷺ: ((فأنت سرق))، ثم قال للأعرابي: ((اذهب فبعه في السوق وخذ ثمن ناقتك))، فأقامني في السوق فأعطي في ثمنا، فقال للمشتري: ما تصنع به؟ قال: أعتقه، فأعتقني الأعرابي.

سیدنا زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک غزوے میں شریک تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ دوسرے کو "اے سُرّق! اے سُرّق! کہہ کر آواز دے رہا تھا، تو انہوں نے اس آدمی کو بلایا اور پوچھا: سُرّق کا کیا مطلب ہے؟ تو اس نے کہا: میرا یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا، میں نے ایک دیہاتی سے اونٹنی خریدی، پھر میں اس سے چھپتا پھرتا تھا، کیونکہ مجھ سے اس کی قیمت (کی رقم) ضائع ہوگئی تھی۔ وہ دیہاتی مجھے ڈھونڈتا ہوا آیا تو لوگوں نے اسے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور اس کے معاملے پر مدد طلب کرو۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی نے مجھ سے اونٹنی خریدی، پھر وہ مجھ سے چھپتا پھرتا ہے اور میں اس سے رقم بھی نہیں نکال پا رہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کر کے لاؤ۔ تو اس نے مجھے ڈھونڈ لیا اور نبی ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً اس نے مجھ سے اونٹنی خریدی، پھر یہ مجھ سے چھپ گیا۔ آپ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: اس کو اونٹنی کی قیمت ادا کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے رقم ضائع ہوگئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سُرّق (چور) ہو۔ پھر آپ ﷺ نے دیہاتی سے فرمایا: جاؤ اسے بازار میں فروخت کر دو اور اپنی اونٹنی کی قیمت وصول کرلو۔ چنانچہ وہ مجھے لے کر بازار میں کھڑا ہوگیا اور میری

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨٧٥، ١٨٧٦

قیمت لگا دی۔ (جب ایک آدمی مجھے خریدنے لگا) تو اس نے خریدار سے پوچھا: تم اس کا کیا کرو گے؟ تو اس نے کہا: میں اسے آزاد کردوں گا۔ یہ سن کر اس دیہاتی نے ہی مجھے آزاد کر دیا۔

[۳۰۲۷]..... ثنا عَلِيٌّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرَّقٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا الِاسْمُ؟، فَقَالَ: اسْمٌ سَمَّانِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَنْ أَدَعَهُ، قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ؟ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ مَالِي يَقْدُمُ فَبَاعُونِي فَاسْتَهْلَكْتُ أَمْوَالَهُمْ، فَأَتَوْا بِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لِي: ((أَنْتَ سُرَّقٌ))، وَبَاعَنِي بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ، فَقَالَ الْغُرَمَاءُ لِلَّذِي اشْتَرَانِي: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أُعْتِقُهُ، قَالُوا: فَلَسْنَا بِأَزْهَدَ مِنْكَ فِي الْأَجْرِ، فَأَعْتَقُونِي بَيْنَهُمْ وَبَقِيَ اسْمِي.

یزید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں اسکندریہ کے ایک بزرگ کو دیکھا جن کا نام ''سُرَّق'' تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیسا نام ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا اور میں اسے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے یہ نام آپ کا کیوں رکھا تھا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ میں مدینہ آیا اور لوگوں کو بتلایا کہ میرا مال آ رہا ہے، چنانچہ انہوں نے مجھ سے خرید وفروخت کر لی، لیکن بعد میں مجھ سے ان کے اموال (یعنی جو انہیں قیمتیں ادا کرنا تھیں وہ) ضائع ہو گئے۔ وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم سُرَّق ہو۔ اور آپ ﷺ نے مجھے چار اونٹنیوں کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر قرض خواہوں نے اس شخص سے کہ جس نے مجھے خریدا تھا، پوچھا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اس نے کہا: میں اسے آزاد کردوں گا۔ تو انہوں نے کہا: اجر وثواب پانے کے معاملے میں ہم تجھ سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور میرا نام باقی رہ گیا۔

[۳۰۲۸]..... ثنا الْقَاسِمُ، وَالْحُسَيْنُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيِّ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قِيلَ: أَيْنَ تَنْزِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا، لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)). ❶

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز نبی ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے (آپ ﷺ سے) پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے مکان میں ہی قیام کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث ہو سکتا ہے۔

[۳۰۲۹]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيِّنِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمَخْرَمِيُّ، ح وَنا

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کل إن شاء اللہ آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟

❶ صحيح البخاري: ١٥٨٨ ـ صحيح مسلم: ١٣٥١ ـ مسند أحمد: ٢١٧٤٧، ٢١٧٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥١٤٩

أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ؟ وَذَالِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ، قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مِيرَاثٍ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

اور یہ فتح مکہ کا وقت تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے وراثت کی کوئی چیز چھوڑی ہے؟ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[۳۰۳۰]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنْزِلُ دَارَكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟)). وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرِينَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانُوا فِي ذَالِكَ يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ (الأنفال:۷۲).

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر پہ قیام کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکانات یا گھر چھوڑے ہیں؟ ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے ہیں اور جعفر اور علی (رضی اللہ عنہما) کسی چیز میں اس کے وارث نہیں بنے، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہیں اور عقیل اور طالب کافر ہیں۔

امام ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس معاملے میں لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بہ طورِ دلیل پیش کرتے ہیں: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ﴾ ''یقیناً جو لوگ ایمان لائے، انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور وہ لوگ کہ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہیں کی تو تمہارے لیے ان کی کچھ بھی ولایت (دوستی) نہیں ہے۔''

[۳۰۳۱]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، نَحْوَهُ وَزَادَ: ثُمَّ قَالَ: ((نَحْنُ نَازِلُونَ خَيْفَ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی باہم قسمیں اُٹھائیں تھیں۔

[٣٠٣٢]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا أَبُو الْجَمَاهِرِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، وَعُبَيْدَ اللّٰهِ، ابْنَي عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّا بِأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ عَلَى الْعِرَاقِ مُقْبِلَيْنِ مِنْ أَرْضِ فَارِسٍ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَيْ أَخِي، لَوْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَوْ كُنْتُ أَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، وَيَلِي هٰذَا الْمَالَ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدِي، فَخُذَاهُ فَاشْتَرِيَا بِهِ مَتَاعًا، فَإِذَا قَدِمْتُمَا عَلَى عُمَرَ فَبِيعَاهُ وَلَكُمَا الرِّبْحُ، وَادْفَعَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ رَأْسَ الْمَالِ وَاضْمَنَا، فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ لَهُمَا: أَكُلَّ أَوْلَادِ الْمُهَاجِرِينَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَا: لَا، فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يُجِيزَ ذَالِكَ، وَجَعَلَهُ قِرَاضًا. ❶

اسلم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ اور عبیداللہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ عراق کے گورنر تھے اور یہ فارس کی سرزمین سے آ رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجو! خوش آمدید۔ کاش! میرے پاس کوئی چیز ہوتی، یا فرمایا کہ میں (تمہیں دینے کے لیے) کسی چیز کی طاقت رکھتا اور وہ اس مال کے ساتھ شامل ہو جاتی جو میرے پاس اکٹھا ہوا ہے۔ تم اس مال کو پکڑو اور اس کے ذریعے کوئی ساز وسامان خرید لو، پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ جاؤ تو اس مال کو بیچ دینا، اس کا منافع تم لے لینا اور اصل مال امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دینا۔ چنانچہ جب وہ امیر المومنین کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے پوچھا: کیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کی تمام اولاد کے ساتھ اسی طرح کیا ہے؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً امیر المومنین اس کی اجازت نہیں دے گا۔ اور انہوں نے اسے قراض بنا دیا۔

[٣٠٣٣]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، نا أَبِي، نا حَيْوَةُ، وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا: نا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَنْ غَيْرِهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً يَضْرِبُ لَهُ بِهِ أَنْ لَا تَجْعَلَ مَالِي فِي كَبِدٍ رَطْبَةٍ، وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ، وَلَا تَنْزِلَ بِهِ فِي بَطْنِ مَسِيلٍ، فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِي. ❷

عروہ بن زبیر اور ان کے علاوہ (کسی اور راوی) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی کو مقارضہ کے طور پر مال دیتے تھے تو اس پر یہ شرط عائد کیا کرتے تھے کہ تم میرا مال کسی جانور کو خریدنے میں صرف نہیں کرو گے، نہ اسے بحری سفر میں لے جاؤ گے اور نہ ہی اسے لے کر کسی ایسی وادی میں پڑاؤ کرو گے جہاں پانی بہتا ہوگا، سو اگر تم نے ان میں سے کچھ بھی کیا تو تم میرے مال کا تاوان ادا کرو گے۔

[٣٠٣٤]...... حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا جس میں تیس سوار شامل تھے۔ ہم نے عرب کی ایک قوم کے پاس پڑاؤ کیا اور ان سے

❶ الموطأ: ٢٤٢٩۔ مسند الشافعي: ٢/ ١٦٩۔ المعرفة للبيهقي: ٨/ ٣٢٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ١١١

الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا، قَالَ: فَنَزَلْنَا عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يُضَيِّفُونَا فَأَبَوْا، قَالَ: فَلُدِغَ سَيِّدُ الْحَيِّ فَأَتَوْنَا، فَقَالُوا: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا وَلٰكِنْ لَا أَفْعَلُ حَتّٰى تُعْطُونَا، فَقَالُوا: فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ، قَالَ: فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا عَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ: فَكَفَفْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لَهُ، قَالَ: ((وَمَا عِلْمُكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ فَاقْسِمُوهَا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ)). ❶

گزارش کی کہ ہماری مہمان نوازی کریں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا، تو وہ ہمارے پاس آئے اور کہا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کے ڈسے کا دَم کر لیتا ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، میں کر لیتا ہوں، لیکن میں تب تک نہیں کروں گا جب تک کہ تم ہمیں (اس کا معاوضہ) نہیں ادا کرتے۔ اس پر انہوں نے کہا: ہم تم لوگوں کو تیس بکریاں دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس پر سات مرتبہ سورت الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا تو وہ شفایاب ہو گیا۔ پھر جب ہم نے ان سے بکریاں وصول کر لیں تو ہمارے دِلوں میں کچھ کھٹکا سا لگا (کہ آیا یہ جائز بھی ہے یا نہیں؟) چنانچہ ہم (انہیں کھانے سے) رُک گئے، یہاں تک کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم تھا کہ یہ (سورت) دَم ہے؟ ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا۔

[٣٠٣٥]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَخَالَفَهُ شُعْبَةُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ شعبہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[٣٠٣٦]..... ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَتَوْا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَالِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولٰئِكَ، فَقَالُوا: أَفِيكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا: إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا فَلَا نَفْعَلُ أَوْ تَجْعَلُوا لَنَا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ عرب کے ایک قبیلے کے پاس آئے تو انہوں نے ان (اصحابِ رسول) کی مہمان نوازی نہیں کی۔ اسی دوران ان کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا، تو انہوں نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دَم ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، اس لیے ہم بھی (دَم) نہیں کریں گے، یا پھر تم ہمیں (اس کے بدلے

❶ صحيح البخاري: ٢٢٧٦۔ صحيح مسلم: ٢٢٠١۔ سنن أبي داود: ٣٤١٨۔ سنن ابن ماجه: ٢١٥٦۔ جامع الترمذي: ٢٠٦٤۔ مسند أحمد: ١١٠٧٠۔ صحيح ابن حبان: ٦١١٢

جُعْلًا ، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنْ شَاءٍ ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَتَوْهُمْ بِالشَّاءِ ، فَقَالُوا: لَا نَأْخُذُهَا حَتّٰى نَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَضَحِكَ ، وَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي فِيهَا بِسَهْمٍ)) . ❶

میں) کچھ دو۔ چنانچہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بکریوں کا ایک ریوڑ دے دیا۔ تو (ابوسعید رضی اللہ عنہ) سورت الفاتحہ پڑھنے لگے اور اپنی تھوک کو اکٹھا کر کے تھوڑی تھوڑی اس پر ملنے لگے۔ وہ آدمی شفایاب ہو گیا اور (اس قبیلے کے) لوگ بکریاں لے کر ان کے پاس آ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم انہیں تب تک نہیں لیں گے جب تک کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ (سورت) دَم ہے؟ ان بکریوں کو وصول کر لو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھنا۔

[۳۰۳۷]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ ، نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ ، نا أَبُو نُعَيْمٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ قَنَّةَ ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً عَلَيْهَا أَبُو سَعِيدٍ فَمَرَّ بِقَرْيَةٍ فَإِذَا مَلِكُ الْقَرْيَةِ لَدِيغٌ ، فَسَأَلْنَاهُمْ طَعَامًا فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُنْزِلُونَا ، فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ يُحْسِنُ أَنْ يَرْقِيَ؟ إِنَّ الْمَلِكَ يَمُوتُ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَأَفَاقَ وَبَرَأَ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالنُّزُلِ وَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالشَّاءِ ، فَأَكَلْنَا الطَّعَامَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَأَبَوْا أَنْ يَأْكُلُوا مِنَ الْغَنَمِ حَتّٰى أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَيْءٌ أُلْقِيَ فِي رَوْعِي ، قَالَ: ((فَكُلُوا وَأَطْعِمُونَا مِنَ الْغَنَمِ)) . ❷

سلیمان بن قنہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور ان کا امیر ابوسعید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ وہ ایک بستی کے پاس سے گزرے تو بستی کے امیر کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا۔ ہم نے ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے نہ ہمیں کھانا کھلایا اور نہ رہنے کو جگہ دی۔ پھر بستی والوں میں سے ایک آدمی ہمارے پاس سے گزرا اور اس نے کہا: اے عرب کی جماعت! کیا تم میں سے کوئی شخص اچھا دَم کر لیتا ہے؟ (کیونکہ ہمارا) امیر مر رہا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے پاس گیا اور اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا، تو اسے افاقہ ہوا اور وہ شفایاب ہو گیا۔ پھر اس نے ہماری طرف مہمانی کا کھانا بھیجا اور قیام گاہ میں ٹھہرایا، نیز ہماری طرف بکریاں بھی بھیجیں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا تو کھا لیا لیکن بکریوں میں سے کسی کو کھانے سے انکار کر دیا، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم تھا کہ یہ دَم ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بات (اللہ کی طرف سے ہی) میرے دِل میں ڈال دی گئی

❶ مسند أحمد: ۱۰۹۸۵ ، ۱۱۳۹۹

❷ مسند أحمد: ۱۱٤۷۲

تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اور بکریوں میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔

[۳۰۳۸]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى الطَّائِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْحُسَيْنِ الْعِجْلِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَكْبٌ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ زَعِيمَ الْحَيِّ لَسَلِيمٌ يَعْنِي لَدِيغًا، فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلَى شَاءٍ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوا: بِمَ رَقَيْتَهُ؟ قَالَ: رَقَيْتُهُ بِأُمِّ الْكِتَابِ، فَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا؟ فَلَمْ يَقْرَبُوا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا، فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟))، يَعْنِي أُمَّ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). أُخْرِجَ فِي الصَّحِيحِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سواروں کے ایک قافلے میں رسول اللہ ﷺ کے کچھ اصحاب تھے تو ایک آدمی ان کے سامنے آیا اور بولا: قبیلے کا سردار زہر آلود ہو گیا ہے، یعنی اس کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا ہے، کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی گیا اور اس کو بکریوں کے معاوضے پر دَم کیا۔ پھر وہ ان بکریوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: آپ نے کس چیز سے دَم کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے سورت الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ نے کتاب اللہ پر اُجرت لے لی؟ پھر وہ جو کچھ لے کر آئے تھے ان میں سے کسی کے بھی قریب نہیں گئے۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ تو اس آدمی نے جو کیا تھا وہ آپ ﷺ سے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم تھا کہ یہ دَم ہے؟ یعنی سورت الفاتحہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جن امور پر تم اُجرت لیتے ہو ان سب سے زیادہ حق کتاب اللہ کا ہے۔ یہ روایت صحیح میں بھی بیان کی گئی ہے۔

[۳۰۳۹]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ، نا عُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ، فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَجَاءَ إِلَى أَصْحَابِهِ بِالشَّاءِ فَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا؟ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالُوا: يَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزری، (قبیلے کے) لوگوں میں ایک آدمی کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا تھا، یا (کہا کہ) اسے زہر چڑھ گئی تھی۔ تو انہوں نے پوچھا: کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی گیا اور اس نے اس کو بکریوں کے معاوضے پر سورت الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا تو وہ شفایاب ہو گیا۔ پھر وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے کتاب اللہ پر اُجرت وصول کی ہے؟ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: اے

رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَانْطَلَقْتُ فَرَقَيْتُهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). هٰذَا صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ سَيْدَانَ بْنِ مُضَارِبٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ الْبَرَاءِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اللہ کے رسول! اس نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے جن میں ایک آدمی کو کسی جانور نے ڈسا ہوا تھا، یا کہا کہ اسے زہر چڑھ گیا تھا، تو میں نے جا کر اسے بکریوں کے معاوضے پر کتاب اللہ (کی ایک سورت) کے ساتھ دَم کر دیا، تو وہ شفایاب ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جن امور پر تم اُجرت لیتے ہو ان سب سے زیادہ حق کتاب اللہ کا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو سیدان بن مضارب سے اور انہوں نے ابی معشر البراء سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل ہی بیان کیا ہے۔

[٣٠٤٠]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَبْيٍ فَأَمَرَنِي بِبَيْعِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَبِعْهُمَا جَمِيعًا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ ﷺ نے مجھے دو بھائی فروخت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں نے انہیں بیچ دیا اور انہیں الگ الگ کر دیا۔ جب اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں ڈھونڈو، واپس لو اور انہیں اکٹھا فروخت کرو اور ان میں جدائی مت ڈالو۔

[٣٠٤١]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ؟))، قُلْتُ: بِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ: ((رُدَّهُ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو غلام دیے جو آپس میں بھائی تھے، میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلاموں کا کیا بنا؟ میں نے کہا: میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ۔

[٣٠٤٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (غلام کو) بیچا

❶ مسند أحمد: ٧٦٠، ١٠٤٥۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥

❷ مسند أحمد: ٨٠٠

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، ح وثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَا: نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ بَاعَ فَفَرَّقَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنِهَا ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرُدَّهُ . وَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ . ❶

اور ماں کو اس کے بچے سے جدا کر دیا، تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے واپس لائیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لونڈی اور اس کے بچے میں جدائی ڈال دی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور سودے کو ختم کر دیا۔

[٣٠٤٣]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِسَبْيٍ فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ . ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب قیدیوں کو لایا جاتا تھا تو آپ ایک گھر کے افراد ایک ہی شخص کو دے دیتے تھے اور ان میں جدائی نہیں ڈالتے تھے۔

[٣٠٤٤]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا مُبْهَمٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا فِي السَّبْيِ وَالْوَلَدِ . ❸

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو جدائی ڈال دے۔
ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مبہم ہے، جبکہ ہمارے نزدیک یہ الفاظ ہیں کہ (وہ شخص ملعون ہے جو) قیدی (والدہ) اور بچے میں (جدائی ڈال دے)۔

[٣٠٤٥]...... ثنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الزُّجَاجُ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ بھائی کو اس کے بھائی سے جدا کیا جائے اور والد کو اس کے بچے سے جدا کیا جائے۔

❶ سنن أبي داود: ٢٦٩٦ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥

❷ سنن ابن ماجه: ٢٢٤٨ـ مسند أحمد: ٣٦٩٠

❸ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخِ وَأَخِيهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ. ❶

[٣٠٤٦]..... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْأَخِ وَأَخِيهِ.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو والدہ اور اس کے بچے کے درمیان اور دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

[٣٠٤٧]..... ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْحُبُلِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

[٣٠٤٨]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَخْتَرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَلَوِيِّ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعُذْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ، قَالَ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَرَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحِبَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا سُلیم العذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو قیدی والد اور بچے کے درمیان جدائی ڈال دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان کے درمیان جدائی ڈالے گا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

[٣٠٤٩]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا،

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالی جائے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کب تک (ان میں جدائی نہیں ڈالی جا سکتی)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن ابن ماجه: ٢٢٥٠۔مسند أبي يعلى الموصلي: ٧٢٥٠۔السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ١٢٨

❷ جامع الترمذي: ١٢٨٣۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥۔مسند أحمد: ٢٣٤٩٩

يَقُولُ: نا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأُمِّ وَوَلَدِهَا، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى مَتَى؟ قَالَ: ((حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةُ)). عَبْدُ اللَّهِ هٰذَا هُوَ الْوَاقِعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيدٍ غَيْرُهُ. ❶

بچے کے بالغ ہونے تک اور بچی کو حیض آ جانے تک۔ عبداللہ سے مراد الواقعی ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔علی بن مدینی رحمہ اللہ نے اس پر جھوٹے ہونے کا الزام لگایا ہے، اور اس کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو سعید سے روایت نہیں کیا۔

[۳۰۵۰]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادٌ، ح وَنا مُحَمَّدٌ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا مُوسَى، نا أَبَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَ أَبَانُ: أَنَّ عَامِرَ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا الرَّجُلُ فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ)). وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ: قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، هٰذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ. ❷

سیدنا عامر الشعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی ایسا جانور ملا ہو کہ اس کے مالک اسے چارہ دینے سے عاجز آ گئے ہوں اور پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہو، تو جو کوئی اسے پکڑ لے اور اسے (چارہ وغیرہ کھلا کر) زندہ کر لے (یعنی تندرست وتوانا کر لے) تو وہ اسی کا ہو جائے گا۔

[۳۰۵۱]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ، وَعَنِ الْحَبَالَى أَنْ يُوطَأْنَ حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ، وَقَالَ: ((أَتَسْقِي زَرْعَ غَيْرِكَ))، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز مال غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے اور حاملہ لونڈیوں کے ساتھ وضع حمل سے پہلے ہمبستری کرنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا تم کسی کی کھیتی کو سیراب کرو گے؟ (اسی طرح آپ ﷺ نے) گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ۲/ ۵۵ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۹/ ۱۲۸ ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ١٩٨

❸ سنن أبي داود: ۲۱۵۷ ـ مسند أحمد: ۱۲۲۸ ـ المستدرك للحاكم: ۲/ ۱۹۵

[٣٠٥٢]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: وَلَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ ، قَالَ: فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ ظَهْرًا إِلَى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ ، فَابْتَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ وَبِالْأَبْعِرَةِ إِلَى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ ایک لشکر کو تیار کریں۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہیں تھی۔ تو نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقات کا مال آنے تک (ادھار) کی شرط پر سواریاں خرید لیں۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق صدقات کا مال آنے تک (کے ادھار پر) ایک، دو یا متعدد اونٹ خرید لیے۔

[٣٠٥٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِيشِ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ، قُلْتُ: إِنَّا بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ ، وَإِنَّمَا نَبْتَاعُ الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ إِلَى أَجَلٍ فَمَا تَرَى فِي ذَالِكَ؟ فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ ، جَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِبِلًا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ حَتَّى نَفِدَتْ وَبَقِيَ أُنَاسٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَرِ لِي إِبِلًا بِقَلَائِصَ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا جَاءَتْ حَتَّى نُؤَدِّيَهَا إِلَيْهِمْ)) ، فَاشْتَرَيْتُ الْبَعِيرَ بِالِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ قَلَائِصَ حَتَّى فَرَغْتُ ، فَأَدَّى ذَالِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ . [1]

عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر ہم ایسے علاقے میں ہوں کہ جہاں درہم و دینار نہ ہوں اور ایک مقررہ مدت تک (کے ادھار پر) اونٹ اور بکریاں خرید لیں، تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے ایک باخبر آدمی سے دریافت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) ایک لشکر تیار کیا؛ اس اُمید پر کہ صدقہ کے اونٹ آئیں گے (تو ان کا معاوضہ ادا کر دیں گے)، یہاں تک کہ اونٹ ختم ہو گئے جبکہ لوگ ابھی رہتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک اونٹ اس شرط پر خرید کر لاؤ کہ صدقے کی اونٹنیاں آئیں گی تو ہم انہیں وہ دے دیں گے۔ چنانچہ میں نے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا اور کوئی اونٹ تو تین اونٹنیوں کے بدلے میں خریدا، یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے صدقے کے اونٹوں سے اسے ادا کیا تھا۔

[٣٠٥٤]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ،

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ لشکر تیار کریں، لیکن اونٹ ختم ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں صدقے کی اونٹنیاں آنے تک ادھار لے لوں۔ چنانچہ میں صدقے کے اونٹ آنے تک کے ادھار پر دو اونٹوں کے بدلے میں ایک اونٹ

[1] مسند أحمد: ٦٥٩٣ ، ٧٠٢٥

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ، قَالَ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ آخُذَ فِي قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ، فَكُنْتُ آخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ. ❶

حاصل کر لیا کرتا تھا۔

[٣٠٥٥]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، بِإِسْنَادِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَأْخُذَ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک لشکر تیار کرنے کا حکم دیا تو اونٹ ختم ہو گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صدقے کے اونٹ آ جانے تک (کے ادھار پر) دو اونٹوں کے بدلے میں ایک اونٹ حاصل کر لیں۔

[٣٠٥٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ النَّاقِدُ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ الْكُوفِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ أَبُو سُفْيَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ. تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ، وَصَوَابُهُ فِي الْمُوَطَّأِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا. ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زندہ جانور کے بدلے میں گوشت کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

اس حدیث کو اکیلے یزید بن مروان نے اسی اسناد کے ساتھ مالکؒ سے روایت کیا اور اس پر موافقت نہیں کی۔ جبکہ درست بات یہ ہے کہ موطا میں یہ ابن مسیبؒ سے مرسل طور پر مروی ہے۔

[٣٠٥٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، نا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ. قَالَ: وَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ. ❸

ابوالزناد سے مروی ہے کہ ابن مسیب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: گوشت کے بدلے میں زندہ جانور کی خرید وفروخت سے منع کیا گیا ہے۔

[٣٠٥٨]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کی جانور کے بدلے میں اُدھار خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

❶ سنن أبي داود: [illegible]، مسند احمد: ٦٥٩٣، المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٦

❷ سلف برقم: ١٦١٣

❸ الموطأ: ٢٦١٥

ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً. ❶

[٣٠٥٩]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّنْعَانِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَيَوَانِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں میں بیع سلف کرنے سے منع فرمایا۔ (بیع سلف سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت پہلے ادا کر دی جاتی ہے اور اس کے بدلے میں خریدا جانے والا مال، جس کا وزن اور ماپ پوری طرح معلوم ہو، مقررہ مدت تک مہیا کرنا اس شخص پر لازم ہوتا ہے جس نے اسے فروخت کیا ہو)۔

[٣٠٦٠]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، ثنا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے میں ادھار والے سودے سے منع فرمایا۔ (یعنی قیمت بھی ادھار ہو اور فروخت کی جانے والی چیز فراہم کرنا بھی ادھار کیا گیا ہو)۔

[٣٠٦١]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، نا ذُؤَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ، نا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ. قَالَ اللُّغَوِيُّونَ: هُوَ النَّسِيئَةُ بِالنَّسِيئَةِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع الکالی بالکالی سے منع فرمایا۔ اہل لغت نے کہا: اس سے مراد ادھار (چیز) کا ادھا (قیمت) کے بدلے میں سودا کرنا ہے۔

[٣٠٦٢]..... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ. ❹

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کی خرید وفروخت کرنا یا کسی بھی طرح سے ان کے ذریعے مال کمانا ممنوع ہے)۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣٣٥٦۔ جامع الترمذي: ١٢٣٧۔ سنن ابن ماجه: ٢٢٧٠۔ صحيح ابن حبان: ٥٠٢٨۔ مصنف عبد الرزاق: ١٤١٣٣۔ المعجم الكبير للطبراني: ١١٩٩٦

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٧

❸ مصنف عبد الرزاق: ١٤٤٤٠

❹ سنن ابن ماجه: ٢١٦١۔ سنن النسائي: ٧/ ١٩٠۔ جامع الترمذي: ١٢٧٩۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٤۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٦٥١، ٤٦٥٢

[٣٠٦٣]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو زُرْعَةَ الْحَجْرِيُّ، نا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، نا خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَهِيَ الْهِرَّةُ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

[٣٠٦٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيُّ، نا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ: كَسْبُ الْحَجَّامِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا الْكَلْبَ الضَّارِي)) الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ضَعِيفٌ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین طرح کی آمدنی ساری ہی حرام ہیں: سینگی لگانے والے، بدکار عورت اور کتے کی کمائی ناپاک ہے، سوائے شکاری کتے کے۔
ولید بن عبیداللہ ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٦٥]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْهِرِّ إِلَّا الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ. الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ضَعِيفٌ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا، سوائے تربیت یافتہ کتے کے (یعنی جسے شکار کرنے کی تربیت دی گئی ہو)۔
حسن بن ابی جعفر ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٦٦]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ: كَسْبُ الْحَجَّامِ سُحْتٌ، وَمَهْرُ الزَّانِيَةِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کی کمائیاں سب ہی حرام ہیں: سینگی لگانے والے کی کمائی حرام ہے، بدکار عورت کی کمائی حرام ہے اور کتے کی کمائی حرام ہے، سوائے شکار کرنے والے کتے کے۔
اس روایت کی سند میں مثنیٰ ضعیف راوی ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٤١١، ١٤٦٥٢، ١٤٧٦٧۔صحيح ابن حبان: ٤٩٤٠

❷ مسند أحمد: ١٠٤٨٩، ١٠٤٩٠۔صحيح ابن حبان: ٤٩٤١

❸ سلف برقم: ٣٠٦٣

سُحْتٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا سُحْتٌ)).
الْمُثَنَّى ضَعِيفٌ. ❶

[٣٠٦٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات نبی ﷺ سے ہی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا، سوائے شکاری کتے کے۔

[٣٠٦٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ بِأَذْنَةَ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا، سوائے شکاری کتے کے۔

[٣٠٦٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا، سوائے شکاری کتے کے۔
حماد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ نبی ﷺ سے منقول ہے۔ یہ روایت اس سے صحیح ہے جو اس سے پہلے بیان ہوئی ہے۔

[٣٠٧٠]...... ثنا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ أَبُو بَحْرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا أَيُّوبُ، وَحَبِيبٌ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا جانور خریدا کہ جس کو بیچنے والے نے کئی دن سے اس کا دودھ نہیں نکالا تھا (تاکہ بیچتے وقت وہ زیادہ دودھ دینے والی محسوس ہو) تو اس کو خریدنے والے کو تین دن تک اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے واپس کر دے اور ساتھ گندم کے علاوہ کسی اور اناج کا ایک صاع ادا کرے

❶ سلف برقم: ٣٠٦٤
❷ سلف برقم: ٣٠٦٣
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/٦
❹ صحيح مسلم: ١٥٢٤ ـ مسند أحمد: ٧٣٨٩، ٧٥٢٣، ٧٦٩٨، ١٠٥٨٦

[۳۰۷۱]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا أَبُو عَامِرٍ ، نا قُرَّةُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً .

(کیونکہ اس نے تھوڑا بہت اس سے فائدہ اُٹھایا ہوتا ہے)۔

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

[۳۰۷۲]..... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، نا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَا الْحَدِيثَ ، قَالَ : ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ بِأَفْوَاهِ الطُّرُقِ ، وَلَا تَنَاجَشُوا ، وَلَا يَسِمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَرُدَّ ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا ، فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا ، وَلَا تَبِيعُوا الْمُصَرَّاةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ ، فَمَنِ اشْتَرَاهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، وَالرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ)) . ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں (یعنی نبی ﷺ نے) فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، راستوں کے دہانوں پر قافلوں سے مت ملو (یعنی منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی ان سے سودا مت کرلو، تاکہ تم منڈی میں لاکر مہنگے داموں فروخت کرسکو)، (خریدار کو) دھوکہ دینے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی مت لگاؤ، کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، کوئی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح والی جگہ پر اپنی شادی کا پیغام مت بھیجے؛ یہاں تک کہ وہ نکاح کرلے یا وہ رشتہ چھوڑ دے، کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے؛ تاکہ وہ اس چیز کو (اپنے لیے) انڈیل لے جو اس کی پلیٹ میں ہے، یقیناً اس کو صرف وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے اور تم ایسی اونٹنی یا بکری مت بیچو جس کا دودھ روکا گیا ہو (تاکہ وہ زیادہ دودھ دینے والی محسوس ہو) جو شخص ایسے جانور کو خریدے گا اس کو اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے واپس کر دے اور ساتھ کھجوروں کا ایک صاع ادا کرے، اور رہن کے جانور پر (یعنی جس جانور کو گروی رکھا گیا ہو اس پر) سواری بھی کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے۔

[۳۰۷۳]..... ثنا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْخَيَّاطُ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، ح وَنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ ، جَمِيعًا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُدھار اور خرید و فروخت اور ایک سودے میں دو شرطیں حلال نہیں ہیں، (اسی طرح) اس چیز کی خرید وفروخت جو تمہارے پاس موجود نہ ہوں اور اس چیز کا نفع لینا جو تمہاری اپنی ضمانت میں نہ ہو، حلال

❶ صحیح البخاری: ۲۷۲۷۔ صحیح مسلم: ۱۵۱۵

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ)). ❶

نہیں ہے۔

[٣٠٧٤]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ، فَمَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ يَرُدُّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، دھوکہ دینے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی مت لگاؤ، تجارت کے لیے قافلوں (کے منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی آگے جا کر ان) سے مت ملو اور (اچھے داموں میں) بیچنے کے لیے اونٹ اور بکری کا دودھ مت روکو اور جو شخص اس طرح کا کوئی جانور خریدے تو اسے دو صورتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے (یعنی) اگر وہ چاہے تو اس جانور کو رکھ لے اور اگر چاہے تو اسے واپس کر دے اور (اس کے ساتھ) کھجور کا ایک صاع بھی ادا کرے، گندم کا نہ کرے۔

[٣٠٧٥]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، نا الْحُنَيْنِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا اعْتِرَاضَ، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَالِكَ فَهُوَ إِذَا حَلَبَهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). تَابَعَهُ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُصَرَّاةِ. حَدَّثَ عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ عِيسَى، وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کوئی ''جلب'' ہے، نہ ''جنب'' ہے اور نہ ہی اعتراض ہے۔ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، اونٹ اور بکری کا دودھ مت روکو اور جو شخص اس کو خریدے اور اس کا دودھ نکال لے تو اس کے بعد اسے دو صورتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے (یعنی) اگر وہ خوش ہے تو اس جانور کو رکھ لے اور اگر وہ ناخوش ہے تو اسے واپس کر دے اور (اس کے ساتھ) کھجوروں کا ایک صاع بھی ادا کرے۔ (یہ صورتیں زکاۃ میں ہوتی ہیں، جلب کا مطلب ہے کھینچنا، یعنی زکاۃ اکٹھی کرنے والے کو یہ قطعاً روا نہیں ہے کہ وہ اپنا مرکز کسی ایسی جگہ کو بنا لے جہاں مالکوں کو اپنے جانور کھینچ کر لانا پڑیں اور وہ مشقت اٹھاتے پھریں۔ اور اسی طرح مالکوں کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ زکاۃ کی وصولی کرنے

❶ سنن أبي داود: ٣٥٠٤ ـ جامع الترمذي: ١٢٣٤ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٨٨ ـ مسند أحمد: ٦٦٢٨، ٦٦٧١، ٦٩١٨

❷ مسند أحمد: ٧٣٠٥، ٧٣١٢، ٨٩٣٧ ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٧٠

رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

والے آدمی کا سن کر اپنے جانور اپنے پڑاؤ سے دُور لے جائیں اور پھر وہ انہیں ڈھونڈتا پھرے، ان کے اس عمل کو ''جنب'' کہتے ہیں، جنب کا معنی ہے پہلوتہی کرنا اور دُور رہنا)۔

عاصم بن عبداللہ نے ''مصراۃ'' کے بارے میں اس کی موافقت کی ہے، انہوں نے سالم سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ داؤد بن عیسیٰ نے بھی ان سے بیان کیا اور حسن بن عمارہ نے اس کی سند کو یوں بیان کیا ہے کہ انہوں نے حکم سے روایت کیا، انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ ابوشیبہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، اور شعبہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے بیان کیا۔

[۳۰۷٦]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ الْكَاتِبُ، نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبِي، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُخَاضَرَةِ، وَالْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ. قَالَ عُمَرُ: فَسَّرَهُ أَبِي: الْمُخَاضَرَةُ لَا يَشْتَرِي شَيْئًا مِنَ الْحَرْثِ وَالنَّخْلِ حَتَّى يُونِعَ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ، وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ فَيَرْمِي بِالثَّوْبِ وَيَرْمِي إِلَيْكُمْ مِثْلَهُ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ بِهٰذَا، وَالْمُلَامَسَةُ يَشْتَرِي الْمَبِيعَ فَيَلْمَسَهُ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ان کی وضاحت یوں کی ہے کہ مخاضرہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی کوئی کھیتی یا کھجور کا درخت اس وقت تک نہ خریدے جب تک کہ وہ سرخ یا زرد ہوکر خوب پک نہ جائے۔ منابذہ یہ ہے کہ آدمی کپڑا پھینکے اور وہ اسی کے مثل تمہاری طرف پھینکے اور کہے: یہ اس عوض میں تمہارا ہوا۔ ملامسہ یہ ہے کہ آدمی کوئی چیز چھوکر خریدے (یعنی) اس کو دیکھے نہیں، اور محاقلہ سے مراد زمین کو کرائے پر دینا ہے۔

[۳۰۷۷]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو بَكْرٍ وَرَّاقُ الْحُمَيْدِيِّ، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْمِلْحَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مِلْحُ شَذًا

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمک کی کان بہ طورِ جاگیر طلب کی، جو کہ مأرب مقام پر تھی اور اس کو ''ملح شذا'' کہا جاتا تھا، تو آپ ﷺ نے انہیں دے دی۔ پھر اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یقیناً میں دورِ جاہلیت میں نمک کی ایک

[1] صحيح البخاري: ٢١٨٦ ـ صحيح مسلم: ١٥٤٦

بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ، ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ عَلَى الْمِلْحِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا مِلْحٌ، وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ، فَاسْتَقَالَ أَبْيَضَ فِي قَطِيعَةِ الْمِلْحِ، فَقَالَ أَبْيَضُ: قَدْ أَقَلْتُكَ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ، وَهَذَا مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ))، قَالَ: فَقَطَعَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَرْضًا وَنَخِيلًا بِالْجُرُفِ جُرُفِ مُرَادٍ مَكَانَهُ حِينَ أَقَالَهُ فِيهِ. قَالَ فَرَجٌ: فَهُوَ عَلَى ذَلِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ. ❶

کان پر گیا تھا اور وہ ایسی زمین تھی کہ جہاں نمک موجود نہیں تھا۔ لیکن جو شخص اس کان میں جاتا ہے وہ وہاں سے نمک لے آتا ہے اور وہ نمک بہتے ہوئے پانی کی طرح (نکلتا ہی رہتا) ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابیض رضی اللہ عنہ سے نمک کی جاگیر واپس طلب کر لی، تو ابیض رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو یہ اس شرط پر واپس کرتا ہوں کہ آپ اسے میری طرف سے صدقہ قرار دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور یہ مسلسل بہنے والے پانی کے مثل ہے، جو اس میں جائے گا نمک لے لے گا۔ پھر نبی ﷺ نے انہیں ''جرف مراد'' کے مقام پر زمین کا ٹکڑا اور کھجوروں کا باغ الاٹ کر دیا۔ فرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ آج تک اسی طرح ہے، جو وہاں جاتا ہے (حسب ضرورت) نمک لے لیتا ہے۔

[٣٠٧٨]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ نَفَرًا اشْتَرَكُوا فِي زَرْعٍ، مِنْ أَحَدِهِمُ الْأَرْضُ، وَمِنَ الْآخَرِ الْفَدَّانُ، وَمِنَ الْآخَرِ الْعَمَلُ، وَمِنَ الْآخَرِ الْبَذْرُ، فَلَمَّا طَلَعَ الزَّرْعُ ارْتَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَلْغَى الْأَرْضَ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ كُلَّ يَوْمٍ دِرْهَمًا، وَأَعْطَى الْعَامِلَ كُلَّ يَوْمٍ أَجْرًا، وَجَعَلَ الْغَلَّةَ كُلَّهَا لِصَاحِبِ الْبَذْرِ. قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَكْحُولًا، فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ وَصِيفٌ. هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَصِحُّ، وَوَاصِلٌ هَذَا ضَعِيفٌ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے زراعت میں حصہ داری کی۔ ان میں سے ایک کی زمین تھی، دوسرے کے آلات تھے، تیسرے نے کام کرنا تھا اور چوتھے کے ذمہ باقی اخراجات تھے۔ جب فصل تیار ہوگئی تو وہ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے، تو آپ ﷺ نے زمین کا حصہ منسوخ کر دیا، آلات والے کو روزانہ کے حساب سے ایک درہم دیا، کام کرنے والے کو روزانہ کے حساب سے اُجرت دے دی اور تمام غلہ اخراجات اٹھانے والے کو دے دیا۔ میں نے اس روایت کو مکحول سے بیان کیا، تو انہوں نے کہا: اس حدیث کے بدلے مجھے نوکر بھی ملتا تو خوشی نہ ہوتی۔ یہ حدیث مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ اور واصل ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٧٩]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ (ابتداءً) نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں کسی کا نقصان کیا جائے، جو کسی کو نقصان پہنچاتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اس کو

❶ سنن أبي داود: ٣٠٦٤۔ جامع الترمذي: ١٣٨٠۔ سنن ابن ماجه: ٢٤٧٥۔ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٦٤۔ صحيح ابن حبان: ٤٤٩٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٥٥٠

الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). ❶

نقصان سے دوچار کردیتا ہے اور جو کسی کو مشقت میں ڈالتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

[٣٠٨٠]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ، وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُو خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ أَبُو وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ: أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ: فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: ((هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً)). شَكَّ عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ ((لَا دَاءَ بِهِ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ)). ❷

عبدالمجید بن وہب ابووہب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا عداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے لکھی تھی؟ (وہ تحریر یہ ہے:) یہ اس کی دستاویز ہے جو عداء بن خالد بن ھوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے غلام یا لونڈی خریدی، جسے کوئی بیماری نہیں، کوئی بری عادت نہیں اور نہ یہ حرام کا مال ہے، یہ مسلمان کا مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔ ابن ابی الثلج بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ایک تحریر دکھائی کہ: یہ اس چیز کی دستاویز ہے جو عداء بن خالد بن ھوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدی، انہوں نے آپ ﷺ سے ایک غلام یا لونڈی خریدی۔ عباد بن لیث کو (ان الفاظ میں) شک ہوا ہے: اس میں کوئی بیماری نہیں ہے، نہ یہ حرام کا مال ہے اور نہ ہی اس میں کوئی بری عادت ہے۔

[٣٠٨١]..... ثنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ أَبُو أَرْقَمَ الْكِنْدِيُّ، نا أَبُو الْجَارُودِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِذَا دَفَعَ مَالًا مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ لَا يَسْلُكَ بِهِ بَحْرًا، وَلَا يَنْزِلَ بِهِ وَادِيًا، وَلَا يَشْتَرِيَ بِهِ ذَا كَبِدٍ رَطْبَةٍ، فَإِنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب کسی کو مضاربت کے طور پر مال دیتے تھے تو اس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ وہ اسے لے کر سمندری سفر نہیں کرے گا، اسے لے کر کسی وادی میں پڑاؤ نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کے ذریعے کوئی جانور خریدے گا، اور اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ ضامن ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ شرط رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٧

❷ سنن ابن ماجه: ٢٢٥١

فَعَلَهُ فَهُوَ ضَامِنٌ، فَرَفَعَ شَرْطَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَازَهُ. أَبُو الْجَارُودِ ضَعِيفٌ. ❶

ابوالجارود ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٨٢]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ الْوَصَّافِيُّ، حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَةً فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا وُضِعَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟))، قَالُوا: نَعَمْ، فَعَدَلَ عَنْهَا وَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ))، فَلَمَّا رَآهُ عَلِيٌّ تَقَفَّى قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرِءَ مِنْ دَيْنِهِ وَأَنَا ضَامِنٌ لِمَا عَلَيْهِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: ((يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَكَّ اللَّهُ رِهَانَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمَ، لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَّ اللَّهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں شریک ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے۔ جب جنازہ لاکر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا اس کے ذمے کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ اس سے ایک طرف ہٹ گئے اور فرمایا: تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ واپس مڑ چلے ہیں، تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ اپنے قرض سے بری ہے اور اس پر جتنا بھی قرض ہے اس (کی ادائیگی) کا میں ضامن ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس کا جنازہ پڑھا دیا، پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تیری گروی چیز بھی اسی طرح چھوڑ دے جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گروی رکھی ہوئی چیز چھڑائی ہے، جو بھی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کا قرض ادا کرتا ہے؛ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی گروی رکھی ہوئی چیز کو چھوڑ دے گا (یعنی اسے نجات سے ہمکنار کرے گا)۔ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بات علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

[٣٠٨٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ كَزَّالٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَاتِمٍ الطَّوِيلُ، نا زَافِرٌ، ح وَنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو حَامِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، نا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے، جب جنازہ رکھ دیا گیا تو کہا گیا: اس کے ذمے قرض ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ایک طرف ہٹ گئے۔ یہ دیکھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس کے قرض (کی ادائیگی) کی ضمانت دیتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تیری گروی چیز بھی

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ١١١
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٧٣

قَالَ: شَهِدَ النَّبِيُّ ﷺ جِنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ، قِيلَ: عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَتَنَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَا ضَامِنٌ لِدَيْنِهِ، قَالَ: ((فَكَّ اللّٰهُ عَنْكَ يَا عَلِيُّ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ عَنْ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ رِهَانَهُ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِعَلِيٍّ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً؟ قَالَ: ((لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً)).

اسی طرح چھوڑ دے جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گروی رکھی ہوئی چیز چھڑائی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ (فضیلت) علی رضی اللہ عنہ کے لیے خاص ہے یا تمام مومنوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمام مومنوں کے لیے عام ہے۔

[٣٠٨٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ فَغَسَّلْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ آذَنَّا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا، ثُمَّ خَطَّى ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَلِيٍّ: ((عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا؟))، قَالُوا: نَعَمْ، دِينَارَانِ، فَتَخَلَّفَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمَا عَلَيَّ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ، وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ، وَالْمَيِّتُ مِنْهُمَا بَرِيءٌ))، فَقَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيَ أَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: ((مَا صَنَعْتَ فِي الدِّينَارَيْنِ؟)) حَتَّى كَانَ آخِرُ ذَالِكَ، قَالَ: قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((الْآنَ حِينَ بَرَّدْتَ عَلَيْهِ جِلْدَهُ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا، ہم نے اسے غسل دیا، کفن پہنایا، اسے خوشبو لگائی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے مقامِ جبرائیل کے پاس وہاں لا کر رکھ دیا جہاں جنازے رکھے جاتے تھے۔ پھر ہم نے اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی تو آپ ہمارے ساتھ تشریف لائے۔ پھر کچھ چل کر (ہمارے پاس) آئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہارے ساتھی کے ذِمے کوئی قرض ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں، دو دینار قرض ہے۔ آپ ﷺ (اس کا جنازہ پڑھانے سے) پیچھے ہٹ گئے۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دو دیناروں (کی ادائیگی) کا میں ذِمہ لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: یہ دو دینار (اب) تجھ پر اور تمہارے مال میں (سے ادا کرنا) لازم ہو گئے ہیں، آدمی (جس نے قرض لینا ہے اس) کا حق تمہارے ذِمے ہے اور میت ان سے بری ہے۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملتے تو پوچھتے کہ تم نے دو دینار ادا کر دِیے؟ یہاں تک کہ آخری مرتبہ جب آپ ﷺ نے پوچھا تو انہوں نے جواب دِیا: اے اللہ کے رسول! میں نے وہ ادا کر دِیے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم نے اس کی جلد کو ٹھنڈک پہنچائی ہے۔

[٣٠٨٥]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ

❶ سنن أبي داود: ٣٣٤٣ـ سنن النسائي: ٤/ ٦٥ـ مسند أحمد: ١٤٥٣٦ـ صحيح ابن حبان: ٣٠٦٤ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤١٤٥

السُّوطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِيْنٍ، وَلَفَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ، وَعِمَادُ هٰذَا الدِّينِ الْفِقْهُ)). فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَأَفْقَهَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِي لَيْلَةً إِلَى الْغَدَاةِ. ❶

تعالیٰ کی عبادات میں سے کوئی بھی عمل دین میں فقاہت (حاصل کرنے سے) افضل نہیں ہے اور یقیناً ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے گراں ہوتا ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون ''فقہ'' ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک گھڑی بیٹھ کر (دین کی) سمجھ حاصل کرلوں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح تک رات بھر (عبادت گزاری کے لیے) جاگتا رہوں۔

[٣٠٨٦]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ التُّرْجُمَانِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ، وَالْعُلَمَاءُ سَادَةٌ، وَمَجَالِسُهُمْ زِيَادَةٌ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء قائدین ہوتے ہیں، علماء سردار ہوتے ہیں اور ان کی مجالس (علم و حکمت میں) اضافے کا باعث ہوتی ہیں۔

تمّ بحمد اللّٰه الجزء الثانی من سنن الدار قطنی
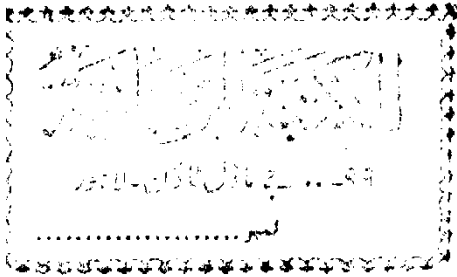
❶ المعجم الأوسط للطبرانی: ٦١٦٢

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ٨٥٥٣

اسلام اور جدید معاشی مسائل

اول تا ہشتم

اسلامی بنکاری اور دورِ حاضر میں اس کی عملی شکل

شیخ الاسلام جسٹس (ر) مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

مکمل 8 جلد

ترتیب و تالیف
مولانا مفتی محمود احمد صاحب
دارالافتاء جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

ادارہ اسلامیات

ہماری روزمرہ زندگی اور اس میں اُلجھنوں اور پریشانیوں کا حل قرآن وسنت میں پوشیدہ ہے۔ ہم افراط وتفریط سے بچتے ہوئے اسلام کی بیش بہا تعلیمات کے مطابق کس طرح اعتدال کی راہ اختیار کر سکتے ہیں؟ کس طرح ایک خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں جس میں دین ودنیا کی راحتیں میسر ہوں اور دل کا سکون نصیب ہو؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جواب ہر مسلمان ڈھونڈ رہا ہے۔ "اسلام اور ہماری زندگی" انہی سوالات کا جواب فراہم کرتی ہے۔

اسلام اور ہماری زندگی

مجموعہ خطبات وتحریرات

مکمل سیٹ

10 جلد

شیخ الاسلام جسٹس (ر) مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات

★ ۱۹۰ دینا ناتھ مینشن مال روڈ لاہور ★ ۱۹۰ انارکلی لاہور پاکستان ★ موہن روڈ چوک اردو بازار کراچی
فون ۳۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۹۲-۴۲-۳۷۳۲۴۷۸۵ فون ۳۷۳۵۳۲۵۵، ۳۷۲۲۳۹۹۱ فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

بخاری شریف

مترجم عربی اردو

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

الجامع الصحیح للامام البخاری

کامل سیٹ 3 جلد

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۵۶ھ

ترجمہ و حواشی

حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا قاری احمد رحمۃ اللہ علیہ

جدید تشریحی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارہ اسلامیات لاہور - کراچی

پاکستان

ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ

امام معظم حضرت امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ۔
ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور خوبصورت اُردو ترجمے اور تخریج احادیث
کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں طلباء اور علماء کیلئے نادر تحفہ

موضوعاتی ترتیب
امام سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ

اُردو ترجمہ
جناب حافظ فیض اللہ ناصر مدیجہم

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

کامل سیٹ 2 جلد

احادیث مُبارکہ کی مشہور ترین کُتُب میں سے امام الحدیث امام ترمذیؒ رحمہ اللہ کا مجموعہ احادیث

مُستند ترجمے اور مُختصر تشریحات کے ساتھ — اعلیٰ اشاعتی معیار کے ساتھ پہلی بار

امام الحدیث ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت بن موسیٰ الترمذی

اُردو ترجمہ
مولانا حافظ حامد الرحمن صدیقی کاندھلوی

حواشی
مولانا محمد عبداللہ صاحب زید مجدھم فاضل تخصص فی الافتاء
جامعہ دار العلوم کراتشی

ادارہ اسلامیات
لاہور-کراچی
پاکستان